Title - TOHFA-E-AHMADIYA (Part-1).

Creator - Sayyed Abul Hasan.

Publisher - Matba Isna Ashri (Lucknow).

Date - 1312 H

Pages - 404

Subject - Ahmadeeti Qaadhaniyat.

به عون

معبود مطلق و فیض توفیق خدای برحق

جلد اوّل

رساله
تحفۂ احمدیه

مقام لکهنو

در مطبع اثنا عشری باهتمام سید عبد الله علی
طبع شد

ت مطالب جلد اول کتاب تحفۂ احمدیہ بقید صفحہ جو مشتمل گیارہ باب پر ہے

اطلاع یہ کتاب مخصوص شیعوں کے لئے چھاپی گئی ہے اہلسنت نہ اسے دیکھیں نہ خریدیں

بتفضل علیؑ بیمن جمال الارض وفخر القبائل اللبّ

درین زمان برکات توامان وسعادت اقتران کتاب مستطاب
محتوی بمسائل اصول عقائد بادلائل عقلیہ ونقلیہ ومشتمل باحکام فروعیہ دینیہ و
متضمن وظائف واوراد وآداب اخلاق واعمال وادعیہ مرویہ

جلد اول

تحفۂ احمدیہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجری

باصلاح فرمودۂ عالیجناب ملاذ آب العالم الربانی النور الشعشانی الورع التقی
الزکی النقی نسیج وحدہ وفرید عصرہ العامل بالفرائض والسنن الذی عجز عن عد مدائحہ لسان
اللسن مولانا ومقتدانا جناب السید ابو الحسن ادام اللہ ظلہم العالی المعروف بجناب آقا سید ابو صاحب

بمقام لکھنؤ محلہ قزلباش وزیر گنج بتاریخ ۱۵ ماہ رمضان سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۵ء

مطبع اثنا عشری میں باہتمام عابد علی جلیس ہوشیار
محسن سید رضوی طبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین
محمد خاتم النبیین وعلی افضل الوصیین علی ابن ابیطالب امیر المؤمنین و
عترتہما الاطیبین الائمۃ الطاہرین الذین بذلوا جہدہم فی اشاعۃ الدین
واذاعۃ الشرع المتین اما بعد کہتا ہے اضعف العباد الراجی عفو ربہ الصمد احمد بن الاسد المعروف بانتظام الدولہ
پس واضح ہو کہ یہ کتاب تحفۂ احمدیہ مشتمل ہے تین جلدون پر جلد اول عبادات مین ہے اور جلد دوم آداب و
دعوات مین اور جلد سوم اعمال سال مین ہے ذیل ابواب اس کتاب کے باین تفصیل لکھے گئے ہین مقدمہ
فضیلت علم مین باب پہلا اصول دین مین یعنی توحید و عدل و نبوت و امامت و معاد و یہ کے بیان مین
بادلہای عقلی باب دوسرا طہارت کے بیان مین اور شرح مطہرات و نجاسات و وضو و غسل و تیمم
اور احکام اموات مین باب تیسرا نماز کے بیان مین تفصیل و در تعقیبات نماز او مسائل نماز مین باب چوتھا
بیان صوم اور مفطرات صوم مین باب پانچوان بیان مین زکوٰۃ و اقسام زکوٰۃ و اجناس زکوٰۃ کے
باب چھٹا بیان خمس مین باب ساتوان بیان حج مین باب آٹھوان باب نکاح و متعہ مین اور اوس کے
[illegible] مین باب نوان [illegible] و مبارات اور آداب زفاف و مباشرت و ولادت مولود و عقیقہ

جلد سوم باب اول بیان اعمال ماہ محرم مین باب دوم بیان اعمال ماہ صفر مین باب سوم بیان اعمال ماہ ربیع الاول مین باب چہارم بیان اعمال ماہ ربیع الثانی مین باب پنجم بیان اعمال وادعیہ ماہ جمادی الاولے مین باب ششم بیان اعمال وادعیہ جمادی الاخری مین باب ہفتم بیان ادعیہ واعمال ماہ رجب مین باب ہشتم بیان اعمال وادعیہ ماہ شعبان مین باب نہم بیان ادعیہ واعمال ماہ رمضان المبارک مین باب دہم بیان ادعیہ واعمال ماہ شوال مین باب یازدہم بیان ادعیہ واعمال ماہ ذیقعدہ مین باب دوازدہم بیان اعمال وادعیہ ماہ ذیحجہ مین خاتمہ بیان کیفیت نوروز اور اعمال روز نوروز مین مقدمہ فضیلت علم اور طلب علم مین پہلی فضیلت علم کیفیت اجتہاد وتقلید بطور اجمال لکھی جاتی ہے پس جانو کہ علم اشرف سعادات وافضل کمالات ہے اور آیات واخبار فضیلت علم مین بشمار وارد ہوے ہین چنانچہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب عین الحیوٰۃ مین تحریر فرماتے ہین کہ باسانید معتبرہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ طلب علم ہر مسلمان پر واجب ہے تحقیق کہ حق تعالی طالبان علم کو دوست رکھتا ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ایہا الناس جانو تم کہ دین کا کامل ہونا بسبب طلب علم اور بسبب عمل کرنے کے اس علم پہ ہی تحقیق کہ طلب علم تم لوگون پہ طلب مال سے زیادہ تر لازم ہے سوا اسکے کہ رزق تم لوگون پر مقسوم ہو چکی ہے اور خدا ضامن رزق ہے البتہ وہ اپنی ضمانت پر وفا کریگا اور علم اہل علم کو مفوض کیا گیا ہے تم لوگ مامور ہو کہ اہل علم سے طلب علم کرو اور جناب صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص علوم دین کو یاد نہ کرے حق تعالے قیامت مین اوسکی طرف نظر نہ فرمایگا اور اعمال اوسکے قبول نہ فرمایگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ عالم کہ لوگ اوسکے علم سے منتفع ہون ستر ہزار عابدون سے بہتر ہے پس جاننا چاہیے کہ تحصیل علم دین اسقدر کہ اعتقاد حقہ کو بیقین حاصل کرے اور طہارت ونماز وروزہ ودیگر اعمال ومسائل ضروری دریافت کرے ہر شخص پر فرض ہے اور حاصل کرنا مرتبۂ اجتہاد کا واجب کفائی ہے یعنی ہر شخص پر فرض ہے مگر بعض اشخاص کے حاصل کرنے سے اور اشخاص سے ساقط ہو جاتا ہے پس لازم ہے کہ سب مومنین

مسائل ضروریہ کو حاصل کرین اور چند شخص فقہ و اجتہاد مین بکمال پہونچائین اور باقی مومنین طالبان علم کی اعانت
و مدد کرین تا عقوبت آخرت سے بچین اور نجات لین اور یہ جو اس زمانہ مین رائج ہے کہ تحصیل کیطرف لوگ توجہ نہین کرتے اور
ہزار آدمیون مین پانچ آدمی بھی تحصیل اجتہاد مین فکر نہین کرتے اور اپنی اولاد کو کار و بار دنیا سکھاتے ہین یا تحصیل
معاش کے قابل ہون اور دینیات نہین پڑھاتے ہین بلکہ مانع ہوتے ہین تو یہ امر خلاف حکم خدا و رسول ہے
اور موجب ہلاکت و خسران آخرت اور باعث اضمحلال دین ہے پس ضرور ہے کہ ہر قبیلہ و قوم سے اور ہر شہر و قریہ
سے تین چار آدمی تحصیل علم دین کے لیے مخصوص کیے جائین جیسا کہ خداوند عالم قرآن شریف مین فرماتا ہے فَلَوْلَا
نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا
رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ یعنی کیون نہین باہر جاتے ہر فرقہ مین سے ایک گروہ تاکہ فقہ و معرفت
حاصل کرین دین مین اور تاکہ ڈرائین اپنی قوم کو جبکہ پھر کے جائین طرف اس قوم کی شاید وہ لوگ حذر کرین اور
جناب امام رضا علیہ السلام نے اپنے آباء کرام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآب نے کہ طلب علم
واجب ہے ہر مسلمان پر پس طلب علم کرو اسکے مقام سے اور حاصل کرو اس علم کو اہل علم سے تحقیق کہ تعلیم کرنا
رضامندی خدا کے لیے حسنہ ہے اور طلب علم کرنا عبادت ہے اور بحث کرنا علم مین ثواب تسبیح رکھتا ہے اور
تعلیم کرنا اس شخص کو کہ اس علم پر عمل نہ کرے اور اس علم کو پہنچانے صدقہ ہے اور سکھانا طالب علم کو
سبب قرب الہی ہے اس واسطے کہ علم سے حلال و حرام الہی پہچانا جاتا ہے اور سبب روشنی راہ بہشت ہے اور
مونس وحشت ہے اور مصاحب غربت ہے اور ہمزبان ہوتا ہے تنہائی مین اور رہنما ہوتا ہے شادی و غم
مین اور حربہ ہے دشمن کے لیے اور دوستان خدا کی نزدیک زینت ہے اور مذمت جہل مین احادیث کثیرہ
وارد ہین ان مین سے چند حدیثین لکھی جاتی ہین اس زمانے مین رعیت کی دو قسمین ہین مجتہد یا مقلد
مجتہد کے لیے شرط ہے کہ عالم باعمل اور عادل و متقی ہو اور استنباط احکام دین و مسائل شرعیہ قرآن
و احادیث سے کرے اور موافق اوسکی احکام جاری کرے اور ضعفا و جہال کو موعظت و نصیحت ہدایت
کرتا رہے اور مقلد کو اخذ کرنا مسائل اور احکام دینیہ کا مجتہد جامع الشرائط سے فروع دین
مین کافی ہے اور اصول دین مین تفکر و تدبر لازم ہے اور اوسے بدلائل عقلی سمجھنا چاہیے اور بحث

مطلق علم کلام سے ہی اور وہ علم نہایت وسیع ہی یہان بطور اختصار کے لکھا جاتا ہے **باب پہلا**
اصول دین کے بیان مین اس باب مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی** توحید خدا کے بیان مین اس فصل
مین تین مطلب ہین **مطلب پہلا** بیان اثبات وجود خداوند عالم مین جانو کہ پہلے جو چیز کہ مکلف پر
ابتدای تکلیف مین واجب ہی تحصیل کرنا ایمان کا ہی اور ایمان جاننا اصول دین کا ہی اور اصول دین مین
اول معرفت اپنے خدا کی ہی اور وجود صانع عالم وجود اشیا سی زیادہ ظاہر و آشکار ہی اسواسطے
کہ جو کوئی فکر کرتا ہی پیدائش مین آسمانون اور زمینون اور سورج اور چاند اور ستارون اور ہوا اور
ابر اور مینہہ اور پہاڑ اور دریا اور حیوانات اور اپنے بدن اور دوسری خلقت مین اور عجیب و غریب
صنعتون کہ جو حق سبحانہ وتعالے نے ان چیزون مین پیدا کی ہین تو وہ شخص جانتا ہے کہ یہ سب چیزین
خود بخود نہین پیدا ہوئین اور کوئی انکا بنانیوالا اور پیدا کرنیوالا ضرور ہی اور خالق انکا مثل ان
چیزون کے نہین ہی اور کامل بالذات ہی اور کوئی نقص اُسکی صفت مین نہین ہی تحفۃ العارفین
مین مذکور ہی کہ جناب امیر المومنین علیہ السّلام فرماتے ہین اَوَّلُ الدِّیْنِ مَعْرِفَتُہٗ یعنی ابتدا ے
دین معرفت خدا ہی پس پوشیدہ نرہے کہ پہلے خداوند عالم کا پہچاننا ہر بالغ اور عاقل پر واجب ہے
اور مراد پہچاننے سے اوسکی کُنہہ ذات کا دریافت کرنا نہین ہی کہ اوس مین عقل بشر عاجز اور قاصر
ہی لیکن صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کا پہچاننا لازم ہی کہ اونھین صفات سی خداوند عالم پہچانا جاتا ہی
انشاء اللہ تعالے عنقریب بیان اوسکا بالتفصیل کیا جائیگا اب جاننا چاہیے کہ اصول دین مین تقلید
کرنا اور غیر کے قول کو قبول کرنا بدون تحقیق حق و باطل اور بدون ملاحظہ دلائل جائز نہین ہی بلکہ چاہیے
کہ بجاے خود مذاہب مختلفہ سے ایک مذہب کی حقیقت بدلائل و براہان ثابت کرلے مبادا غیر کے کہنے سی
حق سمجھکر مذہب باطل کو اختیار کیا ہو اور روز جزا پیش خدا کوئی دلیل قوی اسکے پاس نہو اور عذاب
شدید مین مبتلا کیا جائے مگر شرط یہہ ہی کہ انصاف سے غور و تامل کرے اور پاسداری مذہب آبا و اجداد
کو دخل نہ دے تو امر حق ظاہر ہو جائیگا **مطلب دوسرا** صفات ثبوتیہ کے بیان مین صفات ثبوتیہ
اُسے کہتے ہین کہ جو باتین خداوند عالم کے لئے ثابت کرنا لازم ہین اور وہ آٹھ صفتین ہین چنانچہ

کتاب تحفة العارفین سی یہ بحث خلاصہ کرکے لکھی جاتی ہی پہلی صفت یہ ہی کہ حقتعالے قدیم اور ازلی ہی
یعنی ہمیشہ سی ہی اور ہمیشہ رہیگا اسلیئے کہ اگر حادث ہوتا تو چاہیئے تھا کہ قدیم نہوا اور جب ثابت ہو چکا کہ
وہ واجب الوجود ہی تو اوسپر عدم اور فنا روا نہین ہوسکتا دوسری یہ کہ خدا قادر و مختار ہی اوسکی
قدرت کاملہ سی کوئی شی باہر نہین ہی یعنی ہر چیز پر قادر و توانا ہی پس فعل کرنے اور نہ کرنے دونوین
مختار ہی لیکن فلاسفہ اپنی کج فہمی سے کہتے ہین کہ خدا کو ایجاد اشیا مین اختیار نہین ہی آتش بلا دخلت
قدرت ہر شی کو جلا دیتی ہی حالانکہ یہ اونکا خیال خام ہی اسلیئے کہ اوس مین خدا کا عجز لازم آتا ہی اور
یہ نقص ہی اور جناب باری جمیع عیوب اور نقصانات سی منزہ اور مبرا ہی اور قدرت اور توانائی
اوسکی مین کمال الوجوہ کامل ہی تیسری یہ کہ خداوند عالم عالم ہی یعنی ہر جزو کل سی آگاہ اور مطلع ہی
خواہ موجود ہو خواہ معدوم پس علم اوسکا قبل وجود اشیا اور بعد وجود اشیا یکسان ہی کچھ تفاوت
نہین رکھتا اسلیئے کہ اگر ازل سی نجانتا تھا تو جاہل ہوگا اور اوسپر جہل روا نہین ہی چوتھی یہ کہ جناب
اقدس الٰہی حی قدیم ہی یعنی زندہ ہی اوسکو موت اور فنا نہین اسلیئے کہ اگر زندہ نہو تو اوسپر علم اور
قدرت دونون محال ہونگے پانچوین یہ کہ خداوند عالم مدرک اور سمیع اور بصیر ہی اور معنی مدرک
کے یہ ہین کہ جو چیزین کہ ہم بواسطہ حواس یعنی آلات جسمانی دریافت کرتے ہین جناب باری اونہین
چیزونکو بدون آلات حواس کے دریافت کرتا ہی اوسکو آلات حواس کی حاجت نہین ہی اسلیئے کہ
اوسنے اپنی قدرت کاملہ سی حواس کو بھی پیدا کیا ہی اور اسی طرح بدون حاجت گوش ہر ایک کی آواز
سنتا ہی اور بدون حاجت چشم ہر ایک کو دیکھتا ہی لیکن جسوقت جسکے لیئے جو کہ مصلحت جانتا ہی کرتا ہی
کبھی بیمار کرتا ہی کبھی صحت عنایت فرماتا ہی کبھی مار ڈالتا ہی اسلیئے کہ اپنے بندون کے حال اور
مصالح سے خوب آگاہ اور مطلع ہی اوس سے کوئی چیز پوشیدہ نہین جیسا کہ اکثر آیات اور روایات
مین وارد ہوا ہی کہ جناب باری نے دو لوحین پیدا کی ہین اور ان مین سب چیزین لکھی ہین ایک
کا نام لوح محفوظ ہی کہ اوس مین جو کچھ لکھا جاتا ہی ہرگز فرق نہین ہوتا اسلیئے کہ وہ موافق مصلحت و
مطابق علم رب العزت ہوتا ہی دوسری لوح محو و اثبات ہی کہ اوس مین جو کچھ مرقوم ہوتا ہی حسب

مصالح و حکمت تغیر و تبدل احکام بھی مشروط لیا جاتا ہی وہ محو ہو سکتا ہی مثلاً ایک شخص کی عمر کے پچاس
برس لکھے ہین یعنی مقتضای حکمت یہ ہی کہ جبتک اُس سے کوئی چیز باعث اوسکی زیادتی اور کمی عمر کا نہو
عمر اوسکی پچاس برسکی پوری ہوگی اور جسوقت کہ اُس سے عمل خیر مثل صلۂ رحم وغیرہ ظہور مین آئیگا
تو پچاس برس کے ساٹھ برس لکھدیے جائینگے اور جسوقت کہ قطع رحم کریگا تو پچاس برسکی چالیس رہ
جائینگے بخلاف لوح محفوظ کہ جو کچھ اُس مین مرقوم ہو چکا ہی زیادتی و کمی اُس مین نہین ہوتی مثل اوسکے کہ لوح
محفوظ مین تحریر ہو گیا ہی کہ زید البتہ صلۂ رحم کریگا اور اس سبب سے عمر اوسکی ساٹھ برسکی معین ہوگی
یا ایک شخص البتہ قطع رحم کریگا اور بسبب قطع رحم عمر اُسکی چالیس برسکی رہجائیگی اور بظاہر غرض
اس لوح محو و اثبات سے یہ ہی تا لوگون پر ظاہر ہو کہ اعمال خیر کو امور تقدیریہ مین اسدرجہ تاثیر ہی کہ
اونکی بجا لانیکی وجہ سے عمر زیادہ ہو جاتی ہی اور کسقدر اعمال بد کی نحوست ہوتی ہی کہ اونکی مرتکب ہونے
سے عمر کم ہو جاتی ہی چھٹی یہ کہ خداوند عالم مرید اور کارہ ہی اور مرید کے معنی کئے ہین ایک یہ کہ جناب
باری اپنے افعال کو بارادہ واقع کرتا ہی جیسا کہ متکلمین امامیہ فرماتے ہین کہ مراد ارادے سے علم بمصلحت
فعل ہی پس جو فعل کرتا ہی اپنے ارادہ اور اختیار سے کرتا ہی اسلئے کہ ارادہ علم کی قسم سے ہی اور علم عین
ذات ہی کہ اوسکو تغیر و تبدل نہین ہوتا دوسرے کسی فعل سے کارہ ہونا اور کراہت سے مراد بنا بر ان
معنون کے علم بمفسدہ ہی پس حقتعالی کا ارادہ وقت مصلحت فعل سے اور وقت مفسدہ ترک سے متعلق
ہوتا ہی اور اس تعلق کو بھی کبھی ارادہ اور کراہت کہتے ہین تیسرے معنی ارادیکے یہ ہین کہ موجود کرنیکو
ارادہ اور معدوم کرنیکو کراہت کہتے ہین جیسا کہ بعض حدیثون مین وارد ہوا ہی چوتھی معنی ارادیکے
یہ ہین کہ جناب قدس الٰہی اپنے بندون سے ارادہ طاعت کا کرتا ہی اور اونسے ارادہ ارتکاب معصیت
نہین کرتا بلکہ ارتکاب معصیت سے کراہت رکھتا ہی اور یہان ارادے سے مراد یہ ہی کہ حق سبحانہ و تعالے
نے بندون کو حکم بطاعت کیا ہی اور مراد کراہت سے یہ ہی کہ معصیت سے منع فرمایا ہی پانچوین معنی یہ ہین
کہ ارادہ توفیق دیتا ہی اور کراہت یہ ہی کہ سلب توفیق کرتا ہی ساتوین یہ کہ حق تعالے متکلم ہی یعنی
خداوند عالم خالق اور موجد کلام ہی جس چیز مین چاہے کلام کو پیدا کرے جیسا کہ حضرت موسی علی

نبینا

بنبیاء علیہ السلام کے لیئے شجرۂ طور مین ایجاد کلام فرمایا آٹھوین یہہ کہ خداوند عالم صادق ہی یعنی کلام اوسکا سچ ہی اسلیئے کہ کذب قبیح ہی اور فعل قبیح سی ذات مقدس الٰہی مبرّا ہی مطلب تیسرا صفات سلبیّہ کے بیان مین صفات سلبیہ اوسے کہتے ہین کہ جن امور سی خداوند عالم منزہ ہی اور وہ چھ ہین تحفۃ العارفین مین منقول ہی کہ جسکا خلاصۂ مضمون یہہ ہی کہ صفات سلبیّہ مین سی پہلے عمدہ امر یہ ہی کہ خدا شریک نہین رکھتا اور سواے خدا ہی واحد و یکتا کوئی دوسرا یا تیسرا خدا نہین ہی پس واضح ہو کہ خداوند عالم واحد واحد ہی یعنی سوا اوسکے کوئی اور واجب الوجود نہین ہی اور جو چیز کہ غیر ذات خدا موجود ہی ممکنات سی ہی اور ایک مصنوع اوسکے مصنوعات سی ہی اور حق سبحانہ وتعالے خداوندی مین کسیکو شریک نہین رکھتا اسلیئے کہ اگر اوسکا شریک ہو یعنی دو خدا ہون اور اون مین سے ایک کسی چیز کا ارادہ کرے اور دوسرا اوسکا مانع ہو سکے تو اول کا عجز لازم آتا ہی اور اگر مانع نہ ہو سکے تو دوسرے کا عجز لازم آتا ہی اور خدا پر عجز روا نہین ہی اور اگر دونوکے موافق مرضی واقع ہو تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہی اور یہ محال ہی دوسری صفات سلبیہ سے یہہ ہی کہ جناب باریکے لئے صورت و جسم نہین ہی کہ وہ ان دونون سے مبرا ہی اس لیئے کہ اگر اوسکے لیئے کوئی صورت اور جسم ہوتا تو چاہیئے تھا کہ کوئی اوسکے مشابہ اور مثل بھی ہوتا حالانکہ کوئی اوسکے مثل نہین ہی لیکن سنیون مین تابعان احمد حنبل کہتے ہین کہ خدا کی صورت اور جسم ہی اور عرش پر بیٹھا ہی اور جسم اوسکا عرش سے بقدر چھ بالشت زیادہ ہی اور بالشت بھی اوسی کے ہین اور ہر شب جمعہ کو ایک گدھے پر سوار ہو کے زمین پر آتا ہی اور صبح تک ندا کرتا ہی کہ آیا میرے بندون مین سے کوئی ایسا ہی کہ اپنے گناہون سے توبہ کرے اور مین توبہ اوسکی قبول کرون اور بعض اہلسنت کہتے ہین کہ زمانہ حضرت نوح مین جسوقت کہ طوفان آیا تو حقتعالے اسقدر رویا کہ اوسکی آنکھین آشوب کر گئین اور ملائکہ عیادت کے لیئے حاضر ہوئے اور بعض کہتے ہین کہ خدا بصورت انسان کبیر السن ہی کہ اوسکے سر اور داڑھی مین سیاہ و سفید بال مخلوط ہین تیسری صفت سلبیہ یہہ ہی کہ جناب باری کے لئی مکان نہین ہی اور نہ کسی سمت مین رہتا ہی اسلیئے کہ یہہ لوازم جسمانی سے ہی اور بطلان اسکا عقلاً اور شرعاً ثابت ہی جیسا کہ کتاب توحید

مطلب (۳)

مین صدوق علیہ الرحمہ نے سلمان ابن امہران سے روایت کی ہو کہ مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی عرض کیا کہ آیا جناب باری کسی مکان مین رہتا ہو حضرت نے فرمایا کہ وہ کسی مکان مین نہین رہتا اسلیے کہ اگر وہ کسی مکان مین ہوتا تو چاہیے تھا کہ حادث ہوتا اسلیے کہ متمکن مکان کا محتاج ہو اور یہ حوادث کی صفت ہو قدیم اس سی مبرا ہو اور ارشاد مین شیخ مفید علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہو کہ ایک عالم یہود ابوبکر کے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ اس امت کے پیغمبر کا خلیفہ تو ہو ابوبکر نے کہا ہان مین ہون یہودی نے کہا کہ مین نے توریت مین دیکھا ہو کہ انبیا کے خلفا عالم ہوتے ہین پس مجھہ سے بیان کر کہ خدا کہان ہے ابوبکر نے سادہ لوحی سے کہا کہ خدا آسمان پہ ہو اور عرش پر بیٹھا ہو یہودی نے کہا پس خدا سے زمین خالی ہو ابوبکر نے کہا کہ یہ کلام زنادقہ کا ہو میرے پاس سی دور ہو ورنہ مین تجھے قتل کرونگا وہ یہودی تعجب کرتا ہوا پھرا اور اسلام پہ ہنستا ہوا چلا اثنای راہ مین اوسکو حضرت امیر المومنین علیہ السلام ملے حضرت نے فرمایا ای یہودی تیرا سوال مجھے معلوم ہوا اور جو کچھ کہ تو نے جواب پایا وہ بھی دریافت ہوا اب مین بیان کرتا ہون اوسے سُن کہ خداوند عالم خالق مکان ہو اسکی لیے کوئی مکان نہین بلکہ اُسکے آثار قدرت ہر جگہ موجود ہین پس اگر مین تیری کتابون مین بتادون تو آیا تو ایمان لائیگا یہودی نے عرض کیا کہ اگر یہہ ہماری کتابون مین لکھا ہے تو البتہ مین ایمان لاؤنگا حضرت نے فرمایا آیا تو نے اپنی کتابون مین نہین دیکھا کہ ایکدن حضرت موسی بن عمران علی نبینا وعلیہ السلام بیٹھے تھے ناگاہ جانب مشرق سے ایک فرشتہ آیا حضرت موسی نے اُس سے پوچھا کہ تو کہان سے آتا ہو اوس نے عرض کیا کہ خدای عزوجل کے پاس سے بعد اوسکے دوسرا فرشتہ مغرب سی آیا موسیٰ نے اُس سی بھی پوچھا کہ تو کہان سے آتا ہو اوسنے عرض کیا کہ خدا جلشانہ کے پاس سے آتا ہون بعد اُسکے تیسرا فرشتہ آیا اوسنے کہا کہ مین آسمان ہفتم سے خدای جلشانہ کی پاس سے آتا ہون بعد اوسکے چوتھا فرشتہ آیا اوسنے کہا کہ مین طبقۂ ہفتم زمین سے خدا کے پاس سے آتا ہون اوسوقت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین حمد کرتا ہون اوس خدا کی کہ اوس سے کوئی جگہہ خالی نہین ہے یہودی نے یہ سُنکے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ یہی حق ہو اور آپ ہی اپنے

پیغمبر کی خلافت کے سزاوار ہین چوتھے صفت سلبیہ یہہ ہی کہ حق تعالے پر حلول واتحاد جائز نہین
ہی پوشیدہ نہ رہے کہ حلول ایک چیز کے دوسری چیز مین درآنیکو کہتے ہین جسطرح رنگ جسم مین درآتا ہی
اور اتحاد دو چیز ونکے مل کر ایک ہوجانیکو کہتے ہین پس خدای جل شانہ پر حلول اور اتحاد روا نہین
اسلیئے کہ یہہ اجسام اور عوارض جسم سے تعلق رکھتے ہین اور جناب باری ان چیزون سے مبرا ومنزہ ہی
پس کیونکر کسی کے جسم مین درآئیگا لیکن کتاب کشف الحق مین علامہ حلی علیہ الرحمہ بعضی صوفیہ سے نقل
فرماتے ہین کہ خدا عارفون سی متحد ہوتا ہی اور بعضی اس سی بھی زیادہ ترقی اور مبالغہ کرتے ہین کہ خدا
نفس وجود ہی یعنی جو چیز ہی خدا ہی اور یہ عین کفر ہی پس چاہیے کہ صاحب ایمان ان اشرار سی احتراز کرین
اور اونکے وسوسون سے اپنی ایمان کو محفوظ رکھین پانچوین صفت سلبیہ یہہ ہی کہ حق تعالے کو دنیا
و آخرت مین کوئی دیکھہ نہین سکتا اسلیے کہ مرئی بھی جسم سی تعلق رکھتا ہی اور حق تعالے اس سی مبرا ہی
کتاب تحفہ مین شاہ عبد العزیز دہلوی نے لکھا ہے کہ آخرت مین مومنین اوسکے دیدار سے مشرف
ہونگے اور کافرین اور منافقین اس نعمت سی محروم رہینگے پس یہی مذہب سنیو نکا ہی اور اس دعوی
پر نہ دلیل عقلی ہی نہ نقلی لیکن ایک دلیل نقلی اونکی ہاتھہ لگی ہی اوسپر کمال اعتماد رکھتے ہین اور اہل
بصیرت کے نزدیک وہ بھی اونکے دعوے کے موافق نہین ہی وہ یہہ کہتے ہین کہ اگر خدا کا دیکھنا
جائز نہ ہوتا تو حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام کہ پیغمبر مرسل تھے کیونکر جناب باری سے دیکھنے کا
سوال کرتے اور یہ امر دو حال سے خالی نہین یا یہہ کہ حضرت موسی جانتے تھے کہ جناب باری کا دیکھنا
ممکن نہین تو سوال اونکا عبث ہوتا ہی یا یہہ کہ نجانتے تھے تو کلیم اللہ پر جہل لازم آتا ہی لیکن اہلسنت
کی عقل سے تعجب ہی کہ فقط حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے سوال کو دیکھا اور قبل و بعد کے
الفاظ کو نہ دیکھا اور خداوند عالم کے جواب پر نظر نہ کی کہ فرماتا ہی لَن تَرَانِی یعنی تو ہرگز نہ دیکھیگا
مجھے اور لفظ لَن واسطے دوام کے ہوتا ہی یعنی کبھی نہ دیکھے گا جب حضرت موسی کو دیدار محال ہی
تو اورونکی نسبت بدرجۂ اولے محال ہوگا اور حضرت موسی علیہ السلام کا سوال بسبب اصرار
قوم اپنی قوم کے زبان سے تھا چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی فَقَد سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِن ذَٰلِكَ

فقالوا ارنا الله جهرة فاخذتهم الصاعقة بظلمهم ترجمہ ظاہر الفاظ کا یہہ ہی
پس تحقیق کہ سوال کیا اوس جماعت نے موسیٰ علیہ السلام سے بزرگ تر اس سے پس کہا کہ دکھلا دے ہمکو
خدا کو علانیہ پس گرفتار کیا اوس جماعت کو صاعقہ عذاب الٰہی نے بسبب ظلم کرنے اوس جماعت کی
اس کلام الٰہی سے واضح ہوا کہ یہہ سوال ظلم و معصیت تھا اور بسبب اسکے صاعقہ اونپر نازل ہوا اور
احادیث اہلبیت مین وارد ہوا ہی کہ جب اوس قوم نے یہہ سوال عظیم کیا تو حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ خدا
قابل دید نہین ہی اوس قوم نے اصرار کیا کہ آپ حق تعالیٰ سے سوال تو کیجیے حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے عرض کی خداوندا تو مطلع ہی کہ یہہ قوم کیا کہتی ہی وحی ہوئی کہ تم سوال قوم بیان کرو تمسے مواخذہ
بجہالت قوم کا نہوگا اوسوقت حضرت موسیٰ نے عرض کی رب ارنی جواب ہوا لن ترانی
علاوہ اسکے اور آیات سے ثابت ہی کہ خدا قابل رویت نہین ہی چنانچہ فرماتا ہی لا تدرکه الابصار
یعنی ادراک نہین کرسکتین اوسکو آنکھین چھٹی صفت سلبیہ یہہ ہی کہ خداوند عالم کی ذات مقدس کو
تغیر اور تبدل نہین ہی اسلیے کہ یہہ صفت مخلوق کی ہی اور جناب باری ہمیشہ سے ایک حال پر ہی
اور ہمیشہ رہیگا اور ہشام بن حکم سے مروی ہی کہ ایک زندیق نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے سوال کیا کہ آیا خدا خوش اور غضبناک ہوتا ہی حضرت نے فرمایا البتہ لیکن مثل مخلوقات کے
خوشی اور غضب اوسکا نہین ہوتا اسلیے کہ جسوقت بندونکی طبیعت مین سرور اور غصہ عارض ہوتا ہی
تو انکی حالت کو تغیر ہوجاتا ہی اور جناب باری ہمیشہ سے ایک حال پر ہی اور ہمیشہ رہیگا فصل
دوسری بیان عدل مین اس فصل مین کئی مطلب ہین مطلب پہلا جانو کہ خداوند عالم عادل ہی
ظلم نہین کرتا اور جو فعل بد ہین خدا سے واقع نہین ہوتے بنا بر مذہب امامیہ حق سبحانہ و تعالیٰ افعال
قبیح پر ہرگز راضی نہین ہوتا چنانچہ اس دعوی پر نص قرآن شاہد ہی کہ پروردگار عالم ایک مقام
پر فرماتا ہی قائما بالقسط اور دوسری جا فرماتا ہی ان الله لیس بظلام للعبید اور
بجا بجا حکم کرتا ہی کہ عدل کرو اور ظلم نکرو کیونکر ہوسکتا ہی کہ بندونکو تو حکم کرے کہ عدل کرو اور
خود عدل نکرے اور دلیل عقلی ثبوت عدل خدا یہہ ہی کہ اگر خلاف عدل خدا سے وقوع مین

یعنی کوئی فعل بد بعاذ اللہ خدا سی صادر ہو تو یہ کئی صورت سی خالی نہین ہی ایک یہ کہ قبیح و ر بدی سی عالم و دانا نہو مثل اوس جاہل کی کہ حالت غفلت و جہل مین معاصی کا مرتکب ہوا ہو و رجناب قدس الہی پر جہل روا نہین دوسری یہ کہ قبیح اور بدی سی عالم ہوا ور اوسکے ترک کی قدرت نہ رکھتا ہو مثل اوس شخص کے کہ از راہ مجبوری فعل قبیح کو باکراہ کرے اور خدای عزوجل پر عجز روا نہین تیسری یہ کہ قباحت و بدی سی عالم ہو اور اوسکی ترک پر بھی اختیار رکھتا ہو لیکن اوسکا محتاج ہو کہ بدون فعل قبیح اپنی احتیاج رفع نہین کرسکتا مثلاً رفع گرسنگی کے لیئی سرقہ کرے اور اسکا باطل ہونا بہ ظاہر ہی اس واسطی کہ خدای جلشانہ کسی چیز کی احتیاج نہین رکھتا چوتھی یہہ کہ احتیاج نہ رکھتا ہو اور عبث سرقہ کرے اور یہہ محض نادانی ہی جناب قدس الہی پر یہہ سب چیزین محال ہین کیونکہ اوس سے فعل قبیح ہوگا پس البتہ خدا عادل ہی لیکن اشاعرہ اہل سنت اپنی کج فہمی سی تجویز کرتے ہین کہ خدا سے فعل قبیح ہو سکتا ہی مطلب دوسرا جبر و اختیار کے مسائل مین تحفۃ العارفین مین مذکور ہی کہ بندہ اپنی اکثر افعال مین کہ بعض اون مین سی تکالیف شرعیہ سی بھی تعلق رکھتے ہین مختار ہین بنا بر مذہب حق امامیہ لیکن اہل سنت کہتے ہین کہ بندو نکے افعال کا فاعل خدا ہی خواہ نیک ہون خواہ بد بلکہ خدا افعال نیک و بد بندو نکے ہاتھ سی جاری کرتا ہی اور بندی اوسمین مجبور ہین اور شاہ عبدالعزیز دہلوی کا عقیدہ یہہ ہی کہ جو امر بندون سی صادر ہوتا ہی خواہ خیر خواہ شر خواہ کفر خواہ ایمان خواہ طاعت خواہ معصیت ان سبکا خالق خدا ہی بندو نکو اونکی پیدا کرنیکی طاقت نہین ہی پس یہ قول اہل سنت کئی وجہ سی باطل ہین وجہ اول یہ کہ اگر وہ اعمال جو بندہ کرتا ہی یہ فعل خدا ہون جیسا کہ اہل سنت کہتے ہین تو گناہ پر عقاب کرنا ظلم ہوگا حالانکہ خدا ظالم نہین ہی بلکہ ظالم پر لعنت کرتا ہی اور اس سی بدتر کون ظلم ہوگا کہ خود ایک فعل بندیکی ہاتھ پر جاری کر دی اور پھر اس بندیکو سزا دی اور موا خذہ کری کہ کیون تونے ایسا فعل کیا وجہ دوسری یہ کہ اگر یہ مذہب اہلسنت کا درست ہو تو بھیجنا پیغمبر کا اور مقرر کرنا شرع کا سب بیکار اور لغو ہوتا ہی جب خود ہر فعل کو خدا کرتا ہے تو اون امور پر مامور کرنا کہ پیغمبر کی اطاعت کرو اور نماز ادا کرو روزہ کو بجا لاؤ اور زنا و سرقہ نہ کرو یہہ سب فضول ہی نعوذ باللہ وجہ تیسری یہ کہ بالیقین ہم اپنی فعلان

مطلب (۲)

اختیاری اور غیر اختیاری مین فرق پاتے ہین ایک فعل ہمارا اختیاری ہی کہ ہم اپنے ارادہ و اختیار سے
کرتے ہین مثل اسکی کہ اپنے اختیار سے کوٹھی سے نیچے اوترین دوسرا بے اختیاری کہ اوس مین اختیار نہین رہتا
ہی مثل اسکے کہ پاؤن پھسل جاسے اور بے اختیار کوٹھی سے گر پڑین پس اگر کوئی فعل بندونکے اختیار مین
نہوتا تو چاہیے تھا کہ اوس مین اور اس مین کچھہ فرق نہوتا حالانکہ ہر عاقل ان دونون مین فرق کرسکتا
ہے اور کچھہ اس مین دلیل کی حاجت نہین ہی پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ سب افعال ہمارے یکسان
ہون اور سب بدون اختیار سمجھے جائین کتاب مجالس المومنین مین قاضی سید نور اللہ شوستری
لکھتے ہین کہ ایک روز بہلول علیہ الرحمۃ ابو حنیفہ کے دروازے پر وارد ہوسے اور سنا کہ وہ اپنے
شاگردون سے کہرہا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین چیزین فرمائی ہین کہ وہ میرے
پسند نہین ہین ایک یہہ کہ شیطان جہنم مین آگ سے جلایا جائیگا حالانکہ شیطان آگ سے پیدا
ہوا ہی کیونکر ہوسکتا ہے کہ اوسکو آگ جلائے دوسرے یہ کہ خدا کا دیکھنا غیر ممکن ہی پس یہ
بھی کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو چیز موجود ہوا وسکو نہ دیکھے تیسرے یہہ کہ بندے اپنے فعل کے مختار
ہین حالانکہ برخلاف اسکے نصوص وارد ہین جسوقت کلام ابو حنیفہ کا تمام ہوا تو بہلول نے زمین
سے ایک ڈھیلا اوٹھا کر ابو حنیفہ کے مارا اور بھاگے اتفاقا وہ ڈھیلا ابو حنیفہ کی پیشانی پر
لگا پس ابو حنیفہ اور اوسکے شاگرد غصہ مین بہلول کے پیچھے دوڑے اور اونکو پکڑ لیا چونکہ وہ
خلیفہ کے خویش تھے اس جہت سے کچھہ نہ کرسکے ناچار اونکو خلیفہ کے پاس لائے اور شکایت کی
بہلول نے اوسکے جواب مین کہا کہ اے ابو حنیفہ مین نے تجکو کیا ایذا دی ہی ابو حنیفہ نے کہا کہ تمنے
میری پیشانی پر ڈھیلا مارا اوسکے صدمے سے میرے سر مین درد ہوتا ہی بہلول نے کہا کہ تو مجکو
درد کو دکھا دے ابو حنیفہ نے کہا کوئی درد کو دیکھہ نہین سکتا بہلول نے کہا پس تو نے کس لیے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر اعتراض کیا تھا کہ یہہ امر ممکن نہین ہی کہ خدا موجود ہوا ور
اوسکو کوئی نہ دیکھے اور پھر تو اپنے دوسرے دعوی مین بھی جھوٹا ہوا اسلیے کہ وہ تو ڈھیلا مٹی
کا تھا اور تو بھی مٹی سے بنا ہی چاہیے تھا کہ مٹی سے مٹی کو ایذا نہوتی جیسا کہ تیرا قیاس فاسد ہی

حکایت بہلول

کہ شیطان آگ سے بنا ہے آگ اوسکو کیونکر جلائیگی اور تیسرا دعوی بھی تیرا باطل ہوا جو تونے کہا تہا کہ
حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ بندے فاعل مختار ہیں اور حالانکہ بندے مجبور ہیں پس اگر
بندے مجبور ہیں تو میری کیا خطا ہے تو کس لیے مجہکو خلیفہ کے پاس لایا ابو حنیفہ یہ سن کے ساکت
مطلب ۳
ہوگیا اور کچھ جواب نہ دیسکا آخر شرمندہ ہوکے چلا گیا مطلب تیسرا اس بیان ہین کہ خداوند
عالم حکیم ہے تحفۃ العارفین ہین مذکور ہے کہ خداوند عالم حکیم ہے پس جو کام اوسکا ہے ساتھ حکمت
اور مصلحت کے ہے کوئی فعل عبث اور بیفائدہ نہین کرتا لیکن فخر رازی کا یہ گمان ہے کہ کفار کو
تکلیف ایمان کی دینا اور انکو ہمیشہ جہنم ہین جلانا اس ہین کیا فائدہ و مصلحت ہے باوجود اسکے
کہ حق تعالی جانتا تہا کہ اگر انکو تکلیف ایمان کی دونگا تو یہہ ایمان نہ لاوینگے اور اسی طرح عبد العزیز
دہلوی کا یہہ مذہب ہے کہ شیطان کو پیدا کرنا اور اوسکو بندون کے دلپر مسلط کر دینا کہ اون کو
اغوا کرے اس ہین کیا مصلحت ہے اور انکے ان کلمات سخیفہ کے جواب ہین جناب سید العلماء
حدیقۂ سلطانیہ ہین تحریر فرماتے ہین کہ جناب قدس الٰہی قرآن مجید ہین فرماتا ہے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا
خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا آیا پس گمان باطل کرتے ہو تم کہ پیدا کیا ہمنے تمکو عبث حق یہہ ہے کہ کوئی
فعل اوسکا حکمت اور مصلحت سے خالی نہین ہے اور یہہ کچھ ضرور نہین کہ اوسکے سب فعلونکی حکمت
عقل دریافت کرسکے لیکن کہین کہین بعض افعال کی مصلحت ظاہر ہے اوسکو بتفصیل عقل دریافت
کرسکتی ہے اگر اہل خلاف اپنے اوہام پر اعتماد کرکے مدبر حکیم و صانع علیم کی صنعت و حکمت کا
انکار کرتے ہین اور اسی طرح بعض عوام بھی بسبب اپنے قصور عقل کے گمان کرتے ہین کہ یہہ سب
امور عالم عبث ہین اس ہین کچھ حکمت اور مصلحت نہین ہے تو یہہ گمان باطل ہے اسلئے کہ خداوند عالم
حکیم اور دانا ہے کیونکہ فعل لغو کرتا لیکن مثال ان اشخاص کی مثل اندھون کے ہے کہ ایک مکان
عالیشان ہین داخل ہون اور وہان ہر ایک چیز قرینہ سے رکھی ہوا اور بسبب اپنی نابینائی کے
نہ دیکھین اور بیمحل جا بیجا پاؤن رکھین اور اون اشیا ہین اوجھین اور اون چیزون کے رکھنے
کی مصلحت نہ سمجھین اور پریشان و حیران ہوکے صاحب مکان کی مذمت کرنے لگین پس

یہی حال بعینہٖ اون لوگونکا تصور کیا جائے کہ جو لوگ حکیم علی الاطلاق کی صنعت وحکمت کا انکار رکھتے ہین اسلیئے کہ اونکی عقل اوسکی صنعت وحکمت کو نہین پہونچتی اور خدا پر اعتراض بیجا کرنے لگتے ہین اور اشاعرہ اہل سنت انکار غرض وغایت ومصلحت مین حکماے فلاسفہ کی پیروی کرتے ہین کہ ایجاد خلائق کو عبث اور بیفایدہ جانتے ہین اور حق تعالی کی اسمین کوئی غرض صحیح نہین قرار دیتے ہین پس انکی تکذیب مین قول خدا کافی ہی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ یعنی نہین پیدا کیا ہمنے جن اور انس کو مگر واسطے عبادت کے اور پہر فرماتا ہی وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لَاعِبِیْنَ یعنی نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمینون کو اور جو کچھ اونکے درمیان ہین ہی عبث فصل تیسری نبوت کے بیان مین اس فصل مین تین مطلب ہین مطلب پہلا بعثت انبیا کے بیان مین جناب غفرانمآب علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ عقل سلیم حکم کرتی ہی کہ خداوند عالم موجود ہی اور حکیم دانا ہی فعل قبیح سے راضی نہین ہوسکتا پس اوسکی خوشنودی ورضامندی ترک قبائح مین لابد ہوگی لیکن غیر ممکن ہی کہ بلا وساطت انبیا رضاے خدا پر ہر امر جزئی وکلی مین اطلاع ہوسکے پس خداوند عالم پیغمبرونکا بہیجنا راہنمائی خلق کے لیئے واجب ہوگا والا غرض حق سبحانہ وتعالی حاصل نہ ہوگی یا یہ کہ جناب باری اپنے بندون کے فعل قبیح اور کردار بد پر راضی ہوجاوے اور یہ بات نظر بحکمت حکیم مطلق قبیح ہی پس جس شخص کے پاس ملائکہ آتے ہون اور وحی لاتے ہون وہ خود نبی ہوگا والا نبی کی تلاش کریگا اور ہشام ابن حکم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت سے ایک زندیق نے سوال کیا تھا کہ آپنے نبوت انبیا کہان سے ثابت کی حضرت نے فرمایا جسوقت کہ ہمنے ثابت کیا کہ ہمارا ایک خالق ہی صاحب صنعت وحکمت اور وہ ایسا صاحب حکمت اور صانع ہی کہ روا نہین کہ اوسکی خلق اوسکو مشاہدہ کرے اور اوس سے معاشرت وکلام کر سکے تا ایک دوسرے پر اپنی حجت تمام کرے تو لامحالہ کوئی واسطہ ہونا چاہیے کہ اوسکے قول کو بیان کرے اور اوسکی پیغام کو اوسکے بندون تک پہنچا دے اور

فصل سوم مطلب ۱

اونکی رہنمائی کرے جس مین کہ اونکے لیے منفعت اور مصلحت ہو والا موجب اونکی ہلاکت کا ہوگا پس
عقلاً ثابت ہوا کہ حکیم دانا کی طرف سے رسول کا آنا ضرور ہے کہ بندونکو امر و نہی خدا سے آگاہ اور مطلع کرے
اور جناب سید العلما اپنے رسالہ حدیقۂ سلطانیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ شیعون کے اعتقادات مین سے
ایک یہہ بھی ہے کہ ابتداے خلقت آدم سے روے زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہین ہوتی خواہ وہ
حجت خدا ظاہر و مشہور ہو خواہ پوشیدہ و مستور ہو یعنی ہر وقت حجت خدا خلق پر تمام ہوتی ہے
لیکن بعضے مدعیان عقل اس مین شبہہ کرتے ہین کہ حجت خدا بعضے سرزمین مین تمام نہین ہوئی یعنی
پیغمبر نہین پہونچے خصوص اس جزیرہ مین کہ نام اوسکا نئی دنیا رکھا ہے کہ وہ زیر حکومت نصاری کی
ہے کہ وہان حجت خدا کہان ہے پس اس کلام سے معلوم ہوا کہ اونکو عقل سے کچھ بہرہ نہین ہے اس لئے کہ
اس حدیث سے یہہ ثابت ہوا کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہوگی لیکن ہر زمین پر حجت خدا کا ہونا ضرور
نہین ہے بلکہ اگر ایک مقام مین بھی ہو تو مصداق حدیث حاصل ہو جائیگا پس ہر مکلف پر لازم ہے
کہ خود اوسکی جستجو کرے اسکی خدمت مین حاضر ہوا اور اگر فرض کیا جاے ہمارے پیغمبر حضرت محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے قبل وہ زمین آباد تھی تو ہوسکتا ہے کہ اونھون نے کسی
پیغمبر کی تلاش کی ہوگی اسلیے کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہین ہوتی اور اگر اونھون نے پیغمبرون
کی جستجو نہین کی تو اس مین اونکی تقصیر لازم آئیگی لیکن جو شخص کہ غافل محض ہے وہ معذور ہوگا

مطلب دوسرا صفات انبیا کے بیان مین اور تھوڑے سے نام اون نبیون کے کہ اقرار جنکی نبوت
اور حقیقت کا واجب ہے اور جو شخص ایک کا بھی اون مین سے انکار کرے تو وہ کافر ہے اس بحث کو
حق الیقین کے چوتھے باب سے نقل کیا جاتا ہے بحث اول امامیہ کا اعتقاد یہہ ہے کہ بعثت یعنی بھیجنا
پیغمبرون کا خدا پر واجب ہے عقلاً اسواسطے کہ لطف خدا پر واجب ہے اور موافق اجماع فرقۂ شیعہ کے
بنا بر آیات و احادیث متواترہ سب انبیا اول عمر سے آخر تک گناہان صغیرہ و کبیرہ سے عمداً اور
سہواً مبرا و معصوم ہین اور اسباب مین دلیلین عقلی اور نقلی قائم ہین اور انبیا پر تبلیغ رسالت مین
اور وحی مین بلکہ جملہ امور عادیہ اور عبادات مین سہو و نسیان جائز نہین ہے اور اگر سہو و نسیان

انبیا کی نسبت تجویز کیا جائے تو اونکے اقوال قابل اعتماد نہین ہوسکتے اور جاننا چاہیئے کہ جن آیتون اور حدیثون سے انبیا کی معصیت کا توہم ہوتا ہے وہ ماول ہین اسبابات پر کہ اون سے مکروہ اور ترک اولے ہوا اور اونکے مرتبۂ عظیم کے موافق ترک اولی بھی امر عظیم ہے اس سبب سے اوسکی تعبیر بلفظ معصیت سے کیجاتی ہے اور جو کچھ تفسیرون اور تاریخون مین قصص انبیا مذکور ہین کہ وہ مشتمل ہین اونکی خطاؤن پر اکثر بسبب قصص کتب اہلسنت سے منقول ہین کہ اونھون نے یہودیون کی کتابون سے اخذ کیے ہین اسواسطے کہ خطا مین اپنے خلفا کی جو ر کے پوشیدہ کرین اور ایک جماعت شیعہ نے بھی بسبب نافہمی اونکو اپنی کتابون مین لکھا ہے اور حدیثین اونکی رد مین طرق اہلبیت علیہم السلام سے بہت ہین کہ کتب عربی اور فارسی مین منقول ہین اور یہہ رسالہ اونکے ذکر کی گنجائش نہین رکھتا پس اون قصون پر اعتقاد اور اعتماد نہ کرنا چاہیئے بحث دوسری حقیقت پیغمبرون کی معجزے سے معلوم ہوتی ہے اسواسطے کہ جو دعوی کسی مرتبہ بلند کا کرے فقط اوسکے دعوی سے باور نہ کرنا چاہیے مگر جب مطابق دعوی نبوت کے معجزہ ظاہر کیا تو معلوم ہوا کہ نبی برحق ہے اور اطاعت اسکی لازم ہوئی اسواسطے کہ اگر برحق نہ ہوتا تو خدا پر لازم تھا کہ اسکا ابطال کرے اور معجزہ ظاہر ہونے نہ دے بحث تیسری چاہیے کہ پیغمبر اپنی تمام امت سے افضل ہو اور سب سے علم مین زیادہ ہو اسواسطے کہ تفضیل مفضول عقلاً ناجائز ہے اور چاہیے پیغمبر عالم ہو سب علوم کا کہ اوسکی امت اون علمون کی محتاج ہو اور چاہیے کہ صفات کمال سے موصوف ہو مانند کمال عقل و زیرکی و فطانت و قوت رای اور عفت و شجاعت و کرم و نرمی و مدارا اور ترک دنیا اور رعایت صلحا و علما و اہل دین ملحوظ رکھے اور پاک ہو کینہ اور بخل و حرص و حسد اور محبت دنیا اور حب مال و جاہ اور بدخلقی اور نامردی سے اور اون مرضون سے مبرا ہو کہ جو موجب نفرت خلق ہون مانند کوڑھ اور جذام اور اندھا ہونے اور گونگا ہونے اور بہرہ ہونے کے اور نسب مین بھی عیب نہ ہو کہ ولد الزنا نہ ہو اور آبا و اجداد اوسکے دنی نہ ہون بلکہ صفت دنی اوس سے صادر نہ ہو مانند ایسے کہ کوئی چیز کھانا بازار مین اور راہ چلنے مین اور مثل اونکے اور اون امور کو بھی علما ذکر کرتے ہین کہ اجداد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمیشہ مسلمان

ہوتے ہین لیکن باپ اور پیغمبرون کے اگرچہ کلام سے علما کے ظاہر ہوتا ہے کہ چاہیے مسلمان ہون لیکن ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کے نزدیک ثابت نہین ہے وہ فرماتے ہین کہ دلیل عقلی و نقلی اسپر قائم نہین ہوتی اور بعضی حدیثین کہ احوال حضرت خضرؑ وغیرہ مین وارد ہوئی ہین اسکے مخالفت پر دلالت کرتی ہین اور توقف اسبات مین اولی ہے بحث چوتھی علماء امامیہ نے اتفاق کیا ہے اسبات پر کہ انبیا اور ائمہ علیہم السلام افضل ہین سب فرشتون سے اور اس مضمون کی حدیثین بہت ہین اور دلیلین عقلی بھی اسباب مین بہت ہین اور سنیون مین اس مسئلہ مین اختلاف ہے اور شمار انبیا کا ثابت نہین ہے مشہور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہین چاہیے مجملاً اعتقاد کرنا کہ سب نبی اور وصی انکے حق ہین اور جن نبیون کے نام قرآن مجید مین وارد ہوئے ہین نبوت انکی ضروری دین اسلام ہے مانند حضرت آدمؑ اور شیثؑ اور ادریسؑ اور نوحؑ اور ہودؑ اور صالحؑ اور شعیبؑ اور ابراہیمؑ اور لوطؑ اور موسیٰؑ اور اسمعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور یوسفؑ اور داودؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ و یونسؑ و الیاسؑ اور عیسیٰ علیہم السلام کے اقرار انکی نبوت اور حقیت کا واجب ہے اور جو کوئی ایک کا بھی ان مین سے انکار کرے وہ کافر ہے اور تفاوت انکے فضائل اور مرتبون مین بہت ہے اور افضل سب سے پانچ پیغمبر ہین نوحؑ و ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انکو اولوالعزم کہتے ہین اور شریعت انکی منسوخ کرنیوالی پہلی شریعت کی ہے اور افضل سب سے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور بعد انکے حضرت ابراہیم سب نبیون سے افضل ہین

مطلب

مطلب تیسرا جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نسب شریف و نبوت و معجزات وغیرہ کی بیان مین مجلسی علیہ الرحمہ کتاب جلاء العیون مین لکھتے ہین کہ نسب شریف و سلسلہ آبا انحضرت آدم علیہ السلام تک اس تفصیل سے ہے کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن ادد بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن النبت بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم بن تارخ بن ناخور بن شروع بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن

نوح بن الملک بن متوشلخ بن اخنوخ بن الیارذ بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہم السلام اور اسم شریف مادر گرامی رسول خدا آمنہ بنت وہب ہی اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت کی دس نام ہین پانچ نام قرآن مین ہین اور پانچ غیر قرآن مین جو پانچ نام کہ قرآن مین ہین وہ یہ ہین محمد و احمد و عبد اللہ و یٰس و نون اور جو نام قرآن مین نہین ہین وہ یہ ہین فاتح و خاتم و کافی و مقفی و حاشر اور علی بن ابراہیم علیہ الرحمہ نے روایت کی ہی کہ حق تعالے نے جناب رسالت مآب کا نام مزمل رکھا تھا اس واسطے کہ جسوقت حضرت پر وحی نازل ہوتی تھی حضرت اپنے تئین ایک جامہ مین پیچیدہ کرتے تھے اور خطاب بمدثر فرمایا ہی اس واسطے کہ رجعت حضرت کے قبل از قیامت ہوگی یعنی کفن پیچیدہ اوٹھینگے اور دوبارہ عذاب الٰہی سے ڈرائینگے کتاب حق الیقین مین لکھا ہی کہ دلیل حضرت کے پیغمبر ہونے کی یہ ہی کہ حضرت نے دعوی نبوت کیا اور بہت سے معجزات ظاہرہ مطابق و موافق اپنے دعوے کے ظاہر فرمائے اور یہ دونون امر متواتر ہین لیکن دعوی پیغمبری کا پس کل مذاہب قائل ہین کہ حضرت نے دعوی پیغمبری کیا اور معجزے حضرت کے حد شمار سے زیادہ ہین بلکہ سب اقوال اور افعال اور اخلاق حضرت کے معجزے تھے اور متواتر ترین معجزات مین سے قرآن مجید ہی کہ تا روز قیامت باقی رہیگا اور جس زمانے مین جو پیغمبر مبعوث ہوتا تھا غالب معجزہ اوسکا جنس سے اوس فن کے ہوتا تھا کہ اوس زمانے مین شایع تر ہو اور لوگ اوس زمانے کے اوس فن کے ماہر ہون اس لیے کہ حجت اون لوگون پر تمام ہو جائے جیسا کہ زمانہ حضرت موسی مین مدار سحر پر تھا خدا نے اونکو عصا اور ید بیضا کرامت فرمایا باوجودیکہ وہ لوگ ساحر تھے پر اپنی ہمہ معترف بعجز ہوئے اور جس زمانے مین حضرت عیسی مبعوث ہوئے تو امراض مزمنہ کی کثرت تھی اور اطبا حاذق مانند جالینوس وغیرہ کے موجود تھے پس حق تعالے نے حضرت عیسی کو معجزہ زندہ کرنے کا اور جذامے اور کوڑھی کو شفا دینے کا اور اندھے کو بینائی دینے کا عطا فرمایا کہ جو شبیہ اون طبیبون کے کام کے تھا لیکن نوع فعل البشر سے نہ تھا اور جس زمانے مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو عرب مین فن فصاحت

وبلاغت پر مدار فضل وکمال تھا شعرا اشعار وعبارات فصیحہ وبلیغہ لاتے تھے اور کعبہ مین لگاتے تھے
اور اوسپر فخر کرتے تھے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید پیش کیا اور فرمایا کہ اگر میری پیغمبری
مین شک رکھتے ہو تو مثل اس قرآن کے لاؤ اور یہ نہ ہو سکا پھر فرمایا کہ ایک سورہ مثل اس قرآن کے لاؤ
فصحاء عرب متوجہ ہوئے اور اتفاق کیا لیکن ایک چھوٹے سورہ کے مانند بھی نہ لا سکے باوجودیکہ
کہ حضرت کو جھٹلاتے تھے اور قتل واسیر کرنے کا قصد رکھتے تھے مگر جب معارضہ قرآن چاہتے تھے نہ ہو سکتا
تھا اگر قادر ہوتے تو البتہ لاتے کیونکہ فصحا وشعراء عرب مین بکثرت تھے اور علما اور دانایان اہل کتاب
موجود تھے اور بعد اوسکے اجتک دشمن حضرت کے دوستون سے زیادہ تر ہین مگر جواب قرآن نہ لاسکے
اور کبھی نہ لاسکینگے پس معلوم ہوا کہ قرآن از قسم فعل البشر نہین ہے اور یہ فعل خالق عالم کا ہے اگر حضرت
پیغمبر نہ ہوتے تو خدا ایسا امر اونکی زبان پر جاری نہ کرتا اور صفات قرآن مجید کے بہت ہین بلحاظ
اختصار نہین لکھے اور معجزے بھی اون حضرت کے بہت ہین چنانچہ حق الیقین مین ملا محمد باقر مجلسی رہ
نے لکھا ہے کہ خدا نے جس پیغمبر کو جو معجزہ عطا کیا مثل اوسکے اور زیادہ اوس سے حضرت کو معجزات
کرامت فرمائے اور حضرت کے معجزون کا شمار نہین ہو سکتا ہزار معجزہ سے زیادہ اور کتابون مین
مین نے لکھے ہین اور معجزے حضرت کے چند قسم پر ہین پہلی حضرت کے بدن شریف کے معجزات
ہین ایک یہ کہ ہمیشہ حضرت کی جبین نورانی سے نور چمکتا تھا اور مانند چاند کے شعاع جبین در و
دیوار پر پڑتی تھی اور جس وقت دست مبارک کو بلند کرتے تھے انگشتان مبارک مانند
شمع کے روشنی دیتے تھے دوسرے بوی خوش حضرت مین تھی جس راہ سے گذر فرماتے تھے لوگ
پہچان لیتے تھے کہ حضرت تشریف لائے ہین اور پسینہ حضرت کا جمع کرتے تھے کہ وہ بہترین عطر
تھا اور اور عطرون مین ملاتے تھے چنانچہ ایک ڈول پانی کا حضرت کی خدمت مین لائے حضرت
نے ایک چلو پانی منہ مین لیکے کلی کی اور ڈول مین ڈالے وہ پانی مشک سے خوشبو تر ہو گیا تیسرے
جب دھوپ مین کھڑے ہوتے تھے یا چلتے تھے تو حضرت کا سایہ معلوم نہ ہوتا تھا چوتھے جسکے ساتھ
حضرت راہ چلتے تھے ہر چند وہ بلند ہوتا تھا حضرت موافق ایک سروگردن کے اوس سے اونچے

ہوتے تھے پانچوین ہمیشہ دھوپ مین ابر حضرت پر سایہ کیے رہتا تھا اور ساتھ چلتا تھا چھٹے کوئی
جانور حضرت کے سر پر سے اوڑ کے نجاتا تھا اور کوئی جانور مثل مکھی اور مچھر وغیرہ کے حضرت پر نہ بیٹھتا
تھا ساتوین جس طرح حضرت سامنے سے دیکھتے تھے اوسی طرح سے جانب پشت سے ملاحظہ فرماتے تھے آٹھوین
خواب اور بیداری حضرت کی یکسان تھی اور نیند حضرت کی تو آنکھو ادراک سے بیکار نہ کرتی تھی اور
باتین ملائکہ کی سنتے تھے اور ملائکہ کو دیکھتے تھے اور جو کچھہ دلون مین گذرتا تھا اوسے جانتے تھے نوین یہہ
بدبو حضرت کے مشام مبارک مین نہ پہنچتی تھی دسوین یہہ کہ آب دہن جس کوئین مین ڈالتے تھے اوس
مین برکت ہوتی تھی اور وہ پر آب ہوجاتا تھا اور جس صاحب درد پر مل دیتے تھے شفا پاتا تھا اور
دست مبارک جس طعام مین پہنچتا تھا اوس مین برکت ہوتی تھی اور طعام قلیل بہت سے لوگون کو سیر
کر دیتا تھا چنانچہ ایک پیالہ اور ایک صاع جو مین جابر نے سات سو آدمیونکو سیر کیا گیارھوین
یہہ کہ سب زبانین سمجھتے تھے اور سب زبانون مین باتین کرتے تھے بارھوین حضرت کی ریش مبارک مین
سترہ سفید بال تھے کہ مانند آفتاب کے چمکتے تھے تیرھوین یہہ کہ مہر نبوت پشت مبارک پہ نقش تھی
اور نور اوسکا نور آفتاب سے زیادہ تھا چودھوین یہہ کہ انگشتان مبارک سے اسقدر پانی جاری
ہوا کہ ایک جماعت کثیر سیراب ہوگئے پندرھوین یہہ کہ اونگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے
کیے سولھوین سنگریزے حضرت کے ہاتھہ مین تسبیح خدا کرتے تھے اور لوگ سنتے تھے سترھوین یہہ کہ
جس چوپایہ پر حضرت سوار ہوتے تھے راہوار ہوجاتا تھا اور پیر نہ ہوتا تھا اٹھارھوین یہہ کہ
ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ اور آلایش خون وغیرہ سے پاک پیدا ہوئے تھے اور وقت
ولادت پانون کی جانب سے پیدا ہوئے تھے اور جب زمین پر تشریف لائے تو ایک بو مشک سے
بہتر پیدا ہوئی اور اوس نے تمام جہان کو معطر کیا پھر حضرت نے منھ کعبہ کی طرف کرکے
سجدہ کیا اور جب سر سجدہ سے اوٹھایا تو ہاتھہ آسمان کی طرف بلند کیے اور وحدانیت خدا اور اپنی
رسالت کا اقرار فرمایا پھر حضرت سے ایک نور ساطع ہوا کہ اوس نے مشرق و مغرب عالم کو
روشن کیا انیسوین یہہ کہ حضرت مدۃ العمر مین کبھی محتلم نہین ہوئے بیسوین یہہ کہ جو فضلہ

حضرت سے جدا ہوتا تھا اُس سے بوی مشک آتی تھی اور کوئی اوسکو نہ دیکھتا تھا بلکہ زمین مامور تھی
کہ اوسکو نگل جائے ۲۱ اکیسوین یہہ کہ قوت مین کوئی فرد بشر حضرت کی برابری نہ کرسکتا تھا ۲۲ بائیسوین
یہ کہ جمیع مخلوقات حضرت کی حرمت کی رعایت کرتی تھی اور جس پتھر اور درخت کی طرف سے گذرتے تھے
وہ حضرت کی تعظیم کے لئے جھکتا تھا اور سلام کرتا تھا اور لڑکپن مین سانپ گہوارہ حضرت کا ہلاتا
تھا ۲۳ تیئسوین یہ کہ اگر زمین نرم پر چلتے تھے تو نشان قدم محسوس نہ ہوتا تھا اور جب زمین سخت پر
راہ چلتے تھے تو اثر حضرت کے پاؤن کا پہنچتا تھا ۲۴ چوبیسوین یہ کہ خدا نے حضرت کی طرف سے ایک ہیبت
دلون مین ڈالدی تھی کہ باوجود ایسی تواضع اور شکستگی اور شفقت و رحمت کے کوئی فرد بشر روی
مبارک پر اچھی طرح نظر نہ کرسکتا تھا اور جو کافر اور منافق حضرت کو دیکھتا تھا دہشت سے خودبخود
کانپنے لگتا تھا اور دو مہینون کی راہ سے کافرون کے دلون مین حضرت کا رعب اثر کرتا تھا قسم
دوسری معجزات وقت ولادت باسعادة شیعہ اور سنی طریق متعدد سے روایت کرتے ہین
کہ حضرت کی شب ولادت کثیر السعادة شیاطین آسمان پر جانے سے ممنوع ہوئے اور شہاب آسمان
سے ظاہر ہوئے یہانتک کہ لوگ ڈرے کہ قیامت برپا ہوگئی اور علم کاہنون کا جاتا رہا اور سحر
ساحرون کا ضعیف ہوگیا اور جو بت عالم مین تھا منہ کے بھل گر پڑا اور طاق کسری کہ بادشاہ
عجم نے نہایت استحکام سے بنایا تھا کہ اب تک باقی ہے لرزہ مین آیا اور چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے
اور درمیان سے شگافتہ ہوگیا اور زمین تک دو حصہ ہوگیا اور اب تک شکستگی اوسکی اوسی قدر موجود
ہے اور ایک قصر کہ دجلہ پر بنایا تھا گر پڑا اور پانی اوس مین جاری ہوا اور دریاچہ ساوہ کہ اسکی
پرستش کرتے تھے خشک ہوگیا اور اب تک کاشان مین اوسی مقام پر ایک نمک سار موجود ہے اور
آتشکدہ فارس کہ ہزار برس سے اوسکی پرستش کرتے خاموش ہوگیا اور رودخانہ ساوہ کہ برسون
سے خشک تھا پانی اوس مین جاری ہوا اور ایک نور اوس شب حجاز کی طرف سے چمکا اور تمام عالم
مین پھیلا اور تخت ہر بادشاہ کا اولٹ گیا اور سب بادشاہ اُس روز گونگے ہوگئے تھے اور بات
نہ کرسکتے تھے اور ملائکہ مقرب اور ارواح پیغمبران و اصفیا وقت ولادت باسعادة حاضر ہوئی

اور رضوان خازن بہشت ہمراہ حوروں کے نازل ہوئے اور لوٹے اور طشت سونے اور چاندی اور زمرد
کے بہشت سے حاضر کئے گئے اور حضرت آمنہ کے لئے شربت بہشت آیا کہ وہ انھون نے نوش فرمایا اور حضرت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بعد ولادت آبہای بہشت سے غسل دیا اور عطرہای فردوس سے معطر کیا
اور حضرت کی پشت پہ مہر نبوت کو نقش کیا اور ایک حریر سفید کہ ملائکہ بہشت سے لائے تھے اوس مین حضرت کو
لپٹیا اور حضرت کو جمیع روحانیون کو دکھایا اور سب ملائکہ آسمان خدمت مین حضرت کی حاضر ہوئے
اور حضرت پر سلام کیا اور وقت ولادت باسعادت چار رکن کعبہ معظمہ کے زمین سے جدا ہوئے
اور حجرۂ مقدسہ کی طرف سجدہ کے لیے جھکے اور اکثر عجیب و غریب ایسا اور معجزے وقت ولادت کے
تا نشو و نما ظاہر ہوئے چنانچہ چند معجزے کتاب حیات القلوب مین لکھے ہین قسم تیسری وہ معجزے
اون حضرت کے کہ جو آسمان سے متعلق ہین اور وہ بکثرت ہین پہلے شق القمر دوسرے رجعت آفتاب
بنام علی ابن ابی طالب کے لیئے تیسرے ستارون کا ٹوٹنا اور کثرت شہاب وقت ولادت جیسا کہ
مذکور ہوا چوتھے نازل ہونا مائدہ کا آسمان سے اہلبیت علیہم السلام کے لیئے پانچوین بجلی گرنا اور حضرت
کے بعض دشمنون پر نزول عذاب ہونا قسم چوتھی وہ معجزات جو حضرت سے زمین و سنگ و درخت
کی نسبت ظاہر ہوئے مانند ایسکے نالہ کرنا چوب خرما کا حضرت کی مفارقت سے کہ حضرت نے اوسکو
اپنی پشت مبارک کا تکیہ بنایا تھا اور طلب کرنا حضرت کا درخت کو اور قبول کرنا اور آنا اوسکا حضرت
کی طرف اور حضرت کے اشارے سے توڑنا میوہ کے پھل گر پڑنا اور ایک ساعت مین ہرا ہو جانا
اور پھل لگجانا درخت خشک مین اور حضرت کو درخت اور پتھر کا سلام کرنا اور خرمے کے درختون
کا سلمان فارسی کے لیئے بونا اور دوسی ساعت اون کا بلند ہونا اور میوہ دینا اور زمین مین
اسپ سراقہ کے پاؤن گڑ جانا اور اس قسم کے معجزے زیادہ حد و شمار سے ہین قسم پانچوین
وہ معجزے کہ جو حضرت سے نسبت حیوانات ظاہر ہوئے مانند باتین کرنے آہو اور شتر اور گرگ
اور سوسمار اور بز غالہ بریان کے اور حضرت کے ناقہ کا شب عقبہ مین بولنا اور سفینہ غلام
حضرت کو شیر کا راہ بتلانا اور گواہی دینا حیوانون کا حضرت کی رسالت پر اور اس طرح کے

بھی معجزات بہت ہین کہ شمار نہین ہوسکتی قسم چھٹی مستجاب ہونا دعای حضرتکا اور زندہ ہونا مردونکا اور بینا ہونا
اندھون کا اور شفا پانا بیمارونکا اور اسطرح کے بھی معجزات بہت ہین کہ شمار نہین ہوسکتی قسم ساتوین غالب
ہونا حضرتکا دشمنونپر اور اونکے شر سے محفوظ رہنا اور نازل ہونا ملائکہ آسمان کا حضرتکی نصرت کو جیسا کہ جنگ بدر
اور اُحد وغیرہ مین ہوا اور اثار اوسکی لوگونپر ظاہر ہوئی قسم آٹھوین غالب ہونا حضرتکا شیاطین اور جنونپر اور
ایمان لانا جنونکا حضرت کی رسالت پر جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہوتا ہی قسم نوین خبر دینا امور
پوشیدہ او امور آیندہ کا مانند خبر دینی دولت بنی امیہ کے مثل اسکے کہ بنی امیہ ہزار مہینے بادشاہی کرینگے اور
مثل خبر دینے دولت بنی عباس کے اور مظلوم ہونا اہلبیت رسالت کا اور شہید ہونا امیر المومنین اور
حسین علیہم السلام کا اور کیفیت ہر ایک کی شہادتکی اور تمام ہونا ملک بادشاہ عجم کا اور باقی رہنا دولت
نصاریٰ کا اور خبر دینا شہادت امام رضا علیہ السلام کی اور دفن ہونا اُن حضرتکا خراسان مین اور خبر دینا
شہادت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور عمار کی اور اولادون کی اور کیفیت اون کی اور لڑنا
حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا اور عائشہ اور طلحہ اور زبیر اور معاویہ اور خوارج سے اور خبر دینا
ابوذر کے مظلوم ہونے کی اور نکالنا اونکو مدینہ سے بلکہ جو کچھ اکثر اہلبیتؑ اور صحابہ پر واقع
ہوا حضرت نے اوسکی اخبار فرمایا اور خبر دینا وفات نجاشی بادشاہ حبش کا اوسکے انتقال کے
وقت اور خبر دینا شہادت جعفر طیار اور زید اور عبد اللہ بن رواحہ کی تبوک مین جسوقت یہ حضرات
شہید ہوئے اور خبر دینا شہادت حبیب ابن عدی کی مکہ مین اور خبر دینا اوس مال کی کہ عباس
نے مکہ مین پوشیدہ کیا تھا اور خبر دینا حضرت کا اُن حالات سے جو کچھ کہ منافق اپنے گھرون
مین کہتے تھے اور جو کچھ کہ صحابہ اپنے گھرون مین کرتے تھے اور اکثر اشخاص جو حضرت کے پاس آتے
تھے حضرت اونکے پہلے حاجت اونکی بیان فرما دیتے تھے اور ایسا فعل حضرت سے کم ظہور مین
آتا تھا کہ معجزے سے خالی ہو اور جو کہ تفصیل ان معجزون کی چاہیے کتاب حیات القلوب کی
جلد دوم کی طرف رجوع کرے فصل چھٹی امامت کے بیان مین اس فصل مین چھ مطلب ہین
مطلب پہلا بیان مین اس امر کے کہ امام خدا کی طرف سے معین ہوتا ہی خلق کے اختیار مین

نہین ہی کتاب حق الیقین کے مطالب کا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ امت نے اختلاف کیا ہی اسبات
پہ کہ امام کا تعین واجب ہی یا نہین اور اگر واجب ہی تو آیا خدا پر اوسکا معین کرنا واجب ہی یا امت
پر جس امر پہ فرقہ ناجیہ امامیہ نے اتفاق کیا ہی وہ یہہ ہی کہ پروردگار عالم پہ عقلاً وسمعاً امام کا معین
کرنا واجب ہی بالجملہ چند عقلی دلیلین نقل کیجاتی ہین پہلی یہ کہ جو دلیل پیغمبرون کے بھیجنے کے وجوب
پہ دلالت کرتی ہی وہی دلیل وجوب نصب امام پہ دلالت کرتی ہی دوسری یہ کہ معین کرنا امام
کا لطف ہی اور لطف خدا پہ عقلاً واجب ہی اور اصلح خدا کے لیئے عمل مین لانا امر واجب کا ہی اور
اس بات مین کسی طرح شک نہین ہو سکتا کہ بندون کے لیئے جملہ احوال اور سب زمانون مین
رئیس یا ایسے کسی حاکم کا ہونا کہ انکے امور دین و دنیا کا مختار ہو عقلاً اصلح معلوم ہوتا ہی اور
ایسا رئیس ہمارا یا پیغمبر ہے یا امام اور جس زمانہ مین کہ پیغمبر نہو چاہیے کہ امام ہو تیسری یہ کہ
جب بعثت حضرت رسول کی مخصوص حضرت کے زمانے کے لیئے نہ تھی بلکہ حضرت سب خلائق پہ
تا قیام قیامت مبعوث ہوئے تھے اور ان بندگان الہی کے لیئے ایک کتاب لائے تھے اور ایک
شریعت جانب خدا سے مقرر ہوئی تھی اور آداب و سنتین ہر ایک امر مین مقرر ہوئی تحقیق
چنانچہ مدت قلیل مین ایک جماعت ایمان ظاہری لائے کہ اکثر ان مین سی باطن مین منافق تھے
پس کوئی عاقل یہ امر تجویز نہین کر سکتا کہ خدا اور رسول ایسے امر عظیم کو نا تمام چھوڑین اور کوئی
حفاظت کرنیوالا اس شریعت کا کہ جو مفسر اور واضح کنندۂ معانی قرآن مجید اور سنت رسول کا
ہوا ور کذب وسہو اور تغیر وتبدل احکام سی بری ومعصوم ہو مقرر نہ کرین اور قرآن مجید مین مجمل
اور غامض ان لوگون مین چھوڑ دیا جائے حالانکہ اتبک وہ قرآن جمع اور ترتیب نہین پایا
اور جو کچھ قرآن مین مذکور ہے اوس مین نہایت اجمال ہی پس کیونکر ممکن ہو سکتا ہی کہ اس اجمال
کو ہر شخص ایک نہج پہ سمجھے اور کوئی مفسر اوسکے لیئے معین نہ ہو علاوہ اسکے ہزار مین سے
ایک بھی احکام ضروریہ اوسکے ظاہر سے پیدا نہین ہوتے اور سنت واحادیث مین نہایت
اختلاف [illegible] ہی اور چند لوگ مسلم کہ طرح طرح کی غرضہا سے فاسدہ رکھتے ہون صاحب

فرقہ امامیہ کا اتفاق بیچ نصب امام

اختیار کیئے جائین کہ جس اہل باطل کو چاہین اپنے واسطے معین کرلین اور وہ مرد جاہل جب کوئی
امر مشکل در پیش ہو تو صحابہ کو جمع کرے اور آپ مانند خر در گل مجبور ہو جاوے اور ہر ایک سے
پوچھے اور اُن مین سے ایک شخص کی عقل کو اپنی عقل باطل کے نزدیک ترجیح دیدے جو کوئی
تھوڑی سی بھی عقل رکھتا ہوگا ایسے امر قبیح کو خدا و رسول پر روا نہ رکھیگا خصوصاً اوس صورت
مین کہ معلوم ہو کہ خدا اپنے بندون کی نسبت اس لطف و رحمت سے پیش آتا ہے پیغمبر عطوف و رحیم
با این ہمہ شفقت و مہربانی اپنی اُمت کے حق مین کیونکر گوارا فرمائیگا کہ اوسکی اُمت ایسی حیرت و ضلالت
مین گرفتار رہے اور ایسا پیغمبر اپنے بدن شریف اور نفس لطیف پہ ہدایت اُمت کے لیئے
ہر طرح کی اذیت گوارا کرے کیونکر ہوسکتا ہے کہ ایکا یک کتنے ہاتھ اوٹھالے ایک رئیس یا ایک
دہقانی اگر کسی دیہہ مین بیمار ہوتا ہے تو از راہ شفقت رعیت اور کھیتون پہ کسی شخص لائق
کو معین کرتا ہے اور رعایا کے حق مین وصیت کرتا ہے اور ایک ضابطہ اپنے متروکات کے لیئے
قرار دیتا ہے کیونکر ہوسکتا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان دنیا سے جاوے اور اپنے دین و ملت اور کتاب
و سنت اور رعیت و امت کے لیئے کوئی وصی و جانشین معین نہ کرے اگر اسباب مین عقل
حکم سبق نہ کریگی تو کسی امر بدیہی مین بھی حکم سبق نہ کریگی چھٹی یہ کہ سنی بھی اقرار کرتے ہین کہ عادت
مقررہ خدا کی سب پیغمبرون کی نسبت آدم سے تا خاتم الانبیا یہ تھی کہ جبتک خلیفہ پیغمبر معین
نہ کرلیتا تھا اسوقت تک وہ پیغمبر دنیا سے رحلت نہ فرماتا تھا اور حضرت رسولؐ کا بھی سب لڑائیون
مین یہی دستور تھا کہ جب حضرت مدینہ مشرفہ سے باہر تشریف لیجاتے تھے تو کوئی رئیس اور خلیفہ
اپنا معین کر جاتے تھے اور سب شہرون مین اور سب قریہ ہاے اسلام مین ایک حاکم معین کرتے
تھے اور امر امت کے امت پہ نچھوڑتے تھے پس کیونکر اِس مفارقت کبری و سفر آخروی
مین اس امت کو معطل چھوڑتے پانچوین یہ کہ رتبۂ امام کا جس طرح سے کہ معلوم و مذکور ہو امثل
منصب نبوت ہے اگر امام کو لوگ امام بنالین تو ہوسکتا ہے کہ نبی کو بھی بنالین اور یہ امر
بالاتفاق باطل ہے اور بندون کے مصالح عام کے لیئے عامۂ امت کی ناقص عقلین حکم

اصلاح کب کر سکتی ہین چنانچہ اکثر عقلائے صاحب تدبیر جب کسی بند و بست کے لئے کسی قریہ مین
کوئی حاکم معین کرتے ہین اور بعد اوسکے رائی مین خطا ظاہر ہوتی ہی تو اوس حاکم کو بدل ڈالتے
ہین پس ریاست دین و دنیا تمام خلق کے لیئے کیونکر عقلین آدمیونکی دفا کرینگے کہ کسیکو حاکم
بنائین حالانکہ امامت مین عصمت شرط ہے اور کوئی سوائے خدا کے عصمت پر مطلع نہین ہو سکتا
اور ادلۂ عقلیہ اس امر خاص مین بہت ہین بلحاظ اختصار تحریر نہین کئے گئے اور آیات قرآن
سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ امام خدا کی طرف سے معیّن ہوتا ہی چنانچہ اسباب مین اکثر آیات حیاۃ
القلوب کی تیسری جلد مین موجود ہین مطلب دوسرا شرائط امامت کے بیان مین حق الیقین
مین مذکور ہی کہ موافق اقوال متکلمین و بنا بر شہرت امامت مین تین شرطین ہین پہلی یہہ کہ
چاہیئے کہ امام جمیع امور مین خصوصاً علم مین کل اُمت سے افضل ہو اور یہ امر بھی آیات قرآن سے
ثابت ہی وہ آیتین بلحاظ اختصار نہین لکھین دوسری شرائط امامت سے عصمت ہی اور اجماع
علماء امامیہ اسبات پر منعقد ہوا ہی کہ امام بھی مثل پیغمبر کے ہی اول عمر سے آخر عمر تک جمیع گناہان
کبیرہ و صغیرہ سے معصوم ہی چنانچہ احادیث متواترہ اس مضمون پر وارد ہوئے ہین مولف
کہتا ہی کہ اہلسنت بسبب محبت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمان امامت مین عصمت شرط نہین جانتے اسیلئے کہ اگر
امامت مین عصمت شرط جانین تو خلافت خلفاء ثلثہ باطل ہو جائیگی تیسری امامت مین فرقہ
امامیہ کے نزدیک امام کا ہاشمی ہونا شرط ہے اور یہ امر اون نصوص سے ثابت ہی کہ ہر امام ہاشمی
نسب ہی کے لیئے نص بامامت وارد ہوئی ہے چنانچہ ان تین صفتون کو متکلمین ذکر کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ چاہیے جو صفتیں پیغمبر مین مذکور ہوئی ہین امام مین بھی ثابت ہون
بلکہ اسکی نسبت مین بھی شبہہ نہ ہوا ور پدر امام کا دنی اور مان غیر عفیفہ نہ ہوا ور جو عیوب
کہ موجب تنفر خلق ہین اون سے امام مبرا ہو اور سلطان المحققین نصیر الملۃ والدین اپنے
بعض رسائل مین لکھتے ہین کہ امام مین آٹھ شرطین معتبر ہین پہلی معصوم ہونا گناہان کبیرہ
و صغیرہ سے دوسری عالم ہونا تیسری شجاع ہونا چوتھی یہ کہ صفات کمال

رکھتا ہو مانند دلیری و سخاوت و مروت وغیرہ پانچوین یہ کہ پاک ہو اون عیوب سے کہ باعث
نفرت خلق ہون چھٹی یہ کہ قرب و منزلت اوسکی خدا کے نزدیک سب سے بیشتر ہو اور زہد و عبادت
و اطاعت اوسکی جب سے زیادہ تر ہو ساتوین یہ معجزات اوس سے ظاہر ہون کہ اور لوگ مثل بین
اوس معجزے کے عاجز ہون اسلئے کہ وقت ضرورت معجزہ اوسکی حقیقت کے لئے ایک دلیل ہو
آٹھوین یہ کہ امامت اوسکی عام ہو اور امامت اوسی ہی مین منحصر ہو مولف کہتا ہے کہ علاوہ
اِسکے اور صفتین اور خصائص امام کے لئے کتب معتبرہ مین بکثرت ہین بلحاظ اختصار نہین لکھے گئے
اِسی قدر جاننا کافی ہی کہ جو صفتین نبی کی بیان ہوئین وہی صفتین امام مین ہوتی ہین مطلب تیسرا
اون آیات کے بیان مین کہ جو امامت و فضیلت حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام
پر دلالت واضح رکھتی ہین چنانچہ یہ سب آیتین سنیون کی تفسیرون اور کتب معتبرہ سے لکھی جاتی ہین
تا کہ کسی کو مجال انکار باقی نہ رہے حق الیقین مین مذکور ہے کہ آیہ وافی ہدایہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ یعنے
نہین ہی صاحب اختیار اور اولے تمہارے امور مین مگر خدا اور رسول اور وہ کہ ایمان لائے ہین
اور وہ برپا رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکواۃ کو حال نماز مین کہ رکوع مین ہوتے ہین
شیعون اور سنیون نے اتفاق کیا ہی اِس بات پر کہ یہ آیہ شان جناب علی ابن ابی طالب علیہ
السلام مین نازل ہوا ہی چنانچہ علمائے اہلسنت سے صاحب جامع الاصول نے اور ثعلبی نے اپنی
تفسیر مین اور سیوطی نے بہت سندون سے اور فخر رازی نے دو سند سے اور زمخشری اور بیضاوی
اور نیشاپوری اور ابن البیع اور واحدی اور واقدی اور سمعانی اور بیہقی اور صاحب مشکواۃ
اور مولفین اور مفسرین شیعون اور سنیون کی اسدی سے اور مجاہد اور حسن بصری اور اعمش
اور عتبہ بن ابی الحکم اور غالب بن عبد اللہ اور قیس بن ابی الربیع اور غالب بن ربیعی اور ابن
عباس اور ابوذر اور جابر وغیرہ سے روایت کرتے ہین اور وجہ اس آیہ کی دلیل ہونے کی
امامت امیر المومنین علیہ السلام پر یہ ہی کہ لفظ ولی تحت مین چند معنی پر مستعمل ہی یا اور اور

دوست اور صاحب اختیار اور اولی بتصرف اور دو معنی اخیر کے معانی مین ایک دوسرے سے
قریب ہین اور دو معنی اول کے پر ظاہر ہے کہ اس آیہ مین مراد نہین ہین اسواسطیکہ یاور اور دوست
مومنون کے مخصوص خدا اور رسول اور بعض مومن کہ موصوف ساتھ اس صفت کے ہون
نہین ہین بلکہ سب مومن یاور اور دوست ایک دوسرے کے ہین جیسا کہ حق تعالے نے
فرمایا ہے وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور ملائکہ بھی محب
اور یاور مومنون کے ہین چنانچہ خداوند تعالے فرماتا ہے نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ بلکہ بعض کفار محب و یاور بعض مومنون کے ہوتے ہین اور اگر سنی کہین کہ یہین لفظ
جمع وارد ہوئی ہے پس یہ آیہ جناب امیر علیہ السلام کے لئے کیونکر مخصوص ہوگا جواب اوسکا یہ ہے
کہ عرب اور عجم مین لفظ جمع من باب تعظیم یا کسی غرض و فائدۂ خاص کے واسطے شخص واحد کے
لئے بھی بولتے ہین اور قرآن مین نظیر اسکے اکثر مقام پر موجود ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم جناب
امیر علیہ السلام کی خصوصیت کا دعوی نہین کرتے ہم اسواسطے کہ شیعون کی احادیث مین وارد
ہوا ہے کہ سب ائمہ اس آیت مین داخل ہین چنانچہ ہر امام قریب امامت اس فضیلت پر فائز
ہوتا ہے اور صاحب کشاف کہتا ہے کہ مراد اس آیہ سے اگرچہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہین لیکن
خدا نے لفظ جمع سے فرمایا ہے کہ اور لوگ بھی حضرت کی متابعت کرین حاصل یہ کہ آیہ شان
مین جناب امیر علیہ السلام کی وارد ہوا ہے اور مراد ولایت سے اس آیہ مین امامت ہے دوسرے
آیہ کریمہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ یعنی اسے
وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو ڈرو خدا سے اور رہو ساتھ صادقون اور راست گویون کے
سب چیزون مین خصوصاً دعوی ایمان مین بگفتار و کردار اور پر ظاہر ہے کہ اُنکے ساتھ رہنے
سے اُنکی متابعت کردار و گفتار مین مقصود ہے نہ یہ کہ صادقین کے ساتھ رہو اس واسطے
کہ یہ امر محال اور بیفائدہ ہے اور یہ حکم تا قیامت سب مومنین کے واسطے نافذ ہے اور امام
اسی کو کہتے ہین کہ جس شخص کی متابعت واجب ہو اور خلق اوسکی متابعت کرے خلاصہ یہ کہ

اِس آیہ مین حکم متابعت ہی نہ حکم مصاحبت اور صادق سی مراد یہ ہے کہ ہر قول و فعل مین صادق ہوا ور جو ایسا ہوگا وہ معصوم ہے پس واجب ہوا کہ معصوم ہر زمانہ مین ہو تاکہ خلائق اُس معصوم صادق کے ساتھ رہین اور یہی مذہب شیعون کا ہی پس جاننا چاہیے کہ باتفاق شیعہ و سُنّی سوائے خاتم النبیین و امیر المومنین و ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین عہد سید المرسلین سی آجتک کوئی فرد بشر معصوم نہین ہے پس منحصر ہوا کہ مراد اِس آیہ مین یہی حضرات ہین اور احادیث اہلبیت علیہم السلام مین بھی یہی مضمون وارد ہوا ہی اور بعض تفاسیر اہلسنت مین بھی یہی مذکور ہے اور فخر رازی کہ سُنیونکا امام ہے اسکی تفسیر مین لکھا ہی کہ اِس آیہ مین خدا مومنون کو حکم کرتا ہی کہ صادقون کے ساتھ رہین پس چاہیے کہ صادق موجود ہون اسواسطے کہ رہنا ساتھ کسی چیز کے مشروط ہے اوس چیز کے موجود ہونے پر پس لازم ہی کہ ہر زمانے مین صادق ہون پس چاہیے کہ تمام اُمت باطل پر اجماع نہ کرے مولف کہتا ہی کہ فخر رازی کی اِس تفسیر سی ثابت ہوا کہ ہر زمانے مین کسی حجت خدا کا ہونا لازم ہے اور یہی مذہب شیعون کا ہے چنانچہ کلمہ حق زبان پر علماے مخالفین کے بھی جاری ہوا تیسرے حق تعالےٰ فرماتا ہے فَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ یعنی آیا پس وہ شخص کہ حجت اور برہان پر ہے اپنے پروردگار کی طرف سی اور بعد اوسکے ہی ایک شاہد اور گواہ اوسکا مثل اوس شخص کے مراد اِس آیہ مین اوس شخص سی کہ جو بینہ پر ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور شاہد کی تفسیر مین اختلاف ہی اور احادیث معتبر مین وارد ہوا ہے کہ مراد شاہد سے جناب امیر المومنین علیہ السلام ہین کہ حضرت کی حقیقت پر گواہ ہین چنانچہ ابن ابی الحدید اور ابن مغازلی اور سیوطی اور منشور اور طبری اور اکثر سُنی بطریق متعدد عباد بن عبداللہ بن الحرث سے روایت کرتے ہین کہ ایک روز حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے منبر پر فرمایا کہ کوئی شخص قریش مین سے نہین ہی مگر یہ کہ ایک آیہ یا دو آیہ اوسکی مدح یا اوسکی مذمت مین نازل ہوئے ہین پس ایک شخص نے

پوچھا کہ آپ کی شان مین کونسا آیہ نازل ہوا ہی حضرت کو غیظ آیا اور فرمایا کہ تو نے سورۂ ہود مین اس آیہ کو نہین پڑھا کہ رسول خدا بتیہ اپنی خدا کی طرف سے ادا فرمائین اور مین گواہ اونکا ہون یہ آیت بسبب لفظ تیلوہ اس امر پر دلالت کرتی ہی کہ جناب امیر علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے خلیفہ بلا فصل ہین چوتھی اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ یعنی نہین ہے تو اے محمدؐ مگر ڈرانے والا اس گروہ کا عذاب الہی سے اور واسطے ہر ایک قوم کے ایک ہدایت کنندہ ہے اور سنی بطریق متعدد روایت کرتے ہین کہ اس مقام پر لفظ ہادی سے مقصود جناب امیر المومنین علیہ السلام ہین چنانچہ شواہد التنزیل مین ابی بردہ اسلمی روایت کرتا ہے کہ ایک روز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کے لئے پانی طلب کیا اور جب فارغ ہوئے تو ہاتھ علی کا لیکے اپنے سینے سے لگایا اور کہا اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ پھر ہاتھ سینے پر علی کے رکھا اور کہا وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ تو ہے نور بخشنیوالا خلائق کا اور علامت راہ ہدایت اور امیر قاریان قرآن کا ہی مین گواہی دیتا ہون کہ تو ایسا ہی ہے اور حافظ ابو نعیم اصفہانی کہ سنیون کے مشاہیر محدثین مین سے ہے کتاب مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِي عَلِيٍّ مین چند سندون سے ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ جب یہ آیہ نازل ہوا تو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اپنا دوش حضرت امیر پر رکھا اور فرمایا کہ یا علی تو ہی ہادی ہی اور بعد میرے ہدایت پانیوالے تجھی سے ہدایت پائینگے پانچوین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ یعنی بعض آدمیون مین سے وہ شخص ہے کہ بیچتا ہی اپنی جان کو واسطے طلب خوشنودی خدا کے اور خدا مہربان ہے اپنے بندون پر احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ مین طرق شیعہ و سنی سے وارد ہوا ہے کہ جس شب کفار قریش نے قتل رسول خدا کا ارادہ کیا اور حضرت کو حق سبحانہ وتعالے کی جانب سے حکم ہوا کہ تم اپنے مقام پر علی ابن ابی طالب کو سلا دو اور کفار قریش سے

پوشیدہ ہو کر غار مین چلے جاؤ جسوقت جناب رسالتماب نے علی ابن ابی طالب کو یہ بشارت دی تو جناب
امیر شادمان ہوئے اور شکر ہین اس نعمت کے کہ اپنی جان فدای جان حضرت رسول کرتے ہین سجدہ شکر
بجالائے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرش خواب پر سو رہے اور مشرکین کی برہنہ
شمشیرون سے پروا نکی تو اوسوقت یہ آیہ کریمہ جناب امیر کی شان مین نازل ہوا چنانچہ اس آیہ کا جناب
امیر علیہ السلام کی شان مین نازل ہونا اکثر سنی کتب تفسیر و حدیث مین لطریق متعدد روایت کرتے
ہین فخر رازی نے تفسیر کبیر مین اور نیشاپوری اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور حافظ ابو نعیم نے نزول
آیات مین اور احمد نے مسند مین اور سمعانی نے فضائل اور غزالی نے احیاء العلوم مین اور مورخین
و محدثین و شعراء اہل سنت نے اپنی تصانیف مین اس واقعہ کو ذکر کیا ہی چھٹے آیہ تطہیر
اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا یعنی ارادہ
نہین کیا ہی خدا نے مگر یہ کہ برطرف کرے تمسے شرک اور گناہ اور شک اور ہر بدی کو ای اہلبیت پیغمبر
اور پاک کرے تمکو جیسا کہ پاک کرنا چاہیئے احادیث متواترہ مین لطریق شیعہ و سنی وارد ہوا ہی کہ یہ
آیہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کی شان مین نازل ہوا ہے
انکے ازواج وغیرہ سے کوئی اس آیہ مین داخل نہین ہی چنانچہ اکثر سنیون کے صحاح اور تفاسیر معتبرہ
مثل تفسیر ثعلبی و جامع الاصول و صحیح ترمذی و مشکواۃ و صحیح مسلم وغیرہ اس امر کے مصدق ہین
اور صحیح مسلم اور جامع الاصول مین روایت ہی کہ حسین بن سبرہ نے زید ابن ارقم سے پوچھا کہ آیا حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج اونکے اہلبیت مین داخل ہین زید نے کہا نہ واللہ زوجہ
ایک مدت خاص تک شوہر کے ساتھ رہتی ہی اور جب اوسکو طلاق دیتے ہین تو وہ اپنے باپ
کے گھر چلی جاتی اور اپنی قوم مین ملجاتی ہے بلکہ اہلبیت حضرت کے عزیزان مخصوص ہین کہ صدقہ
اونپر حرام ہی اور بکثرت احادیث مخالفین مین وارد ہوا ہی کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جناب امیر و جناب سیدہ و حسنین علیہما السلام کو عبا مین داخل کیا اور فرمایا کہ خداوندا
یہی میرے اہلبیت ہین ام سلمہ نے قصد کیا کہ مین بھی داخل ہو جاؤن حضرت نے فرمایا کہ عاقبت

تیری نجیر ہی لیکن توان پنجتن مین شامل نہین ہوسکتی ساتوین آیۂ مباہلہ ہی فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ
مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ
وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ یعنی جو تجھ سے
مجادلہ کرے امر عیسیٰ مین بعد اسکے کہ آیا ہی تیری طرف علم اور برہان اور ظاہر کیا تو نے اونپر اور
اونھون نے قبول نہ کیا پس کہہ اے نبی محمدؐ کہ بلاوین ہم بیٹے اپنے اور تم بیٹے اپنے اور ہم عورتین اپنی
اور تم عورتین اپنی اور ہم جانین اپنی یعنی اون لوگون کو جو بمنزلہ ہماری جان کے ہین اور تم اُن
لوگون کو جو بمنزلہ تمہاری جان کے ہین بعد اسکے تضرع اور دعا کرین ہم اور لعنت کرین ہم
اور دوری رحمت خدا سے چاہین اوپر اونکے کہ جھوٹ کہتے ہین ہم مین اور تم مین سے پس
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبا اوڑھی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ
اور حسن اور حسین علیہم السلام کو داخل عبا کیا اور کہا کہ خداوندا ہر ایک پیغمبر کے اہلبیت ہوتے
ہین بار الہا یہ سب اہلبیت ہین پس انسے دور کر شک اور گناہ کو اور پاک کر انکو جیسا کہ پاک
کرنا چاہیئے پس جبرئیل نازل ہوئے اور یہ آیہ شان مین اونکی لائے إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ
عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا پس حضرت رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم علی و فاطمہ و حسن و حسینؑ کو اپنے ساتھ مدینہ سے مباہلہ کے لئے باہر گئے
چونکہ نصاریٰ حقیقت حضرت کی جانتے تھے بعد اون حضرت کے کھڑے ہونے کے مع ان
حضرات عصمت و طہارت کے مقام مباہلہ مین آثار نزول عذاب زمین و آسمان مین ظاہر ہوئے
عالم بزرگ نصاریٰ نے کہا قسم ہی مین چند صورتین دیکھتا ہون کہ اگر دعا کرین کہ پہاڑ اپنی
جگہہ سے اوکھڑ جاوین تو اوکھڑ جاوینگے اس حالت مین نصارای بنی نجران نے مباہلہ پر جرائت
نہ کی بلکہ استدعائے مصالحہ کیا اور ہر سال جزیہ دینا قبول کر لیا حضرت نے انکو نفرین نہ کی و
بحکم خدا جزیہ قرار دیا اس مباہلہ سے چند امر ظاہر ہوئے پہلے حقیقت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم دوسرے ظاہر ہوا کہ آل عبا علیہم السلام بزرگوار ترین خلق تھے کہ انکو حضرت

نے اپنے مین شریک کیا تیسرے یہہ کہ حضرت کے نزدیک عزیز ترین خلق تھی کہ حضرت اظہار
حقیت کے لیئے آنکو مقام دعا پر اپنے ہمراہ لائے چوتھے یہ کہ حسنؑ و حسینؑ فرزند حقیقی حضرت کے
قرار پائے اور رتبہ انکا سب صحابہ سے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک باوجود
صغر سنی زیادہ تر ہوا پانچوین یہ کہ حضرت فاطمہؑ بہترین زنان عالم تھین اور بیبیون اور سب
عزیزون سے حضرت کے نزدیک مخصوص تر اور قریب تر تھین اور خدا کے نزدیک عالی
رتبہ تھین چھٹے یہہ کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام باتفاق سنی و شیعہ داخل مباہلہ تھے اور
ابناء و نساء کا مصداق نہ تھے بلکہ داخل انفسنا تھے یعنی بمنزلۂ نفس و جان پیغمبر پس جو کمال کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مجتمع تھے چاہیئے کہ جناب امیر علیہ السلام مین بھی باستثنا
پیغمبری وہی کمال ہون آٹھوین وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ یعنی جمع کرتا ہے اور
حفاظت کرتا ہی آیات قرآنی اور حقائق ربانی کو وہ کان کہ حفظ کنندہ اور انکا ہدارندہ ہے
اور شیعہ و سنی طرق مستفیضہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیہ شان حضرت امیر المومنین علیہ السلام
مین نازل ہوا ہی چنانچہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور حافظ ابونعیم نے حلیہ مین اور واحدی نے
اسباب نزول مین اور نطنزی نے خصائص مین اور راغب اصفہانی نے محاضرات مین اور ابن
مغازلی نے مناقب مین اور ابن مردویہ نے اپنی کتاب مناقب مین اور اکثر محدثین و مفسرین
شیعہ و سنی نے اس امر کی تصریح کی ہی اور بعضی روایتین اس لفظ سے ہین کہ حضرت امیر المومنین
علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو گلے لگایا اور ارشاد کیا کہ مجھے
میرے پروردگار نے مامور فرمایا ہی کہ مین تجھکو اپنا قریب گردانون اور دور نہ کرون اور
اپنے علوم تجھے بتاؤن لہذا مجھ پر لازم ہے کہ اپنے پروردگار کے تیرے حق مین فرمانبرداری
بجالاؤن اور تجکو سزاوار ہے کہ تو اون علوم کا حفظ کرا اور انہین فراموش نہ کر پس یہ آیہ
نازل ہوا نوین اِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا
یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور عملہائے شائستہ کرتے ہین جلد قرار دیتا ہی واسطے

اونکے خداوند مہربان دوستی قلبی لکھتا ہی کہ یعنی خدا اُنکو دوست رکھتا ہی اور دوستی اُنکی مومنین
اہل آسمان وزمین کے دل مین جاگزین فرماتا ہی پھر براء ابن عازب سے اپنی مسند مین روایت کرتا ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ ای علی خدا سے کہو
کہ بار خدایا میرے لیئے کوئی عہد قرار دے اور میری محبت ومودت مومنون کے دلون مین
جاگزین فرما پس خدا نے اس آیہ وافی ہدایہ کو بھیجا اور حافظ ابو نعیم بھی کتاب ما نزل من القرآن
فی علی مین بسند ہای خود براء ابن عازب سے قریب اسی مضمون کے روایت کرتا ہی اور اکثر مفسرین
ومحدثین اہلسنت نے روایت کی ہی کہ یہ آیہ بشان حضرت امیر علیہ السلام مین نازل ہوا ہی اور اس
آیت سے ثابت ہوتا ہی کہ مومن کو محبت علی بن ابی طالب علیہ السلام ضرور ہی اور مخفی نہ رہے کہ یہ
محبت جو اس آیت مین مذکور ہے اور حضرت نے اوسکے لیئے دعا کی ہے یہ محبت خاص ہی
جو کہ جزو ایمان ہے اور اگر یہ محبت خاص نہ ہو تو علامت نفاق کی ہی اور اس مقام پر محبت
عام جو کہ ہر مومن کے ساتھ ہونا چاہیے مقصود نہین ہے چنانچہ یہ مضمون احادیث
اہلسنت سے بھی ثابت ہوتا ہی مشکوۃ مین صحیح ترمذی ومسند احمد بن حنبل سے روایت کی ہی
کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو منافق دوست نہ رکھیگا اور مومن
دشمن نہ رکھے گا اور کتب اہل سنت مین مذکور ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
امیر سے ارشاد فرمایا کہ تجھ کو دوست نہین رکھتا مگر مومن اور دشمن نہین رکھتا مگر منافق
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے خود ارشاد کیا کہ قسم بخدا مجھ سے پیغمبر خدا نے
عہد فرمایا کہ دوست نہین رکھتا ہے مجکو مگر مومن اور دشمن نہین رکھتا ہی مجکو مگر منافق اور
اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماچکے ہین جو علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہی
تحقیق کہ وہ مجکو دوست رکھتا ہی اور جو علی کو دشمن رکھتا ہی تحقیق وہ مجکو دشمن رکھتا ہی
اور جو کہ علی علیہ السلام کو آزار پہونچاتا ہی تحقیق کہ مجکو آزار پہونچاتا ہے اور جو کہ مجکو
آزار پہونچاتا ہے تحقیق کہ خدا کو آزار پہونچاتا ہے اور جابر سے روایت کی ہے

کہ ہم زمانہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں منافقین کو نہ پہچانتے تھے مگر بسبب بغض علی بن ابی طالب علیہ
السلام اس مقام تک ابن عبد البر کی حدیثیں تھیں اور صحیح ترمذی وغیرہ میں اسی کی قریب اور احادیث ہیں
مولف کہتا ہے یہ احادیث امامت امیر المومنین اور آئمہ اثنا عشر سلام اللہ علیہم اجمعین پر دلالت واضحہ رکھتی ہیں
اسواسطے کہ ایک شخص کا منجملہ امت پیغمبر بایں صفت مخصوص ہونا کہ مودت اوسکی علامت ایمان اور دشمن
اسکی علامت کفر ہو عقل و انصاف کی نزدیک یہ تخصیص ممکن نہیں ہو سکتی مگر امام کی نسبت جو معصوم ہو
اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ رعایا میں سے ایک شخص کی دشمنی کی سبب سے مسلم پر اطلاق کفر ہو جائے اور وہ
شخص کہ جسکی مودت فرض کیجائے جس صورت میں معصوم نہ ہوگا تو گناہ گار ہوگا اور گناہ گار سے
بغض رکھنا بسبب اوسکی گناہ کی بعض اوقات واجب و لازم ہو جاتا ہے پس ان حدیثوں اور اس
آیت سے ثابت ہوا کہ جناب امیر علیہ السلام امام بھی ہیں اور معصوم بھی ہیں اور دوست حضرت کے مومن
ہیں اور دشمن اونکے منافق ہیں جس جماعت نے کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام سے دشمنی کی اور سے
حضرت کو آزار پہونچایا اور سب سے کی نئی بلایا اور جنگ صفین و جمل میں اذیت دی سب منافق تھے اور خدا فرماتا
إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ اور دوسری لَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا
الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا
اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

یعنی نہیں ہے نیکی اسبات میں کہ داخل ہو گھروں میں پشت کیطرف سے اور لیکن نیکو کار وہ شخص ہے کہ پرہیزگاری
کرے اور داخل ہو گھروں میں انکی دروازوں سے اور پرہیز کرو خدا سے اور اسکی عذاب سے شاید رستگار ہو اور بعض
محقق اور مفسرین اس آیہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ امور دین اسکی راہ سے اور علم و حکمت کو اوسکی
معدن سے حاصل کرنا چاہیے اور راہ علم اور در باب علم اہلبیت علیہم السلام ہیں چنانچہ جامع الاصول
میں صحیح ترمذی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ
وَعَلِيٌّ بَابُهَا اور مشکوٰۃ میں ترمذی سے روایت کی ہے أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ
بَابُهَا اور استیعاب میں روایت کی ہے أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ مِنْ بَابِهَا
اور مناقب خوارزمی میں بھی مثل انہیں روایتوں کی روایت کی ہے اور مضمون سب کا یہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میں

شہر علم و حکمت ہون اور علی دروازہ اوسکا ہی پس جسکو علم مطلوب ہو چاہیئے کہ دروازے کی
طرف سے آئے مؤلف کہتا ہی کہ یہ حدیث متواتر ہی کوئی اسکا انکار نہین کرسکتا اور بمفاد آئیہ
شریفہ چاہیئے کہ طلب علم کے لیئے جناب امیر علیہ السلام کی طرف رجوع کرین اور عمدہ احتیاج
امام کی طرف تحصیل علم دین کی ہی پس اون حضرت کی موجودگی مین دوسرے کو امام اور مرجع
علم دین قرار دینا باطل ہوگا کیا رھوین وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَ
صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی اگر عائشہ اور حفصہ مدد ایک دوسرے کی کرین ایذا اور آزار دینے مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس خدا یاور اوسکا ہے اور جبرئیل اور صالح المومنین چنانچہ
شیعہ اور سنی بطرق متعددہ روایت کرتے ہین کہ صالح المومنین حضرت امیر المومنین علیہ السلام
ہین حافظ ابو نعیم نے کتاب ما نزل من القرآن فی علی مین اور ثعلبی نے تفسیر مین اور ابن
مردویہ نے مناقب مین اسما بنت عمیس وغیرہ سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صالح مومنان علی بن ابی طالب علیہما السلام ہین بارھوین
اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
آیۂ دیگر وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ
یعنی آیا کر دان نے ہو تم پانی دینا حاجیونکو چاہ زمزم سے اور عمارت کرنا مسجد الحرام کا
مثل اعمال اوس شخص کے کہ ایمان لایا ہی خدا اور روز قیامت کا اور جہاد راہ خدا مین کیئے
ہین برابر نہین ہی یہ فضیلت اور ثواب مین اور خدا ہدایت نہین کرتا ہی راہ بہشت کی گروہ
ستمگاران کو اور ترجمہ دوسری آیت کا یہ ہی کہ وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور ہجرت کی ہی
دار الاسلام مین اور جہاد کیا ہی راہ خدا مین اپنے مالون اور اپنی جانون سے بزرگ تر ہی
درجہ اونکا نزدیک خدا کے اور یہ ہین رستگار اور پہونچے ہین اپنے مقصود کو شیعہ و سنی

کے مفسرین اور محدثین نے اتفاق کیا ہی کہ یہ آیہ شان حضرت امیر المومنین علیہ السلام مین
نازل ہوا ہی چنانچہ صاحب کشاف اور فخر رازی اور بیضاوی کہ نہایت تعصب رکھتے ہین
اس کا انکار نہین کرتے اور ثعلبی نے حسن بصری اور شعبی اور محمد بن کعب قرطبی سے روایت
کی ہی کہ یہ آیت مقدسہ علی بن ابی طالب علیہ السلام اور عباس اور طلحہ بن شیبہ مین نازل
ہوئی ہے اوسوقت کہ یہہ لوگ فخر کرتے تھے طلحہ نے کہا مین صاحب خانۂ کعبہ ہون اور کنجیان
کعبہ کی میرے ہاتھ مین ہین اگر چاہون رات کو کعبہ مین سو سکتا ہون عباس نے کہا زمزم
اور پانی دینا حاجیون کا مجھسے متعلق ہی اگر چاہون رات کو مسجد الحرام مین سو سکتا ہون
حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مین نہین جانتا تم کیا کہتے ہو مین نے چھ مہینے پیشتر
سب سے روبقبلہ نماز پڑھی اور راہ خدا مین جہاد کیا یہہ گفتگو تھی کہ یہ آیہ نازل ہوا قولہ تعالیٰ
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ یعنے وہ
لوگ کہ ایمان لائے ہین اور اعمال شائستہ کئے ہین بہترین خلائق ہین پھر بعد اوسکے فرمایا
جَزَآؤُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ یعنی جزا اُنکے نزدیک اُنکے پروردگار
کے بہشت عدن ہی جاری ہوتے ہین نیچے اوسکے نہرین کہ ہمیشہ رہینگے ابدالاباد اون مین ہوگی
خدا راضی ہی اُنسے اور یہ راضی ہین خدا سے یہ واسطے اوس شخص کے ہی کہ ڈرے اپنے خدا سے
احادیث معتبرہ مین طریق شیعہ و سنی سے وارد ہوا ہی کہ یہ آیتین شان مین حضرت امیر
المومنین علیہ السلام اور شان مین اوسکے شیعون کے نازل ہوئے ہین چنانچہ حافظ ابو نعیم
نے بسند خود بواسطہ ابن عباس حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب
یہ آیہ نازل ہوا تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے
فرمایا کہ مصداق اس آیہ کا تو اور تیرے شیعہ ہین اور روز قیامت تو اور شیعہ تیرے اور
پسندیدہ خدا حق تعالے کے سے راضی آئینگے اور خدا تمسے راضی ہی اور دشمن تیری غضبناک

اس حال سے وارد ہونگے کہ زنجیرین گردنون مین ہونگی اور ابو القاسم نے شواہد التنزیل
مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیہ شان مین علی اور اونکے اہلبیت کے نازل ہوا اور
ابن مردویہ اور سب محدث سنیون کے بطریق متعدد اس مضمون کو روایت کرتے ہین اور
تائید کرنیوالی اس قول کی وہ حدیث ہے کہ فخر رازی وغیرہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے
کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ مَنْ اَبٰی فَقَدْ کَفَرَ یعنی علی بہترین
بشر ہے جو کہ انکار کرے کافر ہے چودھوین قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْداً بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ
عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ یعنی کہہ اے محمد بس ہے خدا گواہ درمیان میرے اور درمیان تمھارے
اور وہ شخص کہ نزدیک اوسکے ہے علم کتاب یعنی علم قرآن یا لوح محفوظ احادیث مین وارد
ہوا ہے کہ مراد اوس شخص سے کہ اوسکو علم کتاب ہے حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور
ائمہ طاہرین علیہم السلام ہین چنانچہ سنی شعبی سے روایت کرتے ہین کہ کوئی شخص بعد رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ تر کتاب خدا کا جاننے
والا نتھا اور ابو نعیم اور ثعلبی کبسندہا ے خود محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہین مَنْ
عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ علی بن ابی طالب علیہ السلام تھے پندرھوین آیہ نجویٰ ہے تفصیل اسکی
یہہ ہے کہ مفسرین نے روایت کی ہے کہ اصحاب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت
سوال کیا کرتے تھے حق تعالے نے اسی سبب سے اور استحان صحابہ کے لیئے تا ظاہر ہوجاوے
کہ صحابہ مین کون مقام اخلاص مین ثابت قدم ہے اس آیہ کو نازل فرمایا یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰکُمْ صَدَقَةً یعنی اے گروہ
مومنین کہ ایمان لائے ہو جسوقت تم رسول خدا سے راز کہو پس پہلے اس راز کہنے سے کچھہ
تصدق کرو بیضاوی اور سب مفسر لکھتے ہین کہ اس آیہ کو سنکر دس دن تک کسی صحابی نے
سواے حضرت امیر المومنین علیہ السلام رسول خدا سے کوئی راز اور کوئی مطلب بیان نہین
کیا یہانتک کہ یہ آیہ منسوخ ہوگیا اور اس مضمون پر شیعہ وسنی سب نے اتفاق کیا ہے

اور مجاہد سے حافظ ابونعیم اور سب مفسروں نے روایت کی ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
نے فرمایا کہ ایک آیہ قرآن میں ایسا ہے کہ اوسپر کسی نے مجھ سے پہلے عمل نہین کیا اور میرے بعد
بھی اوسپر کوئی عمل نہ کریگا اور وہ آیہ نجوے ہے کہ میرے پاس ایک دینار تھا مین نے اوسکے
دس درہم کو بیچا اور جسوقت مین نے چاہا ایک درہم تصدق دیا اور رسول خدا سے راز بیان
کیا یہانتک کہ یہ آیہ منسوخ ہوگیا اور دوسری روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری
برکت سے خدا نے اس امت کو اِس حکم مین تخفیف دی اور اسدی نے بھی کہ سنیون کے
علما مین سے ہے اِسی طرح روایت کی ہی مؤلف کہتا ہی کہ اِن روایات اور اِس آیہ سے
معلوم ہوتا ہی کہ جو حدیثین سنیون نے بنائی ہین کہ خلفاے جور اپنے مال کو راہ خدا مین
صرف کرتے تھے کذب محض ہی اسلیے کہ اگر اونکو امر دین مین اعتنا ہوتی وہ تین دن تک
راز کہنے سے باز رہتے سولھوین وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا یعنی چنگل مارو
ریسمان خدا پر سب لوگ اور پراگندہ و پریشان نہ ہوجاؤ جاننا چاہیے کہ ریسمان خدا کنایہ
ہے اوس چیز سے کہ جسکو خدا نے اِس امت کی نجات کا سبب گردانا ہے اور احادیث کثیرہ مین
وارد ہوا ہی کہ مراد حبل اللہ سے اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین چنانچہ ثعلبی نے
اپنی تفسیر مین ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
نے فرمایا کہ ہم ہین حبل اللہ جسے خدا نے اِس آیہ مین ارشاد فرمایا ہے اور حافظ ابونعیم نے
بھی اِس مضمون کو ابوحفص صائغ سے روایت کیا ہے سترھوین وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ
مَسْئُولُونَ یعنی ٹھہراؤ کافرونکو کہ یہ سوال کیئے جاینگے حافظ ابونعیم حلیہ مین اور ابوالقاسم
حکانی شواہد التنزیل مین اور ابن شیرویہ فردوس الاخبار مین اور ابن مردویہ مناقب
مین اور سوا انکے اور اہلسنت باسناد کثیرہ ابن عباس اور ابوسعید خدری سے روایت
کرتے ہین کہ یہ کفار محبت علی بن ابی طالب علیہما السلام سے سوال کیئے جاینگے اٹھارھوین
قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا

موافق احادیث معتبرہ شیعہ و سنی اس آیہ کے حاصل معنی یہ ہین کہ کہہ ای محمد ان لوگون سی کہ مین
تم سے بعوض تبلیغ رسالت کسی قسم کی اجرت کا سائل و طلبگار نہین ہون مگر یہہ کہ اپنے عزیزون
اور اقربا کی مودت چاہتا ہون اور جو شخص میری مودت مین زیادتی حسنہ چاہی مین اوسکی
لیے نیکی و ثواب اپنا زیادہ کرتا ہون اور صحیح مسلم مین ابی جبیر سے روایت کی ہی کہ اس آیہ
مین لفظ قربی سے قربا سے آل محمد مراد ہین اور ابو القاسم حکانی نے شواہد التنزیل مین ابن
جبیر سے اور اوسنے ابن عباس سی روایت کی ہی کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا تو صحابہ نے عرض
کی یا رسول اللہ صلعم کون ہین وہ لوگ جنکی محبت پر ہم مامور ہوئے ہین حضرت نے ارشاد فرمایا
کہ علیؑ ہے اور فاطمہؑ اور اولاد اوسکی اور بروایت ابو نعیم و لپسر علی و فاطمہ کے اور ثعلبی
نے بھی اپنی تفسیر مین ابن عباس سی اس مضمون کو روایت کیا ہی اور شواہد التنزیل مین ابو
امامہ باہلی سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے پیغمبرون کو
درختہاے متفرق سے پیدا کیا اور مین اور علی ایک درخت سی پیدا ہوئے ہین مین اوس
درخت کی جڑ ہون اور علی اوسکی شاخ ہین اور حسن اور حسین علیہما السلام اوسکے میوے
ہین اور شیعہ ہمارے اوس درخت کے پتے ہین جو کہ ایک شاخ مین بھی اوسکی شاخون مین سی
چنگل مارے گا وہ نجات پائے گا اور جو کہ اوسکو چھوڑ کے اور طرف میل کرے گا وہ جہنم مین
جاے گا اور اگر کوئی بندہ درمیان صفا و مروہ کئی ہزار برس عبادت خدا کرے یہانتک
کہ مانند مشک بوسیدہ ہوا اور محبت ہماری نہ رکھتا ہو خدا اوسکو اوندھی منہ جہنم مین ڈالے گا
پھر حضرت نے یہی آیہ مذکورہ پڑھا اور ثعلبی اور صاحب کشاف اور فخر رازی نے جریر
بن عبد اللہ سے روایت کی ہی خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو کہ محبت آل محمدؐ پر مرے وہ شہید مرتا ہی اور آمرزیدہ گار ہی اور توبہ کی ہوئی
مرتا ہی اور با ایمان کامل مرتا ہی اور اوسکو ملک الموت اور منکر و نکیر بہشت کی بشارت دیتی
ہین اور اوس شخص کو بہشت کی طرف اس طرح لیجائینگے جس طرح دلھن کو دولھے کے گھر

مین بیجاتی ہین اور بہشت کیطرف اوسکی قبر مین دو دروازے کھول دیگا اور حق تعالیٰ ملائکہ رحمت کو اوسکی قبر کی
زیارت کیلیے بھیجتا ہے اور جو شخص محبت آل محمد پر انتقال کریگا وہ میری سنت پر مریگا اور جو شخص دشمنی آل
محمد پر مریگا تو جب اوسکو قیامت مین حاضر کرینگی تو اوسکی دونو آنکھون مین لکھا ہوگا کہ یہ رحمت خدا سے ناامید ہی اور
جو شخص دشمنی آل محمد پر مرتا ہی کافر مرتا ہے اور جو بغض آل محمد پر مرتا ہی بوے بہشت نہین سونگھتا
ہے مولف کہتا ہے کہ سنیون کی روایات واحادیث اور آیات قرآنی سے فضائل محمد
وآل محمد اور فضائل شیعیان علی بن ابی طالب اور انکا مومن اور اہل بہشت ہونا اور
دشمنان اہل بیت کا اہل جہنم و کافر ہونا بہ کمال وضاحت ثابت ہوتا ہی انیسوین
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ
مَاٰبٍ یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور اعمال شائستہ کرتے ہین طوبےٰ واسطے انکے
ہے اور نیک ہی بازگشت اونکی آخرت مین ثعلبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ
طوبیٰ ایک درخت ہے کہ جڑ اوسکی بہشت مین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی دولت سرا
مین ہے اور ہر مومن کے گھر مین اوسکی ایک شاخ ہے اور جسقدر آیات کہ شان حضرت
امیرالمومنین واہلبیت طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین مین نازل ہوے ہین بکثرت
ہین بخیال اختصار اسی مقدار پر اکتفا کی گئی اور جو آیتین کہ مذکور ہوئین تفصیل انکی بحار
الانوار و حق الیقین و حیات القلوب مین موجود ہے مطلب چوتھا اون احادیث
متواترہ کے بیان مین جو امامت و خلافت حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ پر
دلالت کرتی ہین اور یہ سب حدیثین سنیون کی کتابون سی لکھی گئی ہین تا کسی کو مجال انکار
باقی نہ رہے اس مقام مین حق الیقین سی بعض مطالب خلاصہ کرکے لکھے جاتے ہین پہلی
حدیث غدیر ہے کہ جو امامت امیرالمومنین علیہ السلام پر نص صریح اور متواتر و مسلم سنی
وشیعہ ہے اور اس حدیث کو شیعہ و سنی نے اپنی تفسیرہاے معتبر اور تواریخ متعددہ مین
اس کثرت سے لکھا ہے کہ کسیکو شک اور شبہہ اور مجال انکار نہین رہا اگر اس حدیث کا

کوئی انکار کرے تو وجود مکہ معظمہ کا بھی باوجود تواتر انکار ممکن ہو جائیگا سفینۃ النجاۃ کا
خلاصہ ترجمہ یہ ہی کہ ارباب تفسیر و تاریخ سنی بھی اور شیعہ بھی لکھتے ہین کہ جب حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بعد حج آخری کہ دو مہینہ قبل از وفات حضرت کہ معظمہ سے جانب مدینہ منورہ
روانہ ہوے ذیحجہ کی اٹھارھوین تاریخ اثناے راہ مین یہ آیہ نازل ہوا یَا اَیُّہَا الرَّسُوْلُ
بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ
مِنَ النَّاسِ یعنی اس آیہ کے یہ ہین کہ ای پیغمبر پہونچا خلائق کو جو کچھ کہ بھیجا گیا تیری طرف جانب
خدا سے اور اگر نہ کریگا تو اوس امر کو کہ جسپر مامور ہوا ہے اور نہ پہونچائیگا اوسکو خلق کی طرف
تو گویا نہ پہونچایا تونے پیغام اپنے پروردگار کا اور نہ ادا کی رسالت اوسکی اور خدا نگاہ
رکھیگا تجھکو شر سے آدمیون کے اوسوقت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غدیر خم مین
فوری اوترے حالانکہ وہ مقام قافلہ کے اوترنے کا نہ تھا اور دوپہر تھی اور عین شدت
گرمی کی تھی پھر پالانہاے شتر سے ایک بلندی مثل منبر کے بنائی پھر حضرت اوس منبر پر
تشریف لیگئے تاکہ سب آدمی حضرت کو دیکھین اوسوقت ایک خطبہ بیان فرمایا اور خلائق کو
اپنی وفات کی خبر دی اور آدمیون کو تمسک قرآن مجید و اہلبیت پر مامور کیا پھر فرمایا
اَلَسْتُ اَوْلٰی بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ یعنی آیا مین نہین ہون اولے تم مین تم سب سے اور
اکثر روایتون مین یون وارد ہوا ہے اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ یعنی
آیا مین نہین ہون اولے مومنین مین سب مومنون سے حاصل معنی دونون کے ایک ہین و
غرض اس سے حضرت کی یہ تھی کہ بیان کرین کہ امور مین ہر ایک مومن کے خود اوس سے
مین زیادہ اختیار رکھتا ہون اور حکم میرا اوسکے امور مین اوسکے حکم سے زیادہ تر جاری
ہے حضرت کے ارشاد فرمانے کے بعد سب آدمیون نے کہا اسی طرح ہے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر حضرت نے علی مرتضی علیہ السلام کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور
سبکو دکھایا اور فرمایا فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ

وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله یعنے اسکے یہ ہین کہ جس کسی کا
مین مولا ہون علی بھی اوسکا مولا ہے خدایا دوست رکھ اوس شخص کو کہ جو دوست رکھے
علی کو اور دشمن رکھ اوس شخص کو جو دشمن رکھے علی کو اور مدد کر اوس شخص کی کہ جو مدد
کرے علی کی اور یاری نہ کر اوس شخص کی کہ جو علیؑ سے کنارہ کشی کرے مسند احمد حنبل مین
مذکور ہے کہ بعد اسکے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے عمر نے آکر کہا مبارک اور رہ گوارا ہو تمکو
اے علی کہ تم ہر مرد وزن باایمان کی مولا ہو بعد اسکی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پر یہ
آیہ نازل ہوا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم
الاسلام دینا یعنی اسکے یہ ہین کہ آجکے دن کامل کیا مین نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور تمام کیا
مین نے تمپر اپنی نعمت کو اور راضی ہوا مین واسطے تمہارے کہ اسلام ہوا دین تمہارا پھر رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر والحمد للہ علی اکمال الدین واتمام
النعمۃ ورضاء الرب برسالتی وولایۃ علی بن ابیطالب اور اس قصہ کو سنیون
کے بڑی بڑی کتابون اور تفسیرون مین مثل مسند احمد حنبل و صحیح ترمذی اور موطای ابن
مالک و ابن انس اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور صحیح ابی داؤد اور مشکوٰۃ وغیرہ مین لکھا
ہے اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ جسوقت یہ واقعہ غدیر خم مین واقع ہوا تو اوسوقت
دشمنان علی بن ابی طالب علیہ السلام ظاہر مین خوش تھے اور باطن مین زندہ در گور اور
اپنی جان سے بیزار چنانچہ ثعلبی کہ علمائے معتبر اور مفسرین اہل سنت مین سے ہے تفسیر
سورہ سأل سائل بعذاب واقع مین لکھتا ہے کہ جب یہ واقعہ غدیر خم حارث بن نعمان
فہری نے سنا تو شتر پر سوار ہوکے مدینہ مین آیا اور اپنی ناقہ سے اوترکے خدمت حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہوا اور بحث کرنے لگا اور کہا اے محمد تم نے ہمکو
کلمہ پڑھنے کا حکم دیا ہمنے قبول کیا نماز پنجگانہ کا حکم فرمایا ہمنے قبول کیا ایک مہینے کے
روزون کا حکم دیا ہمنے قبول کیا تم ان باتون پر راضی نہ ہوے یہانتک کہ ہاتھ اپنے

ابن عم علی بن ابی طالب کے بلند کیئے اور اون کو ہمپر تفضیل دی اور اون کے حق مین
ارشاد کیا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ کہ آیا یہ کام تم نے اپنی
طرف سے کیا یا خدا کی طرف سے کیا حضرت نے فرمایا کہ قسم بخدا کہ یہ امر مین نے خدا
کی طرف سے کیا یہ سن کے حارث نے پیٹ پہیرے اور اپنے ناقہ کی طرف بڑہا
اور کہتا تھا خدا وندا جو کچھ کہ محمد نے کہا اگر حق ہی تو مجھپر آسمان سی پتھر برسا یا ابھی کوئی عذاب
دردناک مجھپر نازل کر وہ ابھی اپنے ناقہ تک نہ پہونچا تہا کہ ایک پتھر آسمان سی او سکے سر پر گرا اور
او سکے مقعد سے باہر نکل گیا اُسوقت یہ آیہ نازل ہوا سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ دوسری
دلیل حدیث منزلت ہی کہ وہ بطریق سُنی و شیعہ متواتر ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی اکثر مقامات پر فرمایا اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَتِ
هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اور اکثر روایات مین یہ فقرہ بہی وارد ہی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی تم
مجھ سے وہ نسبت رکھتے ہو کہ جو ہارون کو موسیٰ سے نسبت تہی مگر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں
اگر پیغمبر ہوتا تو اس نسب کے سزاوار تمہین تھے صحیح ترمذی اور صحیح مسلم اور جامع الاصول مین
اور ابن عبد البر کی کتاب استیعاب وغیرہ مین کہ یہ سب کتابین سنیونکی کتاب معتبرہ سی ہین
اس حدیث کو لکھا ہی تیسری دلیل خصوصیت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ہی محبت خدا و
رسول مین اور یہ امر اکثر مقام پر ظاہر ہوا ہی پہلے قصہ طیر ہی چنانچہ جامع الاصول مین صحیح ترمذی
سے روایت کی ہی کہ انس بن مالک نے کہا کہ ایک بار حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب
مین مرغ بریان کو لائے حضرت نے فرمایا اَللّٰهُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَیْكَ یَاْكُلُ مَعِیَ
هٰذَا الطَّیْرَ یعنی خدایا میری پاس اوس شخص کو بہیجدے کہ جو تیری نزدیک محبوب ترین خلق
ہی تاکہ وہ میری ہمراہ اس طائر کو کہالے اور یہ حدیث احمد بن حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلی
شافعی نے کتاب مناقب مین تیس طریقوں سی اور ابن مردویہ نے مناقب مین اور اخطب خوارزم
اور حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین اور بلادری نے اپنی تاریخ مین اور خرگوشی نے شرف المصطفی

مین اور سمعانی نے فضائل الصحابہ مین اور طبری نے کتاب الولایۃ مین اور ابن البیع نے صحیح مین اور ابو علی نے مسند مین اور نطنزی نے خصائص مین اس حدیث کو بطریق متعدد لکھا ہی کہ سبب کثرت حد تواتر سے بہی زیادہ ہو گئے اور کسیکو مجال انکار نہین رہی مولف کہتا ہی کہ جب سند اس حدیث کی ثابت ہوئی تو یہ حدیث امامت علی بن ابی طالب علیہ السلام پر دلیل واضح ہے اسواسطی کہ محبت خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبث نہین بغیر اسکے کہ استحقاق ثواب اور کثرت عبادت واطاعت الٰہی اور جمیع فضائل ومناقب سب سے زیادہ تہے پس جب جناب امیر علیہ السلام ان وجوہ سے خدا کے نزدیک محبوب ترین خلق ہین تو البتہ صفات حسنہ مین کل خلق سے بہتر وافضل ہونا ثابت اور جب افضلیت مسلم ہو چکے تو لازم ہوا کہ بعد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی خلیفہ بہی ہون اسواسطیکہ خلاف عقل ہے کہ اعلی وافضل اور بہترین خلق کی ہوتی ایک ادنے کو حاکم قرار دیا جاوے اور اعلی اوسکی رعیت گردانا جاوی دوسرے یہ کہ صاحب جامع الاصول نے بحوالہ صحیح مسلم ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز خیبر ارشاد فرمایا تحقیق کہ مین یہ علم اوس شخص کو عطا کرونگا کہ جو دوست رکہتا ہے خدا ورسول کو اور خدا ورسول اوسی دوست رکہتے ہین اور خدا اوسکے ہاتہ سے فتح نمایان ظاہر کریگا عمر نے کہا مین امارت کو دوست نہ رکہتا تھا مگر اوس روز مین اپنے تئین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس امید سے لے گیا کہ حضرت مجہکو اس علم کے دینے کے لیئے بلائین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو بلایا اور علم اونہین دیا اور اونسے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور مونہہ پشت کی طرف نہ کرنا کہ حق تعالے تمہارے ہاتہ پر فتح ظاہر کرے حضرت امیر تہوڑی راہ طی فرماکے ٹہر گئے اور حضرت کہڑے ہوے مگر پشت کی طرف نظر نہ کی اور باواز بلند حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ مین کب تک ان لوگون سے قتال کرون حضرت نے فرمایا کہ انسے قتال کرو یہان تک کہ یہ وحدانیت خدا اور میری رسالت کی شہادت دین اگر یہ ایسا کرینگے تو گویا اپنی جان

اور اپنی مال کی تمہارے ہاتھ سے حفاظت کرینگے مگر حساب اُنکا خدا پر موقوف ہی اور صحیح بخاری اور
صحیح مسلم وغیرہ مین بھی اس مضمون کی حدیثین موجود ہین اور ثعلبی نے تفسیر قول حق تعالے مین
وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل خیبر کا
محاصرہ کیا یہانتک کہ صحابہ پر گرسنگی شدید غالب ہوئی پس حضرت نے علم لشکر عمر کو دیا اور مع
ایک جماعت صحابہ اوسکو جنگ خیبر کے لیئے بھیجا جب دشمنون کا مقابلہ ہوا تو عمر اور اصحاب اوسکی
بھاگے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پھر آئی اور عمر اپنے رفقا کو جُبن
و بزدلی کی نسبت دیتا تھا اور اوسکے رفقا کو جُبن و بزدلی کی نسبت دیتے تھے حضرت کو سر درد
درد شقیقہ عارض ہوا حضرت باہر تشریف نہ لائے ابوبکر نے علم کو لیا اور وہ گیا وہ بھی مع
اصحاب بھاگا پھر عمر نے علم اُٹھایا اور گیا اور شکست پائی جب یہ خبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو پہونچی فرمایا کہ قسم بخدا کل مین اوس شخص کو علم دونگا کہ وہ دوست رکھتا ہی خدا
و رسول کو اور خدا و رسول اوسکو دوست رکھتے ہین اور وہ قہر و غلبہ سے قلعہ کو لے لے گا
اور علی علیہ السلام اوسوقت لشکر مین نہ تھے جب دوسرا روز ہوا تو اس امر کے ابوبکر اور عمر
اور اکثر قریشی منتظر ہوے اور ہر ایک امیدوار تھا کہ شاید علم مجھے دیا جائے پس حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمہ بن اکوع کو بھیجا اور علی علیہ السلام کو بلایا حضرت ایک شتر پر
سوار ہو کر بکمال تعجیل تشریف لائے اور اونٹ کو حضرت کے قریب بٹھایا حضرت اپنی چشمہای مبارک
شدت درد کی وجہ سے ایک سرخ پارچہ یمنی سے باندھے ہوے تھے سلمہ کہتا ہی کہ مین علی کا ہاتھ
تھام کے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لایا حضرت نے فرمایا ای علی کیا حال
ہے تمہارا جناب امیر علیہ السلام نے عرض کی میری آنکھون مین درد ہے حضرت نے فرمایا میرے
قریب آؤ جب امیر المومنین علیہ السلام نزدیک حضرت آئے تو حضرت نے آب دہن مبارک اونکے
آنکھون مین لگایا اوسی وقت شفا حاصل ہوئی اور بعد اسکے جبتک زندہ رہے درد چشم مین
مبتلے نہین ہوے بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو

علم دیگر روانہ کیا مولف کہتا ہی کہ سینوں کی ان روایات سی کئی امر ثابت ہوی ایک یہ کہ عمر و ابو بکر محبت خدا و رسول نہ رکھتے تھی اسواسطی کہ منصف کی نزدیک کلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ عمر و ابو بکر بھاگ گئے ہین خدا ورسول کو دوست نہین رکھتے ہین انہین علم نہ دونگا بلکہ جو خدا ورسول کو دوست رکھتا ہی اور جسی خدا ورسول دوست رکھتے ہین اوسی علم دونگا اور جب ابو بکر و عمر دوست خدا ورسول نہ ہوی تو ثابت ہوا کہ یہ دونون ایمان نہ رکھتے تھی اسلئی کہ خدا قرآن شریف مین ارشاد فرماتا ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے ہین محبت اونکی نسبت بخدا بیشتر ہی مشرکونکی محبت سی کہ جو محبت مشرکون کو بتون کی نسبت حاصل ہی اور دوسری مقام پر ارشاد فرماتا ہی اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہو لوگونسی کہ اگر دوست رکھتے ہو خدا کو تو میری متابعت کرو تا خدا دوست رکھی تمکو معلوم ہوا کہ ایمان و متابعت پیغمبر و محبت خدا یہ لوگ نہ رکھتے تھی دوسری بھاگنا اور کم جراتی عمر و ابو بکر کی ثابت ہوے اور یہ عیوب منافی امامت و خلافت ہین تیسری ان روایات سی ثابت ہوا کہ خدا ورسول حضرت امیر علیہ السلام کو دوست رکھتے اور یہ خدا ورسول کو دوست رکھتے تھی پس ایسا شخص البتہ مستحق خلافت ہی چوتھی دلیل خصوصیت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اخوت اور برادری اور صاحب اسرار ہونے مین ہی مخفی نہ رہی کہ قصہ برادری قرار دینی کا متواترات اور مسلمات فریقین مین سی ہی چنانچہ جامع الاصول مین بروایت صحیح ترمذی انس سی روایت کی ہی کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی باہمدیگر اصحاب مین برادری قرار دی تو حضرت امیر المومنین علیہ السلام روتی ہوئی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اپنی اصحاب مین ایک دوسرے سی برادری قرار دی اور میرے اخوت کسی سی مین نہ فرمائے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم دنیا و آخرت مین میرے بھائی ہو اور احمد حنبل نے چھہ سندون سے ایک جماعت صحابہ سے اور ابن مغازلی نے آٹھہ سند اور ابن صباغ مالکی نے فصول مہمہ مین روایت کی ہے اور حاصل مضمون سب کا

یہ ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک مہاجر و انصار کو ایسے شخص کے ساتھہ کہ جو سعادت یا شقاوت مین مثل او سکے تہا برادری قرار دی چنانچہ ابوبکر کو عمر کے ساتھہ اور عثمان کو عبد الرحمان بن عوف کے ساتھہ اور طلحہ کو زبیر کی ساتھہ اور سلمان کو ابوذر کے ساتھہ اور اسی طرح سب صحابہ کو ایک دوسری کا بھائی قرار دیا اور حضرت امیر علیہ السلام کو کسی کا بھائی مقرر نفرمایا حضرت امیر علیہ السلام رونے لگے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مین نے تمکو اپنے لیئے رکہا تہا پس حضرت امیر علیہ السلام کا ہاتہہ پکڑا اور بلند کیا اور ارشاد فرمایا کہ علی مجہسے ہے اور مین علی سے ہون اور علی کو مجہسے وہ نسبت ہے کہ جو نسبت ہارون کو موسے سے تہی حق الیقین مین مذکور ہے کہ سینو کے ان اخبار سے ظاہر ہوا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کل صحابہ سے ممتاز تہے سوائے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کوئی اپنا شبیہ و نظیر نہین رکہتے تہے کہ وہ حضرت کے قابل برادری ہوتا پس چاہیے کہ امامت و ریاست مین بھی جناب امیر علیہ السلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ ہون اور مسند احمد حنبل مین چند سندون سے جابر انصاری سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مین نے در بہشت پر لکہا دیکہا کہ آسمانون کی خلقت سے ہزار برس پیشتر محمد رسول خدا ہی اور علی برادر رسول خدا ہی اور صحیح ترمذی اور مسند ابو علی اور مناقب ابن مردویہ اور فضایل سمعانی اور اکثر کتب اہل سنت مین جابر سے روایت کی کہ روز فتح طایف حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے علی سے اپنی راز بیان کئی عمر نے ابوبکر سے کہا کہ رسول خدا نے اپنے راز کو اپنے پسر عم سے بہت طول دیا اور موافق روایت ترمذی وغیرہ بعض لوگون نے کہا کہ راز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بن ابی طالب سے طولانی ہوا جب یہ سخن حضرت رسول تک پہنچا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مین علی سے راز نہین کہتا تہا خدا علی سے راز کہتا تہا مولف کہتا ہی انصاف سے دیکہنا چاہیے کہ جو راز دار خدا و رسول ہو وہ تو محکوم قرار دیا جاوے اور خلیفۂ رسول نہ کہلائے اور جو صفات رذیلہ رکہتی ہون وہ خلیفۂ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بن جاوین یہ کسب مقتضاے عقل ہی اور ابن اسیر نے نہایہ مین اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج
البلاغہ مین اور احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مردویہ نے مناقب مین اور اکثر شیعہ وسنی نے اپنی
کتابون مین روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حال احتضار مین فرمایا
کہ میرے پاس میرے حبیب کو بلاؤ اور دوسری روایت مین کہ میرے خلیل کو بلاؤ لوگ ابوبکر کو لائے
جب حضرت کی نظر ابوبکر پر پڑی تو حضرت نے اپنا منھ چھپا لیا اور پھر کہا میرے دوست کو
بلاؤ لوگون نے عمر کو حاضر کیا حضرت نے منھ پھیر لیا اور پھر کہا میرے صدیق کو بلاؤ عائشہ
نے کہا حضرت علی کو طلب کرتے ہین جب علی علیہ السلام آئے تو اونکو جو چادر حضرت اوڑہے
تھے اُس مین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو داخل کیا اور گلے سے لگایا اور اونسے اپنا
راز بیان فرمایا یہانتک کہ عالم اعلےٰ کی طرف انتقال فرمایا شیعہ وسنی بطریق متواتر روایت
کرتے ہین کہ جب مہاجرین مدینہ مین آئے تو سبھا نے مسجد کی گرد گھر بنائے اور دروازے
اون گھرون کے مسجد کی طرف رکھے اور بعض مہاجر مسجد مین سوتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل کو بھیجا تا ندا کرے کہ تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم فرماتے
ہین کہ تم سب اپنے دروازون کو بند کر لو مگر دروازہ علی کا جاری رہے اس بات مین لوگون
نے بجاے خود کلام کئے جب وہ سخن حضرت تک پہونچے تو حضرت نے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ
مجھے قسم ہے خدا کی کہ مین نے ان دروازون کو بند نہین کیا اور دروازہ علی مین نے جاری
نہین رکھا بلکہ مجھے خدا نے حکم کیا اور مین موافق حکم بجا لایا اس مضمون کو احمد بن حنبل نے
مسند مین اور صاحب خصایص علویہ نے اور سمعانی نے فضائل مین اور ابونعیم نے حلیہ مین اور
اکثر محدثون نے تیس آدمیون سے روایت کی ہے اور ابن ابی الحدید کہتا ہی کہ احمد بن حنبل
نے مسند مین اس مضمون کو بہت سی سندون سے روایت کیا ہی اور ابن حجر بھی احمد حنبل سے
اور ابن اسیر نہایہ مین اور صاحب جامع الاصول صحیح ترمذی سے اور صاحب مشکوٰۃ بھی اس
مضمون کو روایت کرتا ہی پس یہ منقبت عظیمہ کتب اہل سنت ہی اور صاحب جامع الاصول

صحیح ترمذی سے روایت کرتا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ اس مسجد مین سوای میرے کسی دوسریکو جنب ہونا حلال نہین ہے اور حق الیقین مین مذکور ہے کہ یہ فضیلت اور خصوصیت وہ منقبت ہے کہ اس سے زیادہ غیر متصور ہی اور سنی اور شیعہ بطریق متواتر روایت کرتے ہین کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ بتہای قریش کو بام کعبہ سے گرایئن اور توڑین تو حضرت امیر علیہ السلام کو اپنے کاندہے پر بلند کیا کہ اون بتون کو اوتارلین چنانچہ احمد نے مسند مین اور ابو علی موصلی اور صاحب تاریخ بغدادی نے اور زعفرانی فضائل مین اور خطیب خوارزمی نے اربعین مین اور نطنزی نے خصایص مین اور ایک جماعت کثیرہ نے جابر سے اسی مضمون کو روایت کیا ہی اور سنیون کی کتب مین لکہا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت اوٹہنے کا ارادہ کرتے تہے علی علیہ السلام کا ہاتہہ تہام لیتے تہے اور جسوقت بیٹہتے تہی حضرت امیر علیہ السلام پر تکیہ کرتی تہی اور خصائص نطنزی مین روایت کی ہی کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہینکتے تہے تو حضرت امیر علیہ السلام کہتے تہے رَفَعَ اللّٰهُ ذِكْرَكَ یعنے خدا ذکر آپ کا بلند کرے بعد اوسکے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ جواب مین کہتے تہے اَعْلَى اللّٰهُ كَعْبَكَ یعنی خدا تمہارا پاؤن دشمنون پر بلند کرے اور جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ غضبناک ہوتے تہے تو سواے علی کے کسیکو جرات ہوتی تہی کہ حضرت سے بات کرے اور عائشہ سے روایت کرتی ہین کہ عائشہ نے کہا مین نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کو دیکہا کہ حضرت نے علی کو گلے سے لگایا اور اونکے بوسے لئے اور دو مرتبہ فرمایا کہ میرا باپ فدا ہو تجہہ پر اے شہید یگانہ اور جب علی موجود نہوتے تہے تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے کہاں ہی حبیب خدا اور محبوب رسول خدا اور سنیون کی سندہاے متعددہ سے صحاح مین اور اکثر اونکے کتب مین روایت کرتے ہین کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی مجہسے ہی اور مین علی سے ہون میری جانب سے احکام ادا نہین کرتا مگر علی اور یا مین

عبد البر نے استیعاب مین روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ہجرت کی دوسرے
سال مین اپنی بیٹی فاطمہ علیہا السلام کو کہ سیدہ زنان اہل جنت و نظیر مریم ہین علی سے تزویج کیا اور
حضرت فاطمہ سے کہا کہ تجھکو مین نے ایسی شخص سی تزویج کیا کہ جو دنیا و آخرت مین سیّد و بزرگ خلق ہی
بتحقیق کہ اسلام اوسکا سب صحابہ سی مقدم تھا اور علم اوسکا سب سی بیشتر ہے اور حلم اوسکا سب سی
عظیم تر ہے اسما بنت عمیس کہتی ہین مین نے دیکھا کہ جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے جناب
سیدہ صلوات اللہ علیہا کا جناب امیر علیہ السلام سے عقد کر دیا تو ان دونون برگزیدگان خدا
کے لیئے دعا مین نہایت مبالغہ کیا اور اُنکی دعا مین کسی اور کو شریک نہ کیا اور علی علیہ السلام
کے لیئے اسطرح دعا کرتے تھے جسطرح کہ جناب فاطمہ کے لیئے دعا کرتی تھی مؤلف کہتا ہے کہ ان
روایات سے ثابت ہوتا ہی کہ امیر المومنین علیہ السلام سزاوار خلافت و امامت ہین اور ایسے
شخص کے ہوتے کوئی دوسرا شخص حاکم اور امام نہین ہو سکتا اور اس حدیث اخیر سے معلوم ہوا
کہ جناب امیر علیہ السلام دنیا و آخرت مین سیّد و بزرگ خلق تھی اور اسلام و علم و حلم مین سب سے
مقدم و افضل تھی پس چاہیے کہ وہی خلیفہ منقول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم ہون نہ یہ کہ جسکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ دنیا و آخرت مین سردار خلق کرین وہ دنیا مین ایک ادنے شخص
کا محکوم ہو اور یہ بھی اس روایت سے ثابت ہوا کہ ابوبکر کا سابق الاسلام ہونا جیسا کہ بعض
اشخاص شبہہ کرتے ہین غلط ہی پانچوین دلیل بیان مین اس بات کی ہی کہ روایات مستفیضہ
و اخبار صحیحہ و مقبولہ اہل سنت سے یہ امر ثابت ہی کہ ہمیشہ حق جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ تھا
اور حضرت حق کے ساتھ تھے اور جناب امیر علیہ السلام کبھی حق سے جدا نہوتے تھے چنانچہ
مناقب خوارزمی مین ابو لیلی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ بعد میرے ایک فتنہ ہوگا جب وہ فتنہ ظاہر ہو تو سب کو چاہیے کہ ملازمت علی بن ابی
طالب علیہ السلام کے اختیار کرین کہ علی حق و باطل کا جدا کرنے والا ہے مؤلف کہتا ہے کہ
اس روایت سے ثابت ہوا کہ امیر المومنین علیہ السلام بعد پیغمبرؐ لائق اطاعت اور جدا کنندہ

حق و باطل ہین اور جو خلافت بخلاف رای حضرت واقع ہوئی وہ باطل تہی اور ابن عمر سے
کتاب مذکور مین روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو علی سے
دوری کرتا ہے گویا مجہسے دوری کرتا ہے اور جو کہ مجہسے دور رہے کرتا ہی خدا سے دوری کرتا ہی
اور ابو ایوب انصاری سے کتاب مذکور مین روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے عمار سے ارشاد فرمایا کہ اگر تم دیکہو کہ علی علیہ السلام ایک وادی مین جاتے ہین
اور لوگ دوسری وادی مین جاتے ہین تو تم علی علیہ السلام کے ساتہہ جانا اور لوگونکو چہوڑ
دینا کہ علی کسیکو راہ راہِ ضلالت کی ہدایت نہ کرینگے اور اپنا قدم راہ ہدایت سے باہر نہ لی جاینگے
اور کتاب مذکور مین ابو ذر سے روایت کی ہی اور ابو ذر نے اُمّ سلمہ سے روایت کی ہی کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی حق کے ساتہہ ہی اور حق علی کے ساتہہ ہی آپس مین
یہ دونون جدا نہ ہونگے جبتک کہ حوض کوثر پہ میرے پاس نہ آوین اور ابن حجر کتاب صواعق
مین طبرانی سے روایت کرتا ہے کہ ام سلمہ نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ سے سُنا
کہ حضرت کہتے ہین کہ علی قرآن کے ساتہہ ہے اور قرآن علی کے ساتہہ ہے آپس مین یہ دونون
جدا نہ ہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پہ وارد ہون چہٹے ثبوت فضیلت جناب امیر
المومنین کل صحابہ پر چنانچہ ابن ابی الحدید کہ سنیون کا عالم معتبر ہے بیان کرتا ہی کہ قول تفضیل
امیر المومنین علیہ السلام یہ ایک قول ہے قدیم الایّام سے کہ صحابہ اور تابعین اس بات کے
قائل تہے کہ امیر المومنین علیہ السلام سب سے افضل ہین اور جملہ صحابہ مین عمار اور مقداد اور
ابو ذر اور سلمان اور جابر ابن عبد اللہ اور بریدہ اور ابو ایوب اور سہل بن حنیف اور ابو
الہیثم بن التیہان اور خزیمہ بن ثابت اور ابو الطفیل اور عباس بن عبد المطلب اور بنی العباس
اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب افضل ہین اور زبیر سے بہی پہلی اسی کا قائل تہا بعد اسکے
پہر گیا اور بنی امیّہ سے بہی ایک جماعت قائل ہوئی ہی اون مین خالد بن ولید بن العاص
اور عمر بن عبد العزیز بہی ہین اور ثعلبی کہ سنیون کا بہت بڑا مفسّر ہے نقل کرتا ہے کہ

آیہ مصحف ابن مسعود میں کہ وہ صحابہ کبار میں سے ہیں اس طرح تھا اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ مُحَمَّدٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور ابن حجر کتاب صواعق محرقہ میں فخر رازی سے روایت کرتا ہے کہ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ چیزوں میں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برابر ہیں پہلی سلام میں کہ حق تعالے فرماتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ اور پھر فرماتا ہے سَلٰمٌ عَلٰٓى اٰلِ يٰسِيْنَ دوسرے تشہد کی صلوات میں تیسری طہارت میں کہ حق تعالے فرماتا ہے طٰهٰ یعنی طاہر اور فرماتا ہے وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا چوتھی صدقے کے حرام ہونے میں پانچویں محبت میں کہ حق تعالے فرماتا ہے فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور فرماتا ہے قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى مولف کہتا ہے کہ ابن حجر اور فخر رازی کی اس روایت سے ثابت ہوا کہ اہل بیت شریک پیغمبر ہیں صلوات میں مگر اہلسنت نے اپنی تعصب سے آل کا لفظ صلوات سے نکال ڈالا چنانچہ سب سنیوں کی کتابوں میں موجود ہے کہ بعد اسم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ ہر جگہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہیں اور آلہ نہیں لکھتے دوسری یہ امر ثابت ہوا کہ مثل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اونکے اہل بیت گناہ اور خطا اور نسیان سے پاک ہیں تیسرے یہ معلوم ہوا کہ علی اور آل علی علیہم السلام تمام عالم سے اشرف ہیں پس یہ لوگ محکوم اور تابع نہیں ہو سکتی اور حق الیقین اور باقی کتب امامیہ میں اکثر حدیثیں سنیوں کی کتب معتبرہ سے لکھی ہیں کہ وہ امامت علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر دلیل واضح ہیں مؤلف نے بخیال اختصار نہیں لکھیں مطلب پانچواں باقی گیارہ اماموں کی اثبات حقیت میں بنابر روایات سنی وشیعہ حق الیقین میں ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ اطلاق شیعہ کا اوس شخص پر کرتی ہیں کہ بعد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو خلیفہ جانے اور امامیہ اور اثنا عشریہ اوس شخص کو کہتے ہیں کہ بارہ اماموں کو تا حضرت مہدی صاحب الامر علیہ السلام امام اور خلیفہ خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم جانتے ہاین صورت کہ بعد حضرت رسولؐ علی بن ابی طالبؑ امام واجب الاطاعۃ ہین اور بعد اونکے امام حسنؑ بعد اونکے امام حسینؑ بعد اونکے علی بن الحسین زین العابدینؑ بعد اونکے امام محمد باقرؑ بعد اونکے امام جعفر صادقؑ بعد اونکے امام موسیٰ بن جعفر الکاظمؑ بعد اونکے علیؑ بن موسیٰ الرضا بعد اونکے محمد بن علی التقیؑ بعد اونکے علی بن محمد النقی بعد اونکے حسن بن علی العسکری بعد اونکے حجۃ بن الحسن المہدیؑ صلوات اللہ علیہم اجمعین اوران سب اماموں کو معصوم سمجھے اور یہ اعتقاد کرے کہ حضرت مہدی صاحب الزمان علیہ السلام زندہ اور اکثر خلق کی نظر سے غائب ہین اور حضرت لابد ظاہر ہونگے اور جمیع بدعتوں کو دور کرینگے اور عالم کو بیاز عدالت کرینگے **مولف** کہتا ہی کہ یہ مذہب حق امامیہ کا ہی اور باقی شیعوں کی فرقوں کا حال بسبب طول نہین لکھا مخفی نہ رہے کہ سوا اس مذہب امامیہ اثنا عشریہ کی اور سب مذہب باطل ہین دلیل اس مذہب کے حق ہونے کی اور بارہ ائمہ علیہم السلام کی امامت ثابت کرنیکا طریقہ مخالفین پہ پانچ طریق سے ممکن ہے کہ حق الیقین مین بکمال تفصیل مذکور ہی خلاصہ اوسکا تحریر کیا جاتا ہے پہلا طریق بنا بر نص حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ اور یہ دو قسم پر ہے **ایک** نص اجمالی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بارہ اماموں کی خبر دی ہے **دوسری** نص تفصیلی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام کو خلیفہ کیا اور اون حضرت نے امام حسن علیہ السلام کو اور امام حسن علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کو اسی طرح صاحب الزمان علیہ السلام تک ایک امام نے دوسرے امام کو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا اس مقام مین نص اجمالی کتب مخالفین سے کسی طرح مختصراً لکھی جاتی ہے **پہلی** یہ کہ صاحب جامع الاصول نے صحیح بخاری اور مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سُنا کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بعد میرے بارہ امیر ہونگے پس ایک کلمہ ارشاد فرمایا کہ مین نے اوسے نہ سُنا مین نے اپنے باپ سے پوچھا کہ حضرت نے کیا فرمایا میرے باپ نے کہا کہ حضرت نے

ارشاد فرمایا کہ وہ سب قریش سے ہین اور دوسری روایت مین فرمایا کہ ہمیشہ امر خلق ماضی اور جاری ہی جبتک کہ بارہ آدمی اُنکی حاکم و والے رہین گے اور مسلم نے لبسند دیگر جابر سے روایت کی ہی جابر نے بیان کیا کہ مین اپنے باپ کے ہمراہ خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین گیا مین نے سُنا کہ حضرت کہتے تھے کہ ہمیشہ یہ دین عزیز اور غالب اور بلند مرتبہ ہی بارہ خلیفہ تک میرے باپ نے کہا کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ سب قریش سے ہونگے اور مثل اسی مضمون کے ابو حنیفہ اور عبداللہ بن عمر اور عائشہ سے بھی روایت کی ہی اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ یہ امامت ہمیشہ قریش ہی مین رہیگی جبتک کہ مخلوق خدا مین ایک متنفس بھی باقی رہی اور مثل اسکے اکثر حدیثین اہل سنت کی کتب مین منقول ہین چنانچہ حق الیقین مین چند حدیثین نقل کی ہین اور ہر عاقل یہ امر یقین جانتا ہے کہ کسی فرقہ مین بجز مذہب شیعہ اثنا عشریہ بارہ امام قریشی نسب نہین ہوی دوسری طرح یہ ہے کہ احادیث ثقلین اور مثل اُنکے جو بکثرت وارد ہین اور فریقین مین متواتر اور مشہور ہین وہ امامت ائمہ اثنا عشر پر دلالت صریحہ رکھتے ہین چنانچہ منقول ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اِنّی تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِی یعنی مین تم مین دو بزرگ چیزین چھوڑے جاتا ہون کہ ایک ان مین سی قرآن ہے دوسری میرے اہلبیت یہ سب حدیثین اسی امر پر دلالت کرتی ہین کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متابعت قرآن اور اہل بیت کا حکم فرمایا اور ارشاد کیا کہ یہ دونو تا روز قیامت ایک دوسری سے جدا نہ ہونگی تیسری طرح یہ ہے کہ ابن ابی الحدید نے صاحب حلیۃ الاولیا سے روایت کی ہی اور فضائل احمد بن حنبل مین اور خصایص نطنزی مین بھی مذکور ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جو شخص چاہے کہ زندگانی اوسکی مثل میری زندگانی کی ہوا اور مرنا اوسکا مثل میرے مرنے کی ہو اور جنت عدن کہ خدا نے اوسکو اپنے دست قدرت سے بویا ہے اور وہ میرا مکان ہے اوس مین ساکن ہو تو چاہیئے کہ بعد میری ولایت علی بن ابی طالب

علیہ السلام اختیار کرے اور اماموں اور وصیتوں سے کہ جو اُسکے فرزند ہین پیروی کرے تحقیق
کہ یہ سب میری عترت ہین اور میری طینت سے پیدا ہوئے ہین اور میرا علم و فہم خدا نے اونہین
کرامت فرمایا ہے پس میری اُمت مین وائ ہو اوس جماعت پر کہ جو اُنکی تکذیب کرین اور درمیان
مین میری اور اُنکے جدائی سمجھین اور رعایت میرے اُنکے حق مین نہ کرین خدا میری شفاعت
اُن تک نہ پہونچائے چھٹی طرح یہ ہے کہ زمخشری روایت کرتا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ سرور سینہ و دل ہے میرے اور دو لپسر اوسکے میری میوہ دل
ہین اور شوہر اوسکا میر النور بصر ہے اور اوسکی اولاد مین سے جو امام ہین وہ امین پروردگار
ہین یہ سب امام ایک ریسمان کشیدہ ہین درمیان خدا کے اور درمیان خلق خدا کے جو شخص اُنکی
متابعت مین توسل چاہیگا وہ نجات پائیگا اور جو کہ اُنسے خلاف کریگا اور جدا ہوگا درک اسفل
جہنم مین جائیگا اور بعض اور احادیث بھی اس قسم کی کتب اہل سنت مین بکثرت موجود ہین
مخفی نہ رہے کہ سنیون کی ان احادیث معتبرہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعد نبی امام معصوم
اور برحق بھی بارہ بزرگوار ہین اس مقام پر مضطر ہوکر اکثر اہلسنت کہتے ہین کہ ہم بھی ان امامون
کو واجب الاطاعت جانتے ہین اور یہ اونکا کہنا کذب محض ہے اسلئے کہ اگر ان آئمہ کو واجب
الاطاعت جانتے تو ابن ادریس شافعی اور احمد بن حنبل اور مالک اور ابوحنیفہ کہ یہ چارون آئمہ
معصومین علیہم السلام کے زمانہ مین تھے اور آئمہ کے مخالف تھے سنیون نے اونہین اپنا امام
اور مجتہد اور پیشوا کیون قرار دیا اور آئمہ سے روگردانی کیون کی چنانچہ ابوحنیفہ کی مناظری
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ مشہور ہین اور ایک دوسری دلیل ان معصومین
کے چھوڑ دینے کی یہ ہے کہ اگر سنیو کی کتابین انصاف سے دیکھی جائین تو ہر مقام پر ابن
ادریس شافعی اور احمد بن حنبل اور مالک اور ابوحنیفہ کا اجتہاد اور اونکی روائتین موجود
ہین اور آئمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین کے احادیث کا کیا ذکر کسی مقام پر نام
بھی نہین ہے اور بعض مخالفین کہ جو زیادہ عداوت رکھتے ہین اونہون نے بارہ امام

کے معنی بدل دئے اور چند بادشاہان بنی امیہ کے اسما کہ جنکا فسق و فجور اور ظلم و خونریزی مشہور آفاق ہے اونہیں بارہ امام شمار کیا چنانچہ جناب مستطاب افضل العلما سید محمد عباس صاحب تاب ثراہ جواہر عبقریہ مین لکھتے ہین کہ خلفای حضرت خیر الانبیا موافق احادیث متفق علیہا کہ متواتر بالمعنی ہین بارہ آدمی ہوتے ہین اس مقام پر کلام اہلسنت کا اضطراب رکھتا ہے بعضے اہل سنت نے مثل قاضی عیاض و شیخ الاسلام لکھا ہے کہ بارہ امام سے مراد یہ لوگ ہین خلفاء اربعہ اور معاویہ اور یزید اور عبد الملک اور اوسکے چارون بیٹے یعنی ولید اور سلیمان اور ہشام اور یزید اور اوسکا بیٹا ولید لیکن ہر عاقل منصف یقین جانتا ہے کہ مراد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارہ خلیفہ سے آئمۂ طاہرین علیہم السلام ہین اور خلفای بنی امیہ اور بنی عباس تو بکثرت ہین بارہ شخص نہین ہین اپنی طرف سے بارہ اشخاص تجویز کرنا دعوائے بے دلیل و بے اصل ہے علاوہ اسکے سوائے ہماری ائمہ کے یہ اشخاص کہ جو خلیفہ قرار دئے گئے ہین افعال شنیع انکے و نسب رذیل انکا کتب اہل سنت مین مذکور ہے چنانچہ تفصیل اسکی جواہر عبقریہ مین مسطور ہے طریق دوسرا اثبات امامت کا افضلیت ہے اسواسطے کہ یہ حضرات افضل و بہترین اہل زمین تھے چنانچہ کتب اہل سنت مین بھی فضائل انکے موجود ہین اور بخصوص ان بارہ امام کے فضائل مین اہل سنت نے اکثر کتابین تالیف کی ہین از انجملہ فصول مہمہ فی فضائل الائمہ اور صواعق محرقہ وغیرہ ہے اور ان احادیث کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان بارہ امام کا عالم مین نظیر نہ تھا اور خاصۃً حسنینؑ اور جناب امیر علیہ السلام کے فضائل سنیون نے بکثرت نقل کئے ہین پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو بہترین اہل روے زمین ہو وہ رعیت ہو جاے اور جو رتبہ مین کم ہو وہ امام ہو جاے کہ یہ امر عقلاً کبھی جائز نہین ہو سکتا طریق تیسرا عصمت ہے مخفی نہ رہے کہ علمانے بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کیا ہے کہ امام کا ہر گناہ سے معصوم و پاک ہونا واجب ہے اور کوئی فرقہ تمام عالم مین عصمت امام کا قائل نہین ہے بجز فرقہ شیعہ اور کوئی شخص عالم مین ایسا

نہین ہے کہ اوسکو لوگ معصوم جانین بجز ان بارہ امام علیہم السلام کے پس سوا انکے اور کوئی
امام نہین ہوسکتا اور اہل سنت تو جناب پیغمبر کو بھی معصوم نہین جانتے تا با بوبکر و عمر چہ رسد
پس معلوم ہوا کہ سب مذہب باطل ہین اور مذہب شیعہ حق ہے طریق چوتھا معجزہ ہی چنانچہ
ہر امام سے ان بارہ امامون مین سے معجزات بے انتہا ظاہر ہوئے اور واقعیت معجزات
شیعون مین درجہ تواتر کو پہونچی ہے بلکہ مخالفین مین بھی متواتر ہین چنانچہ ابن طلحہ شافعی نے
مطالب السئول مین اور ابن صباغ نے فصول مہمہ مین اور جامی نے شواہد النبوۃ مین اور باقی
علمانے ان ائمہ کے اکثر معجزات نقل کئے ہین لیکن لفظ معجزہ کا اطلاق نہین کیا ہی بلکہ کرامت کہتے ہین اگر
اہلسنت یہ کہین کہ ہمارے مذہب مین شیعونکے معجزات متواتر نہین ہین اسوجہ سے ہم انکو صحیح نہین جانتے
اور انکا اعتقاد نہین لاتے تو جواب اسکا یہ ہی کہ جسطرح منکرین و کفار جناب رسالتمآب کے معجزونکو متواتر و صحیح
نہین جانتے اور اعتقاد نہین لاتے اسیطرح اہلسنت بھی ائمہ کے معجزات کو صحیح و متواتر نہین جانتے پس جو
جواب کہ اہلسنت کفار و منکرین معجزات جناب رسالتمآب کو دینگے وہی جواب شیعہ بھی سنیونکو اثبات معجزات ائمہ
معصومین علیہم السلام مین دینگے اور طریق اثبات امامت بہت ہین بلحاظ اختصار نہین لکھی

مطلب چھٹا بارہوین امام جناب صاحب الزمان علیہ السلام کے حال مین اور حضرت کی کیفیت
غیبت و ظہور مین کتب سنی و شیعہ سے جناب اخوند مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار کے تیرہوین جلد
مین حضرت کا حال بتفصیل ذکر کیا ہے اس مقام پر آگاہی مومنین کے لئے مختصر نقل کیا
جاتا ہے حق الیقین مین مذکور ہے کہ شیخ صدوق محمد بن بابویہ بسند صحیح احمد بن اسحاق سے
روایت کرتے ہین کہ محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ مین خدمت حضرت امام حسن عسکری
علیہ السلام مین حاضر ہوا مین چاہتا تھا کہ اون حضرت سے سوال کرون کہ بعد آپ کے کون
امام ہوگا حضرت نے میرے سوال سے پیشتر فرمایا کہ اے احمد خدا نے جس روز سے کہ آدم
پیدا کیا ہے اب تک زمین کو حجت سے خالی نہین رکھا اور تا روز قیامت خالی نہ رکھیگا
[illegible] حجت خدا خلق پہ ضرور ہوگا کہ اوسکی برکت سے حق تعالے زمین کے بلاؤن

کو دفع کرے اور بسبب اوسکے آسمان سے مینہ برسائے اور برکتہای زمین کو روئیدہ کرے
مین نے عرض کی یا ابن رسول اللہ بعد آپ کے کون خلیفہ اور امام ہوگا حضرت اوٹھے اور
دولتسرا مین تشریف لے گئے اور پھر باہر رونق افزا ہوے ایک صاحبزادہ تین برسکا
مثل ماہ شب چہاردہ حضرت کی دوش مبارک پر تہا حضرت نے فرمایا کہ ای احمد یہی بعد میرے
امام ہے اور اگر تو خدا اور حجتہای خدا کے نزدیک گرامی نہ ہوتا تو مین تجھے اس فرزند کو نکہاتا
اس فرزند کا نام اور کنیت موافق نام اور کنیت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے
اور یہ فرزند زمین کو پر از عدل کریگا بعد اسکے کہ زمین ظلم وجور سے مملو ہو جاے اے احمد
مثل اس فرزند کے اس امت مین مثل خضر اور ذو القرنین کی ہے اور خدا کی قسم کہ یہ فرزند
غیبت کبری اختیار کریگا اور اسکی غیبت مین ہلاک ہونے اور گمراہ ہونے سے نجات
نہ ملیگی مگر اوس شخص کو کہ جسے خدا ثابت قدم رکہے اور اسکی امامت کا قائل ہوا ور حق تعالے
اوسے توفیق دے کہ جو اسکی زمانہ فرج اور تعجیل ظہور کی دعا کرے مین نے عرض کی کوئی
معجزہ یا کوئی علامت ظاہر ہوسکتی ہے تا کہ مجھے اطمینان قلب ہو جاے پس وہ صاحبزادہ
زبان عربی مین بکمال فصاحت گویا ہوا اور ارشاد فرمایا کہ مین ہون بقیۃ خدا زمین مین اور
دشمنان خدا سے انتقام لینے والا حضرت نے فرمایا کہ اس معجزے کو مشاہدہ کرنیکے بعد اب
کسی سے حالات اسکی دریافت نہ کرنا احمد کہتے ہین کہ مین خدمت امام علیہ السلام سے
مسرور وشاد کام پھرا اور دوسرے دن پھر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے
عرض کیا یا ابن رسول اللہ مسرور میرا اوس چیز سے کہ جو آپ نے مجھپر انعام فرمائے زیادہ ہے
لیکن آپ ارشاد فرمائے کہ اس حجت خدا مین سنت خضر وسنت ذو القرنین کیا ہے حضرت
نے فرمایا کہ ای احمد وہ سنت طول غیبت ہے مین نے عرض کی یا ابن رسول اللہ اسکی غیبت
طولانی ہوگی حضرت نے فرمایا ہان قسم بحق پروردگار عالم اسقدر طول ہوگا کہ اکثر لوگ
جو اسکی امامت کے قائل ہونگے وہ دین حق سے پھر جائینگے اور باقی نہ رہے گا دین

حق پر مگر وہ شخص کہ خدا نے عہد ولایت ہمارا روز میثاق اوس سے لیا ہوا اور اوسکی دل مین
قلم صنعت سے ایمان کو لکہا ہوا اور اوسکو روح ایمان کے ساتھ موید کیا ہو اے احمد یہ امر
امور غریبۂ خدا مین سے ہے اور ایک راز ہی رازہاے پنہان خدا سے اور ایک غیبت ہر
غیبتہاے خدا مین سے پس جو کچھ مین نے تجہے عطا کیا ہے اوسے لے اور پوشیدہ رکہہ اور
شکر خدا بجا لا تا روز قیامت مقام علیین مین ہمارا رفیق ہو اور یعقوب بن منقوص سے
روایت کی ہے اونہون نے بیان کیا کہ مین ایک روز خدمت حضرت امام حسن عسکری علیہ
السلام مین شرف یاب ہوا حضرت تخت پر بیٹھے تھے اور اوس تخت کے دہنی طرف ایک حجرہ
تہا اور اوس حجرہ کے دروازے پر پردہ پڑا تہا مین نے عرض کی ای آقا میرے بعد آپ
کے اس امر امامت کا صاحب کون ہی حضرت نے فرمایا پردے کو اوٹہا جب مین نے پردہ
اوٹہایا تو ایک صاحبزادہ باہر تشریف لایا کہ قد مبارک اوسکا تقریباً پانچ بالشت کا تہا اور
سن شریف اوسکا آٹھ برس یا دس برس کا ہوگا جبین مبارک اوس صاحبزادیکی کشادہ
تہی اور روئے اقدس سفید اور دیدہاے انور درخشان اور دستہاے مطہر قوی اور
زانوہاے مبارک پیچیدہ اور دہنی رخسار پر ایک تل تہا اور سر پر ایک کاکل تہی وہ صاحبزادہ
آکر اپنے پدر بزرگوار کے زانو پر جلوہ افروز ہوا حضرت نے فرمایا کہ تمہارا امام یہی ہے پس
وہ صاحبزادہ اوٹہا حضرت نے فرمایا اے فرزند گرامی وقت معلوم تک کہ تیری ظہور کے
لئے مقرر ہوا ہے چلا جا مین دیکہتا تہا کہ وہ صاحبزادہ داخل حجرہ ہوا بعد اسکے حضرت
نے فرمایا اے یعقوب حجرہ کو دیکہہ مین داخل حجرہ ہوا لیکن مین نے کسی کو اوس حجرہ
مین نہ دیکہا اور سنیون کی اکثر کتابون مین اس طرح کے احادیث موجود ہین کہ جو
حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خبر دیتے ہین چنانچہ داؤد نے مسند مین اور ترمذی
نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ اگر عمر دنیا سے ایک روز باقی رہجائیگا تو ہر آئینہ خدا اوس روز کو طولانی کریگا یہانتک

کہ میری امت سے یا میرے اہلبیت سے ایک شخص ظاہر ہو کہ نام اوسکا موافق میرے
نام کے ہوگا اور وہ زمین کو عدالت سے مملو کرے گا جسطرح کہ ظلم و جور سے مملو ہوگے اور
مثل اسی روایت کے ابو ہریرہ سے بہی منقول ہے اور سنن ترمذی مین ابو اسحق سے روایت
کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ایک روز اپنے فرزند امام حسین علیہ السلام کو
دیکہا اور فرمایا کہ یہ میرا فرزند سید اور سردار قوم ہے چنانچہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے بہی اسکا نام سیّد رکہا ہے اور صلب سے اسکے ایک شخص پیدا ہوگا کہ نام اوسکا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کا نام ہے اور وہ خلقت مین جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ
و آلہ سے نہایت مشابہ ہوا اور کوئی فرد بشر اوسکا شبیہ نہین ہے اور وہ زمین کو پرا ز
عدل کرے گا حافظ ابو نعیم کہ مشہورین محدثین مین سے ہے چالیس حدیثین سنیون کی
صحاح مین سے روایت کرتا ہے کہ وہ سب مشتمل ہین صفات اور احوال اور اسم و نسب
جناب صاحب الزمان علیہ السلام پر اور اون حدیثون مین سے ایک یہ حدیث ہی کہ خلاصہ
مضمون اوسکا یہ ہی کہ علی بن حلال اپنے باپ سے روایت کرتا ہی کہ مین خدمت حضرت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اوسوقت حاضر ہوا کہ حضرت دنیا سے مفارقت
فرمایا چاہتے تہے اور جناب فاطمہ حضرت کے سر کے پاس بیٹہے تہین اور روتی جاتی تہین
جب سیدہ کے رونے کی آواز بلند ہوی تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونکی
طرف سر اقدس بلند کیا اور فرمایا کہ اے حبیبہ میرے تمہارے رونے کا کیا سبب ہے فاطمہ
نے عرض کی مین ڈرتی ہون کہ بعد آپ کے امت آپ کی مجکو ضایع کریگی اور میری رعایت
نہ کریگی حضرت نے فرمایا اے حبیبہ میرے تو نہین جانتی کہ خدا نے جب زمین پر نظر کی تو
اپنے بندون مین سے تیرے باپ کو برگزیدہ کیا اور اوسکو مبعوث برسالت فرمایا
پہر دوبارہ نظر کی تو اوسوقت تیرے شوہر کو برگزیدہ کیا اور مجہپر وحی نازل فرمائی
کہ مین اوس سے تیرا نکاح کر دون اے فاطمہ خدا نے مجہکو سات خصلتین عطا کی ہین

کہ مجھہ سے پہلے نہ کسی کو عطا فرمائے ہتہین اور نہ عطا فرمائیگا مین خاتم پیغمبران
ہون اور خدا کے نزدیک گرامی ترین اور محبوب ترین خلق ہون اور مین تیرا پدر
ہوا۔ اور میرا وصی خدا کے نزدیک بہترین اوصیا اور محبوب ترین اوصیا ہے اور
میرا چچا خدا کے نزدیک بہترین شہدا اور محبوب ترین شہدا ہے اور وہ تیرے
شوہر کا بھی عم بزرگوار ہے اور وہ شخص بھی مجھہ سے ہے کہ جسے خدا نے دو پر
عنایت کئے ہین کہ وہ بہشت مین ملائکہ کے ساتھہ پرواز کرتا ہے اور وہ تیرے
باپ کا چچازاد بھائی ہے اور تیرے شوہر کا برادر جلیل القدر ہے اور
تیرے دو نو بیٹے حسن و حسین کہ جو سبطین اُمت و بہترین جوانان اہل بہشت ہین وہ
بھی میری نسل سے ہین اور قسم ہے اوس خدا کی کہ جس نے مجھے مبعوث کیا کہ باپ ان
دونون کا ان دونو سے بہتر ہے اور ای فاطمہ مین قسم کہاتا ہون اوس خدا کی کہ جس
خدا نے مجھکو بحق و راستی پیغمبری کے لیئے بہیجا ہے کہ حسنین علیہما السلام کی اولاد مین
مہدی امت پیدا ہوگا اور وہ اوسوقت مین ظاہر ہوگا کہ دنیا ہرج و مرج سے مملو ہوگی اور
فتنہ و فساد ظاہر ہونگے اور ہدایت کی راہین بند ہوجائینگی اور ایک دوسرے کو باہم دیگر
غارت کرینگے اور نہ کوئی پیر بچہ پر رحم کرے گا اور نہ بچہ کسی بزرگ کی تعظیم کرے گا اسوقت
حق تعالے حسنین کے فرزندون مین سے اوس شخص کو ظاہر فرمائے گا کہ جو قلعہ ہاے
ضلالت کو فتح کرے اور وہ قلوب کہ جو حق سے غافل ہین اونہین مفتوح کرے گا اور
جس طرح کہ مین نے دین خدا پر قیام کیا اوسی طرح وہ بھی آخر زمانہ مین دین خدا پر قیام
کرے گا اور جسطرح زمین جور و ظلم سے مملو ہوگی اوسی طرح وہ اوس زمین کو پر از عدل
کرے گا اے فاطمہ اندوہناک نہ ہو اور نہ رو خدا تجھپر میری نسبت رحیم تر اور مہربان
تر ہے بسبب اوس منزلت کے کہ جو تجھے میرے نزدیک حاصل ہے اور بسبب اُس محبت
کے کہ جو تیری طرف سے میرے دل مین جاگزین ہے اور خدا نے تجھے اوس شخص کے

ساتھہ تزویج فرمایا ہی کہ حسب اوسکا کل مخلوق سی بزرگ تر اور نسب اوسکا سب سی گرامی تر ہی اور وہ رعیت کے نسبت رحیم ترین مردم اور برابر تقسیم کرنے مین عادل ترین مردم ہی اور احکام الٰہی کی نسبت بینا ترین مردم ہے مین نے خدا سے سوال کیا ہی کہ تو میرے اہل مین سب سے پہلے مجھسے ملحق ہو اور علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ فاطمہ بعد وفات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچھتر روز زندہ رہین اور بعد اسکے اپنے والد ماجد سے ملحق ہو گئین مولف کہتا ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مہدیؑ کی نسبت حضرت حسنین علیہما السلام کیطرف اس جہت سی فرمای کہ حضرت ان دونو بزرگوارون کے نسل سی ہین چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت امام حسنؑ علیہ السلام کی بیٹی تہین الغرض حضرت مہدی علیہ السلام کی خبر سنیون کی روایات سے صاف ظاہر اور حضرت کی خبر ولادت بھی کتب اہل سنت مین مثل فصول مہمہ وغیرہ موجود لیکن مقام تعجب ہے کہ اہل سنت ان احادیث پر نظر نہین کرتی اور حضرت کا انکار کرتے ہین کبھی اسکا تعجب ہی کہ اسقدر عمر کیونکر ہو سکتی ہی اور حضرت کیون غایب ہین حالانکہ دلایل و براہین اور جواب شبہات مخالفین شیعون کی کتب مین موجود ہین چنانچہ بحار کی تیرہوین جلد اور حق الیقین اور جواہر عبقریہ اور استقصاء الافحام مین یہ بحث بتفصیل مذکور ہے سوا اسکے اہل سنت انبیا مین حضرت خضر حضرت الیاس حضرت ادریس حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور اشقیا مین شیطان اور دجال وغیرہ کو آجتک زندہ جانتے ہین مگر بسبب تعصب جناب صاحب الزمان علیہ السلام کے زندہ رہنے کا انکار کرتے ہین حالانکہ جس طرح یہ انبیا زندہ ہین اوسی طرح صاحب الامر علیہ السلام کا زندہ رہنا بھی مقام تعجب نہین ہو سکتا اور اہل سنت کا یہ کہنا کہ اگر جناب صاحب الزمان پیدا ہو چکے ہین اور زندہ ہین تو کیون غایب ہین جواب اسکا یہ ہی کہ ہر فعل نبیؑ اور امامؑ کی مصلحت ہمکو معلوم ہونا ضرور نہین ہے جس طرح بمصلحت شعب ابی طالب مین یا غار مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غائب ہوے تھے یا اور انبیا بھی مثل حضرت موسیٰ و عیسیٰ و ادریس و یونس بمصلحت بنا بر حکم خدا غایب ہوے تھے اوسی طرح امام زمان بھی بمصلحت بنا بر حکم خدا غایب ہین پس جو جواب

ان انبیا کی غیبت کا اہلسنت دینگے وہی جواب امام زمانؑ کی بھی غیبت کا ہوگا اور مثال امام زمانؑ کی
بعینہ مثل آفتاب کے ہے کہ کسی شہر مین آفتاب نکلتا ہے اور کسی شہر مین بسبب ابر کے نظر نہین آتا مگر
باوجود ابر نور آفتاب سے لوگ منتفع ہوتے ہین اگر کوئی احمق کہے کہ آفتاب آسمان پر ہے ابر مین کیون
غایب ہو گیا اور زیر ابر مین غایب ہونے سے کیا نفع ہے تو یہ کلام اوسکا لغو ہوگا لوگ اوسی مجنون کہینگے
اسی طرح دشمنان اہلبیت کا بھی یہ مقولہ کہ اگر جناب صاحب العصر علیہ السلام پیدا ہو چکے ہین تو کیون غایب
ہین اور حضرت کی امامت کا اس حال مین کیا فایدہ ہے قابل اعتنا نہین ہو سکتا حضرت کے قدم کی
برکت سے انواع و اقسام کی بلائین دفع ہوتے ہین گنہگارون پر عذاب نازل نہین ہوتا مومنین بسبب
انتظار ظہور مثاب ہوتے ہین منکرین کی قلوب و ایمان کا امتحان ہوتا ہے وہ مستحق جہنم ہوتے ہین
زمین پر مینہ برستا ہے زمین سے دانہ پیدا ہوتا ہے زمین پر برکتین نازل ہوتی ہین اسی طرح وجود
حضرت کی برکت سے بیشمار فائدے پہونچتے ہین جیسا کہ زمانہای سابق مین وجود انبیا سے تمام
عالم مین فیض پہونچتا تھا اگرچہ وہ غائب یا مظلوم رہتے تھے چنانچہ قول خداوند عالم ما کان
اللّٰہ لیعذبہم و انت فیہم اس مطلب پر شاہد ہے مطلب ساتوان بیان رجعت

مطلب بیان رجعت

مین کتاب حق الیقین مین مذکور ہے ضروریات مذہب امامیہ سے اقرار رجعت ہے یعنی قیامت کے
پہلے زمانہ حضرت قائم علیہ السلام مین ایک جماعت نیکون کی اور ایک جماعت بدون کی محشور ہوگی
نیکون کو اسلیے زندہ کرینگے کہ وہ زمانہ دولت ائمہ دیکھکر خوش ہون اور کسی قدر دنیا مین حسنات کا
صلہ پاوین اور بد اسلیے زندہ کیئے جائینگے تاکہ عذاب دنیا مین قبل از عذاب آخرت مبتلا ہون اور
وہ سلطنت کہ جسکی نسبت راضی نہ تھی کہ اہلبیت کو پہونچے وہ اہلبیت کے اختیار مین دیکھین اور شیعیان
اہلبیت دشمنان دین سے انتقام لین اور باقی مخلوقات قبرون مین رہینگے یہانتک کہ قیامت مین
محشور ہون چنانچہ احادیث مین وارد ہوا ہے کہ رجعت مین رجوع نہین کرتا مگر وہ شخص کہ جو محض ایمان
رکھتا ہو یا محض کفر رکھتا ہو لیکن اور مخلوق اپنے حال پر چھوڑ دیئے جائینگے اور شیخ ابن بابویہ کتاب
من لایحضر مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ وہ شخص ہمسے نہین ہے کہ

جو رجعت کا ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال نجانتا ہو اور مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ مین نے کتاب بحار
مین دو سو حدیثون سے زائد چالیس مصنفین علماے امیہ سے کہ وہ پچاس اصل معتبر ہین ایراد کرتے
ہین لکھی ہین جس شخص کو شک ہو اوس کتاب کی طرف رجوع کرے اور جو آیتین کہ تفسیر اونکی رجعت
ہوئی ہے وہ متعدد ہین بخیال اختصار چند آیتین لکھی جاتی ہین (۱) یَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ
فَوْجًا مِّمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا یعنی جس روز کہ مبعوث کرینگے ہم ہر امت مین سے
ایک فوج اوس جماعت سے کہ جو تکذیب کرتے ہین ہماری آیات کے اور احادیث کثیرہ مین حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ یہ آیہ رجعت کی باب مین نازل ہوا ہے کہ خدا ہر امت
سے گروہ گروہ زندہ کریگا اور آیہ قیامت یہ ہی کہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہی وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ
نُغَادِرْ مِنْهُمْ یعنی محشور کرینگے ہم اونکو پس نہ چھوڑینگے ہم ایک کو بھی ان مین سے کہ زندہ نہ کرین
حضرت نے فرمایا کہ مراد آیات سے امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام ہین دوسرے حق تعالی فرماتا ہی
وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا
بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ یعنی جس وقت کہ واجب ہو عذاب خدا اونپر یا یہ کہ جسوقت کہ نازل ہو عذاب اونپر
نزدیک قیامت کے باہر لاینگے واسطے اونکے ایک دابہ زمین سے کہ باتین کرے اونسے تحقیق کہ لوگ
تھے کہ ہماری آیات کا یقین نہ رکھتے تھے احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ اس مقام پر دابہ سے مراد
حضرت امیر المومنین ہین کہ حضرت قریب قیامت ظاہر ہونگے اور عصاے موسیٰ اور انگشتری سلیمان
اونکے پاس ہو گی اور عصا کو مومن کی آنکھون کی درمیان مین لگائینگے کہ اوسے نقش ہو جاے گا
کہ یہ شخص مومن ہی حقا اور انگوٹھے کو کافر کی دونون آنکھون کے درمیان مین لگائینگے کہ اوسی نقش
ہو جائے گا کہ یہ شخص کافر ہی حقا اور سنی بھی مثل ان اخبار کے اپنی کتب مین عمار اور ابن عباس
وغیرہ سے روایت کرتے ہین اور صاحب کشاف نے بھی روایت کی ہی کہ دابہ مقام صفا سے باہر
نکلے گا اور اوسکے پاس عصاے موسیٰ اور انگشتری سلیمان ہو گی پس عصا کو محل سجود مومن پر یا
دو آنکھونکے درمیان مین لگائیگا اوسوقت ایک نقطہ سفید پیدا ہو گا کہ تمام مونہہ اوس مومن کا

نقطہ سے مانند ستارہ درخشان روشن ہوجائیگا کہ اوسکے دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا جائیگا
مومن اور انگوٹھی کو بینی کافر پر لگائیگا پس وہ مقام سیاہ ہوجائے گا اور بسبب اوسکے تمام موتہہ
سیاہ معلوم ہوگا یا اوسکی دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا جائے گا کافر اور صاحب کشف
لکھتا ہے کہ بعض قرأ تکلمہم بے تشدید پڑھتے ہین یعنی جراحت کریگا اونکو اور احادیث سنی و شیعہ
مین یہ امر متواتر ہے کہ حضرت امیرالمومنین مکرر خطبون مین فرماتے تھے کہ مین صاحب عصا و میسم
ہون یعنی جس چیز سے داغ کرتی ہین اور سنی ابوہریرہ اور ابن عباس اور اصبغ بن نباتہ وغیرہ سے
روایت کرتے ہین کہ دابۃ الارض حضرت امیرالمومنین ہین اور ابن ماہیار نے کتاب ما نزل من
القرآن فی الائمہ مین اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہی کہ اصبغ کہتے ہین معاویہ میری طرف مخاطب
ہوا اور اوسنے کہا کہ تم گروہ شیعہ گمان کرتے ہو کہ دابۃ الارض علی ابن ابی طالب ہین مین نے کہا
کہ ہم تنہا نہین کہتے یہودی بہی یہی کہتے ہین معاویہ نے ایک عالم یہود کو بلایا اور پوچھا کہ تم
اپنی کتابون مین ذکر دابۃ الارض پاتے ہو اوسنے کہا ہان معاویہ نے کہا دابۃ الارض کیا چیز ہی
اونہون نے جواب دیا کہ وہ ایک شخص ہی معاویہ نے کہا کہ جانتے ہو اوسکا کیا نام ہے اونہون
نے بیان کہ الیا معاویہ نے کہا الیا علی سے نزدیک ہے تفسیر قول حق تعالے اِنَّ الَّذِی
فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ یعنی تحقیق کہ جسنے تجہپر واجب کیا قرآن کو ہر آئینہ تجہکو پہیریگا
طرف محل عود کے اور احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ اس آیہ سے رجعت حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ جانب دنیا عالم رجعت مین مراد ہے حق الیقین مین منقول ہے کہ سعید بن عبداللہ نے
بصائر مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ شیطان نے خدا سے سوال کیا کہ مجھے
اوس روز تک مہلت دی کہ جس روز قیامت مین آدمی زندہ کئے جائین حق تعالے نے فرمایا کہ
تجہکو مہلت دی مین نے روز وقت معلوم تک جب وہ روز معلوم ہوگا تو شیطان مع اتباع
ظاہر ہوگا اور اتباع شیطان سے مراد وہ لوگ ہین کہ جن لوگون نے روز خلقت آدم سے تا روز
رجعت آخری جناب امیر علیہ السلام متابعت شیطان کی ہے راوی نے پوچھا کہ جناب امیر کے لیئے

کیا بہت سی رجعتین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ ہان بہت سی رجعتین ہونگی اور جو امام جس زمانہ مین
تہا اوس زمانے کے اشخاص نیک و بد اوس امام کے ساتھ رجعت کرینگے تا کہ حق تعالی مومنونکو کافرون پر
غالب فرما دے اور مومنین اونسے انتقام لین پس جب وہ روز ہوگا کہ حضرت امیر علیہ السلام مع
اصحاب رجعت فرماینگے اور شیطان بہی مع اتباع قریب کوفہ کنار آب فرات آئے گا اور باہم ملاقات
ہوگی تو ایسی لڑائی ہوگی کہ کبہی نہ ہوئی ہو گویا مین دیکہتا ہون کہ کچہہ اصحاب حضرت کے سو قدم
پیچہے ہٹ گئے ہین اور بعضون نے اپنے پاؤن فرات مین ڈالدیئے ہین اس اثنا مین ایک ابر آسمان سے
اوترے گا کہ وہ ملائکہ سے مملو ہوگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے ہاتھہ مین ایک حربہ نور
ہوگا اور حضرت اوس ابر کے سامنے ہونگے جب نظر شیطان رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ پر پڑیگی
تو پچہلی پاؤن بہاگے گا اوسوقت اوسکی اتباع کہینگے کہ اب تو فتح ہو چکی تو اب کہان بہاگا جاتا ہے
شیطان جواب دیگا کہ مین وہ دیکہتا ہون کہ تم تو اوسکو نہین دیکہتے مجہے خداوند عالم سے خوف معلوم
ہوتا ہے پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ شیطان کے قریب تشریف لیجائینگے اور ایک حربہ اوسکے
دونون شانون کے درمیان مین مارینگے کہ شیطان اور اوسکے سب اصحاب ہلاک ہو جائینگے بعد اسکے
سب بندگان خدا خدا کی بوحدانیت پرستش کرینگے اور کسیکو خدا کا شریک بنائینگے اور جناب امیر علیہ
السلام چوالیس ہزار برس بادشاہی کرینگے یہانتک کہ حضرت کی ایک ایک شیعہ سے ایک ایک ہزار
لڑکی پیدا ہونگی پس اوسوقت وہ باغ سبز جنکو حق تعالے نے سورہ رحمان مین فرمایا ہے مُدْهَامَّتَانِ
مسجد کوفہ کے دو جانب پیدا ہونگے اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حساب خلائق
ایام رجعت مین قبل از قیامت جناب امام حسین علیہ السلام کے ساتھہ ہوگا اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہے کہ پہلے جو شخص کہ رجعت فرمائیگا حضرت امام حسین علیہ السلام ہونگے اور
اتنی مدت بادشاہی کرینگے کہ بسبب پیری حضرت کی ابرو آنکہون پر لٹک آئینگے علی بن ابراہیم
نے اپنے تفسیر مین شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ حوشب نے بیان کیا کہ مجہسے حجاج نے کہا
کہ قرآن مین ایک آیت ہے کہ اوسکی تفسیر نے مجہکو عاجز کیا ہے اور اوسکے معنی میری سمجہہ مین نہین

آتی وہ آیت یہ ہے وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ
یعنی کوئی نہین ہی اہل کتاب سی مگر یہ کہ ایمان لاتا ہی ساتھ حضرت عیسیٰ کے قبل اپنے مرنے کی حالانکہ قسم بخدا
کہ مین حکم کرتا ہون قتل یہودی و نصرانی کے لئے اور مین اوسکے لبون کو دیکھتا رہتا ہون مگر اوسکے
لب جنبش نہین کرتے یہانتک کہ یہودی یا نصرانی مرجاتا ہی مین نے کہا کہ ای امیر اس آیت کے یہ معنی
نہین ہین جو تم سمجھے ہو اوسنے کہا پھر کیا معنی ہین مین نے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیش
از قیامت آسمان سے نازل ہونگے پس کوئی یہودی و نصرانی باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کے
ساتھ اونکے مرنے سے قبل ایمان لائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام زمان علیہ السلام کے پیچھے
نماز پڑھینگے حجاج نے کہا وای ہو تجھپر تو نے یہ معنی کسی سے مین نے کہا کہ یہ معنی مین نے امام محمد باقرؑ
سے سُنی ہین حجاج نے کہا قسم بخدا یہ معنی جو تجھے حاصل ہوی ہین چشمہ صاف سے حاصل ہوے ہین
قطب راوندی وغیرہ نے بواسطہ جابر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ امام حسین علیہ السلام
نے کربلا مین قبل اپنی شہادت کے فرمایا کہ میرے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے ارشاد
فرمایا کہ اے فرزند تجھکو عراق کی طرف لیجاوینگے اور وہ زمین کہ جہان پیغمبرون اور وصیون نے باہم ملاقات
کی ہے پیدا کرینگے اور اوس زمین کو عمورا کہتے ہین وہان تو شہید ہوگا اور تیرے ساتھ تیرے اصحاب
کی بھی ایک جماعت شہید کی جائیگی لیکن اون سبکو زخمہاے نیزہ و شمشیر کی اذیت محسوس نہ ہوگی جس طرح
کہ حق تعالےٰ نے حضرت ابراہیم پر آگ سرد کردی تھی اوسی طرح آتش جنگ تجھپر اور تیرے اصحاب پر سرد
کرویگا بعد اوسکے حضرت نے فرمایا بشارت و خوشنودی ہو تم لوگون کو کہ ہم اپنے پیغمبر کے پاس جاتے
ہین جبتک خدا چاہیگا اوسوقت تک خدمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رہینگے پس پہلا وہ شخص
کہ جو زمین شق ہوکر نکلیگا وہ مین ہون اور میرا نکلنا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام اور امام آخرالزمان
کا نکلنا ایک زمانے مین ہوگا بعد اسکے گروہ ملائکہ جو کبھی زمین پر نہ اوترے ہونگے ہمراہ جبرئیل
و میکائیل و اسرافیل و لشکر ملائکہ مجھپر نازل ہونگے اور محمد اور علی اور مین اور بھائی میرے اور کل
وہ لوگ جنپر خدا نے منت رکھی ہی انبیا اور اوصیا مین سی اسپان ابلق نور پر کہ قبل اسکے کوئی فرد بشر

مخلوقات سے اونپر سوار نہین ہوا ہو سوار ہونگے پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ علم اپنا اور شمشیر اپنی
قائم علیہ السلام کے ہاتہہ مین دینگے بعد اسکے جو خدا چاہیگا وہ ہم دیکہینگے پس حق تعالے مسجد کوفہ سے
ایک چشمۂ روغن اور ایک چشمۂ آب اور ایک چشمۂ شیر جاری کریگا پس اسوقت امیر المومنین علیہ السلام جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی تلوار مجہکو دینگے اور مجہے جانب مشرق اور مغرب بہیجینگے پس جو دشمن خدا
ہوگا اوسکو مین قتل کرونگا اور جس بت کو پاونگا جلاونگا یہانتک کہ زمین ہند مین پہونچکر کل بلاد
ہند فتح کرونگا اور حضرت دانیال اور یوشع پیغمبر زندہ ہوکر خدمت جناب امیر علیہ السلام مین آئینگے
اور کہینگے کہ خدا اور رسول خدا نے اون چیزون مین کہ جو جو وعدی کئے تہے راست فرمایا تہا پس ستر
آدمی اونکے ہمراہ بصرہ کی طرف روانہ ہونگے اور جو کوئی مقابلہ ومقاتلہ مین آئیگا اوسکو قتل
کرینگے اور ایک لشکر جانب روم روانہ کرینگے کہ وہ فتح یاب ہوگا پس ہر حیوان حرام گوشت کو مین
قتل کرونگا یہانتک کہ سوا نیکون اور طیب کی روی زمین پر کوئی شی باقی نہ رہیگا اور مین جزیہ برطرف
کرونگا اور یہود ونصاری اور تمام ملل کو اختیار دونگا خواہ اسلام قبول کرین خواہ شمشیر اختیار کرین پس جو
مسلمان ہوگا اوسی پر نیکی پیش آونگا اور جو اسلام نہ لائیگا اوسکو قتل کرونگا اور کوئی شیعہ ہمارا نہ ہوگا
مگر یہ کہ خدا ایک فرشتہ اوسکی طرف نازل کریگا کہ اوسکے منہہ سے خاک دور کرے اور مکان اور
عورتین اوسکی اوسی بہشت مین دکہاوے اور ہر نابینا اور ہر اپاہج اور ہر صاحب بلا کو خدا ہم اہل
بیت کی برکت سی نجات دیگا اور حق تعالے آسمان سے زمین کی طرف اسقدر برکات نازل
کریگا کہ درختہای میوہ دار کی شاخین میوونکی کثرت سے ٹوٹ جائینگے اور موسم سرما کے میوی
فصل گرما مین اور فصل گرما کے میوے سرما مین پیدا ہونگے اور یہی ہین معنی قول حق تعالے کی
وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ الایہ ترجمہ اس آیت کا یہ ہی کہ اگر
اہل شہر کی ایمان لائین اور پرہیزگاری اختیار کرین توہر آئینہ کہول دون مین اوپر اونکی برکتین
آسمانون پر اور زمینون کے لیکن تکذیب کی اونہون نے پیغمبرون ہماری کے پس لیا مین نے اونکو
ساتہہ عذاب کے بسبب اون چیزون کے کہ کسب کیا اونہون نے اور خداوند تعالے شیعون کو ایسی

کرامت عطا فرمائیگا کہ اونپر کوئی زمین کی شی مخفی نرہیگی یہانتک کہ اگر کوئی شخص چاہیگا کہ گہر کا حال دریافت کرے تو خدا اوسکو اون امور کا الہام فرمائیگا کہ جو اوسکے اہل خانہ کرتی ہونگی اور شیخ مفید اور شیخ طوسی نے بسند ہای معتبر جابر سے اور جابر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ بخدا سوگند کہ ہر ایک شخص اہلبیت سے بعد اپنے وفات کے تین ہزار نو برس تک بادشاہی کریگا مین نے عرض کی یہ کونسا زمانہ ہوگا حضرت نے فرمایا بعد اسکے کہ قایم آل محمد علیہ السلام دنیا سے رحلت کرین مین نے عرض کی قائم علیہ السلام کی برس بادشاہی کرینگے فرمایا انیس برس اور بعد وفات قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پچاس برس تک فتنہ وہرج باقی رہیگا پہر منتصر یعنی انتقام کشندہ کہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہین دنیا مین آئینگے اور اپنا اور اپنے اصحاب کی خون کا عوض لینگے اور اسقدر قتل کرینگے کہ لوگ کہینگے کہ یہ اگر ذریت پیغمبر سے ہوتی تو اسقدر آدمیونکو قتل نہ کرتے پس بعد اسکے حضرت سفاح یعنی حضرت امیر المومنین علیہ السلام تشریف لائینگے اور کلینی اور صفار نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خدا نے مجہکو چہہ چیزین عطا کی ہین علم موت وبلایا اور حکم کرنا خلائق مین بحق اور مین ہون صاحب رجعتون کا اور صاحب دولتون کا اور مین ہون صاحب عصا اور میسم اور مین ہون وہ دابۃ الارض کہ خلق سے کلام کرونگا حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص وحدانیت خدا اور رجعت اور متعہ اور حج تمتع کا اقرار کرے اور معراج اور سوال نکیرین اور حوض کوثر اور شفاعت اور خلق بہشت و دوزخ اور صراط اور میزان اور بعث ونشور اور جزا اور حساب کا ایمان لائے پس وہ شخص بحق وراستی ایمان لایا اور وہ ہم اہلبیت کے شیعون مین سے ہے اور اس بات مین احادیث بکثرت وارد ہین چنانچہ اکثر احادیث مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار مین نقل کئے ہین اور اس بات مین شک نہین ہے کہ اصل رجعت فی الجملہ متواتر بالمعنی ہے جو شخص اس مین شک کرے ظاہر یہ ہے کہ وہ منکر حشر قیامت بہی ہے اور جو امور نصوص متواترہ سے ثابت ہون فقط استبعادات وہم سے اونکا انکار محض بدیہی ہے اور بعض خصوصیات کہ جو روایات شاذہ مین وارد ہوئے ہین اونکا یقین نہین ہوسکتا لیکن انکار بہی نچاہیئے اور

اختلاف خصوصیات اسکا باعث نہین ہوتا کہ اونکے اصل کا بھی انکار کیا جاوے چنانچہ اکثر خصوصیات حشر و بہشت و جہنم و صراط و میزان وغیرہ مین اخبار مختلفہ وارد ہین اور یہ باعث اسکا نہین ہوسکتا کہ اصل کا بھی انکار کیا جائے خلاصہ اس بحث کا یہ ہی کہ رجعت بعض مومنون کی اور بعض کافرون و مخالفون کے متواتر ہے اور انکار اسکا باعث خروج دین تشیع سے ہی اور رجعت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام بھی متواتر ہے بلکہ رجعت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ بھی متواتر یا قریب متواتر ہے اور رجعت سائر آئمہ علیہم السلام مین بھی احادیث صحیحہ بکثرت وارد ہین اور اگر متواتر نہ سمجھے جائین تو اوس مرتبہ پر ضرور ہونگے کہ اعتقاد ان سب امور کا لازم اور انکار باعث فساد عقیدہ ہے لیکن خصوصیات رجعت ائمہ کہ آیا ظہور قائم علیہ السلام کے ساتھ ایک ہی زمانہ مین ہون یا قبل یا بعد ہون معلوم نہین ہوسکتی بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ ہر امام کے لئے رجعت بترتیب حالت امامت ہوگی واللہ یعلم

فصل پانچوین معاد کے بیان مین

اس فصل مین سترہ مطالب ہین مطلب پہلا معنی معاد کی بیان ہین کتاب حق الیقین مین مذکور ہی کہ معاد کے معنی لغت مین تین طرح سے آئے ہین پہلی عود کرنا اور رجوع کرنا ایک حال کی طرف یا عود اور رجوع کرنا ایسے حال کی طرف کہ اوس سے منتقل ہوا ہو دوسری مکان عود تیسری زمانہ عود اور اس مقام پر مراد ہی کہ روح کا حیات کی طرف عود کرنا تاکہ اعمال نیک و بد کی جزا کہ جو حیات دنیا مین کئے ہین حاصل کرے اور یہ تین معنی جو بیان ہوئے سب کا ایک ہی مطلب ہی اور معاد کی دو قسمین ہین ایک معاد روحانی دوسرے جسمانی معاد روحانی یہ ہی کہ روح کا بعد مفارقت بدن باقی رہنا پس اگر انسان نیکو کارون مین سے ہی تو روح مسرور و خوش رہیگی اور اگر بدکارون مین سے ہی تو معذب و مغموم رہیگی چنانچہ فلاسفہ اسی معاد کے قائل ہین اور بہشت و دوزخ اور پاداش و عقاب کو انہین دو حالتون سے تاویل کرتے ہین اور معاد جسمانی یہ ہی کہ یہی بدن قیامت مین عود کرین اور

دوبارہ اُن مین روحین داخل ہون اور اگر اہل ایمان و سعید ہین تو اسی جسم سے داخل بہشت ہون اور اگر اہل کفر و شقاوت ہین تو داخل جہنم ہون اور آتش جہنم مین معذب رہین اور یہ امر ضروریات دین اسلام مین سے ہی بلکہ اس مقولہ پر اتفاق جمیع اہل ملل کا ہی اور یہود و نصاری بھی اسکے قائل ہین اور کتب آلہی اسپر ناطق ہین خصوصًا قرآن مجید کہ اکثر آیتین اسکی اس معنی پر دلالت صریحہ رکھتے ہین اور قابل تاویل نہین ہین **دوسرا مطلب** موت کے حق ہونے مین اور ذکر اون چیزون کا جو موت سے متعلق ہین کتاب حق الیقین مین احادیث متعددہ منقول ہین اُن احادیث کا خلاصہ لکھا جاتا ہی پس واجب ہی جاننا اور اقرار کرنا کہ ہر زندہ کے لئے سوائے خدا کے موت ہی چنانچہ خدا فرماتا ہی کل نفس ذائقة الموت اور کسی ممکن کو حیات ابدی نہین ہے اور ملک الموت کا بھی اقرار کرنا اس معنی ضرور ہی کہ خدا نے حضرت عزرائیل کو قبض ارواح کے لئے معین فرمایا ہی اور اُنکا اور فرشتون کو فرمان بردار کیا ہی کہ وہ سب حضرت عزرائیل کے حکم سے قبض ارواح کرتے ہین اور وہ ہین روحین سپرد کردیتے ہین اور اس باب مین جو آیتین وارد ہین ظاہر معنی اونکے بقدر یسیر منافات رکھتی ہین کہ بعض آیات مین خدا نے قبض ارواح کی اپنی طرف نسبت دی ہی اور بعض آیات مین ملک الموت کی طرف نسبت دی ہی اور بعض آیات مین ملائکہ کی طرف نسبت دی ہی اکثر علماء ان آیات کا مطلب اسطرح جمع فرماتے ہین کہ بعض اشخاص کی قبض روح ملک الموت کرتے ہین اور بعض کی قبض روح ملائکہ کرتے ہین اور ملک الموت کو دیتے ہین اور ملک الموت سب روحین قبض کرکے خدا کی جناب مین لے جاتے ہین اور احادیث معراج مین طریقہا سے متعددہ سے وارد ہوا ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ملک الموت کو آسمان اول پر دیکھا اور اونسے پوچھا کہ تم آن واحد مین کسطرح متعدد روحین قبض کرلیتے ہو الا کہ بعض اشخاص مشرق مین اور بعض مغرب مین ہین انھون نے عرض کی کہ مین روحون کو بلاتا ہون وہ میرے سامنے چلی آتی ہین اور بنا بر دوسری روایت کے بیان کیا کہ تمام دنیا میرے نزدیک مثل ایک کاسہ کے ہی کہ جس طرح بندگان خدا کے سامنے کاسہ رکھا ہو جسطرف سے وہ چاہین اوسمین سے لقمہ اٹھا لین اور دنیا میرے نزدیک مثل ایک درہم کے ہی کہ جس طرح بندگان آلہی

کے ہاتھ مین ورہم ہو جسطرف چاہین اُسی پھیر دین مگر چونکہ ایمان اجمالی کافی ہو پس تفحص ان تفصیلون کا
ضرور نہین ہی اور انکار ملک الموت اور تاویل کرنا اُسے قولے بدنی یا نفوس فلکی یا عقل فعال کیساتھ
جیسا حکما کہتے ہین کفر ہی اور اس باب مین اختلاف ہی کہ آیا حیوانات کی روح ملک الموت قبض کرتے ہین
یا اور فرشتے قبض کرتے ہین جناب آخوند مجلسی ملا محمد باقر علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ کوئی نص صریح اسباب
مین نظر سے نہین گذرے اور فکر اس مین ضرور نہین ہی اجمالاً جاننا چاہیئے کہ حیات اور موت سب حیوانات
کی قدرت خدا سے ہی اور وہی سب کا زندہ کرنیوالا اور مردہ کرنیوالا ہی اور ہو سکتا ہی کہ ملک الموت بھی
قبض روح کرتے ہون اور اور ملائکہ بھی قبض روح کرتے ہون اس لیے کہ خدا کے کارکن بہت ہین
اور حق الیقین مین فرماتے ہین کہ واجب ہی اقرار کرنا اون چیزون کا کہ جو اخبار صحیحہ معتبرہ مین وارد
ہوے ہین مثل سکرات موت اور شدت جان کندن اور کیفیات موت اور جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کا وقت قبض روح مومنین بشارت دینے اور آسانی
مرگ کے لئے تشریف لانا اور کافرون اور منافقون اور مخالفون کی قبض روح کے وقت زیادتی
شدت اور صعوبت مرگ اور عذاب بدی کی خبر دینے کو آنا اور اس باب مین فکر کرنا نچاہیئے کہ تشریف
لانا ان حضرات کا ہر میت کے پاس کسطرح سے ہی اور میت انہین کسطرح دیکھتے ہی اور یہ حضرات جسد اصلی
سے تشریف لاتے ہین یا جسد مثالی سے رونق افزا ہوتے ہین اس لیے کہ ان امور مین فکر کرنا باعث
غلبہ شیطان اور وسوسہ شیطان کا ہوتا ہی اور احادیث معتبرہ مین حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہی کہ جب وقت وفات مومن آتا ہی تو خداوند عالم اسکے لیے بھیجتا ہی ایک ہوا کہ نام
منسیہ ہی اور ایک نام سخیہ ہی پس منسیہ خیال اہل و مال بھلا دیتی ہی اور سخیہ اُسے جان دینے پر سخی
اور راضی کرتی ہی اور جب ملک الموت قبض روح کے لئے تشریف لاتے ہین تو اُس سے کہتے ہین
کہ اے دوست خدا جزع نکر قسم ہے اُس خدا کی کہ جسنے محمد کو حق کے ساتھ بھیجا ہی کہ مین تجھ پر تیرے
پدر و مادر سے مہربان تر اور شفیق تر ہون اپنی آنکھین کھول اور دیکھ پس اُس شخص کو جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام اور باقی ائمہ طاہرین

سلام اللہ علیہم اجمعین نظر آتے ہین اسوقت عزرائیل کہتے ہین کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تیرے
ائمہ ہین کہ تو انکا رفیق ہوگا پس وہ شخص آنکھین کھولتا ہے اور انکو دیکھتا ہے اور منادی اُسکو عرش کیطرف
سے آواز دیتا ہے کہ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی
فی عبادی وادخلی جنتی اس آیت کے معنون مین حضرت فرماتے ہین کہ اے وہ نفس کہ مطمئن ہوا تو محمد اور
اہلبیت محمد کی طرف اپنے پروردگار کی جانب رجوع کر اس حالت مین کہ راضی ہوا تو اپنے ائمہ کی
ولایت کا اور بسبب ثواب و اجر پسندیدہ ہوا تو پس داخل ہو میرے بندون مین محمد یعنی و اہلبیت محمد
کے ساتھ میرے بہشت مین داخل ہو اسوقت کوئی چیز اُس میت کو اس امر سے بہتر نہین
معلوم ہوتی کہ روح اسکی مفارقت کرے اور منادی سے ملحق ہو جاے احادیث دیگر مین وارد
ہے کہ مومن کے وقت مرگ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیر اور آئمہ ہدی صلوات
اللہ علیہم اجمعین اور حضرت جبرئیل آتے ہین اور ملک الموت سے سفارش کرتے ہین کہ بہ نرمی و مدارا
قبض روح کرو اور اس مومن کو بشارت بہشت دیتے ہین اور جب کافر کا وقت موت آتا ہے
تو اسوقت بھی یہ حضرات تشریف لاتے ہین اور ملک الموت سے فرماتے ہین کہ بسختی و دشواری
اسکی قبض روح کرو کہ یہ ہمارا دشمن ہے اور عذاب خدا اور عذاب دوزخ سے اُسے ڈراتے ہین
مطلب سیوم احوال عالم برزخ مین کتاب حق الیقین مین مذکور ہے کہ عالم برزخ اور اسکے
ثواب و عقاب کی تصدیق کرنا ضرور ہے اور بعد مفارقت بدن روح کا باقی رہنا اور منکر
و نکیر کا قبر مین سوال کرنا بھی ضرور ہے اور برزخ موت سے قیامت تک کی مدت کو کہتے ہین
اور جب میت کو دفن کرتے ہین تو سوال کے لیئے دو فرشتے آتے ہین اور خدا اسے تا کمر بدن
میت مین روح کو داخل فرماتا ہے وہ فرشتے میت کو بٹھاتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین
اور جس سے سوال کرتے ہین بعض اُن مین بعد سوال راحت و نعمت مین ہو جاتے ہین اور
بعض عذاب و شدت مین مبتلا ہو جاتے ہین اور سوال اور ضغطہ و فشار قبر اسی بدن پر
ہوتا ہے اور باقی امور برزخ روح کے ساتھ متعلق ہین اور تفصیل ان مطلبون کے مطالب

مطلب چہارم بقاے روح

آیندہ مین ہوگی **مطلب چوتھا بقاے روح کے بیان مین** حق الیقین مین مذکور ہی کہ بعد مفارقت
بدن روح کے باقی رہنے مین شک نہین ہی اور احادیث کثیرہ مین طریق شیعہ و سُنی سے مذکور
ہی کہ بعد مفارقت بدن روح ایک بدن لطیف سے متعلق ہوتی ہی کہ وہ بدن لطیف مثل بدن دنیا
کے ہوتا ہی اور لطافت مین مثل بدن ملائکہ اور جنات کے ہوتا ہی اور اوسی بدن سے روح
حرکت کرتی ہے اور اوڑتی ہی اخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ روح کی مجسم ہو جانے کا اور
جسد مثالی کے ہونے کا یہ دونون احتمال احادیث سے پائے جاتے ہین اور بعد وفات انبیا
اور اوصیا کے ظاہر ہونے مین احادیث کثیرہ وارد ہوئے ہین مثل اسکے کہ حضرت امیر المومنین
علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو مسجد قبا مین ابوبکر کے تئین دکھا دیا اور حضرت
امام حسن علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو مع اصحاب دیکھا اور حضرت صادق
علیہ السلام کا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھنا اور حضرت امیر کا حضرت یوشع کو دیکھنا اور
اونسے باتین کرنا اور ملاقات کرنا اور مثل ان روایات کے بصائر الدرجات وغیرہ مین
بطریق متعددہ روایات دیگر بھی منقول ہین یہ سب حدیثین جیسا کہ احتمال روح کے مجسم ہونے کا
اور جسد مثالی کا رکھتے ہین اُسی طرح جسد اصلی ہونے کا بھی احتمال رکھتے ہین یعنی یہ حضرات
علیہم السلام اپنے جسد اصلی مین ظاہر ہوا کرتے ہین چنانچہ شیخ مفید اور ایک جماعت متکلمین اور
محدثین امامیہ قائل ہین کہ بعد تین روز کے یا زیادہ ارواح مقدسۂ انبیا اور اوصیا کو جسد ہاے
اصلی کی طرف پھیر دیتے ہین اور اونکو آسمان پر پہونچاتے ہین اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا انبیا کو شب معراج مین دیکھنا اسی پر حمل کرتے ہین اور یہ جو حدیثون مین وارد ہے
کہ بنی امیہ بعد مرنے کے مسخ ہو جاتے ہین بصورت وزغ یعنی چھپکلی تو اسمین بھی تینون احتمال
ہین یعنی صورت مثالی یا روح کا مجسم ہونا یا بدن اصلی کا مسخ ہو جانا کہ بعض حدیثون مین جسد
اصلی کا مراد ہونا ظاہر تر ہی اور صحائف الابرار مین فضل بن شاذان سے روایت کی ہے
کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام صحراے نجف مین سنگریزون پر لیٹے تھے قنبر نے عرض کی کہ مین

فرش بچھاؤن حضرت نے فرمایا نہین اس مقام پر یا کسی مومن کی تربت ہی یا مجلس مومن مین مشارکت کرنا اور اُسکی ساتھ ہمنشینی کرنا ہی اصبغ بن نباتہ نے عرض کیا کہ مجھی یہ تو معلوم ہوا کہ اس مقام پر کسی مومن کی قبر ہی لیکن ہمنشینی اونکی کیا معنی رکھتی ہی حضرت نے فرمایا کہ ای پسر نباتہ اس صحرا مین ہر مومن اور مومنہ کی روحین نور کی قالبون مین اور نور کے منبرون پر موجود ہین اور حسن بن سلیمان نے بھی کتاب مختصر مین اس حدیث کو فضل بن شاذان سی روایت کیا ہی اور آخر مین اُس روایت کی یہ عبارت زیادہ کی ہی کہ ای پسر نباتہ اگر پردہ اوٹھا دیا جاسے تو تو اسوقت دیکھی کہ مومنون کی روحین حلقہ بحلقہ بیٹھی ہین اور ایک دوسرے کی دیکھنی کے لئے جاتی ہین اور ایک دوسرے سی صحبت کرتی ہین اور ہر مومن کی روح اس وادی مین موجود ہی اور کافر کی روح وادی برہوت مین رہتی ہی محاسن مین بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ امام علیہ السلام نے ابوبصیر سی ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم مین سے ہماری ولایت کے اعتقاد پر مرتا ہی وہ شہید مرتا ہی اگرچہ اپنے رخت خواب پر مرے اور خدا کے نزدیک اپنی روزی سی متنعم ہوتا ہی احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ جب تم زیارت قبور خویشان و برادران مومن کے لیئے جاتے ہو تو وہ مطلع ہوتے ہین اور تم سی انس کرتے ہین اور جب پھرتے ہو تو اُنہین وحشت ہوتی ہی اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر مومن و کافر وقت زوال شمس اپنے اہل کی زیارت کے لیئے آتا ہی اگر مومن دیکھتا ہی کہ اہل اُسکے عمل صالح کرتے ہین تو بسبب اون اعمال خیر کے حمد خدا بجا لاتا ہی اور اگر کافر دیکھتا ہی کہ عمل صالح کرتے ہین تو باعث اُسکی حسرت کا ہوتا ہی اور بسند کالموثق اسحاق بن عمار سی منقول ہی کہ مین نے حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سی عرض کی کہ آیا میت اپنے اہل کی زیارت کے لیئے آتی ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے عرض کی کتنی مدت کے بعد حضرت نے فرمایا ایک ہفتہ یا ایک مہینے مین یا ایک برس مین بقدر اپنی منزلت کے ایک مرتبہ مین نے عرض کی کس صورت سی آتی ہی حضرت نے فرمایا بصورت مرغ لطیف اپنے عزیز و اقارب کی دیوارون پر آکر بیٹھتی ہی اور اُنھین دیکھتی ہی اگر اُنھین خیر و خوبی مین پاتی ہی تو شاد و مسرور ہوتی ہی اور اگر حالت شر اور پریشانی مین دیکھتی ہی تو محزون و غمگین

ہوتی ہی اور دوسری روایت میں ارشاد فرمایا کہ میت موافق اپنے فضائل کے ہر روز یا تیسرے دن یا کم سے کم ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ وقت زوال شمس بصورت گنجشک یا گنجشک سے کوچک تر اپنے عزیز و اقارب کے دیکھنے کو آتی ہی اور اوسکے ہمراہ ایک فرشتہ ہوتا ہی اور اُس میت کو وہ امور کہ جو اُسکے باعث سرور ہوتے ہین انہین دکھاتا ہی اور وہ امور کہ جو باعث اندوہ ہوتے ہین اونہین اوس میت کی آنکھون سے پوشیدہ کر دیتا ہی پس وہ میت شاد و خوش حال پھرتی ہی اور یہ بھی حدیث معتبر مین منقول ہی کہ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے حالات ارواح مومنین کا سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ ارواح مومنین حجرہ ہای بہشت مین ہین اور طعام بہشت کھاتے ہین اور شراب بہشت پیتے ہین اور کہتے ہین پروردگارا قیامت کو ہمارے لئے برپا کر اور ہمسے تو نے جو وعدہ کیا ہی اُسے عطا کر اور ہمارے آخر کو اول سے ملحق فرما اور روحین مشرکون کی آگ مین معذب ہین وہ کہتے ہین پروردگارا ہمارے لئے قیامت کو برپا نہ کر اور جو کچھہ تو نے وعدہ کیا ہی اوسے عمل مین نہ لا اور ہمارے آخر کو ہمارے اول سے ملحق نہ فرما الغرض اِن احادیث متواترہ سے معلوم ہوا کہ روح بعد فناء بدن باقی رہتی ہی اور فی الجملہ مثاب و معذب ہوتی ہی **مطلب پانچوان** سوال قبر اور فشار قبر اور ثواب و عذاب قبر کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہی کہ قبر مین سوال ہوتا ہی اور روح کو سوال کے لئے بدن مین داخل کر دیتے ہین بلکہ اعتقاد اسکا ضروریات دین اسلام سے ہی اور منکر اسکا کافر ہی ابن بابویہ رحمہ اللہ نے حضرت صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہی کہ جو شخص تین چیزون کا انکار کرے وہ ہمارا شیعہ نہین ہی معراج سوال قبر شفاعت اور اسی طرح دو فرشتون کا سوال کے لئے قبر مین آنا بھی متواترہ اور ضروری مذہب ہی اور اکثر اخبار مین وارد ہوا ہی کہ اُن فرشتون مین ایک منکر ہی دوسرا نکیر ہی اور بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ مومنون کے لئے بشیر اور بشیر آتے ہین اور مخالفون کے لئے منکر اور نکیر آتے ہین اسواسطے کہ مومنون کے لئے خوب صورت ہو کے آتے ہین اور اُنکو نعمتہای بے انتہی کی بشارت دیتے ہین اور کافرون اور مخالفون کے لئے صورت ہای مہیب سے آتے ہین اور عذاب الٰہی سے ڈراتے ہین اور متکلمین امامیہ مین مشہور یہ ہی کہ سوال قبر ہر فرد بشر کے لئے نہین ہے

مطلب پانچوان [illegible]

بلکہ مخصوص مومن کامل اور کافر شدید الکفر کے لئی ہی اور مستضعفون اور لڑکون اور مجنونون کے لئی
سوال قبر نہین ہی اور اسی طرح اوس شخص کی لئی بھی سوال قبر نہین ہی کہ جسکو قبر مین رکھنی کے بعد تلقین عقائد
حقہ کیجاے تو اسوقت دونون فرشتی آپس مین کہتی ہین کہ ہمین چلا جانا چاہیئے کہ یہ تلقین اس میت کی
لیے حجت ہو چکی اور اس باب مین اختلاف ہی کہ آیا انبیا اور اوصیا سے بھی سوال قبر ہوتا ہی یا نہین اور
اس مسئلہ مین فکر کی ضرورت نہین معلوم ہوتی اگرچہ سوال کا نہ ہونا اظہر ہی اور اطفال کے سوال
مین بھی سنی خلاف کرتے ہین اور اظہر سوال کا نہونا ہی اور کلینی رح نے بسند معتبر حضرت صادق علیہ
السلام سے روایت کی ہی کہ میت مومن کو جب اسکے گھر سے نکالتے ہین تو ملائکہ قبر تک اسکی مشایعت
کرتے ہین اور اس پر اژدحام کرتے ہین یہانتک کہ اس میت کو قبر تک پہونچاتے ہین اور جب وہ
اپنی قبر مین پہونچتا ہی تو زمین اس سے کہتی ہی مرحبا خوش آمدی تو اپنے اہل کی طرف آیا قسم خدا کی
مین دوست رکہتی تھی کہ مثل تیرے کوئی شخص مجھپر راہ چلے تو دیکھے گا کہ مین تجھسے کیا کرونگی بعد اسکے
قبر اسکی وسیع و کشادہ کردیتی ہین جہانتک کہ نگاہ کرم کرے اور اسکی قبر مین دو فرشتے منکر اور نکیر
داخل ہوتے ہین اور اُسسے سوال کرتے ہین کہ پروردگار تیرا کون ہی میت کہتی ہی پروردگار میرا خدا
ہی پھر سوال کرتے ہین کہ دین تیرا کیا ہی میت کہتی ہی دین میرا اسلام ہی پھر سوال کرتے ہین کہ پیغمبر
تیرا کون ہی میت جواب دیتی ہی کہ میرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پھر سوال کرتے ہین
کہ امام تیرا کون ہی میت جواب دیتی ہی کہ امام میرے علی ابن ابی طالب ہین پس آسمان سے منادی
ندا کرتا ہی کہ میرے بندے نے سچ کہا ہی فرشتو فرش ہای بہشت اسکی قبر مین بچھاؤ اور ایک
دروازہ بہشت اسکی قبر مین کھولدو اور جامہ ہاے بہشت سے اسکو پہناؤ یہانتک کہ ہمارے پاس
آئے اور جو کچھہ ہمارے نزدیک ہی اسکے حق مین بہتر ہی پس اسسے فرشتے کہتے ہین کہ مانند خواب نو داماد
استراحت کر اور اس نیند سے سو کہ جس مین کوئی خواب پریشان نہو اور اگر کافر ہوتا ہی تو ملائکہ غضب
اسکے جنازہ کی اسکے قبر تک مشایعت کرتے ہین اور زمین اس سے کہتی ہی لا مرحبا بری جگہ
تو آیا واللہ مین دشمن رکہتی تھی کہ مجھپر مثل تیرے کوئی شخص راہ چلے البتہ تو دیکھے گا کہ مین تجھسے کیا

کرونگی پس زمین اوسکو فشار دیتی ہی یہانتک کہ ہڈیان اُسکی پہلو کی ایک دوسری سی ملجاتی ہین پس منکر
ونکیر اُسکی سامنی آتے ہین بخلاف اُس صورت کی کہ جس صورت سی مومن کی پاس آتے اور اُسکو بٹھاتے ہین اور
روح کو تا کمر اُسکے بدن مین داخل کرتے ہین اور کہتی ہین کہ پروردگار تیرا کون ہی وہ مضطرب ہوجاتا ہی
اور کہتا ہی کہ مین سنتا تھا کہ لوگ کہتی تھی فرشتی کہتی ہین ہرگز نجانیگا تو اور اسی طرح پیغمبر اور امام کا سوال
کرتے ہین اور وہ یہی جواب دیتا ہی پس آسمان سی آواز آتی ہی کہ یہ بندہ میرا جھوٹ کہتا ہی قبر مین اسکے
آگ بچھاؤ اور اسی آگ کی کپڑے پہناؤ اور اسکے لئی ایک دروازہ آگ کی طرف کھولدو یہانتک کہ یہ میری
طرف آئے اور جو کچھ اُسکے لئی میرے نزدیک ہی وہ اس حالت سی بدتر ہی پس تین مرتبہ گرز آتش اُسپر
مارتے ہین کہ ہر مرتبہ آگ اوڑتی ہی کہ اگر وہ ضربتین تمام عالم کی پہاڑون پر لگائی جائین تو سب ریزہ ریزہ
ہوجائین اور خدا اُسکی قبر مین سانپون کو مسلط کرتا ہی کہ وہ سانپ اسی کاٹتی ہین اور پھاڑتے ہین اور
شیطان اوسکو غمناک اور اندوہگین کرتا ہی اور اسکے عذاب کی صدا سب مخلوقات خدا سنتی ہین اور
کتب اہل سنت سی ثابت ہوتا ہی کہ قبر مین محبت امیر المومنین علیہ السلام کا سوال کیا جائیگا چنانچہ جناب مجتہد العصر
سید محمد عباس صاحب ذروائح القرآن مین لکہا ہی کہ سدی نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کی ہی کہ تحقیق ولایت علی علیہ السلام کا تمسی قبرون مین سوال کیا جائیگا پس کوئی مرد مشرق
ومغرب اور صحرا و دریا مین باقی نرہیگا مگر یہ کہ منکر و نکیر اُسی ولایت امیر المومنین علیہ السلام کا بعد موت
سوال کرینگے اور ہر میت سی کہینگے کہ نبی تیرا کون ہی اور امام تیرا [illegible] اور حق الیقین مین بسند
صحیح حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب مومن [illegible] کے ساتھ اُسکے قبر مین چھہ
صورتین داخل ہوتی ہین کہ ایک اُن مین سی خوشرو تر اور خوش ہیئت تر اور خوشبوتر اور پاکیزہ تر
کل صورتون سی ہوتی ہی پس ایک اُن صورتون مین سی دہنی طرف کھڑی ہوتی ہی اور ایک بائین
طرف اور ایک سامنی اور ایک پس پشت اور ایک بالاے سر ظاہر ہوتی اور ایک جانب پائین اور
جو صورت کہ سب صورتون مین زیادہ تر خوبصورت ہی وہ سرہانے کھڑے ہوتی ہی پس سوال
یا عذاب جس طرف سی آتا ہی جو صورت اُس طرف کھڑی ہی مانع ہوتی ہی اور جو صورت [illegible]

زیادہ خوبصورت ہی سب صورتون سی کہتی ہی کہ تم کون ہو خدا تمکو بہتر طرف سی جزای خیر دی داہنی طرف کی صورت کہتی ہی مین نماز ہون بائین طرف کی صورت کہتی ہی مین زکواۃ ہون سامنی کی صورت کہتی ہی مین روزہ ہون پیچھی پشت کی صورت کہتی ہی مین حج وعمرہ ہون پائین پاکی صورت کہتی ہی مین نیکی و احسان ہون کہ اپنی بھائیون اور برادران مومنین سی کیا ہی پھر وہ سب صورتین اس صورت سی کہتی ہین کہ تو کون ہی کہ ہم سب سی بہتر اور خوشرو تر اور خوشبو تر ہی وہ صورت جواب دیتی ہی کہ مین ولایت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون

بیان فشار قبر اور ثواب قبر اور عذاب قبر

حق الیقین مین مذکور ہی کہ ضغطۂ قبر اور ثواب اور عقاب قبر فی الجملہ اجماعی کل مسلمین ہی اور احادیث معتبرہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ ضغطۂ قبر بدن اصلی پر ہوتا ہی اور سبکی یہ ضغطۂ قبر نہین ہوتا ہی جسسی سوال قبر ہوگا اسپر ضغطہ بھی ہوگا اور جسسی سوال قبر نہوگا اسپر فشار بھی نہوگا اور علی بن ابراہیم تفسیر آیہ وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ مین فرماتے ہین کہ برزخ ایک امر درمیان دو امر کی ہی کہ وہ ثواب وعقاب ہی دنیا وآخرت کے درمیان مین ہی اور یہ آیہ ان لوگون کا قول رد کرتا ہی کہ جو عذاب قبر کا اور ثواب عقاب کا پیش از قیامت انکار کرتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قسم بخدا مین تمہارے لئی خائف نہین ہوتا مگر عالم برزخ سی جسوقت کہ قیامت مین تمہارا کام ہمسی متعلق ہوگا تو ہم تمہاری شفاعت کے لئی اولی ہین اور بسند صحیح روایت کی ہی کہ یونس نے حضرت امام رضا سے اس شخص کا حال پوچھا کہ جسی دار پر کھینچتی ہین آیا عذاب قبر اُسے پہونچتا ہی حضرت نے فرمایا ہان خدا ہوا کو حکم کرتا ہی تا کہ اسکو فشار دی اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ضغطۂ قبر مومن کے لئی ایک کفارہ ہی ان چیزون کا کہ جو اس مومن سی بسبب ضائع کرنے نعمتہای خدا کے صادر ہوئی ہین اور بعض اور حدیثون مین حضرت سی روایت کی ہی کہ جو شخص مومنین مین سی وقت زوال آفتاب روز پنجشنبہ سی تا وقت زوال روز جمعہ انتقال کرے تو خدا اسکو فشار قبر سی محفوظ رکھتا ہی اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ اگر شب جمعہ مرے تو فشار قبر اور عذاب قبر اس سی برطرف ہو جاتا ہی اور راوندی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جو شخص اپنے رکوع کو تمام عمل مین لاوے تو وحشت قبر اسپر

بیان فشار قبر وغیرہ

مطلب ۶ علامات قیامت

دارد ہوئی ہی اور ابن عباس سے روایت کی ہی کہ عذاب قبر کی تین حصہ ہین ثلث حصہ بسبب غیبت کی ہی اور ثلث حصہ بسبب
نمیمہ اور سخن چینی کی ہی اور ثلث حصہ بول سے اجتناب نہ کرنی کی وجہ سے ہی اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت کی ہی کہ عمر بن یزید نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ مین نے آپ سے سنا ہی کہ آپ ارشاد فرماتی تہی کہ سب شیعہ
بہشت مین جائینگے ہر چند گناہگار ہون حضرت نے فرمایا واللہ مین نے سچ کہا کہ سب شیعہ بہشت جائینگی مین نے عرض کی
فدا ہون مین آپ پر بہت لوگ گناہ کبیرہ کرتی ہین حضرت نے فرمایا پیغمبر مطاع اور اوسکی وصی واجب الاتباع کی شفاعت
سے تم سب داخل بہشت ہوگے لیکن واللہ مین تمہاری لئی عالم برزخ سے ڈرتا ہون مین نے عرض کی برزخ کیا چیز ہی
حضرت نے فرمایا قبر اور روز انتقال سے روز قیامت تک کا زمانہ عالم برزخ ہی حدیث حسن کالصحیح مین
زرارہ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے پوچہا میت کے ساتھ جریدی
کسواسطے رکہتی ہین حضرت نے فرمایا اسلئے کہ جب تک وہ جریدی تر رہتی ہین میت سے عذاب و حساب دور
رہتا ہی جسوقت مین کہ میت کو داخل قبر کرتے ہین اور لوگ دفن کرکے پہرتے ہین وہی ساعت اور وہی
روز عذاب کا ہی پس وہ جریدی بسبب اسکی قرار دیئے ہین کہ اُس ساعت مین عذاب نکیا جاوے اور جب اُسوقت
عذاب نہ ہوا تو انشاء اللہ تعالی جریدین خشک ہونے کے بعد بہی نہوگا **مطلب چہٹا** بعض شروط
اور علامات قیامت کے بیان مین کہ جو امور نفخ صور سے پہلے واقع ہونگے اور بیان کیفیت نفخ صور صاحب
حق الیقین فرماتی ہین کہ عمدہ علامات قیامت سے چند چیزین ہین پہلی یاجوج ماجوج کا نکلنا کہ ذکر اُس کا
قرآن مین موجود ہی اور کتب اخبار مین تفصیل مذکور ہی دوسری ظہور دابۃ الارض کہ قبل اس کے
بیان رجعت مین ذکر ہوا تیسری آفتاب کا جانب مغرب سے نکلنا چوتہی ایک دہوین کا پیدا ہونا اور
احادیث کثیرہ مین طریق سنی و شیعہ سے وارد ہوئی ہی کہ حق تعالی نے اسرافیل کو پیدا کیا ہی اور اونکے ساتھ
ایک صور خلق فرمایا ہی کہ ایک سرا اُسکا مشرق مین ہی اور دوسرا سرا مغرب مین ہی اور جسوقت سے کہ اسرافیل
پیدا ہوے ہین منہہ مین صور لئی ہوے منتظر امر الہی ہین کہ جسوقت فرمان حق تعالے پہونچے صور پہونکین
اور مفسرین روایت کرتے ہین کہ قیامت اُسوقت برپا ہوگی کہ دو شخص کپڑے کہولے ہونگے تا کہ خرید و
فروخت کرین ہنوز کپڑون لپیٹنے کی نوبت نہ آئیگی کہ قیامت برپا ہوجائیگی اور کسی شخص نے لقمہ نہ

نہ اٹھایا ہوگا اور منہ تک اُسکے شربت نہ پہونچا ہوگا کہ مر جائیگا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ استطاعت نہین رکھتے
ہین کہ کچھہ وصیت کرین اپنے اہل کیطرف پھرینگے اور علی بن ابراہیم نے بسند معتبر ثویر بن ابی فاختہ سے روایت کی
ہی کہ حضرت امام زین العابدین سے کسی نے سوال کیا کہ پہلی نفخہ سے دوسری نفخہ تک کسقدر فاصلہ ہوگا حضرت
فرمایا جسقدر خدا چاہی پھر بعد اسکے استفسار کیا یا ابن رسول اللہ اسرافیل کیونکر صور پھونکینگے حضرت نے فرمایا
پہلی نفخہ مین خدا اسرافیل کو حکم فرمائیگا کہ دنیا مین اوترو پس اسرافیل مع صور اوترینگے اور صور ایک سرا اور
دو جانب رکھتا ہی اور درمیان دونون جانبون کے بقدر مابین زمین و آسمان فاصلہ ہی جب ملائکہ
اسرافیل کو دیکھینگے کہ صور لیکر زمین کی طرف آتے ہین تو کہینگے کہ خدا نے اہل زمین و آسمان کے مردہ کرنے کی
اجازت دی ہی پھر اسرافیل حظیرہ بیت المقدس پر اوترینگے اور منہ کعبہ کی طرف کرینگے جب اہل زمین اسرافیل
کو دیکھینگے تو کہینگے کہ خدا نے اہل زمین کے مار ڈالنے کی اجازت دی ہی پھر اسرافیل اُس صور مین پھونکینگے
اور آواز اُس طرف سے نکلیگی کہ جو زمین کی طرف ہی اُسوقت زمین پر کوئی صاحب روح زندہ نرہیگا اور
سب مر جائینگے پھر آواز اُس جانب سے نکلیگی کہ جو آسمان کی طرف ہی اُسوقت کوئی ذی روح آسمان پر
باقی نرہیگا اور سب مر جائینگے مگر اسرافیل زندہ رہینگے پھر خدا اسرافیل سے فرمائیگا کہ اے اسرافیل مر جا وہ بھی
مر جائینگے اور یہ حالت اُسوقت تک رہیگی کہ جب تک خدا چاہیگا پھر خدا آسمانون کو حکم دے گا کہ حرکت
مین آئین اور پہاڑون کو حکم ہوگا کہ روان ہون اور حرکت مین آئین اور ہموار ہو جائین اور بچھہ جائین
اور یہ زمین اُس زمین سے بدل جائیگی کہ جسپر گناہ نکیا گیا ہو اور کشادہ ہو جائیگی اور کوئی بنا اور
کوئی پہاڑ اور کوئی درخت اور کوئی گہاس روی زمین پر نرہیگی مثل اسکے کہ جسطرح پہلی زمین کو بچھایا
تھا وہی حالت زمین کی ہو جائیگی اور حق تعالیٰ عرش اپنا پانی پر رکھیگا جسطرح کہ اول مرتبہ رکھا تھا
اور استقلال عرش بسبب عظمت و قدرت خدا ظاہر ہوگا اُسوقت خداوند جبار با آواز بلند کہ جسکی
کل آسمانون اور زمینون تک پہونچے ارشاد فرمائیگا کہ آجکے دن بادشاہی کسکے لئے مخصوص ہی
جب کوئی نہ ہوگا تو خود جواب مین فرمائے گا کہ خدا ہی یگانہ قہار کے لئے اور مین نے تمام خلائق پر
غلبہ کیا اور تمام خلق کو مار ڈالا مین ہون خداوند یکتا کہ سوا میرے کوئی خدا نہین ہی اور مین

تفصیل نفخ صور اور اسرافیل کا مرنا

کوئی شریک اور کوئی وزیر نہین رکہتا اور مین نے اپنی دست قدرت سی کل مخلوق کو پیدا کیا اور مین اپنی
اپنی مشیت سی مار ڈالتا ہون اور مین انکو اپنی دست قدرت سی زندہ کرتا ہون پہر خداوند جبار اپنی قدرت سی
صور مین پہونکیگا اُسوقت صور کے اُس جانب سی کہ جو آسمانون کی طرف ہی صدا نکلیگی پہر آسمانون مین کوئی
باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ زندہ ہوجائیگا اور جسطرح سی تہا اوٹھ بیٹھیگا اور حاملان عرش پیدا ہونگے اور بہشت اور
دوزخ حاضر ہونگے اور خلائق حساب کے لئے محشور ہوگی یہ کہکر حضرت اُسوقت بہت روئی **مطلب ساتوان**
اُن احوال کے بیان مین کہ جو قیامت سی پہلی واقع ہونگی کتاب حق الیقین مین مذکور ہی کہ ایمان لانا اُن
سب مقدمات حشر کا جنکی خدا نے آیات کریمہ مین خبر دی ہی ضرور ہی اور پیروی بعض حکما اور متابعت کفار
کے سبب سی تاویل آیات قرآن سزاوار نہین ہی چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ جس روز لپیٹونگا مین آسمانونکو مانند
لپیٹنے نامونکی اور پہر فرماتا ہی کہ شق ہون آسمان اور رنگہای مختلف دکہائین اور پہر فرماتا ہی کہ شق ہو آسمان پس اُسروز
سست ہو اور فرماتا ہی کہ جسوقت آسمانون کو اپنی جگہ سی دور کرین اور پہر فرماتا ہی کہ آسمان شگافتہ ہون اور ستارونکی بابت
کئی جگہ فرماتا ہی کہ نور انکا جاتا رہیگا اور آسمان سی گر پڑین اور آفتاب و ماہتاب سے نور جاتا رہی اور آفتاب اور ماہتاب
آپس مین ملجائین اور پہاڑ مانند دہنکی ہوئی پشم کی حرکت مین آئین اور گر پڑین اور مانند ذرون کی ہوا
پر جائین اور زمین پہ کچہ جائین اور زلزلہ عظیم زمین مین بہم پہونچے کہ جمیع مکان اور بلند یان زمین سی
دور ہون اور ہموار ہون اور کوئی بلندی اُس مین نہ رہی اور زمین مسطح ہوجاسے اور فرماتا ہی کہ کریگا
زمین کو ایک بیابان ہموار کہ نہ دیکہی تو اُس مین پستی اور نہ بلندی اور علی بن ابراہیم اپنی تفسیر مین بسند
معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جب خدا چاہیگا کہ لوگونکو محشور اور جمع کری تو حکم
فرمائیگا کہ منادی ندا کرے پس تمام جن و انس کو ایک چشم زدن مین ایک مکان مین جمع کریگا پہر آسمان
اوّل کو اوتاریگا اور عقب مین لوگون کے رکہیگا پہر آسمان دوم کو اوتاریگا کہ وہ آسمان اول سی دو چند ہی
اور اسی ترتیب سی تمام آسمانونکو اوتاریگا اور لوگون پر محیط فرمائیگا پہر ایک ایک کو ایک گروہ ملائکہ
کے ساتھ اوتاریگا اُسوقت منادی اِس آیہ سی ندا کریگا کہ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ
اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ یعنی ای گروہ

در احوالات قبل از قیامت

جن و انس اگر ہو سکے تم سے کہ نفوذ کرو اور بہاگو تم اقطار آسمان و زمین سے تو نفوذ کرو اور نفوذ نکر سکوگے مگر باعانت و قدرت خدا پس حضرت نے گریہ فرمایا راوی نے پوچہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور شیعہ آنکے اسوقت کہان ہونگے حضرتؑ نے فرمایا کہ مقام انکا چند مقام ہا سے بلند پر ہوگا کہ وہ مقام مشک سے خوشبوتر ہیں اور بالائی منبر ہای نور سے ہوگا حالانکہ لوگ محزون ہونگے اور ڈرتے ہونگے اور یہ حضرات خائف نہ ہونگے پس حضرت نے آیت یہ پڑہا کہ من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منہا یہ ہی کہ جو کوئی لاویگا کوئی حسنہ پس واسطے اسکی بہتر اسکی ہی اور یہ لوگ اس روز کی فزع سے امین ہین پہر حضرتؑ نے ارشاد فرمایا قسم خدا کی کہ حسنہ اس آیہ مین امیر المومنین علیہ السلام سے مراد ہی مطلب اٹہوان حشر وحوش کے بیان مین خدا فرماتا ہی واذا الوحوش حشرت یعنی جسوقت وحشی محشور ہوان اور مجمع البیان مین اس آیہ کی تفسیر مین لکہا ہی کہ حق تعالیٰ وحوش کو محشور فرمائیگا تاکہ انہین وہ چیزین کرامت فرماے کہ جسکے یہ مستحق ہین یعنی جو جو الم انہین دنیا مین پہونچی ہین اونکا عوض دیوے اور بعض وحوش کا بعض وحوش سے انتقام لے پس جسوقت ان حیوانات کو اس چیز کا کہ جسکو مستحق تہی عوض ملیگا تو بعد اسکے علما مین اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ جنکو عوض ملیگا ہمیشہ صاحب نعمت رہینگے اور احادیث معتبرہ مین طرق سنی و شیعہ سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ قیامت مین چار شخص سوار ہونگے مین براق پر سوار ہونگا اور اخی صالح ناقۂ خدا پر سوار ہونگے کہ اونکے قوم نے اسے پی کیا تہا اور بیٹی میری فاطمہ ناقۂ عضبا پر سوار ہوگی اور علی بن ابی طالب ایک ناقہ پر کہ ناقہاے بہشت مین سے ہوگا سوار ہونگے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہی کہ اپنے لئے اچہے جانورون کی قربانیان کرو کہ صراط پر یہی تمہاری مرکب ہونگی اور مروی ہی کہ غازیون نے دنیا مین جن گہوڑون پر سوار ہوکے جہاد کیا ہی وہی گہوڑے بہشت مین انکے مرکب ہونگے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ بہشت مین بہایم ہونگے مگر بلعم بن باعور کا الاغ اور حضرت صالح کا ناقہ اور حضرت یوسف کا بہیڑیا اور اصحاب کہف کا کتا اور اس باب مین حدیثین بکثرت وارد ہین پس ظاہر آیات و اخبار سے پایا جاتا ہی کہ جو ظلم وحوش پر واقع ہوے ہین انکی تدارک کے لئے وحوش بہی محشور ہونگے

مطلب حشر حیوانات و وحوش

مطلب بیان احوال اطفال مومنین بعد موت

ہونگی اور بعض حیوان بعض مصلحتونکی لیے زندہ کیے جاینگے اور بعضی حیوان مانند ناقۂ صالح وغیرہ کے جنکا ذکر ہو چکا ہے داخل بہشت ہونگے اور انکا داخل بہشت ہونا مکلفین کی ثواب و تعظیم میں داخل ہے اور محشور ہونا جمیع حیوانات کا اور عاقبت انکی کہ محشور ہونگے اخبار معتبرہ سے ظاہر نہیں ہے اسلیے اکثر متکلمین شیعہ مجمل کہتے ہیں اور متعرض تفصیل نہیں ہوتی اور باقی مکلفین کے باب میں مثل ملائکہ اور جن و شیاطین اختلاف نہیں ہے یہ سب محشور ہونگے اور کل ملائکہ داخل بہشت ہونگے اور شیاطین داخل جہنم ہونگے الا شاذ و نادر کہ جو ایمان لایا ہو جیسا کہ بعض روایات شاذہ سے ظاہر ہوتا ہے اور عاصیان جن داخل جہنم ہونگے اور مومنان جن بسبب اعمال صالحہ مثاب ہونگے لیکن اسباب میں اختلاف ہے کہ داخل بہشت ہونگے یا اعراف میں رہینگے اکثر کا اعتقاد یہ ہے کہ داخل بہشت ہونگے اور درجات انکے درجات بنی آدم سے پست تر ہونگے اور بعض علما فرماتے ہیں کہ ثواب انکا اعراف میں حاصل ہوگا مطلب نوان حشر اطفال و مجانین وغیرہ کے بیان میں جو اہل تقصیر میں لکھا ہے جاننا چاہیئے کہ اصحاب میں اس بات میں اختلاف نہیں ہے کہ اطفال مومنین اپنے پدروں کے ساتھ بہشت میں جاینگے اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہماری شیعون کے اطفال کو حضرت فاطمہ علیہا السلام تربیت فرماتی ہیں اور انہیں انکے پدروں کو قیامت میں بطور ہدیہ عنایت فرماینگی اور ابن بابویہ نے بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب کوئی طفل اطفال مومنین سے مرتا ہے تو ملکوت سموات پر منادی ندا کرتا ہے کہ فلان بیٹا فلان کا مر گیا اگر باپ یا مان یا عزیز مومن اس لڑکے کا مر گیا ہے تو اس لڑکیکو اُسے دیتے ہیں تا کہ بچے کو غذا دیوے والا حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا کو دیتے ہیں کہ حضرت اُسے غذا پہونچاتے رہیں یہانتک کہ باپ یا مان یا عزیز مومن اُسکا مری اُسوقت حضرت فاطمہ علیہا السلام اُس بچے کو اُسے دیدیتی ہیں اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حق تعالی اطفال مومنین کو حضرت ابراہیم و سارا کو دیتا ہے اور اس بچے کو یہ دونون بزرگوار اس درخت سے کہ جو بہشت میں ہے غذا پہونچاتے ہیں اور وہ درخت مثل پستانہای گاو پستان رکھتا ہے اور قصر مروارید میں ہیں روز قیامت ان بچوں کو لباس عمدہ پہناینگے اور خوشبو کرکے بطور ہدیہ انکے پدروں کو دینگے پس بچے اپنے پدروں کے ساتھ

بہشت مین بادشاہ ہونگے اور یہی معنی ہین قول خدا کی پس حضرت نے یہ آیہ پڑھا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ الخ اخوند ملا محمد باقر مجلسی رح فرماتے ہین ممکن ہی کہ بعض اطفال کو حضرت فاطمہ علیہا السلام تربیت کرین اور غذا دین اور بعض اطفال کو حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کو عنایت کرین اور پہلی حضرت فاطمہ علیہا السلام غذا دین اور بعد اسکی حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کو عنایت کرین اور اطفال کفار مین مذہب مسلمین مین اختلاف ہی مگر علمای شیعہ مین اختلاف نہین ہی علمای امامیہ فرماتے ہین کہ اطفال کفار بھی داخل جہنم نہ ہونگے اور اکثر کہتے ہین کہ داخل اعراف ہونگے اور کلینی اور ابن بابویہ اور اکثر محدثین شیعہ کا اعتقاد یہ ہی کہ حق تعالے قیامت مین اطفال کفار کو مکلف کریگا اور موافق اُس تکلیف کے جو مطیع ہوگا ثواب پائیگا اور جو عاصی ہو گا عتاب اُسپر کیا جائیگا اور موافق اُس مضمون کے بکثرت حدیثین وارد ہوئی ہین چنانچہ ابن بابویہ خصال مین بسند صحیح زرارہ سے روایت کرتے ہین اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جب قیامت ہوگی تو خداوند عالم پانچ شخصون پر اپنی حجت تمام کریگا ایک طفل دوسری وہ شخص کہ جو ایام جاہلیت مین ہوا اور ایام جاہلیت اُس زمانہ کو کہتے ہین کہ جو زمانہ ایک پیغمبر کے بعثت سے دوسری پیغمبر کی بعثت تک ہوتا ہی پس ایام جاہلیت مین بسبب غلبۂ اہل ضلالت بعض اشخاص پر حجت تمام نہوئی ہو وہ معذور ہونگے یا وہ شخص کہ ابتدای بعثت مین دین حق کو نہ سمجھا ہوا اور اُسپر حجت قائم نہ ہوئی ہو تیسری احمق کہ جو حق و باطل مین تمیز نہ کرسکے اور مستضعف ہو چوتھی دیوانہ کہ کچھہ نہ سمجھتا ہوا اور مکلف نہ ہوا اور پانچوین گونگا اور بہرا پس ان مین سے ہر ایک پر خدا حجت تمام کرے گا اور ایک پیغمبر کو مبعوث فرمائیگا اور ایک آگ اُنکے لیے روشن ہوگی اور ان لوگون سے وہ پیغمبر کہیگا کہ پروردگار تمہارا حکم فرماتا ہی کہ اس آگ مین داخل ہو جو کوئی اس آگ مین داخل ہوگا اُسپر وہ آگ سرد ہوجائیگی اور جو کہ حکم خدا نہ مانیگا وہ جہنم مین جائیگا مطلب دوم احوال میزان اور حساب اور سوال اور رد مظالم کے بیان مین تفصیل ان مطالب کی حق الیقین مین مذکور ہی خلاصہ اُن مضامین اور احادیث کا یہ ہی کہ جاننا چاہیے کہ درمیان مسلمانون کی حقیقت میزان مین اختلاف نہین ہوا اور قرآن مجید مین تصریح اسکی اکثر مقامات پر وارد ہی چنانچہ سورۂ اعراف

(مطلب • احوال میزان وحساب وسوال)

مین خداوند عالم فرماتا ہی - وَالْوَزْنُ یَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِینُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِینُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِینَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآیَاتِنَا یَظْلِمُونَ ۝ یعنی وزن اور تولنا اعمال کا روز قیامت مین حق ہی پس جسکی سنگین ہو ترازو ور وہ رستگار ہی اور جسکی سبک ہو ترازو پس یہی وہ لوگ کہ نقصان کیا ہی اپنی جانون کا بسبب اسکی کہ تھی ہماری آیات پر ستم کرنیوالے اور سورہ مومنین مین بھی اسی مضمون کی قریب ارشاد فرماتا ہی اور سورہ قارعہ مین بھی خفت اور ثقل موازین کو ارشاد کیا ہی پس اصل میزان مین کوئی شک نہین ہی اور انکار اسکا بالکلیہ کفر ہی لیکن اُسکے معنی مین اختلاف ہی اکثر مفسر اور متکلمین شیعہ و سُنی ان آیات کی ظاہر پر عمل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ خداوند عالم قیامت مین ایک ترازو نصب کریگا کہ وہ زبانہ رکھتی ہوگی اور دو پلہ بزرگ رکھتی ہوگی اور بندون کے اعمال اُس مین تولیگا حسنات کو ایک پلہ مین رکھیگا اور سیئات کو دوسرے پلہ مین رکھیگا اور علماے شیعہ و سُنی نے کیفیت وزن مین اختلاف بھی کیا ہی اسواسطے کہ اعمال عرض ہین وزن نہین رکھتے پس بعضی کہتے ہین کہ صحیفہ اعمال تولینگے اور بعضی کہتے ہین کہ اعمال مجسم ہوجاینگے اعمال حسنہ بصورت ہای خوب و نورانی مجسم ہوجاینگے اور اعمال بد بصورت تاریک و سیاہ مجسم ہوجاینگے اور یہ قول نہایت بعید ہی اور مذہب حق سے موافق نہین ہی البتہ قریب بعقل یہ امر ہی کہ مناسب اعمال و اقوال نیک و بد خداوند عالم [illegible] نیک و بد خلق فرماتا ہی کہ جس سے حسن و قبح اُن اعمال و اقوال کا دریافت ہوتا ہو اور اس باب مین بھی اختلاف ہی کہ آیا ترازو سبکے اعمال کی ایک ہی یا ہر شخص کی لیے ایک ترازو علیحدہ ہی بر فرض تقدیر کہ اگر کل اشخاص کی لیے ایک ہی ترازو ہی یا باعتبار عقائد اور اعمال اور اخلاق اور انواع افعال ترازوین متعدد ہین بہر کیف چونکہ تفصیل ان شقون کی معلوم نہین ہی ایمان اجمالی اس باب مین کافی ہی اور ایک جماعت متکلمین شیعہ و سُنی اسکے قائل ہین کہ میزان عدالت سے کنایہ ہی اور مقدار ثواب اور عقاب اعمال کا بروجہ عدالت ہونا مراد ہی اور بعض متکلمین کہتے ہین کہ اگر یہ شخص عدالت خدا کا اقرار رکھتا ہی تو احتیاج تولنے اور ترازو کی کیا ہی اور اگر اعتقاد عدالت کا نہین رکھتا ہی تو اس تولنے کو کب باور کریگا پس فائدہ اس تولنے مین نہین معلوم ہوتا اور موید اسکے وہ حدیث ہی کہ جسکو احتجاج مین ہشام بن الحکم سے روایت کیا ہی کہ ایک زندیق نے حضرت صادق علیہ السلام سے

میزان کا سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ اعمال جسم نہین ہین کہ سنگینی اور سُبکی رکہتی ہون اور تولنی کا محتاج وہ شخص ہی کہ جو شیا کا شمار اور سنگینی اور سُبکی نجانتا ہو اور خدا پر کوئی چیز مخفی نہین ہی اُسنی پوچھا کہ پس میزان کی کیا معنی ہین حضرت نے فرمایا کہ میزان سی عدل مراد ہی اوس نے پوچھا یا حضرت اس آیہ کی کیا معنی ہین کہ خدا فرماتا ہی جسکی سنگین ہو موازین اوسکا حضرت نے فرمایا یعنی عمل خیر زیادہ ہو اور کلینی اور ابن بابویہ بسند معتبر ہشام بن سالم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت صادق علیہ السلام سی آیہ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ کے معنی دریافت کئی گئی حضرت نے فرمایا کہ موازین انبیا اور اوصیا علیہم السلام ہین اخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ بسبب وجوہ عقلیہ ظاہر معنی آیات سی دست بردار ہونا نچاہئی لیکن چونکہ اس باب مین روایتین مختلف ہین تو اصل میزان کا اعتقاد کرنا چاہئی اور اسکے معنی علم ائمہ علیہم السلام پر محول کرنا چاہئی اور ان روایات مختلفہ مین ایک روایت کی مضمون کا یقین ہو جانا مشکل ہی

بیان حساب اور سوال اور حکم مظالم عباد

آیتین اور حدیثین اس باب مین بکثرت ہین اور ایمان انکا مجملاً واجب ہی اور آیات متعددہ مین وارد ہوا ہی کہ خدا سریع الحساب ہی اور اسرع الحاسبین ہی اور حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ میری طرف ہی بازگشت کل مخلوق کی اور مجہپر ہی حساب انکا اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ حق تعالی حساب خلائق ایک چشم زدن مین دیگا اور دوسرے روایت مین وارد ہی کہ جتنی دیر مین ایک گوسفند کا دودھ دوہا جاتا ہی اتنی دیر مین حق تعالی حساب خلائق سی فارغ ہوگا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ خدا کو حساب ایک شخص کا دوسر کی حساب کی وجہ سی مشغول نہین کرتا جسطرح کہ اُسکو روزی دینا ایک کا دوسری کی روزی دینی سی مشغول نہین کرتا اور ابن بابویہ نے رسالہ عقائد مین لکہا ہی کہ اعتقاد میرا حساب اور میزان مین یہ ہی کہ یہ سب حق ہین اور بعض کی طرف خدا خود متوجہ ہوتا ہی اور بعض کو اپنی حجتون یعنی انبیا اور اوصیا پر چہوڑ دیتا ہی پس حساب انبیا اور ائمہ کا خود خدا کرتا ہی اور ہر ایک پیغمبر اپنی اوصیا کا حساب کرتا ہی اور اوصیا امتون کی حساب کے متولی ہوتے ہین اور خدا انبیا کا گواہ ہی اور سب رسول اوصیا کے گواہ ہین اور ائمہ مخلوقات کے گواہ ہین اور کلینی نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اہل شرک کی لئی ترازو نہ نصب

بیان حساب اور سوال اور حکم مظالم عباد

نہین ہوتین اور دیوان اعمال نہین کھولی جاتے انکو فوج فوج جہنم مین لیجاتی ہین اور منصب ہونا میزان کا اور
نشر اور دیوان اعمال اہل اسلام کیلئے ہوتے ہین اور علی بن ابراہیم اور ابن بابویہ او شیخ طوسی بسند ہای معتبر
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ بندہ اپنی جگہ سے خدا کے سامنے سے دو قدم حرکت نہ کریگا
تا اینکہ اس سے چار خصلتون کا سوال کیا جائیگا ایک تو اسکے عمر کا کہ کس چیز مین فانی کی دوسری اسکے جسد کا اور
جوانی کا کہ کس چیز مین کہنہ کی تیسری اسکے مال کا کہ کہان سے پیدا کیا اور کس چیز مین خرچ کیا ہے چوتھی اہلبیت
کی محبت کا اور ابن بابویہ بسند معتبر روایت کرتے ہین کہ اس روایت کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ جب روز قیامت
ہوگا تو بندہ مومن کو حساب کیلیے ٹھہرائینگے کہ وہ دونون اہل بہشت سے ہونگے ایک فقیر ہوگا دوسرا غنی
فقیر کہیگا پروردگارا تونے مجھے کسلیے ٹھہرایا ہے قسم مجکو تیری عزت کی کہ تو جانتا ہے کہ تونے مجھے کوئی حکومت
و ولایت نہین دی تھی کہ مین اس ولایت مین عدالت کرتا اور مجکو تونے مال بھی زیادہ نہ دیا تھا کہ حق تیرا
اس مین واجب ہوتا کہ مین نے وہ حق دیا یا نہ دیا اور تونے مجھے میری روزی بھی بقدر میری کفایت
کے عنایت کی تھی پس خداوند جلیل فرمائیگا کہ بندہ میرا سچ کہتا ہے اسے چھوڑ دو کہ داخل بہشت ہو اور
وہ غنی عرصۂ محشر مین اسقدر ٹھہرا رہیگا کہ اسسے اس مقدار مین پسینہ جاری ہوگا کہ اگر چالیس اونٹ پئین
تو وہ پسینہ انکے لیے کافی ہو بعد اسکے وہ داخل بہشت ہوگا اور وہ فقیر کہیگا کہ تجھے کس چیز نے قید کیا تھا
غنی جواب دیگا طول حساب نے ایک چیز بعد دوسری چیز کی تقصیرات سے ظاہر ہوتی تھی اور خدا
اس تقصیر کو عفو فرماتا تھا یہانتک کہ حق تعالے نے مجکو اپنی رحمت سے گھیر لیا اور توابین مین ملحق کیا پس
وہ غنی کہیگا کہ تو کون ہے فقیر جواب دیگا مین وہی فقیر ہون جو محشر مین تیرے ساتھ حاضر تھا غنی کہیگا
کہ نعیم بہشت نے تجکو ایسا تغیر دیا ہے کہ مین نے تجھے نہ پہچانا اور کئی سند و کتب سے منقول ہے کہ جسکا بندے سے
پہلے سوال کیا جائیگا محبت اہلبیت علیہم السلام ہے اور شیخ طوسی حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
کرتے ہین کہ حضرت نے ارشاد فرمایا جب روز قیامت ہوگا تو خدا ہمکو ہمارے شیعون کی حساب پر معین
فرمائیگا پس جنھون نے جو گناہ خدا کے کیے ہونگے ہم خدا سے سوال کرینگے کہ ہماری خاطر سے بخشدے اور جو کچھ
حق ہمارا انپر ہوگا ہم بخشدینگے بعد اسکے حضرت نے یہ آیہ پڑھی اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ

اور عیاشی نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے اس آیہ کی تفسیر میں ان السمع و البصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا ارشاد فرمایا یعنی کان سے سوال کرینگے اون چیزون کا کہ جو ان کانون نے سنی ہین اور آنکھ سے ان چیزون کا کہ جو اس آنکھ نے دیکھی ہین اور دل سے اون چیزون کا کہ دل نے جن چیزون کا اعتقاد کیا ہے اور کلینی و برقی بسند ہای صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ تین چیزین ہین کہ بندۂ مومن سے اُسکا حساب نکیا جائیگا وہ کھانا کہ جو کہاوے اور وہ پوشاک کہ جو پہنے اور وہ زوجۂ صالحہ کہ جسکے یہ شخص اعانت کرے اور بسبب اُس زوجہ کے اپنی نفس کی حفاظت فعل حرام سے کرے کلینی نے حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ جس روایت کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو خدا لوگون کو قبرون سے عریان او سیاہ برہنہ اور بے ریش اور بے عیب مثل روز تولد ایک صحرا مین محشور فرمائے گا اور ملائکہ اون کو ہانکینگے یہانتک کہ عقبۂ حشر مین کھڑے ہون اور لوگ ازدحام کرینگے اور ایک دوسرے پر سوار ہونگے اور ملائکہ نہین اوس عقبہ سے آگے نہ بڑھنے دینگے پھر سانس ان سب کی پھولنے لگی اور پسینا ان کا بکثرت جاری ہوگا اور نالہ و گریہ انکا بلند ہوگا یہ پہلا ہول ہے اہوال روز قیامت سے پس ایک فرشتہ خدا آواز دیگا کہ سب سنینگے بعد اسکے آوازین انکی پست اور آنکھین خاشع ہونگی اور بدن انکے لرزنے لگینگے اور دل انکے خوفناک ہونگے اور یہ لوگ اپنے سرون کو اوس آواز کی طرف بلند کرینگے پھر خداوند حاکم عادل انکو آواز دیگا کہ مین ہون وہ خدا کہ سوا میرے کوئی خدا نہین ہے اور مین حاکم اور عادل ہون اور ظلم نہین کرتا اور آج مین تم مین بعدالت حکم کرتا ہون اور حق ضعیف قوی سے لیتا ہون اور لوگون کی مظلمی حسنات اور سئیات سے بدلتا ہون اور مظلومون کے عفو کرنے پر ثواب عطا کرتا ہون اور آج اُس عقبہ سے کوئی ظالم کہ اوسکے ذمہ کسی قسم کا مظلمہ ہو نجات نہ پائے گا مگر یہ کہ مظلوم اوس مظلمہ کو بخشدے اور مین اوس مظلوم کو اس مظلمہ بخشنے کی عوض مین ثواب عطا کرونگا پس تم مین ایک دوسرے کا دامن گیر ہوا اور جسنے دنیا مین جس شخص پر ظلم کیا ہو وہ مظلوم ظالم سے اپنا تدارک طلب کرے مین تمہارا گواہ ہون اور میری گواہی کافی ہے اوسوقت مظلوم دوڑینگے اور

ظالمون کو پیدا کرینگے اور شدت و دراز تک یہ سب ایسی کیفیت مین رہینگی پھر حال انکا شدید تر اور پسینہ انکا بلند تر
ہوگا اور دوسری روایت مین وارد ہی کہ پسینہ انکی منھ تک آئیگا اور فریاد و فغان برپا ہوگی اور اکثر مظلوم
یہ آرزو کرینگے کہ اپنی مظالم سی درگذرین اور اس عقبہ سی نجات پائین پس ایک منادی ندا کریگا کہ خاموش رہو
اور اپنی پروردگار کی ندا سنو جب یہ خاموش ہونگی تو آواز آئیگی کہ خدا فرماتا ہی اگر تم چاہتی ہو کہ اس عقبہ سی
نجات ملی تو ایک دوسری کی مظلمی کو بخشدو اور اگر نہین بخشتی تو مین تمسی تمہاری مظلمون کا مطالبہ کرتا ہون
پس اکثر مظلوم شاد ہونگی اور باین امید کہ اس شدت سی نجات پائین اپنی مظلمی بخشدینگے اور بعض مظلوم
کہینگے کہ پروردگار ہماری مظلمی اس سی عظیم تر و بزرگ تر ہین کہ ہم انہین بخشدین اوسوقت رضوان خازن
بہشت کو آواز آئیگی کہ ایک قصر نقرہ قصرہای جنت الفردوس سی بانواع نعمات ظرفہای طلا و نقرہ
و حور العین و غلمان سی آراستہ کرکی مظلومون کو دکہا پس ایک منادی خدا کی طرف سی ندا کریگا کہ اے گروہ
خلائق سر بلند کرو اور اس قصر کو دیکہو جب لوگ نظر کرینگی تو ہر ایک آرزو کریگا کہ کاش یہ قصر مجہی عطا
کیا جاتی اوسوقت منادی ندا کریگا کہ یہ قصر اوس شخص کا ہی جو کسی مومن کا مظلمہ بخشدی پس بعض شخص اپنی
اپنی مظلمی عفو کردینگے اور اوس عقبہ سی نجات پائینگے مگر کچہہ لوگ باقی رہجائینگے کہ وہ عفو نہ کرینگے پھر حق تعالی
فرمائیگا کہ میری بہشت مین وہ شخص داخل نہین ہوتا کہ جسکی ذمہ کسی مسلمان کا مظلمہ ہو یہانتک کہ وہ مظلمہ
وقت حساب اوس سی لیا جاوی اے گروہ خلائق مستعد حساب ہو پھر ان سبکو راہ دیجائیگی تا کہ عرصہ حساب
مین نزدیک عرش الٰہی حاضر ہون اوسوقت دیوان کہولی جائینگے اور ترازوین نصب ہونگی اور پیغمبر
اور ائمہ کہ گواہ خلق ہین اور ہر ایک امام اپنی اہل زمانہ کی گواہی دیگا کہ انہین امر الٰہی پہ سبب توقف
کیا ہی اور انہین خدا سی کس شی کی طلب ہی بعد اسکے ایک مرد قریش نے عرض کی یا بن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ اگر کسی مومن کو کسی کافر سی مظلمی کا مطالبہ ہو تو وہ مومن اوس کافر سی کس چیز کا خواہان ہوگا
حالانکہ وہ کافر اہل جہنم سی ہی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اوس مسلم کی گناہ موافق اوس مظلمہ کے اندازہ
کئی جائینگے اور اوس کافر کو بسبب اوس مظلمی یا بسبب اوس گناہ مسلم کے زیادہ تر عذاب کیا جائیگا سائل
نے عرض کی کہ اگر کسی مسلم کا مظلمہ کسی دوسری مسلم پر ہو تو اوس مسلم سی وہ مظلمہ کیونکر لیا جائیگا حضرت

نے فرمایا کہ حسنات ظالم سے بقدر حق مظلوم حسنات لی جائینگی اور وہ حسنات مظلوم پر اضافہ کیے جائینگے سائل نے
پوچھا کہ اگر ظالم حسنات نہ رکھتا ہو تو کیا کرینگے حضرت نے فرمایا گناہان مظلوم موافق مظلمہ کی لیکر گناہان
ظالم پر بڑہا دیے جائینگے مولف کہتا ہے کہ آیات و اخبار سے حقیقت اصل حساب و سوال بروز قیامت متیقن اور معلوم
ہے مگر خصوصیت انکی کہ آیا کس شخص سے سوال کرینگے اور کسکو بےحساب بہشت یا جہنم میں لیجائینگے متیقن نہین ہے
اور یہ بھی معلوم نہین ہے کہ کس چیز کا سوال اور حساب کیا جائیگا اسواسطے کہ اخبار اس باب مین مختلف ہین
اور اعتقاد اجمالی کافی ہے اور جاننا چاہیے کہ عریان محشور ہونے اور لباس پہنے ہوئے مبعوث ہونے کی
باب مین احادیث مختلف وارد ہین بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ عریان محشور ہونگے چنانچہ حدیث
فاطمہ بنت اسد اسی مضمون پر دلالت کرتی ہے اور بعض احادیث مین وارد ہے کہ کفن پہنے ہوئے محشور
ہونگے مطلب گیارہوان سوال انبیا اور شہادت شہدا اور ناموں کو داہنے اور بائین ہاتھ مین
دینے اور بعض کیفیت ہول قیامت کی بیان مین حق الیقین مین تفسیر علی بن ابراہیم سے بسند کالصحیح حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیہ کی تفسیر مین روایت کی ہے ھٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصَّادِقِیْنَ صِدْقُھُمْ
یعنی وہ روز ہے کہ نفع دیتی ہے سچ کہنے والونکو راست گوئی انکی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ جب روز قیامت ہوگا لوگ حساب کے لئے حاضر ہونگے اور ہولہای قیامت مین وارد ہونگے اور عرصہ
حساب مین بعد مشقت بسیار پہونچینگے پس ان سبکو قریب عرش خدا کے کھڑا کرینگے اور خدا ان سے خطاب
فرمائیگا جو شخص کہ پہلے طلب ہوگا اوسی اسطرح کی آواز سے طلب کرینگے کہ وہ آواز تمام خلائق سے
اور جنہین کہ پہلے طلب کیا جائے گا وہ محمد بن عبداللہ پیغمبر قرشی عربی ہونگے اور وہ عرش خدا کی داہنی
طرف کھڑے ہونگے پھر علی ابن ابی طالب کو بلائین گے اور وہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی بائین طرف کھڑے ہونگے بعد اسکے سب ائمہ مع کل امت بلائینگے اور حضرت امیر المومنین علیہ
السلام کے بائین طرف کھڑے ہونگے پس ہر پیغمبر مع اپنی امت کی اول انبیا سے آخر انبیا تک آئینگے
اور عرش کی بائین طرف کھڑے ہونگی پس پہلی سوال کے لئے قلم طلب ہوگا وہ آئیگا اور بصورت
انسان عرش خدا کی برابر کھڑا ہوگا پھر خدا اوس سے سوال کرے گا کہ جو کچھ مین نے تجھکو وحی سے

مطلب گیارہوان

۱۲۶

الہام کیا تھا اوسی تو نی تحریر کیا قلم کہیگا ہان ای پروردگار میری تو جانتا ہی کہ مین نی لکہا جو کچہہ تو نی حکم فرمایا خدا
ارشاد کریگا کہ تیری اسبات کی کون گواہی دیگا قلم کہیگا پروردگارا کوئی مخلوق تیری راز پر سوا تیری مطلع نہین
ہوسکتا تھا خدا فرمائےگا کہ تو نی اپنی حجت تمام کی پہر لوح کو طلب کریگا اور اسی طرح سوال فرمائیگا لوح عرض
کریگی کہ ہان پروردگارا جو کچہہ قلم نے مجہپر تحریر کیا تہا اوسکو مین نی اسرافیل کو پہنچا دیا پہر اسرافیل بلائی جائیگی
وہ بصورت آدمی آئینگے اور قلم و لوح کی پاس کہڑی ہونگی بعد اسکی پہر خدا فرمائےگا کہ لوح نی جو کچہہ کہ قلم نے اوسپر
وحی سی تحریر کیا تھا وہ اوسنی تجہی پہونچا دیا اسرافیل جواب دینگی ہان پروردگارا مین نے اوسی جبرئیل کو پہونچایا
اسوقت جبرئیل بلائی جائینگے وہ آئینگے اور پہلوی اسرافیل مین کہڑی ہونگی پہر خدا فرمائےگا کہ آیا اسرافیل نے
جو کچہہ اوسی پہونچایا تہا وہ تجہی پہونچایا وہ عرض کرینگے ہان پروردگارا مین نے اوسی سب تیری پیغمبرونکو جو کچہہ تیرا حکم
مجہے پہنچایا تہا پہنچا دیا اور ادا کی رسالت تیری ہر پیغمبر اور ہر رسول سی کردی اور جمیع وحیہاے ورحکمتین اور
کتابین تیری انکو پہونچا دین اور آخر مین پیغمبر رسالت و وحی اور حکمت و علم و کتاب و کلام تیرا پہونچایا
محمد بن عبد اللہ قرشی عربی کو کہ وہ تیری حبیب ہین بعد اسکے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ جس کا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ پہلی جسی فرزندان آدم سی سوال کے لئی طلب کرینگے وہ محمد بن عبد اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین خدا او نہین اپنی عرش کے قریب جگہہ دیگا اور اسروز کسیکی قرب و منزلت
خدا کے نزدیک مثل اونکے نہوگی پہر خدا اونسے خطاب فرمائےگا کہ آیا جبرئیل نے تمکو جو کچہہ مین نے
وحی کی تہی اور جو کچہہ تمہارے پاس کتاب و حکمت و علم سے بہیجا تہا پہنچایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہینگے ہان اے پروردگار میرے جبرئیل نے یہ سب چیزین پہنچائین بعد اسکی حق تعالی محمد مصطفی سی
ارشاد کرےگا کہ آیا وہ امور جو تمکو جبرئیل نی پہنچائی ہتین تم نے اپنی امت کو پہنچا دی حضرت کہینگے ہان
پروردگارا مین نے اپنی امت کو پہونچا دی اور مین نے تیری راہ مین جہاد کیا پہر حق تعالے فرمائیگا
کہ تیری ان امور کی کون گواہی دیگا حضرت کہین گے پروردگارا تو میری تبلیغ رسالت کا
شاہد ہی اور ملائکہ تیری اور میری امت کے بندگان نیک گواہ ہین لیکن میری لئی تیری گواہی کافی
ہے پہر ملائکہ بلائی جائینگے اور حضرت کی تبلیغ رسالت کی گواہی دینگی پہر امت محمد صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم طلب کی جائیگی اور سب سے سوال کیا جائے گا کیا آیا محمد نے تمکو رسالت میری پہونچائی
اور کتاب اور حکمت اور علم میرا انہین تعلیم کیا وہ سب حضرت کی تبلیغ رسالت اور کتاب اور تعلیم
حکمت و علم کی گواہی دینگے پھر خدا فرمائے گا اے محمد مصطفی آیا تمنے بعد اپنی اُمت مین کسیکو
اپنا خلیفہ اور جانشین کیا تھا کہ میرے حکمت و علم سے قیام باحکام کرے اور میری کتاب کا مفسر ہو
اور تمنے امور دین بعد تمہارے تمہاری اُمت مین اختلاف ہوا وسے بیان کردے اور زمین پر
میری حجت اور میرا خلیفہ ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہینگے اے پروردگار مین نے اپنی اُمت
مین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو کہ بہائی میرا اور وزیر میرا اور وصی میرا اور بہتر میری اُمت
کا تھا خلیفہ کیا اور مین نے اوسے اپنی حیات مین اپنی اُمت کی لئے نصب کیا تاکہ نشانہ راہ ہدایت
ہو اور مین نے اطاعت علی کی لئے اپنی اُمت کو مامور کیا اور علی کو اپنی اُمت پر اپنا خلیفہ اور
اور اونکا امام قرار دیا تاکہ میری اُمت تا روز قیامت علی کی متابعت کرے بعد اسکے علی بن ابی طالب
علیہ السلام کو بلائینگے اور اونسے پوچھینگے کہ آیا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہین وصیت کی
تہی اور اپنی اُمت پر تمہین اپنا خلیفہ کروا تا تھا اور اپنے حیات مین تمہین نصب کیا تھا کہ تم نشانہ
راہ ہدایت ہو اور بعد اوسکے وفات کے اوسکی قائم مقام ہو اوسوقت جناب امیر علیہ السلام
کہینگے ہان اے پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نے مجہے وصیت کی تہی اور مجہکو اپنی اُمت مین خلیفہ
کیا تھا اور جب تو نے محمد صلعم کو اپنے پاس بلایا تو اونکی اُمت نے میری خلافت کا انکار کیا اور
مجہسے مکر کیا اور مجہکو ضعیف کیا اور نزدیک تھا کہ مجہے قتل کرین اور مجہے ترک کرکے اوس
شخص کو اختیار کیا کہ جسے کسی قسم کا استحقاق خلافت نہ تھا اور میری بات نہ سنی اور اطاعت
میرے حکم کی نہ کی بعد اسکے مین نے تیری فرمانے سے امت بد سے قتال اختیار کیا یہانتک کہ
اشقیاء اُمت نے مجہکو قتل کیا بعد اسکے علی علیہ السلام سے خدا فرمائے گا آیا بعد اپنی اُمت محمد
مین تمنے کوئی حجت اور کوئی خلیفہ زمین پر چہوڑا تاکہ وہ لوگون کو میرے دین کی طرف ہدایت
کرے اور میری راہ رضا کی طرف طلب کرے علی علیہ السلام عرض کرینگے ہان اے پروردگار

میری مین نے حسن اپنے پسر کو کہ وہ تیری پیغمبر کا نواسا تھا اوسے اپنا وصی کیا تہا اوسوقت امام حسن کو بلائینگے اور وہی سوال کرینگے کہ جو علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کیا تہا اسی طرح ایک امام بعد ایک امام کے طلب کیا جائیگا اور حجت اوسکے اوسکی اہل زمانہ پر تمام کیجائیگی پہر حق تعالی عذر انکا قبول فرمائیگا اور حجت اونکی جائز رکہیگا اوسوقت خدا فرمائیگا کہ یہ وہ دن ہی کہ سچون کو سچ کہنا نفع بخشتا ہی اور عیاشی نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب روز قیامت ہوگا تو ہر شخص کو اوسکا نامہ دینگے اور کہینگے اس نامہ کو پڑہو بعد اسکے حق تعالے اوسکے دل مین جمیع افعال کہ جو اوسنے زندگی مین کئے ہین مثل نگاہ کرنے اور بات کہنے اور قدم اوٹہانے کی اس طرح القا فرمائیگا کہ اس شخص کو وہ افعال اس نہج پر معلوم ہونگے کہ مین نے ابہی کئے ہین اوسوقت یہ شخص کہیگا وای ہو مجہپر اس نامہ نے میری کسی گناہ صغیرہ و کبیرہ کو نہین چہوڑا مگر یہ کہ سب گناہون کو شمار کرلیا مولف کہتا ہی کتاب مذکور مین گواہی دینا اعضا وغیرہ کا اور نامہ بہشت مین جانے کا دہنے ہاتہ مین دینا اور دوزخ مین جانے کا بائین ہاتہ مین دینا نہایت بسط سے لکہا ہے بلحاظ اختصار ترک کیا گیا مطلب بارہوان وسیلہ اور لوای حمد اور حوض کوثر اور شفاعت اور کل منازل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت علیہم السلام کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہے کہ احادیث شیعہ و سنی کی ان سب چیزون کے باب مین متواتر ہین بلکہ یہ سب امور ضروریات دین سے ہین اور ایمان لانا اون سب پر واجب ہی خصوصاً حوض کوثر اور شفاعت اکبر پر ایمان لانا ضرور لازم ہے کلینی اور ابن بابویہ اور علی بن ابراہیم اور کل محدثین نے بسندہای صحیح و معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسوقت خدا سے میرے لئے سوال کرو تو وسیلہ کا سوال کرو اصحاب نے پوچہا وسیلہ کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا بہشت مین میرے لئے ایک درجہ ہی کہ وہ ہزار پایہ رکہتا ہے اور ایک پایہ سے دوسری پایہ تک اتنی مسافت ہے کہ اوس مسافت کو اسپ نجیب عربی ایک مہینہ مین تیز دوڑ کر طے کرے اور بعض پایہ اوسکے زبرجد کے ہین اور

بعض موتی کے ہین اور بعض جواہر ہای قسم دیگر کے ہونگے اور بعض سونے کی اور بعض چاندی کی
اور بعض عود کے اور بعض مشک کی اور بعض عنبر کے اور بعض نور کے ہونگے پس اوسکو بروز قیامت
لائینگے اور سب پیغمبرون کے درجون کی پاس نصب کرینگے اور وہ اون درجون مین ممتاز ہوگا
جس طرح کہ چاند ستارون مین ممتاز ہی اوس روز کوئی پیغمبر اور کوئی شہید اور کوئی صدیق باقی
نہ رہیگا مگر یہ کہ کہیگا خوشا حال اوس شخص کا کہ جسکے لئے یہ درجہ ہی پس ایک منادی سب پیغمبرون
اور صدیقون اور شہیدون کو اور مومنون کو ندا کریگا آگاہ ہو یہ درجہ محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کا ہے بعد اسکے حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ مین اوس روز پوشاک نور پہنے ہون گا اور
تاج پادشاہی اور اکلیل کرامت میری سر پر ہوگا اور علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے
آگے آگے چلین گے اور لوا اور علم میرا اونکے ہاتھ مین ہوگا اور وہ لوای حمد ہی اور اوس
لوا پر لکہا ہوگا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَلْمُفْلِحُوْنَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ بِاللّٰہِ جسوقت ہم پیغمبرون
کی طرف سی گذرینگے تو پیغمبر کہینگے کہ گویا یہ دو ملک ہین کہ ہم انہین نہین پہچانتے اور جب
ملائکہ کی طرف سے گذرینگے تو وہ کہینگے کہ گویا یہ دو پیغمبر مرسل ہین یہانتک کہ مین منبر پر جاؤنگا
اور بعد میرے علی منبر پر آئینگے جب مین منبر کے درجۂ اعلی پر پہونچونگا تو علی ایک پایہ مجہسی پست
تر کہڑے ہونگے اور علم میرا اونکے ہاتھ مین ہوگا پہر جمیع پیغمبر اور مومنین ہماری طرف سر بلند
کرینگے اور ہماری طرف دیکہینگے اور کہینگے خوشا حال ان دونو بندون کا کہ یہ دونو خدا کی نزدیک
کسقدر گرامی اور مکرم ہین پس ایک منادی خدا کی طرف سی ندا کریگا کہ سب پیغمبر اور جمیع خلائق
سنین کہ یہ حبیب میرا ہی محمدؐ اور یہ ولی میرا ہی علی بن ابی طالب علیہ السلام خوشا حال اوس شخص
کا جو اسے دوست رکہے اور وای اوس شخص پر کہ اسی دشمن رکہے اور اوسپر جہوٹ باندہے پہر
حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اوس روز قیامت مین کوئی شخص باقی نہ رہیگا
کہ تجہکو دوست رکہتا ہو مگر یہ کہ راحت پائیگا اور اس ندا سے منہ اوسکا سفید اور دل اوسکا
شاد ہوگا اور کوئی شخص اون لوگون مین سی باقی نہ رہیگا کہ اوسنے تجہسی دشمنی کی ہو یا تجہسی لڑا ہو

یا تیری امامت کا انکار کیا ہوگا یہ کہ موہنہ ان سب کی سیاہ ہونگے اور پاؤن اونکے کانپینگے اس حالت
مین دو ملک جانب رب علی سے میری طرف آئینگے ایک رضوان خازن بہشت اور دوسرا مالک خازن جہنم
پھر رضوان میرے پاس آئیگا اور مجھے سلام کریگا اور کہیگا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
مین اوسکے سلام کا جواب دونگا اور کہونگا اے ملک خوشبو اور خوش رو اور گرامی اپنے پروردگار
کے نزدیک تو کون ہے وہ عرض کریگا کہ مین رضوان خازن بہشت ہون مجکو میرے پروردگار
نے حکم فرمایا ہے کہ مین آپ کی خدمت مین بہشت کی کنجیان حاضر کرون اے محمد مصطفےٰ اسے لے
لیجئے مین کہونگا مین نے اپنے پروردگار کی طرف سے قبول کیا اور حمد کرتا ہون مین اوسکا اس
نعمت پر کہ جو اوسنے مجھے عنایت فرمائے ان کنجیون کو میرے بھائی علی بن ابی طالب علیہ السلام
کو دیدے رضوان وہ کنجیان علی علیہ السلام کو دیگا اور پھر جائیگا بعد اسکے میرے پاس مالک
خازن جہنم آئیگا اور کہیگا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ مین کہونگا عَلَیْکَ السَّلَامُ
اے ملک کسقدر منکر ہے دیکھنا تیرا اور قبیح ہے موہنہ تیرا تو کون ہے وہ عرض کریگا مین مالک
خازن جہنم ہون مجکو میرے پروردگار نے حکم فرمایا ہے کہ مین کلید ہای جہنم آپ کی خدمت مین
حاضر کرون مین کہونگا کہ مین نے اپنے پروردگار سے یہ عطیہ قبول کیا اور اوسکے لئے حمد و ستایش
مخصوص ہے بسبب اسکے کہ اوسنے میری نسبت انعام فرمایا اور مجھے اوس نعمت کی وجہ سے
اورون پر فضیلت کرامت فرمائی ان کنجیون کو بھائی میرے علی بن ابی طالب علیہ السلام کو
دیدو مالک وہ کنجیان علی علیہ السلام کو دیگا اور پھر جائیگا بعد اسکے علی علیہ السلام مع
کلید ہاے بہشت و جہنم آئینگے یہانتک کہ تنہائی جہنم پر بیٹھین گے اور مہار اوسکی ہاتھ مین لین گے
اسوقت کہ نالہ اوسکا بلند ہوگا اور حرارت اوسکی انتہا کی ہوگی اور شرارے اوسکی بلند ہونگے جہنم
آواز دیگا کہ یا علی علیہ السلام مجھپر سے مرور کر جائیے کہ آپ کا نور میرے زبانی کو بجھاے دیتا ہے
علی علیہ السلام کہینگے قرار لے کہ آج کے دن تجھکو میری اطاعت کرنا لازم ہے بعد اسکے فوج فوج لوگ
آئینگے اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کہینگے کہ اسے چھوڑ دے کہ یہ میرا دوست ہے اور اسے لے

کہ یہ بیرا دشمن ہے پس اُسر ورجہنم غلام سے زیادہ اطاعت علی علیہ السلام کے کرے گا اگر علی چاہینگے گا
اوسکو اپنے دہنی طرف لیجائے گا اور اگر چاہے گا بائین طرف لیجائیگا اسواسطے کہ تقسیم کرنے والا
بہشت و دوزخ کا اوس روز علی ہے اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ جب قیامت ہوگی تو محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ کو بلائینگے اور ایک حلہ گلرنگ اونہین
پہنائینگے اور اونہین عرش کے دہنی طرف مقیم کرینگے پھر حضرت ابراہیم کو بلائینگے اور اُنہین ایک حلہ
سفید پہنائینگے اور عرش کے بائین طرف ٹھہرائینگے پھر حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کو طلب کرینگے
اور اونہین ایک حلہ گلرنگ پہنائینگے اور دہنی طرف حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
جگہ دینگے پھر حضرت اسمعیل کو طلب کرینگے اور ایک حلہ سفید اونہین پہنائینگے اور اونہین حضرت
ابراہیم کی بائین طرف جگہ دینگے پھر حضرت امام حسن علیہ السلام کو طلب کرینگے اور ایک حلہ
گلرنگ پہنائینگے اور اونہین حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی دہنی طرف مقیم کرینگے پھر حضرت
امام حسین کو طلب کرینگے اور اونہین امام حسن علیہ السلام کی دہنی طرف جگہ دینگے اور اسی طرح
سب آئمہ علیہم السلام کو طلب کرینگے اور حلہ ہاے گلرنگ پہنائینگے اور ہر ایک کو ترتیب جگہ
دینگے پھر اُنکے شیعون کو طلب کرینگے اور اُنکے آئمہ کے سامنے متوقف کرینگے پھر حضرت فاطمہ
علیہا السلام اور سب عورتین اونکے اولاد مین سے اور اونکی شیعون مین سے طلب ہونگے اور
سب بے حساب داخل بہشت ہونگے پھر منادی خدا کی طرف سے عرش پر اور افق اعلیٰ سے آواز
دے گا کہ خوب پدر ہے پدر تیرا یا محمد صلعم اور وہ ابراہیم علیہ السلام ہے اور خوب بھائی ہے بھائی
تیرا اور وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے اور خوب دو نواسی ہین تیرے حسن اور حسین علیہما
السلام اور خوب جنین ہے جنین تیرا کہ شکم فاطمہ مین شہید ہوا اور وہ محسن ہے اور پیشوا ہیں
ہین امام ہدایت کنندہ تیری ذریت سے فلان اور فلان اور جمیع آئمہ کا تا حضرت قائم
علیہم السلام نام لیگا اور خوب شیعہ ہین تیرے اور خوب آئمہ ہین تیرے بہ تحقیق کہ محمد اور
وصی محمد اور محمد کے نواسے اور کل آئمہ ذریت محمد کے فائز اور رستگار ہین پس حکم کرے گا

کہ سبکو بہشت میں لیجاتے ہیں چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ جو کہ دور کیا جاوے آتش جہنم سے اور داخل کیا
جاسے بہشت میں پس فائز ہوا ہی سعادت ابدی سے اور امالی اور خصال میں ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس شادان و خوشحال
آئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ خداوند علی اعلی آپ کو اور علی کو سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی
محمد میرا پیغمبر رحمت ہی اور علی میرا برپا دارندہ حجت ہی میں اوس شخص کو معذب نہ کرونگا کہ جو
علی سے موالات و دوستی رکہتا ہو اگرچہ اوسنے میری معصیت کی ہو اور اوس شخص پر رحم نکرونگا
کہ جسنے علی سے دشمنی کی ہو اگرچہ وہ میری اطاعت کرے پھر حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
نے فرمایا کہ جبرئیل روز قیامت لواء حمد لیے ہوے میرے پاس آئینگے اور لواء حمد ستر شقہ
رکہتا ہے کہ ہر ایک شقہ آفتاب اور ماہتاب سے وسیع تر ہی اور میں ایک کرسی پر کرسی ہای رضوان
اور ایک منبر پر منبرہای قدس و خوشنودی خدا کی بیٹہا ہونگا پس میں اوس علم کو لونگا اور علی بن
ابی طالب کو دونگا یہ سنکے عمر اوچہلا اور حضرت کے سامنے آیا اور کہا یا رسول اللہ کسطرح سے علی
کو اوس علم کے اوٹہانے کی طاقت ہو گی کہ اوس علم کے ستر شقہ ہونگے اور ہر شقہ آفتاب و ماہتاب
سے بزرگتر ہوگا حضرت متغض ہوے اور فرمایا کہ جب روز قیامت ہو گا تو خدا علی کو مثل
قوت جبرئیل کے طاقت کرامت فرماے گا اور مثل نور آدم کے نور اور مثل حلم رضوان کے حلم
اور مثل جمال یوسف جمال اور قریب صدای داؤد کے آواز عنایت کرے گا اور اگر یہ نہوتا
کہ داؤد خطیب اہل بہشت ہونگے تو ہر آئینہ علی کو مثل اونکے آواز عطا کرتا اور علی اوّل ہے
اون شخصوں میں کہ جو اشخاص چشمہ سلسبیل و زنجبیل سے سیراب ہونگے اور علی کے اور
اوسکے شیعوں کے نزدیک وہ منزلت ہے کہ جو لوگ گذشتہ اور آیندہ ہیں اوس منزلت
کی آرزو کرینگے بیان حوض کوثر حق الیقین میں مذکور ہی کہ سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ
اور اکثر علما بطریق متعددہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ امت میری حوض کوثر پر مع سات رایتون کے جمع وارد ہوگی

بیان حوض کوثر

پہلی رایت عجل ہے یعنی ابوبکر پس مین اوٹہون گا اور ہاتھ اوسکا پکڑون گا جب ہاتھ میرا اوسکو ساتھہ پہونچیگا رنگ اوسکا سیاہ ہو جائے گا اور پاؤن اوسکے کانپنے لگین گے اور دل اور کلیجہ اور اکثر اعضا اوسکے مضطرب ہونگے اور جو لوگ اوسکے شریک ہونگے اونکا بہی یہی حال ہو جائیگا اسوقت مین کہونگا کہ وہی بزرگ ہین کہ جنہین مین نے تم لوگون مین چہوڑا تہا میری خلافت کو کسطرح ادا کیا وہ کہینگے کہ ہمنے قرآن مجید کی تکذیب کی اور اوسے پہاڑ ڈالا اور اہلبیت پیغمبر پر ظلم کیا اور حق اونکا غصب کیا مین اونسے کہونگا کہ بائین طرف جاؤ پس یہ سب پیاسے اور بدحال جانب شمال کے کہ مقام عذاب و نکال ہے اپنے کالے منہہ لیکے چلے جائینگے اور ایک قطرہ کوثر سے بہرہ مند نہ ہونگے پہر مجہہ پر اس امت کے فرعون یعنے عمر کی رایت مع اکثر امت وارد ہوگے اور یہ گروہ بہرحون ہی ابوذر نے عرض کی بہرحون سے مقصود راہ گم کردہ ہین حضرت نے فرمایا بلکہ اونہون نے دین کو فاسد اور حق کو روکش و باطل کیا ہی اور یہ وہ گروہ ہین کہ دنیا کے لیے غضبناک و رضامند ہوتے ہین اور سخط و عداوت انکی محض واسطے دنیا کے ہے جب مین اس شخص کا ہاتھ پکڑون گا تو رنگ اوسکا سیاہ ہو جائے گا اور پاؤن اوسکے کانپنے لگین گے اور دل اوسکا دہڑکنے لگے گا اور اوسکے اصحاب کے بہی مثل اوسی کی حالت ہو جائیگی پس مین اونسے پوچہون گا کہ تم نے ثقلین سے کیا کیا وہ کہین گے ثقل بزرگ کو ہمنے دروغ سے نسبت دی اور پارہ پارہ کیا اور ثقل کوچک سے جنگ کی اور اونکو قتل کیا مین کہونگا کہ تم بہی طرف شمال اپنے یارون کے پیچہے جاؤ پس یہ بہی پیاسے محروم اپنے کالے موہنہ لے کے چلے جائینگے اور ایک قطرہ آب کوثر سے سیراب نہ ہونگے پہر رایت ہامان آئیگی اور ہامان سے مراد عثمان ہے کہ وہ پچاس ہزار آدمی کا میری امت سے امام ہوگا اور احوال انکا اور سوال و جواب انکا اسی طرح ہوگا پہر رایت مخدج آئے گا یعنی سرگروہ خوارج اور وہ ستر ہزار آدمیون کا میری امت مین سے پیشوا ہوگا اور حال انکا بہی اوسی طرح ہوگا پہر مجہپر امیر مومنان کی رایت وارد ہوگی کہ کہینچنے والا اوس جماعت کا جو

اوس رایت کی ہمراہ ہونگی علی بن ابی طالب ہین اور چہری اون سبکی سفید اور ہاتھ پاؤن اونکے نورانی
ہونگے اور جب مین اوٹھونگا اور ہاتھ اونکا پکڑونگا موونہہ اونکا اور اونکے اصحاب کا سفید اور نورانی
ہوگا پس مین اونسے پوچھونگا کہ تمنے میرے بعد ثقلین سے کیا کیا وہ کہینگے ہم نے ثقل بزرگ کے
تصدیق اور متابعت کی اور ثقل کوچک کی معاونت اور یاری کی اور اونکے دشمنون سے قتال
کیا پس مین کہونگا آؤ اور آب کوثر سے سیراب ہوا وسوقت وہ سب ایکبار اوس پانی سے پئین گے
کہ بعد اسکے ہرگز تشنہ نہ ہونگے اور امام اونکے مانند آفتاب تابان ہونگے اور موونہہ بعض لوگون کی
ان مین سے مانند ماہ کامل ہونگے اور بعضونکی مانند ستارۂ درخشان ہونگے جسوقت ابوذر نے اس
حدیث کو حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے عرض کیا تو مقداد نے بھی گواہی دی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح فرمایا تھا مولف کہتا ہی کہ خبر حوض کوثر کتب مخالفین سے بھی
ثابت ہی چنانچہ مسلم نے اپنے صحیح مین انس سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ ایک نہر ہے کہ پروردگار نے میری لئی اوس نہر پر خیر کثیر کا وعدہ فرمایا ہے
اور وہ حوض مخصوص میرے لئی ہی اوس نہر پر روز قیامت میرے امت وارد ہوگی اور ظرف
اوس نہر کی موافق عدد ستارہای آسمان ہین پھر ایک جماعت کو میری امت سے میرے سامنے
سے کھینچ لیجاینگے مین کہونگا پروردگارا یہ میری امت سے ہین جواب مین کہا جاوے گا تو نہین
جانتا کہ اونہون نے بعد تیرے کیا بدعتین کین پھر کتاب حق الیقین مین مذکور ہے کہ احادیث
متواترہ مین طرق شیعہ وسنی سے یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ سورۂ انا اعطیناک الکوثر مین کوثر
سے مراد حوض کوثر ہے اور اہلسنت عائشہ اور ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ کوثر بہشت مین ایک
نہر ہی اور ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ جب سورۂ کوثر نازل ہوا تو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ منبر پر تشریف لے گئی اور حضرت نے یہ سورۂ لوگون کو سنایا جب منبر سے اوتری تو لوگون
نے کہا یا رسول اللہ خدا نے کوثر جو آپ کو عطا کیا ہی وہ کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ کوثر ایک
نہر ہے بہشت مین شیر سے سفید تر اور تیر سے راست تر اور اوسکے کنارے یاقوت اور موتی

کے قبہ ہین اوس نہر پہ مرغ سبز کہ جو وارد ہوتے ہین گردنین اونکی مثل گردنہائے شتران خراسان کے
ہین اصحاب نے عرض کی وہ مرغ کسقدر خوشنما ہین حضرت نے فرمایا آیا تم چاہتے ہو کہ مین تمہین
اس سے بہتر مژدہ سناؤن اصحاب نے عرض کی ہان یا رسول اللہ فرمایا جو کوئی اوس مرغ کو کھاوے
اور اوس پانی مین سے پئے تو خوشنودی خدا پہ فائز ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت ہی کہ حوض کوثر بہشت مین ایک نہر ہی کہ خدا نے اپنے پیغمبر کو اونکے پسر ابراہیم کے عوض
مین عنایت فرمائے ہی اور ابن قولویہ کامل الزیارۃ مین بسند معتبر مسمع بن کردین سے روایت
کرتے ہین کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کے دل مین ہماری مصیبت کی وجہ
سے درد پیدا ہوتا ہے تو وہ شخص مرنے کے وقت فرحناک ہوتا ہی اور وہ فرحت اوس سی نہین
زائل ہوتی یہانتک کہ حوض کوثر پہ ہمسے ملاقات کرے اور جسوقت کہ ہمارا دوست حوض کوثر پہ
وارد ہوتا ہے تو اوسکے ورود سے حوض کوثر کو فرح و سرور حاصل ہوتا ہے اور ہمارے دوست
کو حوض کوثر ہر قسم کی غذا سے متلذذ کرتا ہے اور نہین چاہتا کہ اس مقام سے دوسرے مقام
پہ جاوے اے مسمع جو شخص کہ حوض کوثر سے ایکبار سیراب ہو تو کبھی پیاسا نہ ہوگا اور بعد اسکے
تعب تشنگی مین مبتلا نہ ہوگا اور آب کوثر سردی مین مثل کافور کے ہے اور بو مین مثل بوے
مشک اور ذائقہ مین مثل ذائقہ زنجبیل کے ہے اور شہد سے شیرین تر اور مسکہ سے نرم تر اور آب
دیدہ سے صاف تر اور عنبر سے خوشبو تر ہے اور آب کوثر چشمہ تسنیم بہشت سی نکلتا ہی اور بہشت
کے تمام نہرون پر جاری ہوتا ہی اور سنگ ریزہ ہای مروارید و یاقوت پہ مرور کرتا ہی اور گرد اوسکے
ستارہ ہای آسمان سے زیادہ پیالہ ہای پر تکلف رکھے ہین اور بوی خوش اوسکے ہزار برس
کی راہ سی معلوم ہوتی ہے اور قدح اوسکی چاندی اور سونے اور جواہر ہاے زنگارنگ
کے ہین جو شخص آب کوثر سے پیتا ہی اوسے ہر طرح کی خوشبو محسوس ہوتی ہے یہانتک کہ وہ
شخص کہتا ہے کہ اگر مجھے اسے مقام پہ چھوڑ دین تو بہتر تھا مین اسکے عوض مین دوسری چیز
کا طالب نہین ہون اور اوسپر کردین تو بھی اونہین مین سے ہوگا جو لوگ حوض کوثر سے سیراب

اور جو انکھ کہ ہماری مصیبت پر روئیگی البتہ وہ آنکھ حوض کوثر کی دیکھنی سے خوشحال و شاد ہوگی اور حوض کوثر سے ہماری دوستونکو سیراب کیا جاتا ہی موافق ہماری محبت اور متابعت کی انہین لذت حاصل ہوتی ہی پس جس شخص کی محبت ہمسی بیشتر ہی لذت بھی اسکی زیادہ تر ہوگی اور حوض کوثر پر امیر المومنین علیہ السلام موکل ہین انکی دست مبارک مین چوب درخت عوسج کا ایک عصا ہوگا اور دوسری روایت مین ہی کہ درخت طوبی کا عصا ہوگا کہ ہماری دشمنونکو حضرت اس عصا طوبی سے ہٹائینگی ایک شخص ہماری دشمنونمین سے کہیگا کہ مین دنیا مین اقرار شہادتین رکھتا تھا حضرت فرمائینگی کہ تو اپنی امام ابوبکر یا عمر یا عثمان کی پاس جا اور اوس سے سوال کر تا کہ وہ تیری شفاعت کرے وہ کہے گا جس امام کو آپ ارشاد فرماتے ہین اوسنے مجھے چھوڑ دیا حضرت تشنیع فرمائینگے کہ پھر اوس شخص کی طرف جا کہ جسکو تو امام جانتا تھا اور اوسی تمام خلق پر ترجیح دیتا تھا اور اوسی ہی سے سوال کر کہ وہ تیری شفاعت کرے کہ جو تیرے نزدیک بہترین خلق تھا اس لیئے کہ بہترین خلق کی شفاعت رد نہین ہوتی وہ کہے گا بسبب تشنگی مین ہلاک ہوتا ہون حضرت فرمائینگے خدا تیری تشنگی زیادہ کرے سمع نے عرض کی فدا ہون مین آپ پر آپ کے دشمن کو کس طرح قدرت ہوگی کہ وہ حوض کوثر تک جا سکے حالانکہ حوض کوثر تک اور اشخاص نہ جا سکین گے حضرت نے ارشاد فرمایا اسکا یہ سبب ہی کہ وہ شخص اعمال قبیحہ سے پرہیزگار ہوگا اور جب وقت ہم اہلبیت کا ذکر اوسکے سامنے کیا جائے گا تو وہ ہمین نا سزا کہے گا اور چند امور کا تارک ہوگا اور لوگ ان امور پر ہماری نسبت مین بسبب گستاخی جرأت کرتے ہونگے وہ اپنے تئین باز رکھے گا لیکن اس شخص سے یہ امور جو ظہور مین آئین گے ہماری محبت کی وجہ سے اور ہم اہلبیت کی رعایت کی سبب سے نہ ہونگے بلکہ باعث اسکا سعی عبادت باطلہ مین ہوگی

اور دل اوسکا منافق ہوگا اور نیت اوسکی مستلزم نصب عداوت اہلبیت اور متابعت دشمنان اہلبیت ہوگی اور ابوبکر و عمر کو سب آدمیون پر مقدم رکھے گا اسی وجہ سے قریب حوض کوثر آئیگا اور محروم پھر جائے گا بیان شفاعت

بیان شفاعت حق الیقین مین اخوند مجلسی تحریر فرماتے ہین جاننا چاہیئے کہ مسلمانون مین اس امر مین اختلاف نہین ہے اور یہ امر ضروری اسلام سے ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بروز قیامت اپنی امت بلکہ جمیع امتون کے شفاعت فرمائینگے

اور بعض تفصیلات شفاعت مین اختلاف ہی اور علماء امامیہ مین اسباب مین اختلاف نہین ہے
کہ شفاعت فساق شیعہ کی لئی ہوگی اگرچہ اونہون نے گناہان کبیرہ کئے ہون اور شفاعت حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئی مخصوص نہین ہی بلکہ فاطمہ زہرا اور آئمہ ہدی صلوات اللہ
علیہم بھی اجازت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شیعون کی شفاعت کرینگے اور
احادیث متعددہ سی ثابت ہوتا ہی کہ علماء وصلحای شیعہ بھی شفاعت کرینگے اور تفصیل ان مطالب
کے حق الیقین مین مذکور ہے **مطلب تیرھوان** صراط کی بیان مین حق الیقین مین مسطور
ہے کہ ضروریات دین مین سے یہ بھی امر ہی کہ صراط کے ہونے کا ایمان لانا لازم ہے اور صراط
ایک پل ہے کہ وہی جہنم پر کشیدہ ہی جبتک کوئی اوس پل سی نہین گذرتا داخل بہشت نہین ہوتا
اور روایات معتبرہ شیعہ اور سنی مین وارد ہوا ہی کہ صراط بال سے باریک تر اور شمشیر سی برندہ
تر اور آگ سے گرم تر ہی اور مومنان خالص بآسانی مانند برق جہندہ صراط سے گذر جاینگے
اور بعض بدشواری گذرینگے لیکن نجات پاینگے اور بعض اوسکے عقبات سے جہنم مین گرینگے
اور صراط آخرت نمونہ صراط مستقیم دنیا ہی کہ وہ دین حق اور راہ ولایت اور متابعت جناب
امیرالمومنین علیہ السلام اور حضرات آئمہ معصومین ہی جو دنیا مین اس صراط سے برخلاف ہوا
ہی اور منحرف ہوا ہی یا اوسنے باطل کی طرف گفتار یا کردار مین توجہ کی ہے تو اوسی عقبہ مین صراط
آخرت پر اوسکے پاؤن لغزش کرینگے اور جہنم مین گریگا اور صراط مستقیم سورہ حمد مین انہین دونون
شرائط کی طرف اشارہ ہی اور معانی الاخبار مین منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام سے
کیفیت صراط پوچھی حضرت نے فرمایا کہ وہ راہ معرفت خدا کی ہی اور صراط مین دو ہین صراط دنیا
اور صراط آخرت صراط دنیا وہ امام ہے کہ اطاعت اوسکی فرض واجب ہی جسنے کہ اوسے دنیا مین
پہچانا اور اوسکی پیروی کی وہ شخص بے دغدغہ صراط آخرت سی کہ پل جہنم ہے گذر جائے گا اور
جسنے کہ اوسے دنیا مین نہ پہچانا قدم اوسکا صراط آخرت پر لغزش کرے گا اور جہنم مین گریگا
تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین صراط مستقیم کی تفسیر مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم

مطلب تیرہوان صراط کے بیان مین

دنیا یہ ہی کہ حق ائمہ علیہم السلام مین غلو نکرے اور اونکی اطاعت مین تقصیر نہ کری اور دین حق پہ مستقیم
رہی اور باطل کی طرف خواہش نہ کرے اور صراط آخرت مومنونکی راہ بہشت ہی مومنین اوس راہ بہشت
سے جہنم وغیرہ کی طرف عدول نہین کرتے اور شیخ نے مجالس مین بطریق اہلسنت انس سے روایت
کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو صراط کو جہنم پر نصب
کرینگے نہ گذرے گا اوسپر سے مگر وہ شخص کہ نامہ رخصتی رکھتا ہوگا کہ جسمین ولایت علی ابن ابی طالب
علیہ السلام مرقوم ہوگی اور قول خدا وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ سے یہ مراد
ہے کہ باز رکھو اونکو تحقیق کہ یہ سوال کئے گئے ہین ولایت علی ابن ابی طالبؑ سے اور تفسیر حضرت امام
حسن عسکری علیہ السلام مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب خدا
جمیع خلایق کو مبعوث کرے گا تو ایک منادی پروردگار کی طرف سے زیر عرش خدا ندا کرے گا
کہ گروہ خلائق اپنے آنکھیں بند کرو تاکہ فاطمہ علیہا السلام دختر محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ
کہ سیدہ نساء العالمین ہے صراط سے گذرے پس محمدؐ اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور آئمہ طاہرین
کے سوا کہ یہ حضرات جناب سیدہ کے محرم ہین تمام خلایق اپنی آنکھین بند کرینگے اور جسوقت
جناب سیدہ داخل بہشت ہونگے تو ایک جامہ اون حضرت کا صراط پر کھنچا ہوگا کہ ایک سرا اوسکا
اون حضرت کے دست مبارک مین ہوگا اور دوسرا سر اعرصات قیامت مین رہے گا پس
منادی پروردگار کی طرف سے ندا کرے گا اے دوستان فاطمہ علیہا السلام ہر ایک تم مین سے
ایک ایک رشتہ رشتہ ہاسے جامہ سیدہ زنان عالمیان تمام لے پس کوئی شخص دوستان جناب
فاطمہ مین سے باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ ہر ایک ایک ایک تار مین اون تارون مین سے لپٹ جائیگا
یہانتک کہ تین ہزار گروہ سے زیادہ اوس جامہ سے لپٹین گے کہ ہر ایک گروہ دس لاکھ آدمیون
کا ہوگا اور بسبب برکت جناب فاطمہ علیہا السلام وہ سب آتش جہنم سے نجات پائینگے
مولف کہتا ہی کہ جسقدر واجبات خدا اور امر ونہی خدا ہین اوسی قدر عقبہ صراط پر احادیث
سے بھی ثابت ہوتے ہین جس نے جس واجبات خدا یا امر ونہی خدا مین تقصیر کی ہے بیدرنہ

حشر اوس عقیدہ پہ رو گا جائیگا اور وہ احادیث کہ جن مین تفصیل سکی ہی بخیال اختصار نہین لکھی گئی

مطلب چودھوان حقیقت اور حیقت بہشت و دوزخ کی بیان مین حق الیقین مین مذکور ہے

جاننا چاہیے کہ اقرار کرنا بہشت و دوزخ جسمانی کا جس طرح کہ تصریح آیات و اخبار متواترہ مین وارد ہوا ہے واجب ہی اور ضروریات دین اسلام سی ہی اور جو شخص کہ مطلقاً بہشت و دوزخ کا انکار کرے مانند ملاحدہ یا بہشت و دوزخ کے تاویل کرے مانند فلاسفہ تو بیشک وہ کافر ہی اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر ابو الصلت ہروی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مین نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ یا ابن رسول اللہ کیفیت بہشت اور آتش جہنم سی مجھی مطلع فرمایئے کہ آیا اس زمانے مین پیدا ہو چکے ہین یا نہین حضرت نے فرمایا کہ ہان پیدا ہو چکے ہین چنانچہ شب معراج رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل بہشت ہوی تھی اور حضرت نے جہنم کو بھی ملاحظہ فرمایا تھا مین نے عرض کی کہ ایک جماعت کہتی ہی کہ بہشت و دوزخ مقدر ہوے ہین ابھی پیدا نہین ہوے حضرت نے فرمایا یہ لوگ ہمسی نہین ہین اور ہم اُن مین سی نہین ہین جس وقت کوئی شخص بہشت و دوزخ کے پیدا ہونے کا انکار کرے تو وہ تکذیب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہی اور ہماری تکذیب کرتا ہی اور سے ہماری ولایت سے بہرہ نہین ہی وہ شخص جہنم مین مخلد ہوگا اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ بہشت و دوزخ کے پیدا ہونے کی یہ دلیل ہی کہ خدا فرماتا ہی عِندَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَى یعنی نزدیک سدرۃ المنتہی کے ہی کہ وہ ماوای مومنان ہی اور سدرۃ المنتہی آسمان ہفتم مین ہی اور بہشت بھی وہیں جگہہ ہے اور خصال مین ابن عباس سی روایت کی ہی کہ دو یہودی آئے اونہون نے حضرت امیر المومنین سے چند سوال کئے اور اون سوالون مین یہ بھی پوچھا کہ بہشت کہان ہی اور جہنم کہان ہی حضرت نے فرمایا بہشت آسمان مین ہی اور جہنم زمین مین ہی اونہون نے پوچھا کہ سبعہ کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ جہنم کے سات دروازے ہین کہ ایک دوسرے کے موافق ہی اونہون نے پوچھا ثمانیہ کیا چیز ہے فرمایا کہ وہ بہشت کے آٹھ دروازے ہین اور ابن بابویہ نے کتاب صفات الشیعہ مین حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو شخص اقرار کرے

(مطلب چودھوان حقیقت بہشت و دوزخ)

سوال یہودی

(مطلب پندرہوان اوصاف و صفات بہشت مین)

رجعت اور متعہ اور حج تمتع کا اور ایمان لانے معراج اور سوال قبر اور حوض اور شفاعت اور خلق بہشت و جہنم اور صراط اور میزان اور بعث و نشور اور جزع اور حساب کا وہ مومن ہی حقا اور ہم اہلبیتؑ کے شیعہ ہین یہی ہے مطلب پندرہوان اون صفتونکے بیان مین کہ جو صفتین کہ آیات و اخبار مین بہشت کے لئے وارد ہوئے ہین اور اعتقاد اون کا لازم ہی کتاب حق الیقین مین مذکور ہی کہ جاننا چاہیے کہ بہشت دار البقا اور سلامتی ہی اور باجماع امت بہشت مین موت نہین ہی اور بہشت مین اندہا ہونا اور بہرہ ہونا اور بہرے اور بیماری اور درد و آفت و مرض اور ہم و غم و الم نہین ہوتا اور فقیری اور احتیاج اور واماندگی نہین ہی اور جس شی کی نفس خواہش کرے اور آنکہین جس سے لذت اوٹہائین آدمی کے لئے حاصل ہی اور بہشت دار خلود ہی اور پاکون اور نیکوکارون کی منزل ہی اوس مین بغض و عداوت اور حسد و نزاع اور جدل نہین ہے اور جسکو جو کچھ خدا نے عطا کیا ہے وہ اوسپر راضی ہے اوسسے زیادہ مرتبہ کی آرزو نہین کرتا اور بعض علما لکہتے ہین کہ صاحبان مرتبۂ اعلی ارباب مرتبۂ ادنے کے دیکہنے کو آتے ہین اور ارباب مرتبۂ ادنے صاحبان مرتبۂ اعلے کے دیکہنے کو نہین جاتے کہ مبادا مرتبہ اونکا اونکے نظر مین پست نہو اور عیش اونکا منغص ہو اور یہ امر ضرور نہین ہے اسواسطے کہ ممکن ہی کہ خدا اونکو اپنے مرتبہ پر راضی رکہتا ہو کہ آرزو اور خواہش مرتبۂ اعلے کے نہ کرین اور اہل بہشت بول و غائط و کثافت سے بری ہین بلکہ پسینہ بہی اہل بہشت کا خوشبو ہوتا ہی اور اہل بہشت کی عورتین حیض و نفاس اور استحاضہ و ولادت اور بول و غائط اور رشک و حسد اور عداوت و بدی اور اخلاق مذموم نہین رکہتین اور ازواج مطہرہ کی تفسیر مین یہی عورتین مقصود ہین اور روشنی بہشت کی آفتاب اور ستارون سے نہین ہے اور ہمیشہ اندازہ اوس ہوا کے ہوا چلتی ہی کہ جب طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک چلا کرتے ہی اور ظل ممدود کو اسی سے تفسیر کرتے ہین اور شراب دنیا مستی اور درد سر و بول اور قی اور تلخی اور متلی رکہتی ہی اور لغو اور فحش اور گالیان اوسکی لوازمات سے ہین اور شراب بہشت ان باتون مین سے کوئی بات نہین رکہتی اور شراب دنیا کی لذت سے بہتر ہے

زیادہ لذت رکھتی ہی اور منزلین بہشت کی اکثر غرفی ہین اسواسطے کہ لذت نہرون اور پھولون اور
سبزی کی سیر کی غرفون مین بیشتر ہوتی ہی اور غرفہای دنیا مین یہ عیب ہی کہ دشواری اور
احتیاج اوترنے کی ہوتی ہے اور اہل بہشت کو احتیاج اوترنے کی نہین ہے اگرچاہین تو باسانی
اوتر سکتی ہین اور مروی ہے کہ بہشت کی نہرین زمین کے گڑہی مین نہین ہین بلکہ بلند ہوتے
ہین اور جسطرح اہل بہشت چاہتے ہین مکانون مین اور غرفون اور درختون کے نیچے جاری ہوتی
ہین اور ابن بابویہ رحمہ اللہ من لایحضرہ اور امالی مین عبداللہ بن علی سے روایت کرتے ہین
کہ عبداللہ بن علی نے بیان کیا کہ مین شہر مصر مین خدمت بلال موذن جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین پہونچا مین نے اونسے وصف بنای بہشت پوچھا اونہون نے کہا کہ مین نے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی کہ حصار بہشت کی ایک اینٹ سونے کی اور
ایک چاندی اور ایک یاقوت کی ہے اور بجای گارے کے مشک خالص صرف کیا گیا ہی
اور کنگری اوس حصار کے یاقوت سُرخ اور یاقوت سبز اور یاقوت زرد کے ہین مین نے پوچھا
کہ دروازے اوس حصار کے کس چیز کے ہین انھون نے کہا کہ دروازے اوسکے مختلف ہین
باب الرحمۃ یاقوت سُرخ کا ہی مین نے کہا حلقہ اوس دروازے کا کس چیز کا ہی کہا کہ باب الصبر
چھوٹا ہی اور اوس مین ایک پٹ یاقوت سُرخ کا ہی اور وہ حلقہ نہین رکھتا اور باب الشکر یاقوت
سفید کا ہے اور وہ دو مصرع یعنے دو پٹ رکھتا ہی اور درمیان ان دو نو پٹون کا پانچسو
برس کی راہ رکھتا ہی اور اِس دروازے مین سے ایک آواز آتی ہے کہ خداوندا میرے اہلکو
میری طرف لا مین نے کہا آیا دروازہ باتین کرتا ہی اونہون نے جواب دیا ہان خدا نے اسکو
گویا کیا ہے اور باب بلا یاقوت زرد کا ہے اور اِس دروازے مین ایک پٹ ہی اور بہت کم
لوگ ہین جو اِس دروازے سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ بزرگ ہے پس اوس دروازے
سے خدا کے بندگان نیک کہ اہل زہد و ورع سے ہین داخل بہشت ہونگے اور وہ لوگ خدا
کی طرف رغبت کرنے والے اور خدا سے انس رکھنے والے ہین جب داخل بہشت ہون گے

تو کشتیون مین بیٹھکر آب صاف کی دو نہرون مین سیر کرینگے اور وہ کشتیان یاقوت کی ہونگی اور
جس چیز سے اون کشتیون کو حرکت دینگی وہ موتیون کی ہوگی اور اون کشتیون پر نور کی فرشتے بیٹھے
ہونگے کہ پوشاکین اونکی سبز ہونگی مین نے کہا کہ آیا نور سے سبز ہونگی اونہون نے بیان کیا کہ
پوشاکین سبز ہونگی اور اون مین نور پروردگار عالمیان کی نور سے ہوگا یہ لوگ نہر کی دونو طرف
سیر کرینگے مین نے کہا اوس نہر کا نام کیا ہی اونہون نے کہا جنۃ الماوی مین نے کہا آیا درمیان
مین اس بہشت کے کوئی اور بہشت ہی اونہون نے کہا ہان جنت عدن اور وہ بہشتون کی وسط
مین ہی اور حصار اوسکا یاقوت سرخ کا ہی اور سنگریزی اوسکی موتیون کی ہین مین نے کہا درمیان
مین اوس بہشت کے کوئی اور بہشت بھی ہی اونہون نے کہا ہان جنت الفردوس ہی اور حصار اوسکا
نور سے ہی اور غرفی اوسکے نور پروردگار عالمیان کی ہین اور روایت مین وارد ہوا ہے
کہ زنان اہل بہشت آپس مین ہاتھ پکڑکے ایسی آوازون سے گاتے ہین کہ مثل اونکے خلائق نے
نہ سنی ہونگی وہ کہتے ہین کہ ہم ہین راضیات کہ خشم مین نہین آتے ہم ہین اقامت کرنے والے
کہ ہرگز حرکت نہین کرتے ہم ہین خیرات حسان اور اپنی شوہرون کے دوست حورین
جب یہ باتین کہینگے تو زنان دنیا اونکے جواب مین کہینگے ہم ہین نماز پڑھنے والے اور تمنی نماز
نہین پڑھی ہم ہین روزہ رکھنے والے اور تمنی روزہ نہین رکھا اور ہم ہین وضو کرنے والے اور
تمنے وضو نہین کیا اور ہم ہین تصدقات کرنے والے اور تمنے تصدق نہین کیا اوس وقت زنان
دنیا اونپر غالب ہوجائینگے اور ابن بابویہ ابن عباس سی روایت کرتے ہین کہ حلقہ دروازہ
بہشت کا یاقوت سرخ کا ہی اور سونے کے صفحون پر لٹکتا ہی جب وہ حلقہ صفحہ پر پڑتا ہی تو صدا
دیتا ہی کہ یا علی اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہی کہ نصرانی شامی نے حضرت امام محمد باقر سے
پوچھا کہ اہل بہشت طعام کہاتے ہین اور فضلہ نہین جدا ہوتا نظیر اسکی دنیا مین کیا ہی حضرت
نے فرمایا نظیر اسکی بچہ ہی کہ شکم مادر مین جو کچھ مان اوسکی کہاتی ہی وہ بھی کہاتا ہی اور فضلہ نہین
کرتا اور ابن بابویہ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ بہشت مین ایک

درخت ہی کہ اوسکی چوٹی سی حلہ نکلتی ہین اور اوسکے جڑ سے گھوڑی مع زین و لگام یالدار نکلتی ہین
کہ لید اور پیشاب نہین کرتے اور دوستان خدا اوپر سوار ہوتے ہین اور وہ بہشت مین انہی راکب
کے ساتھ جس جگہ منظور ہوتا ہی پرواز کرتے ہین پس وہ لوگ جو اُن سے پست تر ہین کہتے ہین کہ
اے پروردگار ہمارے کونسا عمل اسکا باعث ہوا ہی کہ یہ تیری بندی اس مرتبہ پر پہونچے ہین خدا
فرماتا ہی کہ یہ راتون کو عبادت مین کہڑے ہوتے تھے اور نہ سوتے تھے اور دنون کو روزہ رکھتے
تھے اور کچھ نہ کہاتے تھے اور میری دشمنون سی جہاد کرتے تھے اور ڈرتے تھے اور تصدق دیتے تھے
اور بخل نہ کرتے تھے اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے بسند کالصحیح روایت
کی ہی کہ طوبی بہشت مین ایک درخت ہی کہ جڑ اوسکی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی دولت
سرا مین ہی اور ہر شیعہ کی قصر مین ایک ایک شاخ اوسکی شاخون مین سی پہنچی ہی اور ہر پتا اوسکا
ایک امت پر سایہ کرتا ہے اور حضرت نے فرمایا کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت
فاطمہ علیہا السلام کی بہت بوسی لیتے تھے عائشہ کو برا معلوم ہوا اوسنے کہا زن شوہر دار کی
تم کس لئے بوسی لیتے ہو حضرت نے فرمایا ای عائشہ شب معراج مین داخل بہشت ہوا جبرئیل مجھکو
درخت طوبی کے قریب لے گئی اور اوسکا میوہ مجھکو دیا مین نے اوسے کہایا بعد اسکے خدا نے
اوس میوہ کو میری پشت مین پانی کردیا جب مین زمین پر آیا تو خدیجہ سے مین نے مقاربت
کی اوسی فاطمہ کا حمل ہوا اب جسوقت مین فاطمہ کے بوسی لیتا ہون تو مجھے سیدہ سے بوی درخت
طوبی کے معلوم ہوتی ہے اور علی بن ابراہیم نے بسند کالصحیح حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت کی ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ ہر روز جمعہ مومنین بہشت مین نعمات زیادہ ہوتے ہین
اور وہ حدیث طولانی ہی آخر اوسکا یہ ہی کہ راوی نے کہا کہ مین آپ پر فدا ہون مین چاہتا
ہون آپ سی ایک امر دریافت کرون لیکن مجھی شرم مانع ہوتی ہی حضرت نے فرمایا سوال کر
اوسنے کہا آیا بہشت مین غنا اور سرود بھی ہوگا حضرت نے فرمایا بتحقیق کہ بہشت مین ایک
درخت ہی کہ خدا بہشت کی ہواؤن کو حکم فرمائے گا کہ چلین پس اوس درخت سے انواع

و اقسام کی صدائین ظاہر ہونگی کہ خلائق نے اوس خوبی کی ساتھ کوئی ساز و نغمہ ہرگز نہ سنا ہوگا
پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ عوض ہی اون لوگون کی لئی کہ جنہون نے دنیا مین خوف خدا سی غنا کا
سننا ترک کیا تھا اور ابن بابویہ نے خصال مین جابر سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ در بہشت پر دو ہزار برس قبل از خلقت آسمان و زمین لکھا ہی لا الٰہ
الا اللّٰہ محمدٌ رسول اللّٰہ علیٌّ اخو رسول اللّٰہ ❋ اور متعدد روایات
مین وارد ہوا ہی کہ روز زفاف حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا جبرئیل اور میکائیل کئی ہزار فرشتون
سے بہشت مین حاضر ہوئی خدا نے درخت طوبی کو حکم فرمایا کہ انپر حلہ اور سندس اور استبرق اور مروارید
اور زمرد اور یاقوت اور عطر بہشت نثار کرا اور خدا نے مہر مین حضرت فاطمہ علیہا السلام کی طوبی
کو عطا فرمایا اور اوسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی دولت سرا مین قرار دیا اور کتاب
اختصاص مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ داخل بہشت
ہوی تم میری رحمت سی اور نجات پائی تمنی آگ سی بسبب میری عفو کی اور تقسیم کرو بہشت
کو درمیان اپنے موافق اپنے عمل کے اپنی عزت کی قسم ہی کہ تمکو نازل کرتا ہون مین دار خلود و دار
کرامت مین اور جب تم داخل بہشت ہوگی تو قد تمہارا مثل قد حضرت آدم ہوگا کہ وہ ساٹھ ذراع
تھا اور جوانی تمہاری مثل حضرت عیسیٰ کی جوانی کی ہوگی کہ وہ تینتیس ۳۳ برس ہین اور زبان تمہاری
مثل زبان محمد مصطفیٰ ہوگی یعنی لغت عربی اور بصورت حضرت یوسف حسن و جمال مین ہوگی
اور نور تمہاری چہرون سے چمکیگا اور قلوب تمھاری مثل حضرت ایوب کے ہونگے یعنی کینہ
اور حسد سی بری ہونگے اور کتاب مذکور مین مسطور ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ بہشت مین بجای سنگ چاندی کی زمین ہی اور بجای خاک زعفران ہی اور جاروب سی جو کچھ
جہاڑا جاتا ہی وہ مشک اذفر ہی اور سنگریزی اوسکی در و یاقوت ہین اور کرسیان اوسکی مروارید
اور یاقوت کی ہین چنانچہ خدا نے فرمایا ہی علیٰ سُرُرٍ موضونۃ یعنی بنی ہوئی کرسیون پر بیٹھی ہونگی
حضرت نے فرمایا مراد یہ ہی کہ وہ کرسیان مروارید اور یاقوت سی بنی ہونگی اور اون کرسیون پہ

بچھلے بنی ہوی ہونگے اور وہ بچھلے مروارید و یاقوت کی ہونگی لیکن ریشم سے سبک تر اور حریر سے نرم تر اور
اون کرسیون پر موافق ساٹھ غرفون کی غرفہ ہای دنیا سے تلی اوپر فرش ہونگی اور یہی معنی ہین
قول حق تعالی کی فرش مرفوعۃ اور یہ جو فرماتا ہی کہ علی الارائک ینظرون تو حضرت نے ارشاد
کیا ارائک سے مراد وہ کرسیان ہین کہ جن پر بچھلے نصب ہین اور بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ نہرین بہشت کی بی نشیب زمین پر جاری ہین کہ برف سے سفید تر اور شہد سے شیرین
تر اور مسکہ سے نرم تر ہین اور مٹی نہر کی مشک خوشبو ہی اور ریت اوسکی در و یاقوت ہی اور جس جگہ
اور جس سمت کہ دوست خدا اپنی بہشت مین چاہتے ہین نہرین اور چشمی جاری ہو جاتی ہین اگر
کوئی اہل بہشت چاہے کہ تمام اہل دنیا کی جن و انس کی دعوت کری تو سبکو کھانا اور پینا اور زیور
اور حلہ ہای بہشت کافی ہونگی اور اوسکی نعمتون سے بقدر ذرہ کمی نہ ہوگی حضرت باقر علیہ السلام
سے روایت کی ہی کہ اہل بہشت امرد اور سادہ رو ہونگی اور بال انکے بدن مین نہ ہونگی اور سرمہ
لگائے ہونگے اور تاج اکلیل سر پر اور طوق انگی گردنون مین اور کڑہی اور انگوٹھیان نرم اور لطیف
اور مکرم پہنے ہونگے اور ہر ایک کو ان مین کھانے اور پینی اور جماع کرنے مین سو مرد کی قوت دیجائیگی
اور لذت طعام چاشت اور طعام شب چالیس برس انکی منھ مین رہیگی اور خداوند غفور و قدیر
انکے چہرون کو نورانی کرے گا اور انہین حریر سفید رنگ اور زیور طلا سے آراستہ کرے گا اور
کپڑے انکے سبز ہونگے اور اہل بہشت ہمیشہ زندہ رہینگے کبھی نہ مرینگے اور بیدار رہینگے ہرگز نہ سوئینگے
اور ایسے بے نیاز ہونگے کہ ہرگز فقیر نہ ہونگے اور ایسے فرحناک ہونگی کہ ہرگز محزون نہ ہونگی اور
ایسے خندان ہونگے کہ ہرگز گریان نہ ہونگے اور ہمیشہ گرامی رہینگے ہرگز خوار نہ ہونگے نیک طبیعت
ہونگی اور کبھی ترشرو نہ ہونگی اور ہمیشہ متنعم و شاد رہینگے اور ایسی لذت سے کھائینگے کہ ہرگز گرسنہ
نہ ہونگی اور ایسی سیراب ہونگے کہ ہرگز پیاسے نہ ہونگے اور وہ پوشاک پہنین گی کہ ہرگز عریان نہ ہونگی
اور سوار ہو کر ایک دوسری کی ملاقات کو جائینگے اور انہین غلامان صاحب حسن و جمال سلام
کرینگے اور چاندی کے آفتابے اور سونے کی ظروف ہمیشہ اونکے ہاتھون مین رہینگے اور وہ سب

مطلب ۱۶ صفات جہنم

انکی خدمت مین استادہ رہینگی اور یہ کرسیون پر تکیہ لگاکر بیٹھین گے اور اونکی طرف نظر کرینگی اور تحیہ و سلام خداوند عالم کا ان پر ہمیشہ پہنچا کرے گا مطلب سولہوان صفات اور خصوصیات اور عقوبات جہنم کے بیان مین جاننا چاہیے کہ قرآن مجید مین جہنم اور عذاب جہنم کی بیان مین آئیتن اور اسی طرح احادیث بکثرت وارد ہین خلاصہ مضمون چند حدیثون کا حق الیقین سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہی کہ جہنم کے سات در ہین یعنی سات طبقہ ہین کہ ایک طبقہ دوسری طبقہ پر ہی حضرت نے ایک ہاتھ دوسری پر رکھا اور ارشاد کیا کہ اس طرح بعد اسکے فرمایا کہ خدا نے بہشتون کو عرض مین بنایا اور آگ کو تلے اوپر پیدا کیا اور پائین تر سبکے جہنم ہی اور اوسکے اوپر لظی اور اوسکے اوپر حطمہ اور اوسکے اوپر سقر اور اوسکے اوپر جحیم اور اوسکے اوپر سعیر اور اوسکے اوپر ہاویہ اور بعض کہتے ہین کہ پائین تر سبکے ہاویہ ہی اور سبکے اوپر جہنم ہی اور بعضی کہتے ہین آگ سات درکات رکھتی ہی اور وہ درکات تلے اوپر ہین درکۂ اول گنہگاران اہل توحید کا مقام ہی کہ وہ اوس درکہ مین معذب ہوتی ہین اور موافق اپنی اعمال بد کی سزا پاتی ہین پھر باہر نکال لئی جاتے ہین دوسرا درکہ یہودیون کی جا ہی تیسرا درکہ نصارا کا مقام ہی چوتھا درکہ صابیون کا محل ہی پانچوان درکہ مجوسیون کی جگہ ہی چھٹا درکہ مشرکان عرب کی لئی ہی ساتوان درکہ درک اسفل ہی اور وہ منافقون کا محل ہی اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ اہل جہنم پر ملائکہ گرز لگاتے ہین پس اگر ایک گرز ان گرزون مین سی روی زمین پر لایا جائی اور جن وانس جمع ہین کہ اوسکو زمین سے اوٹھائین تو ہرگز نہ اوٹھا سکین گے اور منقول ہی کہ آگ اپنی زبانہ پر گنہگارون کو اوٹھا کے اوپر پھینک دیگی جب اوپر طبقات جہنم کے پہونچینگے تو اونکی سرونپر گرز لگائے جائینگے کہ ستر برس کی راہ تک نیچی دھنستی چلی جائینگی اور ایک ساعت یہ گنہگار قرار نہ پائین گے چنانچہ حق تعالے سورۂ صافات مین وصف اہل جہنم مین فرماتا ہے

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ فَاِنَّهُمْ

لَاٰکِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ
ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ٭ حاصل ترجمہ لفظی اس آیہ شریفہ کا یہ ہی آیا نعمات
بہشت بہتر ہین از روی مہمانی کی یا درخت زقوم تحقیق گردانا ہم نے اوس درخت کو امتحان واسطے
ظالمون کے اور وہ ایک درخت ہی کہ پیدا ہوتا ہی جڑ مین جہنم کے اور شگوفہ اوسکا مانند سرہاے
شیاطین کی ہی پس تحقیق کہ کافر کہاتے ہین اوس مین سے پھر پیٹ بہرتے ہین اپنے شکمون کو اوس سے
بعد اہل نار کیواسطے اوپر زقوم کے پانی جہنم کا ہے کہ نام اوسکا حمیم ہی پھر بازگشت اونکی طرف
جہنم کے ہی مفسر لکھتے ہین کہ زقوم ایک درخت آگ مین ہی کہ نہایت تلخی اور خشونت اور بدبو رکھتا
ہی چونکہ ابوجہل اور کفار قریش ہنستے تھی کہ آگ مین درخت کیونکر اوگ سکتا ہی لہذا خدا نے فرمایا
کہ اوسکو امتحان کیا ہی ہمنے واسطے ستمگارون کے اور رؤس شیاطین کی نسبت بعضی لکھتے
ہین کہ ایک میوہ تلخ و بدبو صحرا مین ہوتا ہی اور بعضی کہتے ہین شیاطین ایک سانپ کی قسم سے ہی
کہ میوہ جہنم کو اوس سانپ کے سر سی تشبیہ دیگئی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ عرب مین بری چیزون کو
شیطان کے سر سی تشبیہ دیتی ہین اور منقول ہی اہل جہنم پر اسقدر بہوک غالب ہوتی ہی کہ آگ کی
عذاب کو بہول جاتے ہین اور مالک سی استغاثہ کرتے ہین پس وہ انکو اوس درخت کی طرف لیجاتا
ہی اور اوس جماعت مین ابوجہل بہی ہوتا ہی پھر اہل جہنم اوس درخت کے میوہ سے کہاتے
ہین اور پیٹ اونکا بہرجاتا ہی بعد اسکے انکا شکم مثل اوس دیگ کے کہ جسمین جوش آیا ہو جوش
کہاتا ہے پھر پانی مانگتے ہین مالک وہ حمیم کہ حرارت جسکی نہایت کو پہونچی ہی اور برسون دیکہا ہے
جہنم مین جوش ہوئے ہی انکے لیے لاتا ہی جب وہ حمیم نزدیک انکے پہونچتی ہی تو منہ انکے بہن جاتے
ہین اور جب انکے شکم مین پہونچتی ہی تو جو کچھ اونکے شکم مین ہی گہلا دیتی ہی چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ
گنہگار آواز دینگے ای مالک مار ڈالے ہمکو پروردگار تیرا مالک انکے جواب مین کہیگا ہمیشہ عذاب مین
رہوگے اور ہرگز تمکو موت نہ آئیگی اور ابن عباس کہتے ہین کہ اس استغاثہ کا یہ جواب ہزار برس
کے بعد سنینگے اور خداوند عالم دوسری مقام مین فرماتا ہی اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ

بیان جہنم

احادیث سنی وشیعہ مین وارد ہوا ہی کہ القیا بصیغۂ تثنیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین
علیہ السلام سے خطاب ہی یعنی تم دونو ڈالو جہنم مین ہر ایک کفران کرنے والے معاند کو یعنی اپنے
دشمنون کو داخل جہنم کرو اور اپنے دوستون کو داخل بہشت کرو اور عیاشی نے حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ کفار ومشرک اہل توحید اور مسلمانون کو سرزنش کرینگے کہ تمہارے
توحید نے تمکو فائدہ نہ بخشا ہم اور تم داخل جہنم ہونے مین برابر ہین اوسوقت خدا مسلمانون کی حمایت
کریگا اور ملائکہ سے فرمائیگا کہ تم انکی شفاعت کرو پس جسکی نسبت خدا چاہیگا وہ ملائکہ شفاعت
کرینگے پھر پیغمبرون سے فرمائیگا کہ تم شفاعت کرو پس جسکے لئے حق تعالے کو منظور ہوگا پیغمبر
اوسکی شفاعت کرینگے پھر مومنون سے فرمائیگا کہ تم شفاعت کرو وہ بھی موافق مرضی خدا
شفاعت کرینگے بعد اسکے خدا فرمائیگا مین سب رحم کرنے والون سی رحیم تر ہون تم میرے
رحمت مین چلی آؤ بعد اسکے اہل جہنم مثل پروانون کے اور مثل اون جانورون کے کہ آگ کی پاس
جمع ہوتے ہین نکلین گے پھر حضرت نے فرمایا کہ بعد اسکے عمودون کو کھنچین گے اور دروازون
کو کفار اور مشرکون پر بند کردینگے قسم خدا کی کہ جو لوگ باقی رہجاینگے وہ ہمیشہ جہنم مین
مخلد رہین گے اور علی بن ابراہیم بسند کالصحیح ابو بصیر سے روایت کرتے ہین اونہون نے
بیان کیا کہ حضرت صادق علیہ السلام سے مین نے عرض کی یا ابن رسول اللہ مجھکو ڈرائیے
کہ دل میرا سنگین ہو گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ آمادہ ہو زندگی دراز کے لئے تحقیق کہ جبرئیل
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس رو ترش کئے ہوئی آئے حالانکہ بیشتر جب آتے
تھے تو مسکراتے ہوئے آتی تھی حضرت نے ترش روئیکا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ آج
فرشتون نے اپنی ہاتھون سے وہ دھونکنیان کہ جس سے آتش جہنم پھونکتے تھی رکھے ہین حضرت
نے فرمایا کہ اے جبرئیل آتش جہنم کی دھونکنیان کیا چیز ہی اونہون نے عرض کی کہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا نے حکم فرمایا تھا کہ ہزار برس آتش جہنم کو دھونکین تاکہ سفید
ہوجائے پھر ہزار سال اور دھونکین کہ سرخ ہوجائے پھر ہزار سال اور دھونکین کہ سیاہ

ہو جاے آب آتش جہنم سیاہ اور تاریک ہو گئی اور ضریع کہ اہل جہنم کا پسینہ زناکار زنکی فرجون کی پیپ اور کثافت ہی کہ جسکو
جہنم کی دیگون مین جوش دیتی ہین اور عوض پانیکی اہل جہنم کو پلاتی ہین اگر اوس مین سی ایک قطرہ دنیا کی پانیون
مین ڈالدیا جائے تو سب اہل دنیا اوسکی بدبوسی مرجائین اور اگر اون زنجیرون مین سی کہ ستر گزکے ہین اور گردن
مین اہل جہنم کی ڈالتی ہین اگر ایک حلقہ اوس زنجیر کا دنیا پر رکہدین تو اوسکی گرمی سی تمام دنیا پگھل جائے
اور اگر ایک پیراہن پیراہن اہل جہنم سی زمین پر لٹکا جائے تو اہل دنیا اوسکی بدبوسی ہلاک ہو جائین جسوقت
جبرئیل نے یہ بیان کیا تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اور جبرئیل دونون روی
خدا نے ایک فرشتہ کو جناب رسالت مآب کے پاس بہیجا اوس نے آن کر بیان کیا کہ خدا تمہارا
تمہین سلام کہتا ہے اور فرماتا ہی کہ مین نے تمکو اس امر سی بیخوف کیا کہ تم گناہ کرو تاکہ مستوجب
میری عذاب کے ہو بعد اسکے حضرت جبرئیل جسوقت خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ و الہ وسلم مین
آتے تھی متبسم اور خندان ہوتے تھی پھر حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا اہل جہنم عظمت جہنم
اور کیفیت عذاب الٰہی اور اہل بہشت عظمت بہشت اور اوسکے نعمتون کی حالت اوس روز
جانین گے جب اہل جہنم داخل جہنم اور اہل بہشت داخل بہشت ہونگی اور اہل جہنم ستر برس کوشش کرینگے
تاکہ اپنے تئین جہنم کے اوپر پہونچائین جسوقت کنارہ جہنم پر پہونچین گے تو ملائکہ گرز آہن اونپر
لگائین گے وہ پھر قعر جہنم تک چلے جائین گے پھر پوست انکے بدلے جائینگے اور پوست تازہ
انکے بدنون پر پہنائے جائینگے تاکہ عذاب ان پوستون پر زیادہ تر تاثیر کری بعد اسکے حضرت نے
ابوبصیر سی فرمایا کہ جو کچھ مین نے تجھسے بیان کیا وہ کافی ہی اونہون نے عرض کی اسی قدر ارشاد
میری لئے کافی و وافی ہی اور بسند معتبر عمر بن ثابت سی منقول ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ
السلام نے فرمایا کہ اہل جہنم آگ مین مثل کتون اور بہیڑیون کے بسبب شدت عذاب الٰہی فریاد
کرتے ہین ای عمر تو اوس گروہ کے باب مین کیا گمان رکہتا ہی کہ جنہین موت نہین آتی تاکہ
عذاب سی نجات پائین اور عذاب انکا ہرگز سبک نہین ہوتا اور جہنم مین پیاسے اور بہوکی
اور بہرے اور گونگے اور اندہے ہوکے رہتی ہین اور موہنہ انکے سیاہ ہو جاتے ہین

اور محروم اور نادم و پشیمان اور نہی پروردگار کی مغضوب ہین ملائکہ اونپر رحم نہین کرتی اور انکی عذاب مین تخفیف نہین کرتے
اور آگ انکی بیچ بھڑکاتی ہین اور یہ لوگ پیاس کی عوض مین حمیم گرم جہنم پیتی ہین اور کہانی کی عوض مین زقوم کہاتی ہین اور قلاب
آتشین سی انکی بدنونکو پہاڑتی ہین اور آگ کی گرز انکی سر پر لگاتی ہین اور ملائکہ انہین بہت شدید و غلیظ شکنجہ
مین رکھتی ہین اور اونپر رحم نہین کرتے اور منہہ کے بہل انکو آگ مین کہینچتے ہین اور شیطانون
کے ساتھ زنجیرون مین جکڑتے ہین اور زنجیرون اور بیڑیون مین قید کرتے ہین اگر اہل جہنم کسی امر
کے لئی دعا کرتے ہین تو وہ دعا انکی مستجاب نہین ہوتی اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہین
تو وہ حاجت برآوردہ نہین ہوتی اوس جماعت کا یہ حال ہی جو کہ جہنم مین جاتے ہی اور
بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ حضرت سی فلق کی معنی استفسار کئی گئی حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ فلق جہنم مین ایک راہ ایستادہ ہی کہ اوس مین ستر ہزار گہر ہین اور ہر گہر مین ستر
ہزار حجری ہین اور ہر حجری مین ستر ہزار کالے سانپ ہین اور ہر سانپ کے پیٹ مین ستر ہزار
زہر کے سبو ہین اور سب اہل جہنم کو اس درہ سی گذرنا ہوتا ہی منقول ہی کہ یہ آتش دنیا آتش جہنم
کے ستر حصون مین سی ایک حصہ ہی کہ ستر مرتبہ اسکو پانی سی بجہایا ہی اور پہر جل اوٹھتی ہے
اگر ایسا نہ کرتے تو کوئی شخص اسکے پاس جانے کا متحمل نہ ہوتا تحقیق کہ جہنم کو روز قیامت صحرا
محشر مین لائینگے کہ صراط اوسپر رکہین پہر جہنم ایک فریاد کرے گا کہ سب ملائکہ مقربین اور انبیاے
مرسلین اوسکے دہشت سے استغاثہ کرینگے منقول ہی کہ غساق جہنم مین ایک صحرا ہی کہ اوس مین
تین سو تیس قصر ہین ہر قصر مین تین سو تیس گہر ہین اور ہر گہر مین چالیس زاویہ ہین اور ہر
زاویہ مین ایک سانپ ہی اور شکم مین ہر سانپ کی تین سو بچہو ہین اور نیش مین ہر بچہو کے تین
سو تیس زہر کے سبو ہین پس اگر اون بچہوؤن مین سے ایک بچہو اپنا زہر تمام اہل جہنم پر ڈالے
تو سب کے مرجانے کے لئے کافی ہے اور حضرت امام موسی کاظمؑ سے منقول ہی کہ جہنم مین ایک
وادی ہی کہ اوسکو سقر کہتے ہین جس روز سے خدا نے اسکو پیدا کیا ہی اوس نے سانس نہین لی
اگر خدا اوسکو اجازت دی کہ بقدر سوراخ سوزن سانس لی تو تمام چیزین کہ روے زمین پر

ہین جل جائین اور اہل جہنم خدا سی حرارت اور بد بو اور بدی اور کثافت سی اوس وادی کی اور جو کچہ اون چیزون مین سی خدا نے اہل سقر کی لیئی عذاب سی اوس مین مہیا کیا ہی پناہ مانگتی ہین اور اوس وادی مین ایک پہاڑ ہی کہ اوس وادی کی لوگ خدا کی جناب مین اوس پہاڑ کی گرمی اور تعفن اور کثافت سی اور اون عقابون سی کہ جو خدا نے اوس مقام کی لوگون کی لیئی مہیا فرمائے ہین پناہ طلب کرتے ہین اور اوس پہاڑ مین ایک درہ ہی کہ اہل اوس پہاڑ کے خدا کی طرف گرمی اور بد بو اور کثافت اور عذاب سی اوس درہ کی استغاثہ کرتے ہین اور اوس درہ مین ایک کنوان ہی کہ اوس درہ کی لوگ عذاب شدید سی اوس کنوین کی خدا کی ساحت کبریائی مین طالب امان ہوتی ہین اور اوس کنوین مین ایک سانپ ہی کہ سب لوگ اوس کنوین کی خباثت اور تعفن اور کثافت سی اوس سانپ کی اور جو کچہ خدا نی اوسکی نیشن مین زہر مقرر فرمایا ہی خدا سی استغاثہ کرتی ہین اور شکم مین اوس سانپکی سات صندوق ہین کہ اونمین پانچ آدمیونکی امتہای گذشتہ سی جگہہ ہی اور دو آدمیونکی اس امت مین سی جگہہ ہی اور وہ پانچ آدمی امت گذشتہ کی یہہ ہین قابیل کہ جسنے اپنی بہائی ہابیل کو قتل کیا اور نمرود کہ جسنے ابرہیم علیہ السلام سی منازعہ کیا اور وہ کہتا تہا کہ مین مارڈالتا ہون اور مین زندہ کرتا ہون اور فرعون کہ جسنے خدائی کا دعوا کیا یہود کہ جسنے یہودیونکو گمراہ کیا اور بولس کہ جسنی نصاریٰ کو گمراہ کیا اور اس امت مین سی دو اعرابی ہین کہ ایمان خدا کا نہ لائی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ فلق جہنم مین ایک کنوان ہی کہ اہل جہنم اوسکی شدت حرارت سی استغاثہ کرتی ہین اوس فلق نے خدا سی اجازت لی کہ ایک سانس لی جب ایک سانس لی تو جمیع اہل جہنم کو جلا دیا اور اوس کنوین مین ایک صندوق آتشین ہی کہ اوس کنوین کے لوگ اوس صندوق کی گرمی اور حرارت سے استغاثہ کرتے ہین اور وہ ایسا تابوت ہی کہ اوس تابوت مین چہہ آدمی امتہای گذشتہ کی معذب ہین اور چہہ آدمی اس امت کی معذب ہین وہ چہہ آدمی کہ جو امت گذشتہ کی ہین اون مین سی پہلے پسر آدم ہی کہ جسنے اپنی بہائی کو قتل کیا اور نمرود ہی کہ جسنے حضرت ابرہیم علیہ السلام کو آگ مین پہینکا اور فرعون اور سامری ہی کہ جنہون نے گوسالہ پرستی کو اپنا دین قرار دیا اور وہ شخص ہی کہ جسنے یہودیون کو بعد اونکے پیغمبر کے گمراہ کیا اور وہ شخص ہی کہ جسنے نصاریٰ کو اونکی پیغمبر کے بعد گمراہ کیا اور چہہ آدمی جو آخر مین ہوئے ہین وہ فلان اور فلان اور فلان اور

پسر ابو سفیان اور سرگروہ خوارج نہروان اور ابن ملجم علیہم اللعنہ ہی اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ
و آلہ سے منقول ہے کہ جہنم میں مثل گندگی گردن شتر کی سانپ ہین کہ اگر ایک سانپ اُن مین سے کسی ~~شخص کو~~ کسی
شخص کو کاٹتا ہے تو چالیس قرن یا چالیس سال درد اوسکا باقی رہتا ہے اور بسند صحیح حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اہل بہشت داخل بہشت ہونگے اور اہل جہنم جہنم مین جائینگے تو ایک منادی خدا
کی طرف سے آواز دے گا کہ اے اہل بہشت اور اے اہل جہنم اگر موت کسی قسم کی صورت بنکے تمہارے سامنے
آئی تو اوسکو تم پہچان لوگے وہ کہینگے نہین بعد اسکے موت کو مثل صورت گوسفند سیاہ و سفید کی لائین گے
اور درمیان مین بہشت و دوزخ کی رکھینگے اور اہل بہشت اور اہل دوزخ سے کہینگے کہ دیکھو یہی موت ہے
پھر حق تعالیٰ حکم فرمائے گا کہ اسکو ذبح کرو اور فرمائے گا کہ اے اہل بہشت ہمیشہ تم بہشت مین رہوگے اور
تمہارے لئے موت نہین ہے اور اے اہل جہنم ہمیشہ تم جہنم مین رہوگے اور تمکو موت نہ آئے گی عقاب الاعمال
مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جہنم
باوجود اون آزارون کے جن مین مبتلا ہین کہ ملائکہ حمیم گرم اُنکے حلق مین ڈالتے ہین اور یہ سب واویلاہ
کرتے ہین مگر چار آدمیون کی عذاب سے زیادہ تر متاذی ہونگے اور ایک دوسرے سے کہین گے کہ ان
چار آدمیون کا کیا حال ہے باوجود ان ایذاؤن کی جو ہم پر گزرتی ہین ان چارون کی عذاب سے ہمکو زیادہ
تر اذیت ہوتی ہے اون چار آدمیون مین سے پہلا وہ شخص ہے کہ جو ایک آگ کی صندوق مین لٹکا ہے اور دوسرا
وہ شخص ہے کہ اپنے آنتون کو کھینچتا ہے اور تیسرا وہ شخص ہے کہ اوسکی مونہہ سے خون اور چرک جاری ہے اور
چوتھا وہ شخص ہے کہ اپنا گوشت کھاتا ہے پھر اہل جہنم صاحب صندوق کی نسبت کہین گے کیا سبب
ہے کہ اس بدبخت کا عذاب ہمین ایذا دیتا ہے جواب مین کہا جائے گا کہ یہ پہلا شخص وہ شخص ہے کہ اسکی
ذمہ مال مردم باقی رہگیا تھا اور ایتنی بضاعت نہ رکھتا تھا کہ اون کی قرض کو ادا کرے اور دوسرا
شخص جو اپنی آنتون کو کھینچتا ہے یہ وہ شخص ہے کہ پیشاب سے پروا نہ رکھتا تھا کہ کس مقام پر اوسکے
بدن مین پیشاب لگا ہے اور تیسرا شخص کہ جسکی مونہہ سے پیپ اور خون جاری ہے یہ وہ شخص ہے کہ
لوگون کی بری باتون کا متتبع اور تفحص کرتا تھا اور اشخاص غیر سے اون حالات کو بیان کرتا تھا

اور چوتھا شخص کہ گوشت اپنا کھاتا ہی یہ وہ شخص ہی کہ بسبب غیبت و سخن چینی اپنی برادر ایمانی کا گوشت
کھایا کرتا تھا اور مومنین مین عداوت ڈلواتا تھا حضرت صادقؑ سے روایت کی ہی کہ آگ کافرون کے لئی
عذاب ہی اور خازنان جہنم کے لئی رحمت ہی یعنی خازنان جہنم اوس آگ سی لذت حاصل کرتے ہین اور آتش
جہنم خازنان جہنم کو نہین جلاسکتی اور ابن بابویہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جہنم
مین ایک کوہ ہی کہ اوسکو صعود کہتے ہین اور صعود مین ایک وادی ہی کہ اوسکو سقر کہتی ہین اور سقر مین
ایک کنوان ہی کہ اوسکو ہب ہب کہتی ہین جسوقت ملائکہ اوس کنوین کی منھ سی پردہ ہٹالیتے ہین تو اہل
جہنم اوسکی گرمی سے فریاد کرتے ہین اور وہ کنوان جبارون اور خلفای جور کی لئی ہی **مطلب**
ستترہوان بیان اعراف مین خدا فرماتا ہی وَبَیْنَہُمَا حِجَابٌ یعنی درمیان بہشت و دوزخ ایک
حجاب ہوگا مشہور ہی کہ وہ اعراف ہی اور اعراف ایک حصار ہی درمیان بہشت و دوزخ پھر خدا
فرماتا ہے وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ترجمہ ظاہری اس
آیہ کا یہ ہی کہ اعراف پر چند مرد ہین کہ پہچانتی ہین ہر ایک کو اوسکی علامت سی اور مفسرین نے معنی اعراف
مین اور اون لوگون کی باب مین جو اس مقام پر ہونگی اختلاف کیا ہی الحاصل مشہور یہ ہی کہ اعراف
ایک حصار ہی درمیان بہشت و جہنم بعضی کہتی ہین کہ اعراف سی مراد وہ کنگری ہین کہ جو اوس حصار کی
اوپر واقع ہین اور بعضی کہتے ہین صراط سی مراد ہی اور پہلا قول زیادہ تر مشہور و ظاہر ہی اور اون
لوگون کی باب مین بھی اختلاف ہی کہ جو اعراف مین رہتی ہین بعضی کہتی ہین یہ لوگ وہ گروہ ہین کہ
حسنات و سیئات انکی برابر ہین حسنات انکی اسکی مانع ہین کہ یہ جہنم مین جائین اور گناہ انکو اسکی مانع
ہین کہ بہشت مین داخل ہون لپس انہین اعراف مین جگہہ دیگئی ہی یہانتک کہ خدا انکی حق مین جو کچھ
چاہی وہ حکم فرمائے بعد اسکے انکو داخل بہشت کرینگی اور بعضی کہتی ہین کہ شکل مردون کی صورت کی
چند ملائکہ ہین کہ اہل بہشت اور اہل جہنم کو پہچانتی ہین یا خازنان بہشت و جہنم ہین یا حافظان اعمال ہین
کہ وہ لوگون کی آخرت مین گواہ ہونگے اور بعضے کہتی ہین کہ نیکوکاران اور بہترین مومنان ہین اور
ثعلبی نے ابن عباس سی روایت کی ہی کہ اعراف صراط پر ایک موضع بلند ہی کہ علی علیہ السلام و جعفر

اور حمزہؑ اور عباس اوس جگہ تشریف رکھتے ہین اور اپنے دوستون کو اونکی چہرون کی سفیدی سے اور اپنے دشمنون کو اونکی چہرون کی سیاہی سے پہچانتے ہین احادیث کثیرہ مین آئمہ اطہار علیہم السلام سے وارد ہوا ہے کہ ہم ہین اصحاب اعراف کہ ہر شخص کو اوسکی پیشانی سے پہچان لیتے ہین اور جو شخص کہ ہمارے مراتب کا عارف ہوا اور ہم اوسے پہچانتے ہین اسکو داخل بہشت کرتے ہین اور جو کہ ہمارا شیعہ نہین ہوا اور ہم اوسکو نہین پہچانتے اوسے داخل جہنم کرتے ہین اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ اعراف مین ایک جماعت مستضعفین اہل سنت کی ہوگی اور ایک جماعت مرجون لامر اللہ اور فساق شیعہ کی ہوگی اور مرجون لامر اللہ سے وہ لوگ مراد ہین کہ جو لوگ چھوڑ دئے گئے ہین اور اونکے باب مین حکم خدا کا انتظار ہے اور حسنات اور سیئات ان لوگون کی برابر ہین اور طریقہ جمع ان مختلف حدیثون کا یہ ہے کہ اصحاب اعراف یعنی جو حاکم اعراف ہین رسول خداؐ اور ائمہ ہدیٰ صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہونگے کہ مومنان حقیقی کو پہلی روانہ بہشت کرینگے اور صراط سے اوتارینگے اور اپنے دشمنون اور کافرون اور مخالفون اور متعصبون کو جہنم مین بھیجین گے اور ایک جماعت فساق شیعہ و مستضعفان اہلسنت کہ وہ اہل اعراف ہین اعراف مین ٹھہرائے جائینگے اور آخرکار بسبب شفاعت حضرت رسول مختار صلی اللہ علیہ وآلہ اور اہلبیت اطہار علیہم السلام سے مع بعض شیعہ کہ قابل شفاعت ہین داخل بہشت ہونگے اور بعض ہمیشہ اعراف مین رہینگے چنانچہ اس مقام پر دونون کا احتمال ہے **مؤلف کہتا ہے** کہ مراد یہان مستضعف سنی سے وہ سنی ہے کہ حق کو نہین پہچانتا اور کسی مذہب سے عداوت نہین رکھتا ہے اور نہ کسی شخص سے دوستی رکھتا ہے جناب علامہ مجلسی اعلی اللہ مقامہ حق الیقین مین لکھتے ہین کہ شیخ طبرسی رحمہ اللہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اعراف بہشت و دوزخ کے درمیان مین چند مقامات بلند ہین کہ سب پیغمبر اور کل وصی پیغمبر اپنے زمانے کے مردان گنہگار کے ہمراہ اون مقامات بلند پر اسطرح کھڑے ہونگے جس طرح سرکردہ ہای لشکر اپنے لشکر کے ضعیفون کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوتے ہین اور نیکوکاران امت پہلے ہی سے داخل بہشت ہو جائینگے پس ہر زمانے کا پیغمبر یا خلیفہ اپنے گنہگاران امت سے کہے گا کہ تم اپنے برادران نیکوکار کو دیکھو کہ وہ تمسے پہلے داخل بہشت

ہوگئے پس یہ مردمان گنہگاران نیکوکاروں کو سلام کرینگے چنانچہ حق تعالیٰ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہی
ونادوا اصحاب الجنۃ ان سلام علیکم حق تعالیٰ اہل اعراف کی حالت سے خبر دیتا ہی کہ اہل اعراف ہنوز
داخل بہشت نہ ہوسے ہونگے لیکن امیدوار ہونگے کہ داخل جنت ہون چنانچہ دوسری مقام پر ارشاد
فرماتا ہی وہم یطمعون یعنی اہل اعراف اسکے طمع کرینگے کہ ہم داخل بہشت ہون اور خداوند جیسے ہمین شفاعت
انبیا و ائمہ ہدیٰ علیہم السلام سے داخل جنت فرمائی اور اہل اعراف جو گنہگار ہونگے وہ جہنم کی طرف
نظر کرینگے اور کہینگے پروردگارا ہمین گروہ ستمگار کا ہمنشین نہ کر پس اصحاب اعراف کہ مراد انبیا
اور خلفاء انبیا سے ہے بنابر اوس حکم کے کہ جو اونہین جانب خدا سے ہوگا اپنی اپنی امت کو ندا کرینگے کہ داخل
بہشت ہوا اور اب تمپر کسی قسم کا خوف نہین ہے اور اب تم کبھی اندوہناک نہ ہوگے

باب دوسرا بیان طہارت مین

(باب دوسرا بیان طہارت)

اس باب مین ایک مقدمہ اور چھ فصلین ہین مقدمہ آداب بیت الخلا کے بیان مین آداب واجبہ
اسکے دس ہین پہلے عورتین کا باستثنائی زوجہ وکنیز غیر آزاد وبے شوہر وطفل غیر ممیز شخص ممیز
سے چھپانا دوسری قبلہ کی طرف منھ کرکے نہ بیٹھنا تیسری پشت بقبلہ نہ بیٹھنا چوتھی مکان محترم
مین مثل مسجد وغیرہ پاخانے اور پیشاب کی لئیے نہ جانا پانچوین ملک غیر مین بلا اجازت پیشاب
نہ کرنا اور پاخانہ نہ پھرنا چھٹے مخرج بول کا آب طاہر سے ایک مرتبہ دہونا لکن تین دفعہ دہونا افضل
ہی اور اگر پیشاب تعدی فاحش کری تو آب قلیل سے دو مرتبہ دہونا واجب ہوگا اور اگر
غائط مخرج غائط سے تعدی نہ کرے تو کلوخ وسنگ طاہر اور چوب ولتہ پاک وغیرہ سے طہارت
ہوسکتی ہی مگر چاہیے کہ ڈھیلے وغیرہ بنابر احوط عدد مین تین سے کم نہ ہون اور اگر تین ڈھیلون سے ازالہ
نجاست نہ ہوسکی تو چوتھی ڈھیلو مین ازالہ نجاست ہو بقدر ڈھیلونسے ازالہ نجاست کری لکن سنگ وکلوخ کا عدد مین طاق ہونا
بہتر وافضل ہی اور اگر نجاست مخرج غائط سے تعدی کری تو آب طاہر سے طہارت لازم ہوجائیگی ساتوین مخرج غائط کا سرگین سے پاک
نہ کرنا اگرچہ حیوان حلال گوشت سے ہو آٹھوین اشیاء محترم سے طہارت نہ لینا مثل نان اور آب
زمزم وغیرہ اور اسی طرح مال غیر سے بھی طہارت جائز نہین ہی نوین مخرج غائط کا ہڈی سے پاک نہ کرنا

دسوین مخرج غائط کی اوس ہاتھ سے طہارت نہ کرنا جس مین ایسی انگوٹھی ہو کہ اوسپر کلمات محترمہ نقش ہون اور بعد پیشاب استبرا سنت ہے اور فایدہ استبرے کا یہ ہے کہ اگر بعد استبرا مخرج بول پر رطوبت پائی جائے اور اسکا یقین نہ ہو کہ پیشاب ہے تو وہ رطوبت پاک سمجھی جائیگی ورنہ ناقض وضو بھی نہ ہو گی اور آب استنجائی بول و غائط باین شروط محکوم بطہارت ہے کہ اوس پانی کا مزا یا رنگ یا بو متغیر نہ ہوا ہو دوسرے آب استنجا کسی دوسری نجاست سے مثل خون وغیرہ مخلوط نہ ہوا ہو تیسرے عرف متعارف سے تعدی نہ کری کہ اوسپر لفظ استنجا صادق نہ آوے اور آب استنجا اگرچہ بعد حاصل ہونے شرائط مذکورہ کی طاہر ہے لیکن بنا بر احوط اوسسے وضو اور غسل جائز نہین ہے البتہ ازالہ نجاست جائز ہے اور بعید نہین کہ پینا بھی جائز نہ ہو فصل پہلی کیفیت وضو مین اس مین چند چیزین واجب ہین از انجملہ اوس فضا کا مباح ہونا کہ جس مین وضو کرنے والیکے اعضائے وضو کو حرکت ہو لیکن وضو کرنیوالے کی مکان کا غصبی ہونا مضائقہ نہین رکھتا لیکن احوط یہ ہے کہ مکان بھی غصبی نہ ہو دوسرے آب مطلق و مطہر سے وضو کرنا اور آب مضاف سے مثل عرق و گلاب یا آب استنجا سے بنا بر احوط اجتناب پر ضرور ہے اور آب مملوک غیر سے بلا اجازت مالک اور آب مشتبہ بمضاف اور آب نجس و غصبی سے در صورت شبہہ محصورہ احتراز لازم ہے تیسرے منہہ پر پانی ڈالنے کی وقت نیت قربت کرنا چوتھے سر کے بالونکے اوگنے کی جگہہ سے ٹھڈی کی آخر تک طول مین اور جہان تک کہ بیچ کی اونگلی اور انگوٹھا عرض مین گھیر لے بہ نسبت خلقت متعارف منہہ کا دہونا اور اوس جلد کا جو بھون اور ڈاڑہی کی نیچے چہپی ہو دہونا ضرور نہین ہے لیکن ابرو اور ڈاڑہی کی بالونکا دھونا جہانتک کہ حد مذکور مین داخل ہے لازم ہے پانچوین دونو ہاتھون کا کہنیون سے انگلیونکی سرے تک دہونا واجب ہے اور اگر کوئی مانع ہو مثل انگشتر وغیرہ تو اوسکو حرکت دینا پر ضرور ہے اور میل کو ناخن سے زائل کرنا لازم نہین ہے مگر جب ناخن حد متعارف سے زیادہ ہو جائے تو اوسوقت میل کا دور کرنا بھی ضرور ہے چھٹے مقدم سر کا بقدر مسمّی ہاتھ کی رطوبت سے مسح کرنا اور دونو پاؤنکا اونگلیون کی ابتدا سے پاؤنکی قبہ تک اور احتیاطاً مفصل تک طول مین اور عرض مین بقدر مسمّی مسح کرنا کافی ہے اور

اور چاہئے کہ دونو مسح ہاتھہ کی بقیہ رطوبت سی ہون اور اگر ہاتھہ خشک ہو جای تو اعضای وضو سی جس
مقام سی چاہی نہایت قوی رطوبت لیکر مسح کری ساتوین حالت اختیار مین ہتیلی سی یا انگلیون کی باطن سے
مسح کرنا اور حالت اضطرار مین پشت دست سی بھی جائز ہی آٹھوین مراعات موالات یعنی اعضای وضو کا پی
در پی دھونا یا یہ معنی کہ قبل دھونی ایک عضو کی سب اعضای سابق خشک نہ ہون نوین ترتیب یعنی پہلی منھہ
کو دہوی پھر دہنی ہاتھہ کو پھر بائین ہاتھہ کو پھر مسح سر کری پھر پاؤنکا مسح کری اور پاؤنکی مسح مین بھی بنا
احوط رعایت ترتیب ضرور ہی دسوین وضو کرنے والا وضو کی فعلون کو خود بجالائی مگر جس صورت مین عاجز
ہوا ور عذر رکھتا ہو تو معذور ہی گیارہوین اعضای وضو پر آب وضو جاری کرنا بارہوین مکان غصبی
اور ظرف غصبی اور ظرف طلا و نقرہ مین آب وضو کا نہ ہونا در صورت انحصار مین وضو باطل ہی اور
اگر دو پانی ہون مثلاً ایک پانی ظرف غصبی یا طلائی مین ہوا ور دوسرا ظرف گلی یا غیر غصبی مین ہو تو وضو
صحیح ہی اگرچہ ظرف غصبی ہی سی وضو کری تیرہوین نیت وضو کو آخر عمل تک باقی رکھنا چودہوین اعضای
وضو کا قبل دہونے یا مسح کرنے کی پاک ہونا پندرہوین استعمال آب مین مثل مرض وغیرہ مانع نہ ہونا مخفی
نہ رہی کہ وضو تین چیزون کی لئی واجب ہی پہلی نماز واجب کی لئی اور نماز میت کی لئی وضو لازم نہین ہی بلکہ
جنب حالت جنابت مین نماز میت پڑہ سکتا ہی دوسری طواف حج اور عمرہ کی لئی تیسری مس حروف قرآن
کی لئی کہ جس حالت مین بسبب نذر یا عہد یا قسم یا کافر کی ہاتھہ سی قرآن لینی کی وجہ سی یا پاک کرنے کی غرض
یا اون اوراق کی اوٹھانے کی ضرورت سی کہ جو پاؤن کے نیچی پڑی ہون مس حروف ناگزیر ہو واجب ہو
جای اور واضح ہو کہ باعث وضو دس چیزین ہین پہلی اور دوسری خارج ہونا بول اور غائط کا تیسری
وہ خواب کہ جو دل اور کان اور آنکھہ کو ادراک سی معطل کر دی اور ذائقہ شیرین و شور مین فرق نہ کرسکے
اور حواس معطل ہو جائین چوتھی وہ چیز کہ عقل کو زائل کر دی مثل بیہوشی اور مستی اور صرع اور خوف اور
وحشت زیادہ پانچوین استحاضۂ قلیلہ اور اسی طرح متوسطہ باستثنائی نماز صبح اور استحاضۂ کثیرہ نماز عصر
وعشا کی لئی مگر استحاضۂ متوسطہ مین نماز صبح کی لئی اور کثیرہ مین نماز ظہر و مغرب اور صبح کی لئی وضو اور
غسل دونو لازم ہین چھٹی اور ساتوین اور آٹھوین مس میت اور حیض اور نفاس نوین رطوبت مشتبہ

بول اگر قبل استبرا خارج ہو وسوین وہ باد کہ جو مخرج معتاد و متعارف سی نکلے اور اگر کوئی طہارت کا یقین رکہتا
ہی اور اوسے شک عارض ہو کہ مجہہ سی حدث صادر ہوا یا مین کسی عضو کا اعضا وضو مین سی دہونا بہول
گیا تو یہ شک معتبر نہ ہوگا اور اگر حدث کا یقین رکہتا ہی اور وضو مین شک ہو یا حدث اور وضو دونون
کا یقین رکہتا ہی مگر اس مین شک ہو کہ آیا پہلے وضو کیا تہا بعد اوسکی حدث صادر ہوا یا پہلے حدث صادر
ہوا تہا بعد اسکے وضو کیا تو اس صورت مین وضو کرنا لازم ہی اور اگر کسی عضو کی دہونے مین یا مسح
کرنے مین شک ہوا اور وضو سی فارغ نہ ہوا ہو تو لازم ہی کہ اوس عضو کو دہوی اور اگر مسح مین
شک ہی تو مسح کری اور اسکے مابعد کو بہی بجا لاوی تا ترتیب ہاتہہ سے نجائی **فصل دوسری**
کیفیت غسل مین اس مین چند مطالب ہین مطلب پہلا اعداد غسل مین مخفی نہ رہی کہ غسل
ہائی واجبی چہہ ہین پہلا غسل جنابت دوسرا حیض تیسرا استحاضہ کثیرہ اور متوسطہ چوتہا نفاس پانچوان
مس میت چہٹا غسل میت مطلب دوسرا **غسل جنابت** مین واضح ہو کہ جنابت دو چیزون سی
حاصل ہوتی ہی پہلی جماع ہی اور جماع کا اطلاق اوسوقت ہو جاتا کہ جسوقت ذکر بقدر حشفہ فرج مین داخل
ہو جاوی اگرچہ انزال نہ ہوا اور اگر عورت کی دبر مین دخول کری خواہ وہ زندہ ہو خواہ مردہ اور
انزال نہ ہو تو بہی غسل واجب ہو جاتا ہی بلکہ اگر حیوان کی فرج یا دبر مین دخول کرے تو اس صورت
مین بہی غسل واجب ہو جاتا ہی دوسری منی کا نکلنا خواب مین ہو خواہ بیداری مین مرد ہو خواہ عورت
مخرج معتاد سی ہو خواہ غیر معتاد سی اور اگر شبہ واقع ہو کہ آیا منی ہی یا اور کوئی رطوبت ہی تو اس صورت
مین امتیاز منی کا شہوت اور جہندگی اور سستی بدن سی ہوتا ہی اور بیمار کے لئی شہوت اور سستی بدن
کافی ہی مطلب تیسرا **غسل کی شرطون کی بیان مین** مخفی نہ رہی کہ غسل مین چند شرطین ہین
پہلی مکان کا مباح ہونا دوسری پانی کا طاہر اور مطہر اور مباح اور مطلق ہونا تیسری ہر عضو کا قبل
دہونے کے پاک ہونا چوتہی نیت کرنا اور چاہیی کہ غسل ترتیبی مین سر اور گردن دہونے سی قبل نیت
کری بعد اسکے دہنی جانب کو دہوی پہر بائین جانب دہوی اور تمام ناف اور عورتین کو دونو
طرف کی دہونے مین شامل کرلے اور غسل ارتماسی مین کل بدن ڈبونی کے وقت نیت کری پانچوین

فصل دوسری غسل لازمی واجب کے بیان مین

غسل کرنیوالا خود افعال غسل بجالاوی لکن اگر عاجز ہی تو معذور ہو گا چھٹے پانی کا تمام بدن پر جاری کرنا ساتوین اوس چیز کا زائل کرنا کہ جو مانع وصول آب ہو یا یہ کہ جلد تک پانی پہونچا ئی آٹھوین حکم نیت پر باقی رہنا کہ قصد منافی یا قصد ریا نہ کری نوین پانی ظرف طلا یا نقرہ مین منحصر نہ ہو جیسا کہ بحث وضو مین مذکور ہوا دسوین غسل ترتیبی مین مراعات ترتیب لیکن غسل ترتیبی مین موالات شرط نہین ہی اور غسل ارتماسی اوسی کہتی ہین کہ تمام بدن دفعۃً پانی مین پہونچا ئی تا کہ پانی کل بدن پر محیط ہو جائے اور سب بدن کا پانی سی باہر ہونا ضرور نہین ہی بلکہ ہو سکتا ہی کہ پانی مین یا پانی کی نیچے غسل ارتماسی بجالائے اور اپنی تئین حرکت دوی مولف کہتا ہی کہ مراد یہ ہی کہ پانی مین نیت غسل کری اور اپنی تئین بقصد غسل ~~حرکت دوی تو غسل ارتماسی ہو جائے گا اگرچہ~~ کری ہو اور اپنی تئین بقصد غسل حرکت دوی تو غسل ارتماسی ہو جائے گا مگر احوط یہ ہی کہ تمام بدن پانی سے باہر ہو اور سوای غسل جنابت کی باقی غسلون مین قبل غسل خواہ بعد غسل وضو کرنا واجب ہی اور اگر کسی شخص کو دو یا دو سی زیادہ غسل واجبی در پیش ہون تو ایک غسل بعوض کل غسلون کی مجزی و کافی ہی اور اسی طرح اگر دو یا دو سی زیادہ غسل سنتی کرنا منظور ہون تو سب غسلون کی عوض مین ایک غسل کفایت کرے گا اور اگر غسل واجب و سنت دونو جمع ہون اور نیت دونو کی کرے تو بھی کافی ہی اور اگر نیت غسل واجب کی کرے تو یہ غسل غسل سنت کی لئی بھی کافی ہو گا اور اگر چند غسل واجبی جمع ہون اور اون مین غسل جنابت بھی ہو تو قصد غسل جنابت کفایت کری گا اور غسل جنابت کی وجہ سی وضو ساقط ہو جائے گا اور غسل ارتماسی روزہ دار و محرم و صاحب جبیرہ کی لئی صحیح نہ ہو گا اسواسطے کہ جبیرہ پر بعوض دہونے کے مسح کرنے کی تکلیف ہی لیکن احکام جنب پس آٹھ چیزین جنب کو قبل غسل جائز نہین ہین پہلے نماز واجب و سنت دوسرے طواف کعبہ تیسرے مس کتابت قرآن حتی اعراب اور اسی طرح بنا بر احتیاط چھونا اسم خدا اور چودہ معصومون کے نامو نکا جائز نہین ہی اگرچہ کوئی دلیل واضح پائی نہین جاتی چوتھی داخل ہونا مسجد مکہ معظمہ اور مسجد مدینہ منورہ مین پانچوین ٹھہرنا سب مسجدون مین چھٹی پڑہنا اون سورونکا کہ جن مین سجدہ واجب ہی اور اگر سورہ ہای عزائم پڑہی تو سجدہ واجب ہو گا ساتوین روزہ رکھنا آٹھوین کوئی

چیز مسجد مین رکھنا اور صاحب حیض و نفاس پر بھی یہ سب چیزین حرام ہین اور اگر کسی شخص سی غسل ترتیبی
مین حدث اصغر صادر ہو تو اقوی صحت غسل ہی بدون وضو انشاء اللہ تعالی لیکن احوط یہ ہی کہ بعد تمام
غسل وضو کر لی مطلب چوتھا بیان تیمم مین مخفی نہ ہی کہ اگر وضو اور غسل ممکن نہ ہو تو چند صورتون
مین تیمم واجب ہو جاویگا پہلے نایابی آب دوسری اوس صورت مین کہ پانی تک پہونچنا ممکن نہ ہو
خواہ بسبب خوف درندہ خواہ چورون کی ڈر کی وجہ سی خواہ ایسی چیز ممکن نہ ہو کہ جس سے پانی کھینچ
سکے تیسری اوس صورت مین کہ استعمال آب سی خوف ضرر ہو یا خوف طول مرض ہو خواہ مرض پیدا
ہو جانے کا ڈر ہو اور اگر از روی وسواس نہ ہو تو اس باب مین شک بھی معتبر ہوگا چوتھی پانی کی
قیمت کا میسر نہ ہونا خواہ یہ سبب کہ مالک اسقدر پانی کی قیمت طلب کری کہ اوس مقدار کا دینا اس
شخص کی حسب حال باعث ضرر تصور کیا جاوی خواہ کوئی اور سبب ہو پانچوین خوف تشنگی چھٹی استعمال
مین پانی کی احتمال درد شدید پیدا ہونے کا ہو یا موافق عادت بسبب پانی کی گرمی یا سردی کی
تحمل نہ ہو سکی اور چارہ کار بھی عسیر و دشوار ہو اور اگر پانی کی استعمال کی وجہ سی ہاتھ کی جلد شق یا
سخت ہو جاوی کہ دیکھنے والی کو بری معلوم ہو تو بھی استعمال آب لازم نہ ہوگا ساتوین پانی کا حاصل
کرنا باعث ذلت ہو کہ وہ ذلت اوس شخص کی مناسب حال نہ ہو آٹھوین وقت وضو اور غسل کی
گنجائش نہ رکھتا ہو نوین بدن یا کپڑا اوس نجاست سی نجس ہو کہ جو معفو نہین ہی اور پانی غسل یا
وضو اور ازالہ نجاست دونون کی واسطے کافی نہ ہو اسوقت مین لازم ہی کہ نجاست کو دھووی اور
وضو یا غسل کی لیے تیمم کرے اور تیمم مین چند چیزین واجب ہین پہلی مباح ہونا مکان تیمم کا دوسری
خاک ہونا یا جو چیز کہ حکم خاک مین ہی مثل پتھر وغیرہ کے تیسری طاہر اور مباح اور خالص ہونا خاک کا
چوتھی قبل تیمم اعضای تیمم کا پاک ہونا پانچوین بہ تعیین بدلیت نیت قربت کرنا چھٹی دور کرنا اوس چیز کا
کہ جو اعضای تیمم مین وصول خاک سی مانع ہو مثل انگشتر وغیرہ ساتوین بعد نیت دونو کف دست
ایک دفعہ واحدہ مین خاک پر مارنا آٹھوین مسح پیشانی اوس مقام سی کہ جس مقام سی موی سر اوگتے
ہین تا ابرو و بیچ بینی اور چاہیئے کہ ابتدا جانب اعلی سی ہو اور دونو ہاتھ اوپر سی نیچے تک سید ہی

مطلب بیان تیمم

کھینچتے ہوئی آئین اور عرض مین ہاتھون کا کھینچنا نہ چاہئی جیسا کہ عوام مین متداول ہی اور مسح مین دونو جنبین اور بہو ونکا داخل کرنا احوط ہی نوین مسح و نیز پشت دست کا باطن سی بائین ہاتھ کی اور بائین پشت دست کا باطن سی دہنی ہاتھ کی سطح واقع ہو کہ ممسوح ماسح نہ ہوجای اور تماسح نہ ہونی پای اور تیمم مین ایک ضرب کافی ہی خواہ تیمم بدل وضو ہو خواہ بدل غسل اور اگر کوئی شخص نماز حاضر کی لئی تنگ وقت مین تیمم کری تو اوسی تیمم سی دوسری نماز اول وقت مین پڑھ سکتا ہی مثلاً اگر تنگ وقت مین نماز ظہر اور عصر کی لئی تیمم کری تو اوسی تیمم سی اول وقت مین نماز مغرب پڑھ سکتا ہی اور جائز ہی کہ ایک تیمم سی متعدد نمازین پڑہی خواہ قضا ہون خواہ ادا اور جس صورت مین کہ امید عذر کی زائل ہونی کی نہ ہو تو اول وقت مین تیمم کرکے نماز پڑہنا جائز ہی **مطلب پانچوان** پانی کی اقسام مین واضح ہو کہ پانی کی چار قسمین ہین پہلی آب جاری اور وہ مراد ہی اوس پانی سی کہ جو زمین سی نکلی اور روان ہو اگرچہ زمین ہی مین ہو اور وہ ملاقات نجاست سی نجس نہین ہوتا مگر بسبب تغیر لیکن بعد زوال تغیر پاک ہوجاتا ہی اور حمام کی چھوٹی حوض اگر خزانہ سی متصل ہون تو وہ بھی حکم جاری مین ہین اور آب باران اور آب چشمہ اگرچہ جاری نہ ہو لیکن بحکم جاری ہی دوسری آب استادہ پس اگر بقدر کر ہو تو نجس نہ ہوگا مگر بسبب تغیر اور اگر بعد نجس ہونے کی تغیر زائل ہوجای تو جس وقت تک دوسرا مطہر مثل آب باران یا آب جاری یا دوسرا کُر اوسپر جاری نہ ہوگا اوسوقت تک وہ پاک نہین ہی اور مقدار کر موافق مساحت ساڑہی تین بالشت طول اور عرض اور عمق مین ہی کہ مجموع بیالیس بالشت متعارف اور سات ثمن ہوتی ہین تیسری آب چاہ وہ نجس نہین ہوتا بدون تغیر اور اگر تغیر اوسکا بدون دوسری مطہر کی زائل ہوجای تو پاک ہوجاتا ہی اور اگر اسقدر پانی کہینچین کہ تغیر زائل ہوجای تو بھی پاک ہوجاویگا اور اگر کوئین مین نجاست گری اور پانی متغیر نہ ہو بلکہ غیر نجاست ہی گری تو بقدر معین پانی نکالنا سنت ہی تفصیل اوسکی اس رسالہ مختصر مین مناسب نہین ہی چوتھی آب مضاف کہ قلیل اور کثیر اوسکا اگرچہ بقدر آب دریا کی ہو ملاقات نجاست سی نجس ہوجاتا ہی **مطلب چھٹا** مطہرات مین اور وہ سولہ ہین پہلی پانی دوسری آفتاب کہ یہ پاک کرتا ہی زمین اور خاک مین اور دیوار اور حصیر اور درخت اور گھاس اور جمیع اشیای غیر منقولہ کو بشرطیکہ وہ اشیا تر ہون اور عین نجاست زائل

ہوچکی ہو اور یہ کہا جاے کہ آفتاب نی خشک کیا تیسری زمین کہ یہ پاک کرتی ہی یا ؤنکی تلوی اور تہ کفش
کو بشرطیکہ عین نجاست دفع ہوجاے اور اگر نجاست بول کی ہو تو بسبب راہ چلنی اور زمین کی
متصل ہونی کی وجہ سی طہارت حاصل ہوجائیگی بشرطیکہ رطوبت باقی نہ رہی چوتھی استحالہ کہ حقیقت نجس
العین حقیقت طاہر العین سی مبدل ہوجاے مثل اسکی کہ نجس العین نمک زار زمین گری اور نمک ہوجاے
پانچوین اسلام کہ یہ پاک کرتا ہی کافر کو نجاست کفر سی چھٹی نقص کہ یہ کم ہونا دو حصہ آب انگور کا ہی
جس صورت مین جوش آئی اور قوام حاصل ہو تو بعد کم ہونے دو ثلث کی مابقی طاہر ہوجائے گا
ساتوین انتقال مثل اسکی کہ آدمی کا خون مچھر وغیرہ کی شکم مین جائی بشرطیکہ وہ حیوان خون جہندہ
نہ رکھتا ہو آٹھوین انقلاب مثل اسکے کہ شراب سرکہ ہوجائے نوین آلات استنجا مثل کلوخ اور پتھر وغیرہ
کہ یہ مطہر مخرج غائط ہین دسوین زوال عین نجاست بدن حیوان اور باطن انسان سی مثل باطن دہن
و بینی گیارہوین تبعیت مثل اسکی کہ کافر کا لڑکا مسلمانون کا اسیر ہو اور ماں باپ اُسکے ہمراہ نہ ہون
اگر ہمراہ ہونگے تو صدق تبعیت مشکل ہی اور مثل اسکے کہ میت کو تختہ پر غسل دین اور وہ کپڑا کہ بدن
میت پر ہو جب میت کو طاہر کرینگے تو بالتبع یہ دونون بھی طاہر ہوجائینگے بارہوین غایب ہونا کہ
یہ رخت اور بدن مسلم کا مطہر ہی بشرطیکہ اوس مسلم کو اپنی رخت و بدن کی نجاست کا علم بھی حاصل
ہوا ہو اور دوسری شخص کو احتمال طہارت بھی حاصل ہوجائی تیرہوین زوال تغیر ہی مثل اسکے کہ اگر آب
چاہ یا آب حوض حمام بسبب نجاست متغیر ہوجاے اور اوس تغیر آب چاہ کو نبع اور آب حوض حمام
کو آب مادہ زائل کر دی تو یہ دونو پانی پاک ہوجائینگے چودہوین استبرا یہ اوس رطوبت مشتبہ کا
جو بعد بول آتی ہی طاہر کرنیوالا ہے پندرہوین استبرا اوس حیوان کا کہ نجاست خوار ہوا کہ یہ اوسکے
بول اور سرگین کو پاک کرتا ہی اور مراد اوس استبرا سے یہ ہی کہ اوس حیوان کو چیز طاہر کھلاوین مثل
اسکے کہ شتر کو چالیس روز اور گاے کو بیس روز اور بکری کو دس روز اور مرغ خانگی کو تین روز
بند کرین اور نجاست نہ کھانے دین سولہوین غسل میت کہ مطہر بدن میت ہی اور نبی اور امام
اور شہید کی میت قبل از غسل بھی پاک ہی اور جسوقت پانی نہ ملی تو بعوض غسل تیمم کا مطہر بدن

منبع سوت

میت ہونا خالی از وجہ نہین ہی بلکہ قوی ہی مثل غسل آب بنا لیں کہ جسوقت سدر وکا فور نہ ہو تو ایک
ہی غسل مطہر میت ہوجائے گا **مطلب ساتوان** اقسام نجاسات مین اور وہ دس چیزین ہین
پہلی اور دوسری بول اور غایط حیوان حرام گوشت کہ خون جہندہ رکھتا ہو اور حلال گوشت کہ جو
نجاست خوار ہو قبل استبرا تیسری منی اوس حیوان کی جو خون جہندہ رکھتا ہو اگرچہ حلال گوشت ہو
چوتھی خون اوس حیوان کا کہ خون جہندہ رکھتا ہو حلال گوشت ہو خواہ حرام گوشت پانچوین اور
چھٹی کتا اور سور صحرائی ساتوین میتہ اوس حیوان کا جو خون جہندہ رکھتا ہو سوائی نبی اور امام اور
شہید کے اور معصوم غیر امام بھی امام کے حکم مین ہی اور اجزا ئی میتہ بھی اگر حیات نے اوس مین حلول
کیا ہی تو نجس ہین پس مثل بال اور ہڈی کے پاک ہی اور بار یک اجزا کہال کی کہ انسان کی بدن
سی جدا ہوتی ہین اگرچہ جدا کرتے ہین اونکی اذیت ہو اظہر اونکی طہارت ہی آٹھوین کافر حربی خواہ
غیر حربی نوین شراب اور ہر چیز نشہ کرنے والی کہ بالاصل روان ہو اور آب انگور بنا بر اظہر حکم مین
نجاست کی ہی اگر اوس مین جوش آوی اور قوام حاصل ہو دسوین فقاع کہ مراد جو کی شراب سی
ہی **مطلب آٹھوان** کیفیت تطہیر مین مخفی نہ رہی کہ اگر کسی ظرف مین کتا پانی پئے اور آب قلیل
سی اوسکو طاہر کرین تو چاہیے کہ پہلی مرتبہ اوس مین طاہر خاک ڈالین اور سب جگہ پہونچا دین یا ملین
بلکہ بہتر یہ ہی کہ ایک مرتبہ خاک اور پانی ملا کے بھی دہوئین بعد اوسکے دو مرتبہ پانی سی دہوئین اور
بہتر یہ ہی کہ اگر ظرف کو کتا چاٹے یا جھوٹا اوسکا کسی ظرف مین گری یا کوئی عضو اوسکا کسی ظرف مین
داخل ہوجائے تو بھی اسی نہج سی پاک کرین اور جو ظرف کہ نجاست خوک اور شراب بلکہ ہر مسکر یا
دشتی چوہی کی مرجانی سی نجس ہوجائے تو اوسکا بھی سات دفعہ دھونا بہتر ہی مگر آب کثیر مین ایک
دفعہ دہونا کافی ہی لیکن تین دفعہ بہتر معلوم ہوتا ہی خواہ کسی ہی نجاست سی نجس ہوا ہو سوا اون
نجاستون کی کہ جو مذکور ہوئی ہین اگر کسی ظرف کو پاک کرین تو جائز ہی کہ تین دفعہ ظرف کو آب
قلیل سی بھر دین اور پانی پہینکدین بلکہ جائز ہی کہ تھوڑا پانی ڈالین اور پانی کو حرکت دین تاکہ
سب جگہ پہنچ جاوی بعد اسکے اوس پانی کو پہینکدین اگر تین دفعہ یا دو دفعہ ایسا کرین تو وہ ظرف

(مطلب اقسام نجاسات)

(مطلب کیفیت تطہیر)

پاک ہوجائیگا اور بنابر اقوی منھ بھی ظرف کی حکم مین ہی اگر منھ نجس ہوجائی اور پاک پانی سے کلی کرین
تو منھ بھی طاہر ہوجائیگا اور جو چیز منھ مین نجس ہوگی وہ بھی پاک ہوجائیگی بشرطیکہ نجاست باطن
مین اوسکے نہ پہونچی ہو وہان خود منھ اور آب دہن محض زوال عین نجاست سے پاک ہوجاتا ہی اور تین
دفعہ کلی کرنا بہتر ہی اور اگر نجاست باطن ظرف مین پہونچی ہو تو ظاہر اوسکا طاہر کرنے سے پاک ہوجاتا
ہی اور نجاست باطن کی ظاہر مین سرایت نہین کرتی اور اگر چاہین کہ باطن بھی پاک ہو تو ضرور ہی کہ
اوس ظرف کو خشک کرین اور آب کر یا جاری مین اتنی دیر تک رکہین کہ پانی عمق مین ظرف کی جاوی
اور اگر لباس بول طفل شیرخوار سے نجس ہوگیا ہو تو پانی کا ایک مرتبہ سب محل نجس مین پہونچانا کافی
ہی بشرطیکہ وہ لڑکا ہو اور لڑکی نہ ہو اور اگر لڑکا ہو تو چاہیے کہ دو برس سے کم ہو اور اکثر غذا اوسکی
دودھ ہو اور بول غیر طفل مین دو مرتبہ دہونا آب قلیل سے اور ہر مرتبہ نچوڑنا لازم ہی اور غیر بول
مین ایک مرتبہ دہونا اور نچوڑنا کافی ہی لیکن آب کر اور آب جاری اور آب باران مین نجاست بول
ہو خواہ غیر بول ایک مرتبہ دہونا کفایت کرتا ہی اور نچوڑنا لازم نہین ہی اور ازالۂ نجاست مین
زوال عین نجاست کافی ہی ہر چند رنگ یا بو باقی رہجائے تو بھی مضائقہ نہین ہی اور کپڑا اگر
رنگ خام رکہتا ہو اور نجس ہوجائے تو آب کثیر مین غوطہ دینے سے پاک ہوجاتا ہی بشرطیکہ آب مطلق
اوس مین پہونچی اور آب قلیل سے بھی پاک ہوتا ہی اگر پانی ڈالنی کی حالت مین اور پانی پہونچنے
کے حال مین اور نچوڑنے کے وقت وہ پانی مضاف نہ ہوجاے اور استعمال کرنا اور کسی چیز کا
ظروف خالص طلا اور نقرہ مین رکھکر کہانا پینا حرام ہی لیکن وہ چیز کہ جس پر ظرف ہونا صادق
نہ آوی مثل سرپوش چلم تو مضائقہ نہین ہی اور نقرہ کوب اور طلا کوب کا استعمال بے عیب ہے
لیکن احوط یہ ہی کہ لب کو مقام طلا اور نقرہ پر نہ پہونچاوی خاتمہ یہ باب طہارت کا از بدۃ الفقہاو
سے نقل کیا گیا ہی چونکہ مبحث حیض و نفاس و استحاضہ و احکام اموات اوس مین نہ تھی لہذا رسالہ
جناب نواب الطاف حسن خانصاحب عظیم آبادی سے کہ جو ملاحظہ ممتاز العلما اعلی اللہ مقامہ مین گذرا
تھا اختصاراً نقل کیا جاتا ہی لکن عبارت مین کسی قدر فرق ہے اور کچھ مطالب کو کتاب نخبہ سے

فصل ۳ بیان حیض

کہ جو مطابق فتاوی مجتہد العصر حجۃ الاسلام میرزا محمد حسن شیرازی مین زیادہ کیا ہی **فصل تیسری** بیان حیض مین شناخت اوسکی یہ ہی کہ خون حیض اکثر اوقات سیاہ رنگ اور گاڑہا اور گرم ہوتا ہی اور نکلنے کیوقت بزور اور بسوزش نکلتا ہی پس اکثر اوقات کی قید کا باعث یہ ہی کہ کبھی اوس خون کی آنی مین یہ صفتین نہین پائی جاتین اور حقیقت مین وہ خون حیض ہوتا ہی اور حیض کا یہ ضابطہ ہی کہ تین دن سی کمتر اور دس روز سی زیادہ نہین ہوتا ہی اور اگر نو برس کی سن کی پہلی اور سن یاس کی بعد خون آئی تو وہ خون حیض نہین ہی اور بنا بر مذہب بعض علما سن یاس بعد پچاس برس کی ہوتا ہی اور بعض علمای دین نی تصریح کی ہی کہ قرشیہ اور نبطیہ کو بعد ساٹھ برس کی حیض منقطع ہوجاتا ہی اور سوا ان دو قومون کی اور عورتون کو بعد پچاس برس کی ایام یاس ہوتی ہین پھر خون حیض نہین آتا اور درمیان دو حیضون کی دس روز کا فاصلہ ہونا ضرور ہی کہ جسکو ایام طہر کہتی ہین وہ اور ایام خون حیض کا دیکہنا ایام حمل مین بھی ممکن ہی یا نہ یہ مسئلہ اختلافی ہی غرض جب تک خون کا آنا موقوف نہ ہو اور عورت اپنی تئین غسل سی طاہر نہ کرے نماز اور روزہ اور طواف خانہ کعبہ نہ بجا لائی اور جو چیزین جنب پر حرام ہین وہ حائضہ پر بھی حرام ہین اور ایام حیض مین جو نماز قضا ہوئی ہو اوسکا پڑھنا ضرور نہین ہی کہ ایام حیض کی نماز معاف ہی مگر روزہ کی قضا لازم ہی اور اگر حالت حیض مین غسل کری تو وہ غسل صحیح نہین ہی اور ایام حیض مین جماع کرنا قصداً اور دانستہ حرام ہی اور اگر حالت جماع مین عورت حائض ہوجای تو مرد کو لازم ہی کہ فوراً مباشرت سے کنارہ کری اور اگر کوئی شخص حالت حیض مین جماع کری خواہ شوہر خواہ آقا تو کفارہ کی واجب ہونی مین اختلاف ہی لکن کفارہ دینا احوط ہی اور یہ کفارہ عورت پر لازم نہین ہی ہرچند وہ عورت حالت حیض مین جماع کی لئی راضی بھی ہوگئی ہو مگر راضی ہونے کی سبب سی گنہگار تو ہوگی لیکن کفارہ واجب نہ ہوگا اور یہ کفارہ اوس فقیر کو دینا چاہیے کہ جو مستحق زکواۃ ہو اور طلاق دینا بھی حیض کی ہنگام مین جائز نہین ہی بشرطیکہ عورت اور شوہر ایک شہر مین ہون اور اگر دونون دو شہرون مین ہون اور ایام حیض شوہر کو معلوم نہ ہون تو طلاق دینی مین مضائقہ نہین ہی اور اگر نماز پڑھتی مین حیض آجاوی تو چاہئی کہ اوسی وقت نماز ترک کری اور بعد فرصت قبل وقت نماز غسل کری

اور صورت غسل حیض بھی مثل جنابت ہی مگر نیت مین بعوض جنابت غسل حیض کہی اور غسل جنابت مین وضو حرام
ہی اور غسل حیض مین واجب ہی اور وضو پیش از غسل حیض کرنا بہتر ہی فصل چوتھی بیان غسل نفاس مین

فصل ۴ غسل نفاس

خون نفاس وہ خون ہی کہ عورتون کو جننی کی ساتھ یا بعد اسکی آتا ہی خواہ لڑکا تام الخلقۃ ہو یعنی تمام
عضو اوسکی درست ہون یا نہ حتی کہ مضغہ گوشت بھی اگر پیٹ سی پیدا ہو اور اسکی ساتھ یا اوسکی بعد خون آوے
تو غسل نفاس اجماعاً واجب ہی اور اگر علقہ نکلی اور معلوم ہو کہ یہ مبداء ولادت انسان ہی تو بھی غسل واجب ہی اور
اگر عورت بعد ولادت یا بعد اسقاط اوسی روز خون دیکھی اور اوسی دن مین وہ خون موقوف ہوجاوی تو نفاس
قرار پائیگا اور جس صورت مین دس دن تک موقوف نہ ہو تو ولادت سی اٹھارہ دن تک احتیاط یہ ہی کہ مابین احکام
مستحاضہ و نفاس جمع کری اور جو خون کہ لڑکا پیدا ہونیسی پہلی نکلی گرچہ ایک پل بھر بھی پہلی ہو تو وہ نفاس
نہین ہی غسل نفاس و احکام اوسکی لازم ہونگی اور جبتک کی خون نہ آوی احکام نفاس جاری نہ ہونگی اور
محض ولادت کافی نہین ہی بالاجماع اور کمی مدت نفاس کیواسطی حد مقرر نہین ہی بلکہ اگر ایک لحظہ کی لئی
بھی خون آوی تو غسل واجب ہوگا غرض جس عورت کی واسطی ایام حیض کی عادت اور تعداد
مقرر ہی کہ مثلاً اول یا نصف یا آخر ماہ مین اوسکو حیض آتا ہی اور چھ یا سات یا آٹھ روز رہتا ہی
اگر خون اوس کا دس روز سی تجاوز نہ ہوا ہو تو نفاس ہے اور جو دس دن سے تجاوز
ہوگیا ہو تو جتنے روز اوسکو حیض رہتا تھا اوسی قدر نفاس ہی باقی استحاضہ اور اگر دس روز سی
کم عادت تھی اور نفاس مین دس روز تک خون آیا تو احوط یہ ہی کہ جتنی دن ایام عادت سی زیادہ گذری ہون اسمین
نفاس اور استحاضہ دونوں کا عمل بجالاوی اور جناب شیخ مرتضی علیہ الرحمہ فی حاشیہ نجبہ مین لکھا ہی کہ اگر دس دن خون
آوی تو نفاس قرار دی اور اعمال استحاضہ بھی بجالاوی اور جناب حجۃ الاسلام میرزا دام ظلہ فی لکھا ہی کہ اولی جمع
کرنا ہی یعنی اعمال نفاس و استحاضہ دونون اٹھارہ دن تک بجالائی اور جو چیزین کہ حیض مین حرام اور سنت اور مکروہ
ہین اس مین بھی حرام و سنت و مکروہ ہین اور صورت غسل کی بھی مثل غسل حیض ہی فقط حیض کی جگہ نفاس کا قصد
کرنا چاہئی فصل پانچوین غسل استحاضہ مین صورت خون استحاضہ کی یہ ہے کہ اکثر اوقات

فصل ۵ غسل استحاضہ

زرد و سرد اور رقیق ہوتا ہی اور بعضی مجتہدون نے لکھا ہی کہ سستی کی ساتھ نکلتا ہی اور کبھی ایسا

بھی ہوتا ہی کہ یہ سب اوصاف اوس خون مین ہوتی ہین اور حقیقۃً وہ خون خون حیض ہوتا ہی اور استحاضہ
کا خون کبھی طور پر آتا ہی پس عورت کو لازم ہی کہ امتیاز کری اگر روئی اوسی قدر خون آلودہ ہو کہ جسقدر
فرج کی اندر تھی اور خون باہر نہ نکلی تو استحاضہ قلیلہ ہی پس صاحب استحاضہ قلیلہ پر لازم ہی کہ ہر نماز کی واسطے
ظاہر فرج کو دہوئے اور روئی کو تبدیل کرکے دوسری روئی رکھی اور ہر نماز کی واسطے وضو کری اور اگر
روئی سے پھوٹ کر دوسری طرف خون پہونچا ہو اور بہنی کی نوبت نہ آئی ہو تو وہ استحاضہ متوسطہ ہی
اسوقت مین چاہیے کہ جو امور استحاضہ قلیلہ مین واجب ہین وہ سب بجالائی اور جو لتہ روئی کی بعد ہی
اوسکو احتیاطاً بدل ڈالی علاوہ اسکی ایک غسل نماز صبح کیواسطی کری بشرطیکہ قبل نماز صبح خون بصفت
متوسطہ دیکھا ہو اور اگر بعد نماز صبح استحاضہ متوسطہ ہو تو بھی ایک غسل احتیاطاً نماز آئندہ کی لیی بجالائی
اور اگر خون لتہ کو دوسری طرف تر کرکے بہ نکلی تو وہ استحاضہ کثیرہ ہی پس جس عورت کو استحاضہ کثیرہ ہو
اوسپر واجب ہی کہ جو امور استحاضہ قلیلہ مین وہ سب بجالائی اور سوای اسکی ایک غسل نماز ظہر اور عصر
کیواسطی اور ایک غسل نماز مغرب اور عشا کی لیی اور ایک غسل نماز صبح کی واسطی بقصد واجب بجالائی
اور لتہ کو احتیاطاً بدل ڈالی اور اگر ان نمازون مین فرق کیا چاہی کہ ہر وقت کی نماز علیحدہ پڑھی
تو ہر نماز کی واسطی ایک ایک غسل اور ہر غسل کی ساتھ وضو کری اور مقتضای احتیاط یہ ہی کہ وضو
مین قربت کی نیت کری اور پیش از غسل وضو کرنا احوط و بہتر ہی اور جب خون مختلف ہو کبھی کثیرہ
اور کبھی غیر کثیرہ تو اوسکے حکم مین علما نی اختلاف کیا ہی قول احوط یہ ہی کہ قبل نماز اگر ایک لحظہ بھی
کثرت خون پائی جاوی تو اوس نماز کی لیی استحاضہ کثیرہ کی احکام کی رعایت کری اور جب مستحاضہ
اعمال استحاضہ بجالاوی تو وہ پاک عورت کی حکم مین ہی اور جو کچھ پاک عورت پر مباح ہی وہ اوسپر
بھی مباح ہوتا ہی اور اگر ان اعمال کی بجالانی مین کسی چیز مین بھی خلل ہوگا تو اوسکی نماز صحیح
نہین ہی اور جبکہ غسل مین خلل ہوا تو اوسکا روزہ بھی بنا بر مشہور صحیح نہین ہوگا اور ان روزہ دار
کو لازم ہے کہ اس غسل کو صبح کی قبل بجالاوی اور اسی غسل سے صبح کی نماز پڑھی اور اگر غسل و وضو
مین خلل کری تو اوسکو کتابت قرآن کا بھی مس کرنا جائز نہین ہی اور بعض علمانے لکھا ہی کہ اعمال

مستحاضہ

مقررہ کی قبل خصوص غسل سی پہلی مباشرت اوسکی ساتھہ کرنا جائز نہین ہی اور یہ احوط ہی اور اگر نماز پڑھی اور اعمال مقررہ مین خلل کیا ہو تو اوسکی قضا لازم ہی اور اگر غسل مین خلل کیا ہو تو روزہ کا بھی یہی حال ہی اور ان اعمال سی پہلی مساجد مین داخل نہ ہونا احوط ہی اور لازم ہی کہ بعد غسل اس امر مین کوشش کری کہ بدن تک اور کپڑی تک اوسکی خون نہ پہونچی اور باوجود کوشش اگر خون پہونچ جاوے تو مضائقہ نہین رکہتا

فصل چھٹی بیان احکام اموات مین اور اس مین پانچ مقصد ہین مقصد پہلا احکام مرض و کیفیت احتضار مین اکثر اس مقصد مین حلیۃ المتقین و زاد المعاد سی مطالب نقل کئی گئی ہین کہ جب بیمار پر آثار موت ظاہر ہون تو اپنی احوال پر متوجہ ہو اور گناہون سی توبہ کری اور افعال گذشتہ پر نادم و پشیمان ہو اور قصد کری کہ اگر زندہ رہونگا تو پھر مرتکب معصیت نہ ہونگا بعد اسکے حقوق خالق و مخلوق کی بارہ مین وصیت کری اور جو حق اوسکی ذمہ ہون ادا کرے اور دوسرون پر نہ چھوڑی پس اپنی ثلث مال مین وصیت کری کہ خویشان پریشان کو اوس کی اور فقرہ و مساکین کو اور امور خیر مین وہ مال تقسیم کیا جاے بعد اسکے برادران ایمانی سی اپنی برات ذمہ کا خواستگار ہو اور جسکی غیبت کی ہی یا جسکو اذیت پہونچائی ہو اگر وہ شخص حاضر ہو تو اوس سے التماس عفو کری اور اگر غائب ہو تو اون شخصون سی جو حاضر ہین التماس کری کہ اوسکو راضی کرین اور اوسکے لئی طلب آمرزش کرین اور چاہیئے کہ اطفال اور عیال کی لئی بعد توکل بجناب اقدس الٰہی ایک شخص امین سی وصیت کری اور اوسے اپنی اولاد کے لئی وصی قرار دے اور کفن طلب کرکے شہادتین اور اقرار امامت ائمہ علیہم السلام اور جو دعائین وارد ہوئی ہین تربت امام حسین علیہ السلام سی اوسپر لکھوائے اور مومن کی لئی سنت ہی کہ ہمیشہ اپنے پاس کفن موجود رکھی اور ہر وقت امیدوار رحمت الٰہی اور شفاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ ہدی علیہم السلام رہی اور ہر مسلمان پر لازم ہی کہ اپنی اعتقادات کا کاغذ اس طرح درست کر رکھی کہ مومنون کو حاضر کرے اور اپنی اعتقاد پر اون سے گواہی لیوے اور اس طور سی کہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل احکام اموات

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ
السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ لکھی یہ دعا کاغذ پر
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ شَهِدَ الشُّهُودُ الْمُسَمَّوْنَ فِي هٰذَا الْكِتَابِ أَنَّ أَخَاهُمْ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
بعد اسکے نام اپنا لکھو اور نام باپ کا لکھو أَشْهَدَهُمْ وَاسْتَوْدَعَهُمْ وَأَقَرَّ عِنْدَهُمْ
أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّهُ مُقِرٌّ بِجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ وَأَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَإِمَامُهُ وَالْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ أَئِمَّتُهُ وَ
أَنَّ أَوَّلَهُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْقَائِمُ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللّٰهَ
يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رَسُولُهُ جَاءَ بِالْحَقِّ
وَأَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللّٰهِ وَمُسْتَخْلَفُهُ فِي أُمَّتِهِ
مُؤَدِّيًا لِأَمْرِ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَابْنَيْهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ابْنَا رَسُولِ اللّٰهِ وَسِبْطَاهُ وَ
إِمَامَا الْهُدَى وَقَائِدَا الرَّحْمَةِ وَأَنَّ عَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا
وَمُوسَى وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَحَسَنًا وَالْحُجَّةَ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ أَئِمَّةٌ وَقَادَةٌ وَدُعَاةٌ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُجَّةٌ
عَلَى عِبَادِهِ بعد اسکے اوس پارچہ کاغذ کو لپیٹے اور اپنی مہر کرے اور اون سب گواہوں سے
کہے کہ وہ بھی مہر کریں اور چاہیے کہ یہ کاغذ میت کی جریدہ کی ساتھ دہنی طرف رکھا جائے

جب آثار احتضار ظاہر ہوں تو جان کندن آسان ہونے کی لئے یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیَ
الْکَثِیْرَ مِنْ مَعْصِیَتِکَ وَاقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ مِنْ طَاعَتِکَ
اور چاہئی کہ اولاد اور اقارب اور برادران مومن محتضر کو حالت احتضار میں اکیلا چھوڑیں اور اسکی
سامنی سورۂ یٰسٓ اور سورۂ والصافات پڑہیں اور ساری عقائد حقہ مانند توحید خدا اور صفات کمالیہ
حق تعالیٰ اور رسالت جناب رسول خدا اور امامت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام تفصیل وار اعتقاد بہشت
و دوزخ اور سوال قبر اوسی مکرر تلقین کریں اور یاد دلائیں تاکہ یہ عقیدات وہ خود زبان پر جاری
کرے اور اگر خود نہ ادا کرسکے تو اوسکے سامنی بیان کریں بلکہ دعای عدیلہ کہ تمام عقائد حقہ پر
مشتمل ہی پڑہیں اور اگر عربی سمجھتا ہو تو معنی اوسکے سمجھائیں کہ وقت مفارقت روح شر
شیطان سی محفوظ رہے اور دین حق سے گمراہ نہ ہو دعاے عدیلہ یہ ہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَاَنَا
الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِيْ الْمُحْتَاجُ الْفَقِيْرُ الْحَقِيْرُ اَشْهَدُ
لِمُنْعِمِيْ وَخَالِقِيْ وَرَازِقِيْ وَمُكْرِمِيْ كَمَا شَهِدَ لِذَاتِهٖ وَشَهِدَتْ
لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهٖ بِاَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذُو النِّعَمِ
وَالْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ اَزَلِيٌّ عَالِمٌ اَبَدِيٌّ حَيٌّ اَحَدِيٌّ
مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِيٌّ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ مُرِيْدٌ كَارِهٌ مُدْرِكٌ صَمَدِيٌّ يَسْتَحِقُّ
هٰذِهِ الصِّفَاتِ وَهُوَ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِيْ عِزِّ صِفَاتِهٖ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ وُجُوْدِ
الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيْمًا قَبْلَ اِيْجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا
اِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَلَا مَالَ وَلَمْ يَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰى جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وُجُوْدُهٗ
قَبْلَ الْقَبْلِ فِيْ اَزَلِ الْاٰزَالِ وَبَقَاؤُهٗ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ انْتِقَالٍ وَلَا زَوَالٍ

غني في الاول والاخر مستغن في الباطن والظاهر لا جور في
قضيته ولا ميل في مشيته ولا ظلم في تقديره ولا مهرب
من حكومته ولا ملجأ من سطواته ولا منجا من نقماته سبقت
رحمته غضبه ولا يفوته احد اذا طلبه ازاح العلل في التكليف و
سوى التوفيق بين الضعيف والشريف مكن اداء المامور وسهل
سبيل اجتناب المحظور لم يكلف الطاعة الا بقدر الوسع والطاقة
سبحانه ما ابين كرمه واعلى شانه سبحانه ما اجل نيله واعظم
احسانه بعث الانبياء ليبين عدله ونصب الاوصياء ليظهر
طوله وفضله وجعلنا من امة سيد الانبياء وخير الاولياء وافضل
الاصفياء واعلى الازكياء محمد المصطفى صلى الله عليه واله وسلم
امنا به وبما دعانا اليه وبالقران الذي انزله اليه وبوصيه الذي
نصبه يوم الغدير واشار بقوله هذا علي اليه واشهد ان الائمة
الابرار والخلفاء الاخيار بعد الرسول المختار علي قامع الكفار ومن
بعده سيد اولاده الحسن ابن علي ثم اخوه السبط التابع لمرضات
الله الحسين ثم العابد علي ثم الباقر محمد ثم الصادق جعفر ثم
الكاظم موسى ثم الرضا علي ثم التقي محمد ثم النقي علي ثم الزكي
العسكري الحسن ثم الحجة القائم المنتظر المهدي المرجى الذي
ببقائه بقيت الدنيا وبيمنه رزق الورى وبوجوده ثبتت الارض
والسماء وبه يملأ الله الارض قسطا وعدلا بعد ما ملئت ظلما و
جورا واشهد ان اقوالهم حجة وامتثالهم فريضة وطاعتهم مفروضة
ومودتهم لازمة مقضية والاقتداء بهم منجية ومخالفتهم مردية

وَهُمْ سَادَاتُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ وَشُفَعَاءُ يَوْمِ الدِّيْنِ
وَاَئِمَّةُ اَهْلِ الْاَرْضِ عَلَى الْيَقِيْنِ وَاَفْضَلُ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ
وَاَشْهَدُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَمَسْئَلَةَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَ
الْمِيْزَانَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَ
نَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَ
الشَّفَاعَةَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللهَ يَبْعَثُ
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ فَضْلُكَ رَجَائِيْ وَكَرَمُكَ وَرَحْمَتُكَ
وَعَفْوُكَ اَمَلِيْ لَا عَمَلَ لِيْ اَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِيْ اَسْتَوْجِبُ
بِهَا الرِّضْوَانَ اِلَّا اَنِّيْ اعْتَقَدْتُ تَوْحِيْدَكَ وَعَدْلَكَ وَارْتَجَيْتُ
اِحْسَانَكَ وَفَضْلَكَ وَتَشَفَّعْتُ اِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَاَوْصِيَائِهٖ مِنْ
اَحِبَّتِكَ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى
اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَوْدَعْتُكَ يَقِيْنِيْ هٰذَا وَثَبَاتَ
دِيْنِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ بِهٖ وَقَدْ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ
فَرُدَّهُ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِيْ وَفِي الْقَبْرِ عِنْدَ مَسْئَلَةِ
مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بعد اسکے چاہیے کہ اوسکو مکرر کلمہ طیبہ لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھا ہیں اسواسطے کہ حدیث مین وارد
ہوا ہی کہ جس شخص کا آخر کلام لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہو گا وہ داخل بہشت ہوگا اور واجب ہی

کہ دقت احتضار پاؤن اوسکی قبلہ کی طرف پہیرین تاکہ ملائکہ رحمت اوسپر نازل ہون اور چاہیئے کہ شخص جنب یا حایض اوسکے پاس نہ آوی کہ ملائکہ ان سی نفرت کرتی ہین اور جب نزدیک ہو کہ روح اوسکی قالب سی پرواز کری تو اوسپر ہاتھ نہ رکہین حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایک صاحبزادہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا حالت احتضار مین تھا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام گوشۂ خانہ مین بیٹھی تھی جو کوئی اوس صاحبزادی کی پاس جاتا تھا حضرت منع کرتے تھی کہ اسپر ہاتھ نہ رکہو کہ یہ اس حال مین نہایت ناتوان ہی اور جو شخص کہ اسپر ہاتھ رکہیگا مثل اسکے ہی کہ اوس نے قتل کیا اور اگر محتضر کی ہاتھ یا پاؤن کو حرکت ہو تو ہونی دی اور اگر جان کندن دشوار ہو تو اوسکو اوس مقام مین لیجائی کہ جہان وہ اکثر نماز پڑہتا تہا اور اوسکو مصلے پر لٹائی اور کلمات فرج تلقین کری اور کلمات فرج یہ ہین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا فِیْہِنَّ وَمَا بَیْنَہُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اور سنت ہی کہ آسانی جان کندن کی لیے اس دعا کو تلقین کری یَا مَنْ یَقْبَلُ الْیَسِیْرَ وَیَعْفُوْا عَنِ الْکَثِیْرِ اِقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ وَاعْفُ عَنِّی الْکَثِیْرَ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الرَّحِیْمُ اور جب روح مفارقت کری تو سنت ہی کہ میت کی منہ کو اور آنکہونکو بند کردین اور ہاتہونکو اوسکے پہلو مین دراز کردین اور میت پر چادر اوڑہا دین اور اوسکی قریب قرآن پڑہین اور اوٹھانی مین تعجیل کرین اور مومنون کو اطلاع دین تاکہ وہ جنازہ پر حاضر ہون اور مجلسی علیہ الرحمہ زاد المعاد مین لکھتی ہین کہ حدیث حسن مین جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب مومن کو قبر مین رکہتی ہین تو اوسکو ندا کیجاتی ہی کہ پہلی عطیہ جو تجہکو دیا گیا وہ بہشت ہی اور پہلا عطیہ ان لوگون کو جو کہ تیری جنازی کی ہمراہ ہین دیا گیا وہ آمرزش گناہ ہی دوسری حدیث مین منقول ہی کہ پہلی تحفہ مومن کو قبر مین جو دیتی ہین وہ آمرزش ہوتی ہی کہ جو ہمراہ جنازہ تہی تیسری حدیث مین مذکور ہی کہ جو شخص جنازہ مومن کی اوسوقت تک ہمراہ رہی کہ جبتک اوسکو دفن کرین تو حق تعالی روز قیامت ستر فرشتون کو اوسپر معین فرمائے گا تاکہ اوسکی ہمراہی کرین اور اوسکے لیے قبر سی تا موقف حساب؛

استغفار کرین اور ایک حدیث مین منقول ہی کہ جو شخص ایک جانب جنازہ کا اوٹھای تو پچیس گناہ
کبیرہ اوسکی بخشدیی جاینگے اور اگر چارون طرف اوٹھای تو گناہون سی پاک ہوجائے گا اور
چاہیی کہ جنازہ کو چار آدمی اوٹھاوین اور جو شخص کہ تشییع جنازہ کری تو بہتر ہی کہ پہلی داہنی ہاتھ کو
میت کی کہ بایین طرف جنازہ کی ہوتا ہی داہنی کاندہی پر اوٹھائے بعد اسکے داہنے پاون کو اوسکے
اپنی داہنی کاندہی پر اٹھاوی پھر پشت جنازہ کی طرف سی آوی اور بایان پاون میت کا کہ داہنی
طرف جنازہ کی ہی بایین کاندہی پر اوٹھاوی پھر بایان ہاتھ اوسکا کہ داہنی جانب جنازہ کی ہی
بایین کاندہی پر اوٹھائے اور جنازہ کی پیچھی یا پہلو مین چلی اور اگر یہ منظور ہو کہ جو لوگ جنازہ اوٹھائے
ہین اونکی عوض مین اور اشخاص جاکر جنازہ اوٹھاوین تو چاہیے کہ یہ اشخاص جنازہ کی آگے سے
جاوین اور پیچھی جنازے کی یا پہلو مین جنازی کی چلین اور اسی طرح تربیع کہ جسکی کیفیت سابق
ازین بیان ہوچکی ہی اوسی نہج مذکور سی بجالاوین اور جنازہ اوٹھانے کے وقت یہ دعا پڑہین
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور آگی آگی
جنازے کی چلنا اور سوار ہوکر چلنا اور جنازہ کو تیز لیجانا اور جنازہ کی ہمراہ مجمر روشن کرنا اور
حالت مشایعت مین ہنسا اور حرف باطل زبان پر جاری کرنا یہ سب امور مکروہ ہین اور جو شخص
کہ جنازہ کو دیکھی تو یہ کلمات کہی اَللّٰهُ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ
زِدْنَا اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَهَرَ عِبَادَهٗ بِالْمَوْتِ
مقصد دوسرا آداب غسل میت مین جب میت کو غسل دینی کی مقام پر لائی تو بہتر ہی کہ اسکو
تختہ پر لٹاوی اور غسل دینی کی وقت پاون میت کی قبلہ کی طرف کری جس طرح کہ وقت احتضار
رو بقبلہ کیی جاتی ہین اور بعض علما استقبال قبلہ واجب جانتی ہین اور چاہیی کہ باستثنائے
وقت نماز میت کو ہر حال مین رو بقبلہ رکہین اور وقت غسل بدن میت سی لباس اوتارنا اولی
ہی اور پیراہن مین بھی غسل ہوسکتا ہی بشرطیکہ ساتر عورتین ہو اور تہا لنگ مین بلا پیراہن
بھی غسل ممکن ہی مگر بہتر یہ ہی کہ فقط عورتین مستور رہون اور تمام جسم برہنہ ہو بہر حال ستر

عورتین واجب ہی اور جب بدن میت سی پیراہن اوتارنا منظور ہو تو پاؤن کی طرف سی اوتارین اور اگر تنگ
ہو تو اوسکے وارث سی اجازت لیکی پھاڑ ڈالین اور سنت ہی کہ ایک گڑھا روبقبلہ کھودین کہ غسل کا پانی اوس مین
جمع ہو اور مکان یا خیمہ کی اندر غسل دین کہ درمیان میت اور آسمان حائل رہی اور آب گرم سی نہلانا مکروہ
ہی اور لازم ہی کہ تینون غسلون سی پہلی بدن میت سی ازالہ نجاست کرین اور چاہیئے کہ غسل دینی والے
دو آدمی ہون کہ ایک پانی ڈالتا جای اور دوسرا میت کو ایک پہلو سی دوسری پہلو پر پلٹتا جای اور
سنت ہی کہ میت کی اونگلیونکو آہستہ آہستہ نرم کرین اور اگر دشوار ہو اور ٹوٹنی کا خوف ہو تو انگلیون
کا سیدھا کرنا ضرور نہین ہی اور واجب ہی کہ بعد ازالہ نجاست تین غسل دین اول آب سدر سی یعنی
بقدر مسمی بیری کی پتی پانی مین ملکر میت کو غسل دین بعد اسکے آب کافور سی غسل دین بعد اسکے
آب خالص سی غسل دین اور سنت ہی کہ پہلی میت کی ہاتھون کو نصف ذراع تک تین مرتبہ دھوئین سنن غسل میت
اور عورتین کو بھی اوسکے تین مرتبہ کف سدر یا اوشنان سی دھوئین اور پانی زیادہ صرف کرین کہ
خوب پاک ہو جائی اور ہاتھ پر کوئی کپڑا لپیٹ لین تا عورتین سی مس نہ ہو بعد اسکے پیٹ پر آہستگی
دہواری ہاتھ رکھین اور اوپر سی نیچی کھینچین تا جو کچھ کہ فضلہ ہو وہ دفع ہو جائے اگر فضلہ نکلی تو
پھر مخرج کو دھوئین اور اگر عورت حاملہ ہو اور بچی کی نکل آنی کا خوف ہو تو ہاتھ نہ پھیرین اور چاہئی
کہ میت کا سر اور ڈاڑھی غسل سی پہلی کف سدر سی دھوئین اور احتیاط یہ ہی کہ میت کو وضو نہ کرائین
اور بعد ان امور مذکور کی غسل شروع کرین اور سنت ہی کہ غسل دینی والا میت کی دہنی طرف کھڑا
ہو اور اس طرح نیت کری کہ غسل دیتا ہون مین اس میت کو آب سدر سی واجب قربۃ الی اللہ
اور زاد المعاد مین جناب علامہ مجلسی رح نی فرمایا ہی کہ اگر ایک شخص پانی ڈالنی والا ہو اور دوسرا
میت کو حرکت دیتا ہو تو احوط یہ ہی کہ دونو غسل کی نیت کر لین بعد اسکے پہلے سر و گردن میت کو
آب سدر سی دھوئین اور سنت ہی کہ تین مرتبہ دھوئین پھر میت کو بائین پہلو لٹائین اور داہنی طرف
کو اوسکی دھوئین اور سنت ہی کہ تین دفعہ دھوئین اور جو شخص کہ میت پر پانی ڈالتا ہی چاہئی کہ تسلسل
پانی کا موقوف نہ کری جبتک کہ پاؤن تک نہ پہونچی اور پانی گرانی کی وقت میت کی پیٹ پر ہاتھ

پہیری اور میت کا ہاتھ پہلو سے جدا کری کہ پانی کل مقامات پر پہنچ جای اور لنگی کی نیچی سے عورتین پر اور
ران اور سب اعضا پر پانی کا جاری ہونا ضرور ہی بعد اسکی میت کو داہنی پہلو پر لٹاوی اور بائین جانب
بھی اسی طرح دہوی اور آب سدر مین بقدر مسمی سدر کا ملانا کافی ہی اسقدر بیری کی پتی نہ ملای کہ وہ پانی
مضاف کہلای بعد اسکی میت کو چت لٹائین اور ظروف آب دہو ڈالین کہ اثر سدر اوس سے دور ہو جای
اور غسال بھی ہاتھون کو اپنی دہوی پس تھوڑا کافور چورا کر کی پانی مین ملادین اور ہاتھون کو اور
عورتین میت کو اسی طرح کافور کی پانی سے تین تین دفعہ دہوئین اور آہستہ آہستہ پیٹ پر ہاتھ کھینچین
اور بہتر یہ ہی کہ جسوقت میت کی پیٹ پر ہاتھ کھینچین تو اوسکے سر کو بلند کرین تا کہ فضلات نکل جائین
غسل میت
پھر نیت کری کہ غسل دیتا ہون مین اس میت کو آب کافور سے اسلیے کہ واجب ہی قربۃً الی اللہ اور مثل غسل
سدر غسل کافور بھی دین یعنی سر میت کو دہووین پھر داہنی جانب پھر بائین جانب دہوئین اور یہ
سنت ہی کہ تین دفعہ دہوئین جیسا کہ غسل سدر مین بیان ہوا اور غسال بعد فراغ پہلے اپنی ہاتھون
کو دہوی بعد پانی کی ظروف کو دہوی تا کہ اثر کافور بر طرف ہو جای اور اگر آب خالص کی لیے دوسرا
ظرف ہو تو بہتر ہی پھر ہاتھ اور عورتین میت آب خالص سے دہوی اور نیت کری کہ غسل دیتا ہون مین
اس میت کو آب خالص سے واجب قربۃً الی اللہ بعد اس کی اوسی نہج سے کہ جو مذکور ہو چکی ہی غسل دی
پس اگر نجاست نکلنے کا خوف ہو تو تھوڑی سی روئی مخرج پر رکھی اور کپڑی سے بدن میت کو خشک کری
اور اگر غسل دینی والا تکفین کی لیے غسل کری تو بہتر ہی اور چاہیے کہ غسل دینی کی حالت مین غسال کہا کرے
یہ کہتا جاے رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ

مقصد سوم کفن میت کے بیان مین

مقصد سوم کفن میت

غسل میت سے فارغ ہون تو اس طرح کفن میت درست کرین کہ پہلی دوسرا سری زمین پاک پر بچھا
دین بعد اسکی پیراہن اوسپر رکہین اس طرح کہ آدہا اوپر سے اولٹ دین اور بعد اسکے لنگ اور ران
پیچ اپنی جگہ پر بچھائین اور میت کو اوسپر لٹائین اور ایک طرف ران پیچ پھاڑ کر مردہ کی کمر مین باندہین
اور دبر و فرج میت پر روئی رکہین اور دوسرا سرا ران پیچ کا نیچی سے نکال کر مثل لنگوٹ کے
باندہین اور مردی کی دونون رانین اوس سے لپیٹین اور جہان ران پیچ تمام ہو سرا اوس کا

اوسکی شکون مین چھپاوین اور واجب ہی کہ میت کو کافور سی حنوط کرین یعنی سات موضع سجدہ مین کافور
ملین اور وہ یہ ہین پیشانی دونو ہتھلیان دونو زانو دونو پاؤن کی انگوٹھی اور احوط ہی کہ ناک پر بھی
کافور ملین بعد اسکی لنگ باندہی اور پیراہن پہنای اور سنت ہی کہ دو جریدی یعنی درخت خرما اور اگر
میسر نہ ہو تو بیر یا انار کی درخت کی دو لکڑیان تر و تازہ والا درخت بید سادہ کی بقدر ایک ہاتھ کی
کفن مین رکھی ایک لکڑی جانب راست میت پیراہن مین متصل بدن اور دوسری جانب چپ پیراہن
سی باہر اور سر تا سری کی اندر رکھی اور چاہیی کہ سری دو لکڑی میت کی چنبر گردن تک پہونچین اور
کفن میت
اگر ان درختہای مذکورہ کی تر لکڑی میسر نہ ہو تو جس درخت سی چاہی دو لکڑیان لیکر رکھدی بشرطیکہ وہ
لکڑیان تر و تازہ ہون اور اگر جریدتین پر بہی روی لپیٹین تو خوب ہی کہ تری اوسکی جلد برطرف نہو
اور سنت ہی کہ خاک کربلا سی دونو جریدون پر شہادتین لکھین اور عورتون کی لئی سینہ بند زیادہ کرنا
بہتر ہی کہ اوس سینہ بند سی پستان باندہی جائین اور گرہ پیٹہ پر دیجای بعد اسکی پیراہن پہناوین اور
مرد کی میت کی لئی عمامہ سنت ہی اور چاہیی کہ عمامہ تحت الحنک بھی رکھتا ہو اور عمامہ کی دونو سری
ٹھڈی کی نیچی سی نکال کر میت کی سینہ پر اس طور سی رکھی جائین کہ ایک سرا داہنی طرف سی لاکر بائین
جانب سینہ پر رکھدیا جاے اور دوسرا بائین طرف سی نکال کر داہنی جانب رکھدیا جای اور اگر
عورت ہو تو عمامہ کی عوض مین اوسکی سر پر مقنعہ باندہا جاے بعد اسکی میت کو ایک سر تا سری
مین لپیٹین پھر دوسری سر تا سری مین لپیٹین اور کفن اصل مال میت سی بھی لیا جاسکتا ہی گو میت
قرضدار ہو اور چاہیی کہ کفن میت حریر محض اور پوست اور ریشم کا نہو بلکہ سوت کا ہو اور سفید
رنگ ہو اور کپڑا اچھا اور قیمتی ہو مقصد چہارم نماز میت کی بیان مین واضح ہو کہ تمام
مقصد چہارم نماز میت
احکام میت غسل سی دفن تک واجب کفائی ہین یعنی سب مسلمانون پر کہ مکلف ہون واجب ہی لیکن
جسوقت ایک شخص بھی مشتغل ہو جاے گا تو سب سی وجوب ساقط ہو جاتا ہی از انجملہ ہر شیعہ اثنا عشری
کی میت پر کہ جو بالغ ہو یا جس لڑکی کا پوری چھہ برس کا سن ہو تو موافق مذہب مشہور نماز اوسپر
واجب ہی اور پیشنماز کو لازم ہی کہ رو بقبلہ کھڑا ہو اور سر جنازہ پیشنماز کی جانب دست راست ہو اور

باقی سو مین پیشنماز کی بھی کھڑی ہون اور اگر مرد کی میت ہو تو پیشنماز کو مقابل کمر کھڑا ہونا بہتر ہی اور اگر
عورت کی میت ہو تو بنا بر مشہور سینہ کی برابر کھڑا ہونا چاہیی اور واجب ہی کہ پیشنماز نیت کری کہ مین
اِس میت حاضر پر نماز پڑھتا ہون واجب قربۃً الی اللہ اور پانچ تکبیرین اِس قسم سی کہی کہ پہلی تکبیر کی بعد
یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ
يَدَيِ السَّاعَةِ بعد اسکی دوسری تکبیر کہی اور یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ
مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ
الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ پھر تیسری تکبیر کہی اور بعد اسکے یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَ
الْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ چوتھی تکبیر کہے اور یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا
عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ
بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ
اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ
وَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ
فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پس پانچوین تکبیر کہی اور
نماز سی فارغ ہوا اور اگر عورت کی میت ہی تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ
وَابْنَتُ عَبْدِكَ وَابْنَتُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ
بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ

كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِي إِحْسَانِهَا وَإِنْ كَانَتْ مُسِيئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا
وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِي أَعْلَىٰ عِلِّيِّينَ وَاخْلُفْ عَلَىٰ أَهْلِهَا
فِي الْغَابِرِينَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور اگر نابالغ لڑکی کی میت ہو تو چوتھی تکبیر کی
بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِأَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَأَجْرًا اور اگر
منافق اور بد مذہب کی میت ہو اور بضرورت نماز پڑھنے کا اتفاق ہو تو اوسپر چار تکبیرین بدستور
کہے مگر یہ کہ بعد چوتھی تکبیر کے یہ کہے اَللّٰهُمَّ اخْزِ عَبْدَكَ فِي عِبَادِكَ
اَللّٰهُمَّ أَصْلِهِ حَرَّ نَارِكَ اَللّٰهُمَّ أَذِقْهُ أَشَدَّ عَذَابِكَ
فَإِنَّهُ كَانَ يُوَالِي أَعْدَائَكَ وَيُعَادِي أَوْلِيَائَكَ وَيُبْغِضُ أَهْلَبَيْتِ
نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اور پانچوین تکبیر نہ کہے اور اگر مستضعف اور ضعیف
العقل کی میت ہو کہ جو مذاہب مین تمیز رکہتا ہوا ور شیعون سے اوسکو بغض بہی نہ ہو تو اوسکی
لیے چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ
وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ اور سنت ہی کہ جبتک جنازہ کو نہ اوٹہا لیجائین اوسوقت تک
ہر شخص اپنے مقام پہ کہڑا رہے خصوصاً پیش نماز کو اسکے مراعات زیادہ تر چاہیے مقصد
پانچوان آداب دفن میت مین سنت ہی کہ جب تک میت کو قبر مین دفن 　مقصد ۵ آداب دفن میت
نہ کر لین اوسوقت تک نہ بیٹہین اور میت کا دفن کرنا بہی واجب کفائی ہی اور اقل دفن یہ ہی کہ
میت کو اسقدر خاک مین چہپا دین کہ جثہ اوسکا جانورون سی محفوظ رہی اور بو بہی بدن منتشر نہ ہو اور
سنت ہی کہ بقدر قد آدم قبر کہودین اور قبر کی اندر جانب قبلہ لحد بنائین اور لحد اسقدر کشادہ ہو
کہ میت اوس مین اوٹہکر بیٹہ سکے اور جب قبر کے نزدیک جنازہ پہونچی تو اگر مرد کی میت ہو تو جنازہ
کو پائینتی رکہین اور اگر عورت کی میت ہو تو روبقبلہ رکہین اور علما مین قول مشہور یہ ہی کہ جب قریب
قبر جنازہ پہونچے تو جنازہ کو رکہدین پہر قریب تر لیجائین اسی طرح تین مرتبہ رکہکر چوتھی مرتبہ میت کو
قبر مین لیجائین اور سنت ہی کہ اگر مرد ہو تو اوسکے سر کو آگے کرین اور پائینتی سی قبر مین اوتارین اوس

اگر عورت ہو تو قبلہ کی طرف عرض قبر سے اوتاریں اور جو شخص کہ قبر میں میت کو اوتارتا ہی چاہئیے کہ اپنی بند قبا کی طرف کھولڈالے اور اگر چادر یا ردا اوڑھی ہو تو اوتارڈالے اور ننگے سر اور ننگے پاؤن قبر میں داخل ہو اور بہتر ہی کہ مرد کی میت کو اقارب قبر میں نہ اوتاریں اور لکڑی یا تختہ وغیرہ سے قبر میں فرش کرنا یا میت کو مع تابوت دفن کرنا مکروہ ہی مگر اوس حالت میں مباح ہی کہ زمین سے پانی نکلتا ہو یا نمی حد سے زاید ہو اور سنت ہی کہ جب میت کو نزدیک قبر رکھیں تو یہ کہیں اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اور جب میت کو قبر میں رکھیں تو کہیں بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اِلٰی رَحْمَتِكَ لَا اِلٰی عَذَابِكَ اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَلَقِّنْہُ حُجَّتَہٗ وَثَبِّتْہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِیَّاہُ عَذَابَ الْقَبْرِ اور جب داخل قبر کریں تو بعد کفن اور منہ کھولدیں اور داہنی رخسار کو زمین پر رکھدیں اور سر کی نیچے خاک سے تکیہ کی طور پہ بلند کردیں اور پیٹھ کی پیچھے خشت رکھدیں کہ میت چت نہ ہو جائے اور سجدہ گاہ خاک پاک امام حسین رخسار سے نیچے یا سامنے رکھدیں بعد اسکی عقاید حقہ تلقین کریں اور بہتر ہی کہ داہنی ہاتھ سے میت کی داہنی شانے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں شانے کو حرکت دیں اور یہ تلقین پڑہیں اِسْمَعْ اِفْھَمْ اِسْمَعْ اِفْھَمْ اِسْمَعْ اِفْھَمْ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اگر میت عورت ہو تو یہ کہیں اِسْمَعِیْ اِفْھَمِیْ اس مقام پر میت کا اور اسکی باپ کا نام لیں هَلْ اَنْتَ عَلَی الْعَھْدِ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا عَلَیْہِ مِنْ شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَسَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰہُ طَاعَتَہٗ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّۃَ الْمَھْدِیَّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحُجَجُ اللّٰہِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ وَاَئِمَّتُكَ اَئِمَّۃُ ھُدًی اَبْرَارٌ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ

اذا جاءک الملکان المقربان رسولین من عند اللہ تبارک وتعالیٰ وسئلاک
عن ربک وعن نبیک وعن دینک وعن کتابک وعن قبلتک وعن ائمتک
فلا تخف وقل فی جوابھما اللہ جل جلالہ ربی ومحمد صلی اللہ علیہ والہ نبیی
والاسلام دینی والقرآن کتابی والکعبۃ قبلتی وامیر المؤمنین علی بن ابی
طالب امامی والحسن بن علی المجتبیٰ امامی والحسین بن علی الشہید
بکربلا امامی وعلی زین العابدین امامی ومحمد باقر علم النبیین
امامی وجعفر الصادق امامی وموسی الکاظم امامی
وعلی الرضا امامی ومحمد الجواد امامی وعلی الہادی
امامی والحسن العسکری امامی والحجۃ المنتظر امامی
ھؤلاء صلوات اللہ علیھم اجمعین ائمتی وسادتی وقادتی
وشفعائی بھم اتولی ومن اعدائھم اتبرأ فی الدنیا والآخرۃ
ثم اعلم یا فلان بن فلان ان اللہ تبارک وتعالیٰ نعم الرب
وان محمدا صلی اللہ علیہ والہ نعم الرسول وان امیر المؤمنین
علی بن ابی طالب واولادہ الائمۃ الاحد عشر نعم
الائمۃ وان ما جاء بہ محمد صلی اللہ علیہ والہ حق وان
الموت حق وسوال منکر ونکیر فی القبر حق والبعث حق
والنشور حق والصراط حق والمیزان حق وتطایر الکتب حق و
الجنۃ حق والنار حق وان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب فیھا وان اللہ
یبعث من فی القبور پھر کہیں
افھمت یا فلان یعنی نام میت کا لیوے

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ تلقین کے بعد مردہ کہتا ہے کہ سمجھا میں بعد اسکے کہے ثبتک اللہ

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاكَ اللّٰهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَوْلِيَائِكَ فِي
مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِهِ پھر یہ کہے اَللّٰهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَاصْعَدْ
بِرُوْحِهَا إِلَيْكَ وَلَقِّهَا مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ
اور اگر عورت کی میت ہو تو بجای ضمیر مذکر ضمیر مونث ذکر کریں اور جہاں لفظ ابن ہو وہاں بنت کہیں
بعد اسکی خشت خام یا تختہ سے لحد کو بند کر دیں اور درزوں کو اینٹوں سے یا گیلی مٹی سے بند کریں تا میت پر خاک
نہ گرے اور خشت رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهُ وَآنِسْ وَحْشَتَهُ وَ
آمِنْ رَوْعَتَهُ وَأَسْكِنْ إِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيْهِ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ
سِوَاكَ فَإِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلظَّالِمِيْنَ بعد اسکی سنت ہے کہ جو لوگ حاضر ہیں پشت دست سے تین مرتبہ
قبر میں خاک گرائیں اور اگر شکم دست سے یعنی ہتھیلی میں لیکر خاک ڈالیں تو بھی جائز ہے اور اقربای میت
کو قبر میں خاک ڈالنا مکروہ ہے اور خاک گرانے کی وقت یہ کہنا چاہیے اَللّٰهُمَّ إِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا
بِكِتَابِكَ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَمَا زَادَنَا إِلَّا إِيْمَانًا وَتَسْلِيْمًا
حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو تین مرتبہ مٹی ڈالے اور یہ دعا پڑھے تو خداوند عالم بعدد ہر ذرہ خاک حسنہ
اوسکی لیے لکھتا ہے اور بقدر چار انگشت قبر کا بلند کرنا اور اوسکا چوکھونٹا رکھنا سنت ہے اور بطور سینہ کے
خر پشتہ نہ کریں بعد اسکی سنت ہے کہ قبر پر پانی ڈالیں چنانچہ حدیث میں وارد ہے جبتک قبر میں تری
رہتی ہے میت کو عذاب نہیں کیا جاتا اور سنت ہے کہ قبلہ کی طرف کھڑے ہو کر قبر پر اس طرح پانی ڈالیں
کہ سرہانے سے شروع کریں اور ایک طرف پانی ڈالتے ہوئے پائنتی تک چلی جائیں اور پھر اسکی کہ پانی کا سلسلہ
قطع ہو دوسری جانب سے سرہانے تک پانی ڈالتے ہوئے چلی آئیں پھر دونو طرف کی بیچ میں پانی ڈالیں
اور سنت ہے کہ حاضران جنازہ بعد پانی ڈالنے کے قبر پر ہاتھ رکھیں اور انگلیوں کو کھول کے بقوت
قبر پر رکھیں تاکہ نشان پڑ جائے اور رو بقبلہ بیٹھ کر یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ
عَنْ جَنْبَيْهِ وَاصْعَدْ إِلَيْكَ رُوْحَهُ وَلَقِّهِ مِنْكَ رِضْوَانًا وَأَسْكِنْ
قَبْرَهُ مِنْ رَحْمَتِكَ مَا تُغْنِيْهِ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اور سات مرتبہ سورہ

اِنَّا اَنزَلنٰہُ پڑہیں اور سنت ہی کہ ولی میت یعنی وہ شخص کہ قریب قریب ہو لوگوں کی جانی کی بعد قبر کی سرہانی
بیٹھکر دوبارہ تلقین پڑہی اور اگر کسی غیر کو اپنی جانب سی نائب کردی تو بھی جائز ہی اور قبر میت پر عمارت بنانا
اور بہت توقف کرنا اور گچ کاری کرنا باستثنای قبور انبیا و ائمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور قبور علما و صلحا
مکروہ ہی اور پوسیدہ ہو جانی کی بعد از سر نو قبر کا بنانا بھی مکروہ ہی اور بحالت اختیار میں دو مردوں کو
ایک قبر میں رکہنا اور میت کو ایک شہر سی دوسری شہر میں لیجانا ممنوع ہی مگر قبور ائمہ علیہم السلام بلکہ مدفن صلحا
کی طرف نقل کرنا جائز ہی اور بعض علما فرماتی ہیں کہ اگر تغیر جسم میت کا خوف نہ ہو بلا کراہت جائز ہی والا
جائز نہیں ہی اور قبر پر بیٹھنا اور راہ چلنا بھی مکروہ ہی مگر اگر زیارت قبور مومنین کی نیت جائی اور بضرورت
قبروں پر راہ چلی تو کراہت باقی نہ رہی گی اور نبش قبر اور نقل میت بعد دفن ناجائز ہی اور دفن کی اول
شب نماز ہدیہ میت پڑہنا ثواب عظیم رکہتا ہی چنانچہ سفینۃ النجاۃ میں مذکور ہی کہ نماز ہدیہ میت دفن کی
اول شب پڑہنا چاہئی اور وہ نماز دو رکعت ہی مابین مغرب و عشا اور جناب رسول خدا سی روایت کی ہی
کہ اپنی اموات پر صدقہ دینی کی ذریعہ سی رحم و مہربانی کرو اور اگر صدقہ نہ دی سکو تو دو رکعت نماز اس طرح
پڑہو کہ رکعت اول میں بعد سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور دوسری رکعت میں بعد حمد سورۂ اِنَّا
اَنزَلنٰہُ دس مرتبہ اور بنا بر بعض روایات کی پہلی رکعت میں بعد حمد سورۂ اخلاص دس مرتبہ اور
رکعت دوم میں بعد فاتحہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ دس مرتبہ پڑہی اور بعد سلام کے یہ کہی اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اِلٰى قَبْرِ
فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ جب تم ایسا کروگی تو خدا اوسی وقت ہزار ملک کو قبر میت پر بہیجیگا اور ہر فرشتہ کی ہمراہ
ایک حلہ بہشت ہوگا اور خدا اوسکی قبر کو اوسوقت تک کشادہ رکہیگا کہ جب تک قیامت قائم ہو اور
نماز کرنیوالے کو بعدد اون چیزوں کی کہ جنپر آفتاب درخشان ہوتا ہی ثواب دیگا اور سنت ہی کہ قبل دفن
و بعد دفن میت صاحب عزا کو امر بصبر و شکیبائی کریں اور اقل مرتبہ تعزیت یہ ہی کہ جائیں اور صاحب
مصیبت اونہیں دیکہی اور اگر منجر بد ورغ نہ ہو تو میت کی خوبیاں بیان کرنا اور نیکیاں یاد کرکی رونا
جائز ہی اور باستثنای پدر و برادر کسی دوسری کی مصیبت میں گریبان چاک کرنا اور کپڑی پہاڑنا جائز

نہین ہی اور منہ نوچنا اور بال نوچنا بھی جائز نہین ہی اور سنت ہی کہ تین دنتک مومنین خصوصًا جو ہمسایہ ہون صاحب ماتم کیواسطے کھانا بھیجین اور تین روز سے زیادہ غم و الم کرنا نچاہیئے مگر عورت اپنے شوہر کے لیئے چار مہینے دس دن تک سوگ رکھے کہ رنگین کپڑے نہ پہنے اور زینت نکرے اور سنت ہی کہ عصر کیوقت پنجشنبہ کو اور جمعہ کو زیارت قبور مومنین کے لیئے جائے اور جب قبرستان مین داخل ہو تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الدِّیَارِ مِنْ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اور جو شخص کہ قبر پر دار مومنین پر سات مرتبہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَا کا پڑہے تو خوف روز قیامت سے بے غم ہو جائیگا اور خدا اوسکو اور صاحب قبر کو بخشدیگا اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ بعد مرگ مومن کو چھ چیزین پہونچتی ہین اول یہ کہ فرزند اوسکا اوسکے لیئے استغفار کرے دوسرے مصحف یا کوئی کتب علم دین سے بعد اوسکے باقی رہے کہ لوگ اوسکو پڑہین سوم کوئی درخت اوسنے بویا ہو اور آدمی اوس سے نفع اوٹھاوین چہارم نہر بنائی ہو اور پانی کو جاری کیا ہو پنجم کنواں بنایا ہو کہ اوس سے آدمی منتفع ہون ششم کوئی ایسی چیز چھوڑی ہو کہ خلق کو اوس سے ارشاد و ہدایت حاصل ہو مثلًا کوئی کتاب علم دین مین تصنیف کی ہو کہ اوس سے خلق کو نفع پہونچے

باب تیسرا احکام نماز مین اور اس باب مین دو مقام ہین مقام اول

بیان فضائل نماز و بعض مقدمات مستحبہ نماز مین مثل فضل مساجد و کیفیت اذان و اقامت اور بیان صورت نماز اول سے تا آخر مع ترجمہ سورہ حمد و اذکار وغیرہ اور اس مقام اول مین چار فصلین ہین

فصل پہلی بیان ثواب و فضائل نماز مین

کتاب جمال الصالحین مین مذکور ہی کہ اہل بیت طاہرین ع سے ماثور ہی کہ بعد ایمان و معرفت کوئی عمل اور کوئی عبادت نماز سے بہتر نہین ہی اور جب مومن مشغول نماز ہوتا ہی تو خدا اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہی کہ

اور اطراف آسمان سے اطراف زمین تک رحمت اوسپر نازل ہوتی ہے اور اوسکی اطراف کو
اوسکے قدمون سے آسمان تک ملائکہ گھیر لیتے ہین اور ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اے بندۂ مومن
تو جو مشغول نماز ہوا ہے اگر تجھے معلوم ہو کہ کون تیری طرف متوجہ ہے اور کس سے گفتگو کرتا ہے تو
ہرگز اس جگہ سے دوسری جگہ تو نجائے اور ایک نماز ہزار حج سے بہتر ہے اور ایک حج تمام دنیا سے اور جو
کچھ دنیا مین نعمتین اور راحتین ہین ان سب سے بہتر ہے اور نماز کل عبادتون کی بمنزلۂ ستون خیمہ کی ہے اگر
ستون خیمہ مضبوط اور اپنے مقام پر ہوتا ہے تو پردی اور میخین اور طنابین سب برقرار رہتی ہین اور
خیمہ ایستادہ رہتا ہے اگرچہ وہ خیمہ کہنہ اور بوسیدہ ہو اور اگر ستون اپنی جگہ پر نہو تو خیمہ گر پڑتا ہے
اور قائم نہین رہتا اگرچہ وہ خیمہ پاکیزہ اور نیا ہو اور جو مومن کہ نماز فریضہ بجا لاتا ہے تو موافق عدد
مخالفان شیعہ اوسکے پیچھے فرشتے نماز پڑھتے ہین اور واسطے اوسکے لیئے دعا کرتے ہین یہانتک کہ وہ نماز سے
فارغ ہو اور خدا کی طرف سے ایک فرشتہ ہے کہ ہر نماز کے وقت پر خدا سے نماز پڑھنے والون کے لیئے ایک سند
لیتا ہے پس جب وقت صبح ہوتا ہے اور مومن اوٹھتے ہین اور وضو کرتے ہین اور نماز صبح پڑھتے ہین
تو وہ فرشتہ خدا سے انکے لیئے سند لیتا ہے اور اسمین لکھا ہوتا ہے کہ مین ہون خدا ہمیشہ رہنے والا
اے بندو میرے تم میرے پناہ مین آؤ کہ مین تمکو اپنی حفظ و حمایت مین رکھون اور تمسے دست بردار
نہون اور گناہ تمہارے بخشے گئے تا وقت ظہر اور جب وقت ظہر ہوتا ہے اور مومن اوٹھتے ہین اور
وضو کرتے ہین اور نماز ظہر پڑھتے ہین تو وہ فرشتہ انکے لیئے سند لیتا ہے اس مضمون کی کہ مین ہون
خدای توانا ای بندو میرے مینے تمہارے گناہ بخش دیئے اور حسنات سے بدل دیئے اور تمکو مینے
مقام جلال مین جگہ دی اور جب وقت عصر آتا ہے اور بندے وضو کرتے ہین اور نماز عصر پڑھتے ہین
تو وہ فرشتہ انکے لیئے اس مضمون کی سند لیتا ہے کہ مین ہون خدائے بزرگوار ای بندو مینے تمہارے
جسد کو آتش جہنم پر حرام کیا اور تمکو نیکو کی مسکن مین ساکن کیا اور بدون کے شر کو تمسے
دور کیا اور جب وقت نماز شام آتا ہے اور بندے وضو کرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین تو وہ فرشتہ
انکے لیئے اس مضمون کی سند لیتا ہے کہ مین ہون خدائے جبار بزرگ متعال ای بندو میرے فرشتے

تمہارے پاس سے راضی آئے حق ہی مجھپر کہ مین تمکو راضی کرون اور روز قیامت آرزوئین تمہاری بر لاؤن اور جب وقت عشا آتا ہی اور بندے وضو کرتے ہین اور نماز عشا پڑھتے ہین تو وہ فرشتہ انکے لئے اس مضمونکے سند لیتا ہی کہ مین ہون ایسا خدا کہ کوئی معبود سوا میرے نہین ہی اور کوئی پروردگار سوا میرے نہین ہی اے بندو میرے اپنے گھرونمین تمنے وضو کیا اور میرے گھرمین آئے اور میری ذکر مین مشغول ہوئے اور تمنے میرا حق پہچانا اور میری فرائض بجالائے ہی فرشتے تو اوسپر سب فرشتے گواہ رہین کہ مین انسے راضی ہوا اور جو مومن کہ نماز فریضہ کو بجالاتا ہی تو بعد اوسکے دعا مستجاب ہوتی ہی اور ہر وقت نماز مین ایک فرشتہ ندا کرتا ہی کہ اے لوگو اٹھو اور اون آگونکو بجھاؤ کہ جو تمنے اپنے دوش پر اپنے گناہونسے سلگائی ہین اور جب کوئی شخص نجوقت کی نماز پڑھی تو گناہونسے پاک ہوجاتا ہی اور جو کوئی پانچون نمازونکو اونکے وقت پر پڑھے اور اونکے شروط اور ارکانکی محافظت کرے تو اوس نمازکو باحالت نورانی آسمانکی طرف لیجاتے ہین اور وہ نماز اسکو دعا دیتی ہی اور کہتی ہی کہ جسطرح تونے میری محافظت کی اور مجھے ضایع نکیا خدا تیری محافظت کرے اور تجھکو ضایع نکرے اور اگر بیوقت نماز پڑھے اور محافظت وقت نکرے تو وہ نماز سیاہ اور ظلمانی ہوکر پھرتی ہی اور کہتی ہی کہ تونے مجھکو ضائع کیا خدا تجھکو ضائع کرے اور جو کوئی نمازکے ساتھ استخفاف کرے اور حدود اور ارکان اوسکے ضائع کرے تو حوض کوثر سے بے نصیب اور شفاعت اہلبیتؑ سے محروم رہیگا حضرت پیغمبرصؐ ایک روز مسجد مین تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص آیا اور اوسنے نماز کو جلد پڑھا اور رکوع سجود بلا اطمانیت بجالایا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مثل کوّے کے چونچین مارتا ہی اگر اسیطرح سے نماز پڑھتا ہوا مریگا تو میری دین پر نہوگا اور جو کوئی نماز کو بے تانی پڑھتا ہی تو خدا فرماتا ہی اے ملائکہ دیکھو کہ یہ بندہ میرا گمان رکھتا ہی کہ حاجتین اسکے سوا میری کسی دوسرے کے دست قدرت مین ہین اسکی وجہ سے عبادت مین جلدی کرتا ہی اور نہین جانتا کہ اسکی حاجت کو سوا میرے کوئی نہین بر لاسکتا اور جو کوئی عمداً ترک نماز کرے تو کافر ہوگا اور ملت اسلام اوس سے بیزار ہوگی اور جامع الاخبار مین جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی کسی تارک الصلوٰۃ کے ایک لقمہ طعام سے

یا ایک کپڑے سے اعانت کرے تو گویا اوسنے ستر نبیونکو قتل کیا کہ اول اونکی آدم علی نبینا و علیہ السلام
ہین اور آخر اونکی جناب محمد مصطفےٰ ہین **فصل دوسری بیان فضائل مسجد مین** کتاب
جمال الصالحین مین مذکور ہی کہ اہلبیت طاہرین سے روایت ہی کہ ایک نماز مسجد جامع مین
سو نماز ونکے برابر ہی اور ایک نماز مسجد محلہ مین پچیس نماز ونکے برابر ہی اور ایک نماز مسجد بازار مین
بارہ نماز ونکے برابر ہی اور جو کوئی بقصد مسجد جاتا ہی تو جس مقام پر قدم رکھتا ہی وہ مقام اوسکے لیے
ساتوین زمین تک تسبیح کرتا ہی اور جو کوئی اپنے گھر مین طہارت کرے اور مسجد مین جائے تو گناہونسے پاک
ہو جاتا ہی اور زیارت خدا کا اوسے اجر ملتا ہی اور حق ہی اس شخص کا اوسپر کہ جسکی زیارت کرتا ہی کہ وہ اپنی
زیارت کرنیوالیکا اکرام کرے اور جو کوئی مسجد مین جاتا ہی تو خدا اوسکو ایک نعمت ان آٹھ نعمتون مین سے
عطا فرماتا ہی یا اوسے کسی برادر مومن سے ملاقات ہوتی ہی یا کوئی علم تازہ اوسے حاصل ہوتا ہی یا اوسے
کوئی آیہ محکمہ ملتا ہی یا کوئی ایسا کلمہ سنتا ہی کہ وہ کلمہ اسے راہ رست کی ہدایت کرے یا اوسپر کوئی رحمت تازہ
نازل ہوتی ہی کہ پیشتر نہ نازل ہوئی تھی یا ایسا کلمہ سنتا ہی کہ ہلاکت سے اوسکو نجات دے یا خوف خدا سے
یا شرم و حیا سے کوئی گناہ ترک کرتا ہی اور بہتر سب مکانونمین مسجد ہی اور بہتر اہل مسجد مین وہ لوگ
ہین کہ پیشتر سے آئین اور سبکے بعد جائین اور مروی ہی کہ جو کوئی مسجد مین آواز اذان سنی اور بی نماز پڑھے
مسجد سے چلا آئے تو منافق ہی مگر یہ کہ پھر مسجد مین آنیکا ارادہ رکھتا ہو اور بہترین مساجد عورتونکے لیے
اونکی مکان ہین اور مکانکی کوٹھری عورتونکو نماز کے لیے اصل مکان سے افضل ہی اور اصل مکان ایوان مکان سے
افضل ہی اور ایوان مکان صحن مکان سے افضل ہی اور بام مکانسے صحن مکان افضل ہی اور جب مسجد کی طرف متوجہ
ہوا اور گھر سے باہر نکلے تو کہے بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ
وَیَسْقِیْنِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ
یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ رَبِّ هَبْ لِیْ حُکْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ
لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ وَاغْفِرْ لِاَبِیْ جبکہ کہیگا
تو خدا اوسکو ایمان اور حق کی ہدایت کریگا اور طعامہائے بہشت سے سیر فرمائیگا اور اوسکے گناہون کا

بیان ثواب نماز

کفارہ قرار دیگا اور خدا اسکی موت کو مثل شہدا کی موت کے اور اسکی حیات کو مثل سعدا کی حیات کے فرمائیگا
اور جو گناہ اسنے کیئے ہون اونہیں بخشدیگا اگرچہ وہ گناہ کف دریا سے زیادہ ہون اور حکمت اور علم اوسکو
عطا فرمائیگا اور صلحائے گذشتہ اور آیندہ سے اوسکو ملحق کریگا اور اوسکو دفتر صادقین مین ثبت کریگا
اور منازل کریم جنت النعیم اوسکو عطا فرمائیگا اور گناہ اوسکے ماں باپ کے بخشیگا اور اس دعا کو
تحفۃ الدعوات اور عدۃ الداعی مین بھی اسی اسناد سے لکھا ہی پھر جمال الصالحین مین
مذکور ہی کہ جب چاہئے کہ داخل مسجد ہو تو کفش کو دیکھے کہ کوئی نجاست اور کوئی کثافت نرکھتی ہو اور
دہنا پاؤن آگے رکھے اور کہے کہ بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَاِلَى اللهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَآءِ
كُلِّهَا لِلّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَتَوْبَتِكَ وَاَغْلِقْ عَنِّيْ اَبْوَابَ مَعْصِيَتِكَ
وَاجْعَلْنِيْ مِنْ زُوَّارِكَ وَعُمَّارِ مَسَاجِدِكَ وَمِمَّنْ يُّنَاجِيْكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَمِنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَادْحَرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ الرَّجِيْمَ
وَجُنُوْدَ اِبْلِيْسَ اَجْمَعِيْنَ اور جب داخل مسجد ہو کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاللهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً
وَّاَصِيْلًا وَّلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اگر ایسا کریگا تو یہ عمل اوسکا ایک حج مقبول کے برابر ہوگا اور اگر مسجد مین بیٹھنے کا ارادہ
رکھتا ہو تو بے طہارت نجائے اور شعر پڑھنا مسجد مین نچاہیئے کہ اگر کوئی مسجد مین شعر پڑھتا ہی تو روایت مین
وارد ہوا ہی کہ اوس سے ملائکہ کہتے ہین کہ فَضَّ اللهُ فَاكَ یعنے خدا تیرے منہ کو توڑے اور مسجد مین
تھوکنا ایک عذاب ہی اور کفارہ اوسکا یہ ہی کہ اوس تھوک کو دفن کرے اور اگر تعظیم مسجد کیلئے کوئی آب
دہن یا آب دماغ نگل جائے تو خدا ایک حسنہ اوسکے لیئے تحریر فرماتا ہی اور اوسکا ایک گناہ محو کرتا ہی اور قوت
اوسکی زیادہ کرتا ہی اور کوئی کوفت اور کوئی مرض اوسے عارض نہوگا مگر یہ کہ خدا اوسکو زائل کر دیگا اور
روز قیامت وہ شخص خوشحال اور خندان بخوشی ہوگا اور نامہ عمل اوسکا اوسکے داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا

اور مسجد مین حرف باطل اور گفتگوی دنیا نکہے کہ مسجد عبادت کی جگہہ ہی اور کہوئی ہوئی چیز کو مسجد مین
نڈھونڈھے مروی ہی کہ جو شخص چیز گم شدہ مسجد مین ڈھونڈھتا ہی تو ملائکہ اوسے کہتے ہین لاردّ اللہ
علیک یعنے خدا کہوئی چیز کو تجہہ تک نہ پہونچاوے اور مسجد مین آواز بلند نکہے اور لڑکونکو اور دیوانونکو
اور خرید و فروخت کو مسجد سے دور کرنا چاہیئے اور اگر کوئی مسجد مین تجارت کرے تو ملائکہ اوس سے کہتے ہین
لا اربح اللہ تجارتک یعنے خدا تیری تجارت مین فائدہ ندیوے اور جو کوئی ایک چراغ مسجد مین روشن کرتا ہی
تو جبتلک اوسکی روشنی باقی رہتی ہی تمام عرش اور ملائکہ اوسکے لیئے استغفار کرتے ہین اور جو کوئی مسجد مین جہاڑو
دے تو گویا اوسنے ایک بندہ آزاد کیا اور اگر کوئی شخص بقدر ایک ذرّہ کے کہ آنکہہ مین پڑ جاتا ہی کسی قسم کی
کثافت مسجد سے نکالے تو خدا دو کفل رحمت اوسکو دیگا اور اگر کوئی مسجد مین روز پنجشنبہ اور شب جمعہ جہاڑو دے
اور بقدر سرمہ کہ آنکہہ مین لگاتے ہین مسجد سے کثافت باہر نکالے تو گناہ اوسکے بخشے جاوینگے اور جب چاہے کہ مسجد سے
باہر آوے تو در مسجد پر ایستادہ ہو اور کہے اَللّٰھُمَّ دَعَوْتَنِیْ فَاَجَبْتُ دَعْوَتَکَ وَصَلَّیْتُ مَکْتُوْبَتَکَ
وَانْتَشَرْتُ فِیْ اَرْضِکَ کَمَا اَمَرْتَنِیْ فَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَمَلَ بِطَاعَتِکَ وَاجْتِنَابَ
سَخَطِکَ وَالْکَفَافَ مِنَ الرِّزْقِ بِرَحْمَتِکَ اور باہر آنیکے وقت بایان پاؤن آگے رکہے اور بسم اللہ کہے
اور صلوات پیغمبر اور اونکے اہلبیتؑ پر بہیجے اور کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ اور
مرشد المؤمنین مین مذکور ہی کہ حمام مین اور مقبرون مین اور اون گہرون مین کہ جنمین شراب ہو یا نماز پڑھنے
والے کے سامنے آگ روشن ہو یا کوئی تصویر یا مصحف کہلا ہوا ہو تو بنا بر مشہور نماز مکروہ ہی اور اگر کسی حائل کو
اپنے روبرو رکہ لے اگرچہ چہوٹا ہو تو بنا بر مشہور کراہت زائل ہو جاتی ہی **فصل تیسری فضائل و آداب
اذان و اقامت مین** کتاب جمال الصالحین مین مذکور ہی کہ جب تو چاہے کہ نماز فریضہ شروع
کرے تو اذان و اقامت کہہ اور اگر کوئی شخص اذان و اقامت دونو کہے تو دو صفین ملائکہ کی اوسکے پیچہے نماز پڑہتی ہین
اور اگر فقط اقامت کہے تو ایک صف ملائکہ نماز پڑہتے ہی کہ ہر ایک صف مشرق سے مغرب تک ہوتی ہی اور جو
موذن کہ رضائے خدا کے لیئے اذان کہے اور اجرت دریا مقصود نہو تو روز قیامت بہشت مین ایک مشک کے ٹیلے پر کہڑا
ہوگا اور درمیان اذان و اقامت بیٹھنا اوس شہید کا ثواب رکہتا ہی کہ جو راہ خدا مین اپنے خون مین لوٹتا ہو کسی نے

عرض کی یا رسول اللہ لوگ اذان دینے میں پیش دستی کرتے ہیں اور فرصت نہیں دیتے حضرت نے فرمایا
ایک زمانہ آتا ہے کہ اذان کہنا ازروئے تکبر ضعیفوں پر واگذار ہوگا اور گوشت انکا آتش جہنم پر حرام کیا گیا ہے
اور جو شخص کہ رضائے خدا کے لیے اذان کہے تو خدا چالیس ہزار شہیدوں کا ثواب اوسکو عطا کریگا اور
چالیس ہزار گنہگاروں کو اوسکی شفاعت سے بہشت میں لیجائیگا اور جب أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه
کہے تو ستر ہزار فرشتے اوسکے لیے دعا و استغفار کرتے ہیں اور روز قیامت وہ شخص سایہ عرش خدا میں رہیگا
جبتک لوگوں کا حساب تمام ہو اور جب أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ کہے
تو چالیس ہزار فرشتے اوسکا ثواب لکھیں گے اور اگر ایک برس تک کسی شہر میں شہرہائے اسلام سے
اذان کہے تو سب گناہ اوسکے بخشے جائینگے اگرچہ مثل کوہ احد ہوں اور بہشت اوسپر واجب ہوگا اور چاہیے
کہ اذان کو بتانی یعنی ٹھہر ٹھہر کے اور پکار کے کہے کہ آواز اوسکی جس خشک وتر پر پہونچیگی وہ سب گواہی دینگی اور
جسقدر آواز بلند ہوگی اوسیقدر گناہ اسکے بخشے جائینگے اور جو کوئی اسکی اذان سنکے نماز پڑھیگا وہ اذان کہنے والا
اوسکے ثواب میں شریک ہوگا اور موافق عدد اون آدمیوں کے جو اسکی آواز سنکے نماز پڑھینگے اسکے لیے
ایک ثواب لکھا جائیگا اور خدا نے ایک ہوا کو اذان پر موکل کیا ہے کہ آواز اذان آسمان پر لیجاتی ہے ملائکہ سنتے ہیں
تو کہتے ہیں کہ یہ آواز امت محمد کی ہے کہ توحید خدا کرتے ہیں پس انکے لیے ہم سب استغفار کریں یہانتک کہ نماز سے
فارغ ہوں اور اگر گھر میں پکار کے اذان کہے تو شیطان دور ہوتا ہے اور اطفال کے لیے صدائے اذان بہتر ہے کہ
آواز ایمان ہمیشہ سنا کریں اور صدائے اذان بیماری اور پریشانی زائل کرتی ہے راوی نے عرض کی میں اور اہل خانہ میرے
ہمیشہ علیل رہتے تھے اور کبھی ایسا ہوتا تھا کہ کوئی باقی نہ رہتا تھا کہ خدمت کرے یہانتک کہ یہ حدیث میں نے سنی اور اوسپر
عمل کیا بیماری اور کدورت میرے گھر سے زائل ہوگئی اور ایک شخص نے بیماری اور بے فرزندی کی خدمت امام رضا علیہ السلام میں
شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ اپنے گھر میں پکار کے اذان کہہ اوسنے اسیطرح کیا بیماری اوسکی زائل ہوگئی اور اوسکے
یہاں بکثرت اولاد ہوئی اور چاہیے کہ اقامت کو آہستہ اور رواں تر کہیں اور بعد تمام جناب سید الانام مذکور ہو
تو کہنے والے اور سننے والے صلوات بھیجیں اور اذان بیٹھ کے اور راہ چلنے میں اور سواری پر اور بلا استقبال قبلہ
اور بے طہارت کہہ سکتا ہے مگر شہادتین کہنے کے وقت روبقبلہ ہونا چاہیے لیکن اقامت کو بغیر [illegible]

نماز کیے اور اثنائے اذان اور اقامت مین بات کرنا جائز ہی لیکن ترک افضل ہی خصوصاً اثنائے اقامت مین اور جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہی جائے تو احادیث مین وارد ہی کہ موذن اور سب اہل جماعت پر بات کرنا حرام ہو جاتا ہی مگر سقدر جائز ہی کہ امامت کے لیئے کسیکو کہین کہ آگے ایستادہ ہو اور بعض علما تکلم اون امور سے کہ جو متعلق نماز ہین تجویز فرماتے ہین اور اگر اثنائے اقامت مین کلام کرے تو احوط یہہ ہی کہ از سر نو اقامت کا اعادہ کرے

بیان اذان واقامت مع ترجمہ

آخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے رسالہ ترجمۃ الصلوٰۃ مین لکہا ہی کہ اذان مین چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے یعنے خدا اس سے بزرگ تر ہی کہ عقلین اوس تک پہونچ سکین اور دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے یعنے گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود نہین ہی لائق پرستش سوائے اوس معبود یکتائے بحق کی کہ جو موصوف ہی بجمیع صفات کمال اور دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے یعنے گواہی دیتا ہون کہ محمد بھیجا ہوا خدا کا ہی اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے یعنے دوڑو نماز کی طرف اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے یعنے دوڑو اوس چیز کی طرف کہ جو موجب رستگاری آخرت ہی اور دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ کہے یعنے دوڑو طرف اوس عمل کی کہ بہترین عملون کا ہی کہ وہ نماز ہی اور دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اگر بعد شہادتین ایکمرتبہ یا دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰهِ بقصد تبرک کہے مگر نہ اس قصد سے کہ داخل اور جزء اذان ہی تو بہتر ہوگا یعنے گواہی دیتا ہون مین کہ علی ولی خدا ہی اور صاحب اختیار امور خلائق ہی اور مرشد المومنین مین مذکور ہی کہ اقامہ بھی مثل اذان ہی مگر اقامت مین پہلے دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور بعد حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہے مولف کہتا ہی کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے معنی یہ ہین کہ بتحقیق برپا ہوئی نماز پہر مرشد المومنین مین مذکور ہی کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آخر مین ایک مرتبہ کہنا چاہیے پس اقامت کی سترہ فصلین ہوئین اور ترتیب ان فصلونمین شرط ہی اور علی الاشہر فرائض یومیہ اور نماز جمعہ کے لیئے اذان واقامت مستحب ہی اور احوط یہہ ہی کہ نماز صبح اور نماز مغرب کے لیئے اقامت بلا اذان بھی ترک نکرے اور قبل داخل ہونے وقت نماز کے اذان صحیح نہین ہی لیکن قبل صبح کے اذان آگاہ کرنے کے لیئے جائز ہی

اور بعد داخل ہونے وقت کی پھر اعادہ اذان صبح مستحب ہی اور نمازہای قضا کے لئی ایک مرتبہ اذان اور
ہر نماز کی لئی اقامت کافی ہی اور مستحب ہی کہ اذان کو بآواز بلند ٹھہر ٹھہر کے کہی اور اقامت بہت ٹھہر ٹھہر کی
نہ کہی لیکن اسقدر تعجیل نہ کری کہ وصل بسکون لازم آئے اور عورتون کو چاہیئی کہ اذان و اقامت آہستہ
کہین اور اگر چاہین تو اکتفا تکبیر و شہادتین پر بھی کرسکتی ہین اور موذن کو دہنی اور بائین طرف منھ
پھیرنا مکروہ ہی اور اثنای اذان مین کلام اجنبی کرنا کراہت رکھتا ہی اور اشهد ان علیا ولی الله
جز ایمان ہی لیکن داخل اذان نہین ہی اور ترجمۃ الصلوٰۃ مین مذکور ہی کہ درمیان اذان
و اقامت اس دعا کو پڑھنا سنت ہی اللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِي بَارًّا وَعَيْشِي قَارًّا وَرِزْقِي دَارًّا وَاجْعَلْ
لِي عِنْدَ قَبْرِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ مُسْتَقَرًّا وَقَرَارًا یعنی خدا
وندا میری دل کو نیکی کرنی والا فرما اور زندگانی میری خوشی و شادمانی مین بسر کرا ور رزق میرا
وسیع فرما اور محل قرار میرا حیات و ممات مین قریب روضہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ قرار دے
اور جمال الصالحین مین مذکور ہی کہ درمیان اذان و اقامت ایک لمحہ کا فاصلہ کری کم سی
کم یہ کہ وہ فاصلہ بقدر یک نفس ہو یا الحمد لله یا سبحان الله کہے یا بیٹھ
جائے یا سجدہ کرلے اگر بیٹھے تو یہ دعا پڑھے اللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِي بَارًّا الخ اور اگر سجدہ کری
تو سجدہ مین یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّي سَجَدْتُ لَكَ خَاضِعًا خَاشِعًا
ذَلِيلًا فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَتُبْ عَلَيَّ
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اگر ایسا کرے گا تو خدا تعالی سب گناہ اوسکی بخش دیگا
اور اگر درمیان اذان و اقامت نماز مغرب بیٹھے تو مثل اسکی ہی کہ یہ شخص راہ خدا مین اپنے خون مین
لوٹا فصل چوتھی بیان کیفیت نماز مین مع ادعیہ و اذکار مستحبہ اور ترجمہ سورہ حمد و سورہ
قدر و سورۂ توحید و ترجمہ اذکار ترجمۃ الصلوٰۃ مین مذکور ہی کہ مرد کی لئی سنت ہی کہ جب
نماز کی واسطے کھڑا ہو تو اپنے دونو پاؤن مین باہمدیگر ایک بالشت کا فصل رکھی اور چار انگشت
کشادہ تک بھی بہتر ہی اور چاہیے کہ دونو پاؤن ایک دوسری کے برابر ہون اور انگلیان پاؤن

کی روبقبلہ ہون اور قبلہ سی منحرف نہ ہون اور ہاتھون کو لٹکادی اور مقابل گھٹنون کی زانو پر رکھی
اور انگلیان کھلی نہ ہون ایس مین چسپیدہ ہون پس سات مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے چھ مرتبہ بقصد
سنت ہے یہ کہ تین مرتبہ پہلے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہر تکبیر مین دونو ہاتھ کان کی لو تک اوٹھاسے اور
ہتھیلیان ہاتھون کی روبقبلہ ہون اور بعد اوسکے یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ
ذَنْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی خداوندا تو ہی بادشاہ ثابت اور دائم
نہین ہے کوئی معبود سوا تیرے پاک جانتا ہون مین اور ستودہ سمجھتا ہون مین تجھکو ان چیزون سے
کہ جو تیری لائق جلال ذات اور کمال صفات نہین ہین اور تیرا حمد اور شکر کرتا ہون مین بد کیا مین نے
اور ستم کیا مین نے اپنے نفس پر پس بخشدی گناہ میری تحقیق کہ نہین بخشتا گناہون کو سوا تیرے
کوئی پھر دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور یہ دعا پڑہے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ
یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَالْمَهْدِیُّ مَنْ هَدَیْتَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ
ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ مِنْکَ وَبِکَ وَلَکَ وَاِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا وَلَا مَفَرَّ
وَلَا مَهْرَبَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ سُبْحَانَکَ وَحَنَانَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ
سُبْحَانَکَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ یعنی استادہ ہون مین تیری خدمت مین جو حق
استادہ ہونے کا ہے یعنی ہمیشہ تیری خدمت مین استادہ ہون یا یہ کہ تو نے مجھے نماز کیلئے جو طلب
کیا ہے تو اب مین نے تیری اجابت کی ہے اور لبیک کہتا ہوا تیری خدمت مین استادہ ہون اور
ہمیشہ تیرا فرمانبردار ہون مین اور نیکیان دنیا و آخرت کی سب تیری دست قدرت مین ہین اور
بدی تجھسے نہین ہے اور تیری طرف راہ نہین رکھتی اور ہدایت یافتہ ہے وہ شخص کہ جسکو تو نے ہدایت
کی ہے مین تیرا بندہ اور تیرے کنیز زادہ اور غلام زادہ ہون کہ تیری خدمت مین استادہ ہون تجھ ہی
سے ہے ابتدای وجود اور تجھ ہی سے ہے بقا اور پایداری میری اور واسطے تیرے ہین کام میرے
اور طرف تیری ہے بازگشت میری نہین ہے کوئی پناہ اور کوئی امیدگاہ اور کوئی بھاگنے کی جگہ تجھسے

نگ طرف تیری پاک اور منزہ جانتا ہون مین میدان کبریائی کو تیری غبار سی اوس چیز کی کہ تجکو سزاوار نہین
ہی اور سچا ہی اور حالانکہ سوال کرتا ہون مین تجہسی رحمت اور مہربانی کا ہمیشہ بسبب برکتون کا تو ہی دنیا
اور عقبی مین اور بلند تر ہی تو ادراک اور عقلون اور وہمون سی پاک اور منزہ ہی تو ای پروردگار
خانہ کعبہ یعنی معبود اور مقصود میرا تو ہی سہے نہ کعبہ اور رو بقبلہ ہوا ہون مین تیری فرماتے
سے پھر ایک مرتبہ تکبیر کہے اور نیت کرے کہ نماز صبح یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا پڑہتا ہون مین
واسطے اسکے کہ واجب ہی قربۃً الی اللہ پس اَللّٰہُ اَکْبَرُ بقصد تکبیرۃ الاحرام کہے اور یہ دعا
پڑہے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيمَ
وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَمِنْهَاجِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
یعنی روی دل اپنا مین اوسکی طرف متوجہ کرتا ہون کہ جسنے بیمادہ و مدت نہایت کمال قدرت
سی آسمانون اور زمینون کو پیدا کیا در انحالیکہ مین ملت یگانہ پرستی حضرت ابراہیم اور دین حق محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ اور طریق مستقیم علی مرتضی علیہ السلام پر اصول اور فروع دین مین ثابت
اور راسخ ہون اور شرک اور دین باطل چہوڑکے تیری توحید کی طرف اور دین حق رسول خدا
اور آئمہ ہدی علیہم السلام کی طرف مائل ہون اور اونکے تمام امرون اور نہیون کا مطیع و فرمانبردار
ہون اور شرک کرنے والون مین سے نہین ہون نہ شرک جلی مانند بت پرستی اور نہ شرک خفی مانند
ریا و متابعت غیر آئمہ ہدی تحقیق کہ نماز میری اور قربانی میری یا حج میرا یا تمام عبادتین میری
اور زندگانی میری اور مرنا میرا یا جو کچہہ مین زندگی مین کرتا ہون اور جو کچہہ بعد میرے مرنے کے
مجھے پہنچیگا خالص ہی واسطے اوس خدا کے جو پروردگار ہے تمام عالم کا ہے نہین ہی کوئی شریک
اوسکا پیدایش عالم اور معبودیت مین اور استحقاق عبادت مین یعنی عبادتون مین کسیکو مین اوسکا
شریک نہین کرتا اور خدا کی طرف سے مجھی اسی کا حکم ہوا ہی کہ مین حق سبحانہ و تعالی کو یکتا جانون

اوسکی عبادت کرون اور مین مطیعون اور فرمان برداروں مین سے ہون اور انہی کتاب مین
مذکور ہے کہ بعد تکبیرۃ الاحرام اور دعای توجہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یا اَعُوْذُ
بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہے یعنی پناہ مانگتا ہون اور التجا کرتا ہون مین اوس
معبود برحق اور خداوند مطلق سے کہ وہ خلائق کی جمیع باتین سننے والا ہے اور جمیع معلومات کا جاننے
والا ہے خصوصًا اعمال و ربندونکی نیت سے بخوبی ماہر ہے شر سے اور وسوسہ دیو فریب دہندہ سرکش سے
یا پناہ مانگتا ہون وسوسے سے اوس مردود درگاہ احدیت کی جو رحمت حق سے دور ہے اور ملائکہ نے اوسے
تیر شہاب سے یا لعنت خدا اور لعنت خلق سے رجم کیا ہے اور چونکہ نماز مین سورۂ حمد کا پڑھنا واجب ہے
اور بعد سورۂ حمد بہتر مین سورۂ اکثر نمازون مین سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ و سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ
ہے لہذا ان تین سورون کا ترجمہ مجمل نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یعنی
استعانت چاہتا ہون مین نام خدا سے ایسا خدا کہ جو سزاوار پرستش ہے اور جامع کل صفات کمالیہ ہے
اور تمام خلق کیلئے نعمتہای عام سے بخشش کرنیوالا ہے اور مومنونکیلئے دنیا و آخرت مین رحمتہای خاص مبذول
فرمانے والا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی کل ستائیشین مخصوص ہین اوس خدا کیلئے کہ جو پیدا
کرنیوالا اور تربیت کرنے والا تمام عالم کا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یہ تاکید اون معنی کی ہے کہ
جو بسم اللہ مین مذکور ہوی یا یہ کہ بسم اللہ مین رحمان و رحیم سے رحمانیت اور رحیمیت دنیا مراد
ہے اور اس مقام پر رحمانیت اور رحیمیت آخرت مقصود ہے کہ مومنونکو دوبارہ زندہ کرتا ہے اور دوبارہ
بخشتا ہے اور داخل بہشت فرماتا ہے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ یعنی جزا دینیوالا روز جزا کا یا متصرف امور
روز جزا کا اور جماعت قادریہ نے مَلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ پڑھا ہے بفتح میم و کسر لام بغیر الف یعنی بادشاہ
روز جزا اور دونون طرح جائز ہے لیکن اکثر روایات مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ پر دلالت کرتی ہین شاید اختیار
کرنا اوسی کا اولیٰ ہوگا اور چونکہ بسبب استعاذہ شیطان رجیم اور بسبب استعانت نام خداوند رحیم اور بسبب ذکر صفات
کمالیہ رب العالمین و اقرار قیامت نمازپڑھنیوالیکو جناب قدس الٰہی مین فی الجملہ نزدیکی حاصل ہوتی ہے اور مقام
دوری سے گویا مجلس انس و حضوری مین پہنچتا ہے تو مخاطب ہو کے عرض کرتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ یعنے

(ترجمہ سورہ حمد)

یعنی

مخصوص ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین اور اس مقام پر نعبد کہ جمع کا صیغہ ہی اس وجہ سی مذکور ہوا تاکہ سب بندگان حق پرست شامل ہو جائین اور مصداق مضمون مصرعہ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم خداوند رحیم اس کی بھی عبادت قبول فرمائے اور چونکہ یہ کلام موہم تھا کہ قائل اپنی عبادت پر فخر رکھتا ہی اور اپنی تئین عبادت مین مستقل جانتا ہی اس لئی خداوند عالم نے فرمایا کہ بعد اسکے کہے وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ یعنی مخصوص تجہی سی اعانت طلب کرتے ہین ہم سب امور مین خصوصاً عبادت مین اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ یعنی ہدایت اور رہنمائی کر ہمکو راہ راست اور راہ حق کی طرف اسواسطے کہ راہ حق سیدہے بہشت صوری و معنوی کی طرف جاتی ہی بہشت صوری بہشت آخرت سی مراد ہی اور بہشت معنوی تقرب خدا سی مراد ہی اور اس راہ راست مین افراط اور تفریط اور غلو اور تقصیر نہین ہی اسواسطی کہ جس امر مین جو کوئی غلو کرتا ہی دہنی جانب سی گمراہ ہوتا ہی اور جو کوئی تقصیر کرتا ہی بائین جانب سی گمراہ ہوتا ہی چنانچہ منقول ہی کہ راہ راست و چپ گمراہ کرنیوالی ہی اور راہ حق راہ وسط ہی اور توضیح اسکی یہ ہی کہ ایک جماعت نی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی باب مین غلو کیا ہی اور انکی خدائی کی قائل ہوئے اور انکو پیغمبر خدا سی بہتر سمجہا اور گمراہ ہو گئی اور بعضی حضرت کی امامت کی بلا فاصلہ قائل نہین ہوئے اور کافر ہو گئی اور راہ وسط اوس جماعت کی راہ ہی کہ جنہوں نے جناب امیرؑ کی امامت کا بعد رسالت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا فصل ہونے کا اعتقاد کیا اور حضرت کی گیارہ فرزندون کو بترتیب بعد جناب امیر اپنا امام سمجہے اور متابعت انکی گفتار اور کردار مین اپنی اوپر واجب جانے یہ وہ لوگ ہین کہ جس طرح دنیا مین صراط مستقیم پر ثابت رہی آخرت مین بھی بآسانی صراط سی گذر جائینگے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ صراط دو صراط ہین ایک صراط دنیا کہ ولایت اور متابعت اہلبیت رسالت ہی کہ وہ راہ دین حق ہی اور دوسری صراط آخرت کہ وہ راہ بہشت ہی مومنون کے لیئے روی جہنم پر مثل پل کشیدہ ہی جو مومن کہ دنیا مین صراط دین حق پر ثابت ہی اوس صراط سی گذر کی داخل بہشت ہوگا اور احادیث مستفیضہ سنی و شیعہ مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہین یعنی ولایت اور متابعت حضرت کی اور حضرت کی گیارہ فرزندون کی صراط

مستقیم ہی بالجملہ قائل کہتا ہی کہ مجھی ایمان پر ثابت رکھ اور کمال مرتبہ یقین پر پہونچا اور چونکہ کمال ایمان بسبب محبت و ولایت اور متابعت انبیا و اوصیا حاصل ہوتا ہی لہذا خداوند عالم نے فرمایا کہ بندہ کہے صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی صراط مستقیم راہ اوس گروہ کی ہی کہ جن لوگون پر تو نی اپنی نعمت بذل فرمائی ہے اور مراد اس سی نعمت دنیا نہین ہی اسواسطے کہ نعمت دنیا مومنون اور کافرون اور صالحون اور فاسقون سب کو عطا کی گئی ہی بلکہ کافرون اور فاسقون کو زیادہ عنایت ہوئی ہی پس یہان نعمت سی مراد نعمت دین اور محبت اور معرفت اور قرب خدا ہی چنانچہ خداوند عالم نے دوسری آیہ مین شیعیان اہلبیت کی شان مین ارشاد فرمایا ہی کہ جو اطاعت خدا اور رسول خدا کرے ولایت علی ابن ابی طالب اور ولایت آئمہ علیہم السلام کی ساتھ پس بہشت مین وہ ایسی گروہ کے ہمراہ ہونگے جنپر انعام کیا ہی خدا نے کہ وہ پیغمبرون سی اور صدیقون سی اور شہیدون سی اور صالحون سی ہین اور یہ لوگ رفیق پسندیدہ ہین اور احادیث مین وارد ہوا ہی کہ پیغمبرون سی مراد حضرت رسول ہین اور صدیقون سی حضرت امیر ہین اور شہیدون سی مراد حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام ہین اور صالحون سی مراد سب آئمہ ہین پس صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سے یہ مراد ہی کہ راہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور راہ اونکی اہلبیت کی ہمکو دکھا اور ہمکو اونکا تابع فرما اور جب اس آیہ مین ایک رکن کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ عمدہ ایمان ہی یعنی ولایت اور متابعت دوستان خدا تو بیزاری دشمنان خدا بھی ارکان ایمان مین سی ہو گئی اور اسکی دو قسمین ہین ایک یہ کہ دانستہ محض دنیا کے لئے راہ حق سی پھر جانا دوسری یہ کہ بسبب نادانی متابعت دشمنان خدا کرنا جیسا کہ اکثر عوام کی حالت ہی لہذا قسم اول کی طرف خدا نے اشارہ فرما کر ارشاد کیا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ یعنی نہ راہ اوس گروہ کی کہ غضب کیا ہی تو نے جنپر کہ دانستہ مخالفت اہلبیت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے ہین پھر خدا نے اشارہ دوسری قسم کی طرف فرما کر ارشاد کیا وَلَا الضَّالِّينَ یعنی اور نہ راہ اوس جماعت کی کہ نادانی سی گمراہ ہوئی ہی اور اکثر احادیث سی یہی مضمون ظاہر ہوتا ہی اور بعضی کہتے ہین مَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ یہودی ہین اور ضَالِّينَ نصاریٰ ہین

اور بعضی کہتی ہین کہ مَغْضُوبِ عَلَیْہِمْ وہ لوگ ہین کہ اصول دین مین گمراہ ہوی ہین وَلَا الضَّآلِّیْنَ وہ لوگ
ہین کہ فروع دین مین گمراہ ہوئے ہین اور ترجمہ سورۂ قدر یہ ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ یعنی تحقیق کہ بھیجا ہم نے قرآن مجید کو شب قدر مین کہ انیسوین
یا اکیسوین یا تیئسوین شب ماہ مبارک رمضان کی ہی اور حدیثین تیئسوین شب کی بارہ مین بیشتر وارد
ہوی ہین یعنی وہ شب قدر کہ حق تعالے اسور سال کو اوس مین مقدر فرماتا ہی اور اس باب مین اختلاف
ہی کہ قرآن مجید کا شب قدر مین نازل ہونا کیا معنی رکھتا ہی بعضے کہتی ہین کہ نازل ہونے کی ابتدا
شب قدر سے ہوی اور بعضی کہتی ہین کہ نازل ہونے کا خاتمہ شب قدر مین ہوا اور بعضی کہتے
ہین کہ تمام قرآن شب قدر مین لوح محفوظ سے بیت المعمور مین نازل ہوا اور تیئیس برس مین آیہ آیہ
اور سورہ سورہ کرکے موافق مصلحت نازل ہوا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے
آگاہ کیا تجھے کہ شب قدر کیا ہی اور کیا فضیلت رکھتی ہی جبتک ہم آگاہ نکرین لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ
اَلْفِ شَھْرٍ یعنی شب قدر بہتر ہی ہزار مہینون سی اور بعضی روایات مین وارد ہوا ہی کہ عبادت شب قدر
بہتر ہی اون ہزار مہینون کی عبادت سی کہ جن مین شب قدر نہ ہوا اور بعضی حدیثون مین وارد ہوا
ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ بنی امیہ مثل بندرون کی میری
منبر پر جاتے ہین اور لوگ پچھلے قدم پھرتے ہین حضرت اس خواب سی ملول ہوئے جبرئیل علیہ
السلام اس سورہ کو حضرت کی تسلی کی لئی لائے کہ شب قدر تمہاری اہلبیت اور شیعیان اہلبیت
کی لیئے بسبب قربتون اور کرامتون کی کہ اونہین اس شب مین حاصل ہوتے ہین بنی امیہ کے ہزار
مہینون کی بادشاہی سے بہتر ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْہَا بِاِذْنِ رَبِّہِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ یعنی اوترتے
ہین فرشتے اور فرشتۂ روح کہ سب فرشتون مین بزرگ تر ہی شب قدر مین اور حاضر ہوتے ہین
امام زمانکی خدمت مین بحکم پروردگار تاکہ ہر امر سے کہ جو ہر شخص کے لیئے مقدر ہوا ہی حضرت کو آگاہ
کرین یا یہ کہ جو ہر شخص کے لیئے مصالح دین و دنیا سے اس شب مین مقدر ہوا ہے اوسے مطلع کرین
سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ یعنی باعث سلامتی ہی یہ شب واسطی دوستان خدا کی طلوع صبح تک

یا ملائکہ اور روح صبح تک خدمت امام علیہ السلام مین آتی ہین اور سلام کرتے ہین یا یہ کہ خدا کی طرف سی
ہر ایک مومن پر کہ جو نماز مین یا رکوع مین یا سجود مین یا دعا مین طلوع صبح تک مشغول ہی اوس پر سلام
کرتے ہین اور سورۂ توحید کی تفسیر یہ ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہی کہ چند یہودی خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئے اور کہا کہ اپنی پروردگار کا
ہم سے وصف بیان کیجیی اوسوقت یہ سورہ نازل ہوا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یعنی
کہو اے محمد کہ جس خدا کا تم نے سوال کیا وہ ایسا خدا ہی کہ مستحق عبادت ہی اور پیدا کرنے والا تمام ممکنات کا
ہی اور جامع کل صفات کمالیہ ہی اور عقلین اوسکی ذات وصفات مین حیران ہین اور وہ خدا واحد ہی
یعنی کسی طرح کی کثرت اوسکی ذات وصفات مین نہین ہی اور مرکب اعضا اور اجزا سی نہین ہی اور بسیط
مطلق ہی اور اجزای خارجیہ اور ذہنیہ اور عقلیہ اور وہمیہ نہین رکھتا اور صفت موجود زاید اپنی ذات
پر نہین رکھتا اور خدائی مین اپنا کوئی شریک نہین رکھتا اَللّٰہُ الصَّمَدُ یعنی خداوند اور معبود برحق
صمد ہی یعنی تمام خلق سب امور مین اوسکی محتاج ہی اور وہ اپنی غیر کا محتاج نہین ہی اور تمام چیزین
بسبب اوسکے قائم ہین اور وہ کسی چیز کی وجہ سی قائم نہین ہے بلکہ اپنی فعل مین سب جہتون سی
کامل ہی اور محل حوادث وانفعالات نہین ہی لَمۡ یَلِدۡ کوئی اوس سی پیدا نہین ہوا بخلاف مقولہ
کفار مکہ کہ وہ کہتی ہین ملائکہ خدا کی لڑکیان ہین اور ترسا کہتے ہین کہ عیسیٰ خدا کی بیٹی ہین اور
یہود کہتے ہین کہ عزیر خدا کی بیٹی ہین اگر یہ باتین سچ ہوتین تو چاہیے تھا کہ خدا مثل انکی جسم ہی
رکھتا ہوتا اور حق تعالےٰ انہین کی قسم مین سی ہوتا اور انواع ترکیبات سی مرکب ہوتا اور محتاج
وممکن ہوتا اور کسی خالق کا اپنی پیدا کرنے مین محتاج ہوتا اور تفسیر لفظ صمد مین حضرت امام
حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ خدا سی کوئی کثیف چیز پیدا نہین ہوتی مانند فرزند اور بول و
غائط اور منی اور کل کثافتین کہ مخلوقین سی خارج ہوتی ہین اور نہ کوئی لطیف چیز مانند سانس
اور کلام اور آواز کی اوس سی پیدا ہوتی ہی اور خدا محل حوادث نہین ہی اونگھنی اور سونے
اور خطورات دل اور غم اور اندوہ اور خوشی اور ہنسی اور رونے اور وحشت اور امید اور رغبت

(تفسیر سورۂ توحید)

اور خوف اور ماندگی اور بھوک اور سیر ہونی سی مبرا ہی وَلَمْ يُولَدْ یعنی وہ کسی سی پیدا نہین ہوا اور
اوسکی باپ اور مان نہین ہین اور یہ آیہ رد نصاری مین نازل ہوا ہی وہ کہتی ہین کہ عیسی بن مریم
خدا ہین حالانکہ خدا اپنی ذات سی موجود ہی اور رہونا اوسکا مستند کسی علت اور کسی سبب کا نہین ہی اور
جناب سید الشہدا علیہ السلام نی ارشاد فرمایا ہی کہ خدا کسی چیز سی پیدا نہین ہوا اور کسی چیز سی باہر نہین
نکلا جس طرح کہ اشیاء کثیفہ اپنی عناصر سی نکلتی ہین مانند حیوان کہ ایک حیوان دوسری حیوان سے
پیدا ہوتا ہی اور مانند گہانس کی کہ زمین سی اوگتی ہی اور مانند پانی کی کہ چشمی سی نکلتا ہی اور نہ خدا
مثل چیزہای لطیف نہین ہی کہ اپنی جای قرار سی نکلتی ہین مانند بینائی کہ آنکہہ سی متعلق ہی اور سماع کہ
کان سی متعلق [above line: جا] ہوتا ہی اور سونگہنا کہ ناک سی تعلق رکہتا ہی اور چکہنا کہ منہہ سی علاقہ رکہتا ہی اور دانائی اور
تمیز کہ دل سی متعلق ہی اور آگ کہ پتہر سی نکلتی ہی بلکہ خداوند عالم صمد ہی یعنی کسی علت اور کسی سبب سی
بہم نہین پہونچا اور نہ کسی چیز مین داخل ہی کہ مکان رکہتا ہو مثل جسم کہ محتاج مکان ہی اور خدا مانند
عرض کے نہین ہی کہ محتاج جگہہ کا ہو مانند سیاہی اور سفیدی اور نہ خدا کسی چیز پر بیٹھا ہی مثل کسی
پادشاہ کی کہ تخت پر بیٹھا ہوا اور خدا نے تمام ممکنات کو نیست سی ہست کیا اور اپنی قدرت کاملہ سی
کل مخلوق کو خلعت ہستی پہنایا اور خدا جسکو چاہتا ہی اوسی فانی کرتا ہی اور جسکی بقا مین مصلحت جانتا
ہی اوسی باقی رکہتا ہی وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ یعنی کوئی ممکنات مین سی کفو اور مثل اور شبیہ اور نظیر
اوسکا نہین ہی پس وہ خدا نہ جسم ہی کہ مانند اور جسمون کے ہوا اور نہ جوہر ہی [above line: کہ جوہرون کی] شبیہ ہوا اور نہ عرض ہی
کہ مانند عرضون کے محتاج جگہہ کا ہوا اور خدا اپنی خداوندی مین کوئی عدیل اور کوئی شبیہ نہین
رکہتا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی لوگون نی اس سورہ کی تفسیر پوچھی حضرت نے ارشاد
فرمایا کہ خدا احد ہی لیے اسکی کہ تعداد اوسکی ذات اور صفات مین ہوا اور صمد ہی لیے اسکے کہ اعضا اور
اجزا رکہتا ہوا اور فرزند نہین رکہتا کہ وارث اوسکے پادشاہی کا ہو اسواسطے کہ جو فرزند رکہتا ہے
وہ جسم ہی اور فانی ہی اور اوس سے دوسرکو پادشاہی پہنچتی ہی اور خدا کسی سی پیدا نہین
ہوا ہی اسلیئے کہ اگر کسی سی پیدا ہوتا تو وہ شخص خدائی کا سزاوار تر ہوتا اور کم سی کم شریک

اس خدا کا ہوتا اور تفسیر مین اس سورہ کی اگر کتابین لکھی جائین تو بھی عشر عشیر اسکا بیان نہ ہوسکے سنت ہی کہ جب اس سورہ سی فارغ ہو خواہ نماز مین خواہ غیر نماز تین مرتبہ کذٰلک اللہ ربی کہی یعنی ایسا ہی ہی وہ خدا کہ پروردگار میرا ہی اور بہترین سورہ کہ نماز مین پڑہی جائین یہ دو سورہ ہین اور حدیث مین وارد ہوا ہی حضرت فرماتے ہین کہ عجب رکہتا ہون مین اوس شخص سی کہ جو ان دو سورون کو نماز مین نہین پڑہتا اوسکی نماز کیونکر مقبول ہوتی ہی اور بعضی روایات مین وارد ہوا ہی کہ رکعت اول مین سورہ انا انزلناہ پڑہی کہ یہ سورہ حضرت رسولؐ اور اونکی اہلبیت کا ہی اور انکو درگاہ خدا مین اپنا شفیع گردانی اور انسے متوسل ہوا اور دوسری رکعت مین سورہ توحید پڑہی کہ بعد اسکے دعا مستجاب ہی یا یہ کہ جو دعا قنوت مین پڑہی وہ مستجاب ہوتی ہی اور اسی کتاب مین مذکور ہی کہ جب سورہ تمام ہو تو کسی قدر توقف کری بعد اسکے ہاتہ اوٹہائے اور رکوع مین جانے کی لیے اللہ اکبر کہے اور رکوع مین جہکنا اسقدر واجب ہی کہ ہاتہ زانو تک پہونچین اور بہتر یہ ہی کہ تین مرتبہ سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہے یعنی پاک و پاکیزہ اور مقدس اور منزہ جانتا ہون مین اپنی پروردگار بزرگ کو اون چیزون سی کہ لائق اوسکی عظمت و جلال کی نہین ہین اور اوسکی کبریائی اور جبروت کی سزاوار نہین ہین حالانکہ شکر و ثنا کرتا ہون مین اوسکے اس لیے کہ اوسنی مجہکو اپنی پاک و منزہ جاننے کی توفیق کرامت فرمائی جب ذکر ختم ہو تو پہر سیدہا کہڑا ہو کر سمع اللہ لمن حمدہ الحمد للہ رب العالمین کہے یعنی خدا نے سنا اور قبول کیا اور جزای خیر دی اوس شخص کو کہ جسنے تعریف کی اوسکی کل ثنائین اور تعریفین اوس خدا کی لیے ہین کہ جو پروردگار تمام عالم کا ہی اور فقط سمع اللہ لمن حمدہ کہنا بہی کافی و مستحب ہی بعد اسکی تا نرمہ گوش ہاتہ اوٹہای اور اللہ اکبر کہے اور جب اللہ اکبر کہہ چکے تو سجدہ مین جای اور جسوقت ساتون عضو خاک پر یا جانماز پر پہنچ لین تو اوسوقت تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ کہے اور ایک مرتبہ بہی کافی ہی اور ترجمہ اسکا یہ ہی کہ منزہ اور مقدس جانتا ہون مین اپنی پروردگار کو اون سب چیزون سے کہ جو اسکی بلندی و رفعت کی سزاوار نہین ہین حالانکہ مشغول ہون مین اوسکی ستایش و ثنا مین اسلیے

کہ اوسنے مجھے توفیق دی ہے کہ مین اوسی پاک جانون اور بعد سجدۂ اول کی سیدہا بیٹھے اور پشت دہنی
پاؤن کی بائین پاؤن کی شکم پر رکھے پھر ہاتھ اوٹھائی اور اللہ اکبر کہے بعد اسکے اَستَغفِرُ اللہَ رَبِّی وَاَتُوبُ
اِلَیہِ کہے یعنی طلب آمرزش کرتا ہون مین اپنے پروردگار سے اور رجوع کرتا ہون مین طرف اوسکی بعد
اسکے ہاتھ اوٹھا کر اللہ اکبر کہے اور مثل سجدۂ اول دوسرا سجدہ بجا لاے بعد اسکے درست بیٹھے اور اللہ اکبر
کہے اور جسوقت دوسری رکعت کی لئے اوٹھنے کا قصد کرے تو پہلے گھٹنونکو زمین سے اوٹھائے پھر ہاتھون
کو اوٹھائے اور اوٹھنے کی وقت بِحَولِ اللہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُومُ وَاَقعُدُ کہے یعنے بسبب مددگاری
بسبب قدرت و توانائی پروردگار عالم اوٹھتا ہون مین اور بیٹھتا ہون مین اور جب دوسری
رکعت کی لئے استادہ ہو تو بہ نیت واجب سورہ حمد پڑہے اور دوسرا سورہ بہ نیت قربت پڑہے اور
بہتر یہ ہے کہ قُل ھُوَ اللہُ اَحَدٌ پڑھے پھر بقصد قنوت ہاتھ اوٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھون کو منھ کی سامنے
اور ہتیلیون کو آسمان کی طرف رکھے اور قنوت مین احتیاطاً قصد قربت کرے اور بہتر یہ ہے کہ کلمات
فرج پڑہے اور وہ کلمات یہ ہین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الحَلِیمُ الکَرِیمُ یعنی نہین ہے کوئی معبود
بجز خدای یکتا کہ جامع جمیع صفات و کمال ہے اور بردبار اور بخشنے والا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ العَلِیُّ
العَظِیمُ یعنی نہین ہے کوئی معبود سوای معبود بحق کہ سزاوار پرستش ہے اور بلند مرتبہ اور بزرگ ہے
سُبحَانَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبعِ وَرَبِّ الاَرَضِینَ السَّبعِ وَمَا فِیہِنَّ
وَمَا بَینَہُنَّ وَرَبِّ العَرشِ العَظِیمِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ
یعنی پاک اور منزہ اور مقدس ہے وہ خدا کہ پروردگار ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کا
ہے اور پروردگار اون چیزون کا ہے کہ جو ان آسمانون اور زمینون مین ہین اور جو چیزین کہ ان
چیزون کی درمیان مین ہین اور پروردگار عرش عظیم ہے یعنی وہ تخت کہ خدا نے آسمانون اور
کرسی اور پردون اور سراپردون کے اوپر پیدا کیا ہے اور وہ تخت سب جسمون سے بزرگتر ہے
اور بعض حدیثون مین تفسیر عرش علم حق تعالی سے کی ہے اور سب تعریفین خاص اوس خدا کی
لئے ہین کہ جو پروردگار تمام جہانون کا ہے اور اس دعا کو کلمات فرج کہتے ہین یہ بہترین دعا ہے

اور نمازوں کی قنوت میں مستحب ہے خصوصاً نماز جمعہ اور نماز وتر اور تلقین میت اور وقت جان کندن انسانی قبض روح کی لئے نہایت خوب ہے پس بہتر ہے کہ بعد ان کلمات فرج کی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے کہ یہ بہترین دعا ہے اور بے محمد اور آل محمد پر صلوات بھیجے دعا مستجاب نہین ہوتی یعنی خداوندا رحمت اور درود اور ثنا اور تحیہ بھیج محمد اور آل محمد پر کہ وہ جناب علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور گیارہ فرزند انکی ہیں پیشوای خلق ہیں پھر دعای اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی خداوندا بخش گناہ میری اور رحم کر مجھپر اور عاقبت دی مجھکو دردون اور بیماریون اور فتنون سی اور عفو کر مجھسے خطائین میری سرای دنیا و آخرت مین بہ تحقیق کہ تو سب چیزون پر قادر و توانا ہے اور قنوت مین جسقدر زیادہ دعائین پڑھے بہتر ہی اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جس شخص کا قنوت طولانی تر ہی راحت اوسکی آخرت مین بیشتر ہی اور اگر فقط کلمات فرج یا فقط دعای اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا پڑھی یا فقط صلوات پڑھ کی اقل قنوت پر اکتفا کری اگرچہ ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ بھی ہو تو کافی ہوگا اور قنوت کے بعد اللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور رکوع مین جای اور مثل رکعت اول آداب رکوع بجا لائے اور جب دوسری سجدہ سی سر اوٹھائی تو بائین ران پر زور دیکی بیٹھی اور دونون پاؤن کو دہنی طرف باہر نکالدی اور پشت دہنی پاؤن کی بائین پاؤن کی شکم پہ رکھے اور ہاتھون کو رانون پہ رکھے اور اونگلیونکو آپس مین ملائے اور اپنے دامن پہ نظر رکھے اور تشہد پڑھی اور عورت کو وقت تشہد اسطرح بیٹھنا سنت ہی کہ رانون کو ایک دوسری سی ملائے اور گھٹنون کو زمین سی اوٹھائے اور اگر و بیٹھی اور اگر گھٹنون کو زمین سی نہ اوٹھائے تو اس طرح بیٹھی کہ اعضا اور رانین آپس مین چسپیدہ رہین اور جب درست بیٹھ لی تو اس طرح تشہد پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ یعنی گواہی دیتا ہون مین اسبات کی کہ نہین ہی کوئی معبود سوا اوس خدا کی کہ جامع سب کمالون کا اور مستحق سب عبادتون کا ہی ایسی حال مین کہ یکتا اور فرد ہی خدائی مین اور استحقاق عبادت مین اوسکا کوئی شریک نہین ہی وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی گواہی دیتا ہون مین اسبات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہے اور پیغمبر
بھیجا ہوا اوسکا ہے اور بہتر یہ ہے کہ بعد رسول کے یہ کہے اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا
بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ اَشْهَدُ اَنَّ رَبِّیْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ
لَا رَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا
لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ یعنی بھیجا ہے اوسکو خدا نے براستی درستی
بیشک وبے شبہ ایسے حالت مین کہ وہ بشارت دینے والا ہے رحمت اور فضل خدا کا
اوس شخص کو جو دین حق کا اقرار کرے اور ڈرانے والا ہے عقوبت وعدل خدا
سے اوس شخص کو جو دین حق سے نکل جائی یا گناہان کبیرہ پر اصرار کرے اور وہ قریب
زمانہ قیامت مبعوث ہوا ہے یعنی کوئی اور پیغمبر بعد اوسکے مبعوث نہ ہوگا اور
گواہی دیتا ہون مین کہ پروردگار میرا پسندیدہ پروردگار ہے اور یہ بھی گواہی
دیتا ہون کہ محمد رسول پسندیدہ ہے اور بہ تحقیق کہ قیامت آنے والی ہے اور
اُس مین شک اور شبہہ نہین ہے اور بہ تحقیق کہ خدا اوٹھاتا ہے اور زندہ کرتا ہی
اون لوگون کو جو قبرون مین دفن ہین ثنا اور ستائش خاص اوس خدا کے لیے
ہے جس نے اپنے فضل سے ہمکو راہ دکھلائے ان اعتقادات کی اور ہم ایسے نہ تھے کہ اپنی
قوت سے ان اعتقادات کی راہ پا سکتے اگر خدا ہمکو راہ نہ دکھلاتا پھر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے یعنی خداوندا درود بھیج محمد اور آل محمد پر یعنی تعظیم کر اونکی بسبب اونکی ارتفاع
دین اور اظہار دعوت اور عظمت ذکر اور بقاء شریعت کی اور آخرت مین بسبب قبول کرنے
اونکی شفاعت کی اونکی امت کی حق مین اور اونکی ثواب دوچند کرنیکی وجہ سی اور انکی فضیلت
اولین وآخرین پر ظاہر کرنیکے سبب سی اور اونکی تمام انبیا و مرسلین پر تقدم کی وجہ سی
اور مذکور ہوچکا ہی کہ مراد آل محمد سی بارہ امام اور حضرت فاطمہ علیہم السلام ہین بعد صلوات وَتَقَبَّلْ
شَفَاعَتَهٗ فِیْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ قبول کر شفاعت اون حضرت کی اونکی امت کی لیئے اور بلند کر درجے

کہی یعنی ۵

اونکی بہشت مین پس سنت ہی کہ بعد اسکی دو مرتبہ یا تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے پس اگر نماز دو رکعتی
ہو تو سلام کہکر نماز تمام کری اور اگر نماز سہ رکعتی یا چہار رکعتی ہو تو تشہد پڑھ کی اوٹھی بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ
اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہے اور مصلی کو آخر کی دو رکعتون مین یا ایک رکعت مین اختیار ہی چاہی سورۂ حمد پڑہی
چاہی تسبیحات اربعہ پڑہے اور بعد تشہد آخر چاہیے کہ بقصد قربت سلام کہے اور بہتر یہ ہے
کہ اس طرح کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ
عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
سلام پہلا سلام سنت ہی اور داخل تشہد ہی اور آخر کی دو سلامون مین سی جسکو پیشتر کہے گا اسکی
کہنے سے نماز سے باہر نکل جاے گا معنی اسکی یہ ہین کہ سلام ہو آپ پر ای پیغمبر خدا اور رحمتین خدا کی
اور برکتین اوسکی اور سلام ہو ہمپر اور بندگان شائستہ خدا پر اور سلام ہو تمپر اور رحمت خدا کی اور
برکتین اوسکی یعنی زیادتی اوسکی نیکیون کی اور چاہیے کہ بندگان شائستہ سی انبیا اور ائمہ کا قصد کری
اور سلام آخر مین دو فرشتی کہ ہر شخص کی ہمراہ رہتی ہین اون کا اور سب ملائکہ اور مومنین اور
مومنات کا قصد کرے اور اگر پیشنماز ہو تو ماموین کو قصد مین داخل کر لے اور اگر ماموم ہو تو پیشنماز
اور سب ماموین کا قصد کر لے **مقام ثانی مسائل نماز اور تفصیل نماز ہائے
واجبی و سنتی مین** اس مقام مین ایک مقدمہ و ساتہ فصلین ہین اور یہ مسائل رسالہ
زبدۃ الفتاوی سی نقل کی گئی ہین کہ سب فتاوی جناب شیخ زین العابدین دام ظلہ کے ہین
اسواسطے کہ تقلید مجتہد حی کی واجب ہی اور یہ رسالہ ترجمہ کیا ہوا جناب سید ولایت علی صاحب
غازیپوری کا ہی کہ اونہون نے رسالہ زینۃ العباد جناب شیخ مد ظلہ سے ترجمہ کیا ہی **مقدمہ** مقدمات
نماز مین اور اس مین چند مقاصد ہین **مقصد پہلا** اعداد نماز واجب مین مخفی نرہی
کہ **نماز مین واجب چھ ہین پہلے** نماز یومیہ **دوسرے** نماز جمعہ **تیسرے** نماز عیدین
چوتھے نماز آیات **پانچوین** نماز طواف **چھٹے** وہ نماز کہ بسبب امر خارج واجب ہو جاتی ہے
مثل نذر و عہد و قسم و اجارہ او نمازہاے پدر نسبت بہ پسر واضح ہو کہ نماز یومیہ کی حضر مین سترہ

مقام ثانی مسائل نماز

رکعتین ہین ظہر اور عصر اور عشا ہر ایک کی چار رکعتین اور مغرب کی تین رکعتین اور صبح کی دو رکعتین اور سفر مین نماز چہار رکعتی سے دو رکعتین آخر کی کم ہو جاتی ہین مقصد دوسرا اوقات نماز یومیہ مین واضح ہو کہ ابتدای وقت نماز ظہر اول زوال آفتاب سے ہی اور انتہا یہ ہی کہ وقت مغرب مین بقدر ادا نماز عصر زمانہ باقی رہجای اور بعد اسکے جب اول وقت نماز ظہر بجالاوی تو ابتدای وقت نماز عصر ہی اور غروب آفتاب تک وقت منتہی ہو جاتا ہی پس اول وقت ظہر سے تا بمقدار ادای نماز ظہر موافق حال مصلے وقت مختص بنماز ظہر ہی اور اسی طرح آخر وقت مین بقدر ادای نماز عصر موافق حال مصلی وقت مختص بنماز عصر ہے اور باقی اوقات ظہر و عصر مین مشترک ہین پس اگر آخر وقت مین شخص حاضر کی لئی نماز عصر کی چار ہی رکعت پڑھنے کا زمانہ باقی رہجای تو چاہئی کہ یہ شخص نماز عصر کو ادا کری اور بعد اسکے نماز ظہر بہ نیت قضا بجالای مگر جس صورت مین شخص حاضر کی لئی آخر وقت مین پانچ رکعت پڑھنے کا زمانہ باقی رہی تو دونو نمازین بقصد ادا بجالاے اور اگر شخص مسافر کے لیے تین رکعت نماز پڑھنے کا زمانہ باقی رہے تو وہ بھی ظہر و عصر بہ نیت ادا پڑھے اور نماز مغرب کا وقت بعد غروب آفتاب آتا ہی اور علامت غروب آفتاب کی یہ ہی کہ حمرت مشرقیہ نصف آسمان سے گذر جاے اور آخر وقت مغرب کا یہ ہی کہ نصف شب مین چار رکعت نماز عشا پڑھنے کا زمانہ باقی رہجاے اور وقت عشا بعد بمقدار ادا ے نماز مغرب آجاتا ہی اور نصف شب تک باقی رہتا ہے اور نماز صبح کا وقت اوسوقت داخل ہوتا ہے کہ جسوقت مشرق کی طرف عرض مین کنارہ آسمان پر ایک سفیدی ظاہر ہو اور مثل چادر سفید کے پہیلتی جاے اور انتہاے وقت نماز صبح طلوع آفتاب تک ہی اور وقت نماز داخل ہونے مین گمان کافی نہین ہے ہرچند وہ گمان ایک عادل کی گواہی یا موذن معتمد کی اذان سے حاصل ہو مگر جس صورت مین حصول یقین دشوار ہو بسبب ابر یا بسبب شب ماہ وغیرہ تو بضرورت گمان پر اکتفا جائز ہے مقصد تیسرا قبلہ کی بیان مین واضح ہو کہ جو لوگ کعبہ کو دیکھتے ہین اونہین استقبال کعبہ واجب ہی اور جو لوگ نہین دیکھتے اونکا قبلہ جہت کعبہ ہے یعنی وہ جانب کہ جس جانب خانہ کعبہ واقع ہوا ہے لیکن یہ مقصود نہین ہے کہ وہ جانب بتمامہ قبلہ سمجھا جاے گا بلکہ اوتنی مقدار مطلوب ہی کہ اگر نماز پڑھنے والے

بحث قبلہ

فصل بیان قبلہ

کے مقام سجدہ سی ایک خط کہینچا جاٸی تو وہ خط کسی جز و کعبہ تک پہونچی اور خانۂ کعبہ کی شناخت ستاروں سی اور قبور مسلمین اور مساجد اور علم ہیئت سی حاصل ہوتی ہی اور اگر علم ممکن نہ ہو تو گمان بہی کافی ہے اگرچہ وہ گمان کسی کافر یا مرد فاسق کی کہنی سی حاصل ہو جاٸی اور اگر بعد نماز کے ظاہر ہو کہ پشت بقبلہ نماز پڑہی ہی پس اگر وقت نماز باقی ہو تو اعادہ کری اور اگر وقت باقی نہ ہو تو اوس نماز کے قضا واجب نہین ہی لیکن احوط یہ ہی کہ بقصد قضا اوس نماز کو ادا کرے اور اگر معلوم ہو جاٸی کہ قبلہ سی عین دہنی یا باٸین جانب تہا تو اعادۂ نماز لازم ہی اور قضا لازم نہین ہی اور اگر قبلہ دہنی اور باٸین جانب کی درمیان مین واقع ہو تو نہ اعادے کی احتیاج ہی نہ قضا کی حاجت ہی

بیان مکان مصلی

مقصد چوتہا مکان مصلی مین اس مین دو امر واجب ہین پہلا امر مکان کا مباح ہونا کہ مکان غصبی نہ ہو پس اگر غصبی ہو تو اذن مالک لازم ہی اور اذن کے لئی فحوی کافی ہی مثل اسکے کہ کوئی شخص کہی کہ مین راضی ہون کہ تم میری مکان کو بیچ ڈالو پس اس بیچ کی تقریر سی نماز پڑہنی کی اجازت بطریق اولی پاٸی جاتی ہی اور مہمان کی لئی شاہد حال کافی ہی اگر مہمان نماز پڑہنا چاہی تو اوسی اذن صریح کی ضرورت نہین ہی اور مثل صحرا اور کاروان سرا اور مانند ان مقامات کی بہی نماز جائز ہی دوسرا امر خالی ہونا مکان کا ہی اوس نجاست سی کہ وہ نجاست لباس اور بدن مصلی کو نجس کرے حالانکہ وہ نجاست معفو نہ ہو لیکن مقام سجدہ کا طاہر ہونا لازم ہی اور جس صورت مین کشتی سی اوترنا ممکن نہ ہو اوس صورت مین بلکہ اختیاراً بہی کشتی پہ نماز پڑہنا جائز ہی لکن احوط یہ ہی کہ اگر زمین پر اوترنا ممکن ہو تو اوترکر نماز پڑہے اور جمیع افعال نماز مین رو بقبلہ ہونا بشرط امکان واجب ہی اور اگر کل افعال مین استقبال قبلہ ممکن نہ ہو تو جسقدر ممکن ہو سکے تکبیرۃ الاحرام مین رو بقبلہ ہونی کی رعایت ملحوظ رکہے

بیان لباس مصلی

مقصد پانچوان بیان لباس مصلی مین لباس مصلی مین پانچ امر واجب ہین پہلی یہ کہ لباس غصبی نہ ہو جیسا کہ مکان مصلی مین مذکور ہوا دوسری یہ کہ مرد کے لئی حالت اختیار مین محض ریشم کا لباس نہ ہو لیکن حالت ضرورت مین مثل سرماٸی شدید جائز ہی تیسری طلانہ ہو کہ مرد کی نماز لباس اور زیور طلا پہنکر

صحیح نہین ہی اور طلای مسکوک اور غیر مسکوک حالت نماز مین رکہنا حرام نہین ہی چوتھی لباس کا
طاہر ہونا مگر اون نجاستون کا ہونا کہ جو معفو ہین مضایقہ نہین رکہتا پس مخفی نرہی کہ زخم اور دمل
کا خون جبتک وہ زخم یا دمل اچہا نہو معفو ہی اور وہ نجاست کہ ازالہ مین اوسکی مشقت شدید اور
عسر صحیح ہو وہ بہی معفو ہی اور نجاست اوس لباس کی کہ دور کرنا اوس لباس کا باعث اذیت
شدید ہو وہ بہی معفو ہی اور اوس شخص کی بول کی نجاست کہ جو عارضہ سلس البول رکہتا ہو اگر
ہر روز ایک مرتبہ طاہر کری تو معفو ہی اور نجاست اوس عورت کی لباس کی جو بچی کو پرورش
کرتی لڑکا ہو خواہ لڑکی بول ہو خواہ غائط اگر ہر روز ایک مرتبہ طاہر کری اور دوسرا لباس نرکہتی
ہو تو معفو ہی اور خون کمتر از درہم کہ مقدار اوسکے بقدر ہتیلی کی گرہی کی ہی بنا بر قوی معفو ہی اور
نجاست اوس لباس کی جس سی عورتین نچہپی وہ بہی معفو ہی پانچوین یہ کہ پوست اور کل
اجزا حیوان حرام گوشت کی نہون یعنی بال یا کہال سی جانور حرام گوشت کی نماز درست نہین ہی
اور جانور حلال گوشت کی کہال پہنکر نماز درست ہی بشرطیکہ میتہ نہو اور بال مین بہی اوسکی نماز جائز
ہی اور پوست خز اور سنجاب اور اجزاء انسان اگر طاہر ہون مثل بال اور ہڈی اور پسینہ اور
دودہ وغیرہ کی تو یہ سب مخل نماز نہین ہین اور موم شہد اور شہد اور مچہر کا خون اور مثل اسکی بعض حشرات
الارض بہی قباحت نہین رکہتی **فصل پہلی** واجبات نماز مین اور وہ آٹہہ ہین پہلی قیام مخفی نرہی
کہ نماز واجب مین حالت تکبیرۃ الاحرام مین کہڑا ہونا واجبات سی ہی اور حمد اور سورہ پڑہنی کی
حال مین اور بعد رکوع بہی قیام واجب ہی اور حالت تکبیرۃ الاحرام اور قیام متصل برکوع رکن
ہی اور مراد رکن نماز سی یہ ہی کہ عمدًا اور سہوًا ترک کرنا اوسکا نماز کو باطل کرتا ہی اور واجب غیر رکن
کی عمدًا ترک کرنے سی نماز باطل ہوتی ہی اور اگر سہوًا ترک کری تو مضائقہ نہین ہی اور قیام مین
چہہ چیزین واجب ہین پہلی **استقلال** یعنی تکیہ کسی چیز پر نہ کرے اس طرح سی کہ اگر وہ چیز جدا ہو
تو مصلی گر پڑی اور بعض کی لئی تکیہ کرنا بیٹہنی پر اور بلا تکیہ کرکے بیٹہنا تکیہ کرنے پر اور سیدہا
بیٹہنا خم ہونے پر مقدم ہی اگر مطلق بیٹہنی سی عاجز ہو تو دہنی پہلو سی لیٹنا بائین پہلو پر اور بائین

پہلے سے چت لیٹنا مقدم ہے دوسرے سیدھا کھڑا ہونا تیسرے دونوں پاؤں سے بطور متعارف کھڑا ہو
اور پنجوں سے یا ایڑیوں سے اور مثل لنگڑے کھڑا ہونا کافی نہیں ہے چوتھے پاؤں کو بہت دور نہ رکھنا کہ عرف
میں اوسے کھڑا ہونا نہ کہا جاوے پانچویں استقرار کہ راہ نہ چلے چھٹے طمانینت کہ حرکت نہ کرے دوسرا
واجب نیت ہے اور نیت ارادہ کرنا کسی فعل کا ہے اور لازم ہے اوس میں تعین کرنا فعل کا اگر مشترک
ہو اور ضرور ہے قصد قربت اور نیت شرط خارج ہے نہ جزو داخل اور اسی قدر کافی ہے کہ مثلاً قصد کرے
کہ نماز صبح پڑھتا ہوں میں قربۃً الی اللہ اور قصد وجوب اور ادا احوط ہے تیسرا واجب تکبیرۃ الاحرام
ہے یہ واجب بھی ہے اور رکن بھی ہے اور سات چیزیں اس میں واجب ہیں پہلے عربی میں کہنا
دوسرے بعد نیت کے فوراً کہنا تیسرے لفظ اللہ اکبر کا ترتیب اور موالات کے ساتھ ادا کرنا
اور درمیان حرفوں کے فاصلہ قرار نہ دینا چوتھے ہمزہ اکبر کو وصل نہ کرنا اور اسی طرح ہمزہ اللہ میں
احتیاطاً وصل نہ کرنا پانچویں اس طرح کہنا کہ دوسرا سنے یا خود سنے چھٹے حرفوں کو مخرجوں سے
ادا کرنا ساتویں بالخصوص اللہ اکبر کہنا اور عوض میں اوسکے مثلاً اللہ اعظم کہنا جائز نہ ہوگا
چوتھا واجب قراءت ہے یعنی حمد اور سورۃ کا مع بسم اللہ نماز صبح میں اور پہلی دو رکعتوں میں
نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی پڑھنا اور مغرب کی ایک رکعت آخر اور چہار رکعتی نمازوں
میں اختیار ہے چاہے سورۂ حمد پڑھے یا تسبیحات اربعہ پڑھے لیکن تسبیحات اربعہ پڑھنا افضل ہے
اور تسبیحات اربعہ کا ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے اور علاوہ اسکے دو مرتبہ مستحب ہے اور صورت
تسبیحات اربعہ کی یہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور قراءت میں
چند چیزیں واجب ہیں پہلے ادا کرنا حرفوں کا مخارج سے اس طرح سے کہ تمیز درمیان حرفوں کے
عرف عرب میں حاصل ہو جاوے اور زیادہ اس سے لازم نہیں ہے دوسرے صحیح پڑھنا
لفظوں کا اور اعراب کا تیسرے عربی میں پڑھنا چوتھے ترتیب درمیان حمد اور سورۃ اور
اونکے آیتوں اور کلموں کی پانچویں موالات عرفی الفاظ اور آیات میں اس طرح سے کہ فاصلہ
زیادہ درمیان حرفوں اور کلمات اور آیات کی نہ ہو کہ سلسلہ نظم قراءت ٹوٹ جاوے چھٹے تعین

کرنا سورہ کا قبل شروع کرنے بسم اللہ کی اور عادت بمنزلہ تعیین کی ہے بلکہ لازم ہونی مین تعیین سورہ
کی تامل ہے لیکن احوط تعیین ہے ساتوین مردون کی لئی نماز صبح اور دو رکعت اول نماز مغرب و
عشا مین جہر اور اوسکی سوا مین اخفات چاہئی اور جہر و اخفات فقط حمد و سورہ مین ہے اور باقی مین
لازم نہین ہے ہان بسم اللہ مین جہر مستحب ہے اگرچہ نماز اخفاتی مین ہو اور عورت کو مقام جہر مین
اختیار ہے درمیان جہر اور اخفات کی اگر آواز اوسکی نامحرم نہ سنی اور جائز ہے ایک سورہ کو چھوڑ کے
دوسری سورہ کو پڑہنا قبل نصف پڑہنی کی لیکن سورہ قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا
الکافرون نہ ہو کہ شروع کرکے چہوڑنا انکا نماز فریضہ مین جائز نہین ہے پانچوان واجب
رکوع ہے یہ رکن ہے ایک دفعہ ہر رکعت مین اور چند چیزین اس مین واجب ہین پہلی خم ہونا اس
طرح سے کہ ممکن ہو پہنچنا کسی قدر انگلیون کی باطن کا زانو پر اور ہاتھ زانو پر رکہنا واجب نہین
ہے دوسری ذکر یعنی کہنا ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ یا تین مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ کا
تیسری صحیح کہنا ذکر کا اور ادا کرنا اوسکے حرفون کا مخارج سے چوتھی ذکر شروع کرنے کے وقت تنا
ٹہرنا کہ وہ ذکر تمام ہو جاے پانچوین سر اوٹھانا چھٹی ٹہرنا بعد سر اوٹھانے کے چھٹا واجب ہر رکعت
مین دو سجدون کا بجالانا ہے اور دونون سجدے ملکی ایک رکن ہو جاتا ہے اور چند چیزین ان مین
واجب ہین پہلی سات اعضا کو زمین پر بقدر مسمی رکہنا اور وہ اعضا پیشانی اور دو کف دست
اور دو زانو اور دو انگوٹھے پاؤن کی ہین اور جو جانب انگوٹھون کا زمین پر رکھے کافی ہے
دوسری سب اعضا پر کل بدن کا بار ڈالنا تیسری پیشانی رکہنے کی جگہ کا کہڑی ہونی
کی جگہ سے زیادہ چار انگل سے پست اور بلند نہ ہونا اور بلندی اور پستی پانچ اعضاء باقی ماندہ
کی مضائقہ نہین رکہتے چوتھی ذکر کرنا یعنی ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ یا تین مرتبہ
سُبْحَانَ اللہِ کہنا پانچوین شروع ذکر سے جبتک کہ ذکر تمام کرے توقف کرنا چھٹی پیشانی
کا خاک پر یا اوس چیز پہ کہ خاک سے اوگی ہو رکہنا لیکن وہ چیز کہانے اور پہننے کی نہو ساتوین
سر اوٹھانا اور درمیان دو سجدون کی توقف کرنا آٹھوین ذکر کا صحیح کہنا اور اوسکی حرفون کا

مخارج سی ادا کرنا ساتوان واجب تشہد ہی کہ نماز دو رکعتی مین ایک مرتبہ اور سہ رکعتی اور چہار رکعتی مین دو مرتبہ اسکا کہنا واجب ہی اور چند چیزین تشہد مین واجب ہین پہلے شہادتین کو اسطرح ادا کرنا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ دوسرے تشہد کا حالت نشست مین پڑہنا تیسری رعایت طمانیت اور پڑہنے کی حال مین بدن کو مستقر رکہنا چوتہے صحیح پڑہنا اور ادا کرنا حرفون کا مخرج مخارج سی پانچوین موالات اور ترتیب مذکور کی ساتہہ پڑہنا آٹھوان واجب سلام ہی اور یہ جزء نماز ہی اور صیغہ اوس کا یہ ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور دونو صیغون مین جسکو پہلی کہی گا نماز سی خارج ہوجاویگا اور کہنا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا احتیاط ہی اور واجبات سلام کی مثل واجبات تشہد کے ہین

خاتمہ ادعیہ تعقیبات نماز پنجگانہ اور سجدۂ شکر کے بیان مین اس باب مین آٹھہ فصلین ہین فصل پہلی بیان مین ادعیہ تعقیب نماز پنجگانہ کی کتاب خلاصۃ الاعمال مین لکہا ہی کہ جناب باری نی کلام مجید مین فرمایا ہے فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ حاصل معنی اس آیہ کی یہ ہین کہ جب نماز سی فارغ ہو تو تعقیب اور دعا مین مشغول ہو اور حاجات اپنی حق تعالے سی طلب کرو اور اسید اپنی قطع نہ کرو اور اونہین حضرت سی منقول ہی کہ حق سبحانہ و تعالے نے بہترین ساعات مین نمازونکو واجب کیا ہی پس چاہئی تمکو کہ بعد ہر نماز کے دعا کرو اور حضرت امیر المومنین سے منقول ہی کہ تعقیب بعد نماز صبح اور بعد نماز عصر روزی کو زیادہ کرتی ہی از انجملہ کتاب عین الحیوٰۃ مین بسند معتبر حضرت صادق سی منقول ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے مکہ معظمہ کو فتح کیا تو نماز ظہر کو نزدیک حجر الاسود اپنی اصحاب کے ساتہہ ادا فرمایا اور جب سلام سی فارغ ہوئی تین مرتبہ دست مبارک کو اوٹہایا اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فرمایا پس یہ دعا پڑہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ

فصل (۱) تعقیب نماز

وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پس آپنے فرمایا کہ ان تین تکبیر ونکو اور اس دعا کو بعد ہر نماز واجب کی ترک نہ کرو جو شخص کہ بعد سلام نماز اسکو پڑہتا ہی تحقیق کہ وہ ادا کرتا ہی جو کچھ کہ اوسپر شکر حق تعالی سی تقویت اسلام اور اہل اسلام سے واجب ہی اور مقباس المصابیح وجمال الصالحین اور مصباح کفعمی مین بھی اس دعا کو ذکر کیا ہی ازانجملہ تسبیح جناب فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا ہی اسکی فضیلت مین بے انتہا حدیثین وارد ہوی ہین چنانچہ مقباس المصابیح مین حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ حکم کرتے ہین ہم اپنی اطفال کو مزاولت تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام کا جیسا کہ حکم کرتے ہین ہم انکو نماز کے لئی پس اسکو ترک نہ کرو جو شخص کہ اسپر مداومت کری بدبخت اور شقی نہین ہوتا اور روایت معتبر مین وارد ہوا ہی کہ ذکر کثیر کہ خدا قرآن مجید مین اوسکی طرف حکم فرماتا ہی وہ تسبیح حضرت فاطمہ زہرا ہی اور جو کہ بعد ہر نماز کے اسپر مداومت کری تو اوس نے خدا کو بہت یاد کیا اور آیہ کریمہ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا پر عمل کیا اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہی کہ جو شخص تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام کی مزاولت کری بعد اسکے استغفار کرے تو خدا اوسکو بخشدیتا ہی اور یہ تسبیح زبان سے سو مرتبہ ادا ہوتی ہی مگر ترازوی عمل مین اسکے لیئے ہزار مرتبہ ہوتے ہین اور یہ تسبیح خدا کو خوش کرتی ہی اور شیطان کو دور کرتی ہی اور بسند ہاے صحیح حضرت صادق سی منقول ہی کہ جو شخص تسبیح حضرت فاطمہ بعد ہر نماز پڑہی قبل اسکے کہ اپنی پانؤنکو صورت نشست نماز سے پہیرے بخشدیا جاتا ہی اور بہشت اوسپر واجب ہوتا ہی اور حدیث معتبر مین حضرت نے فرمایا کہ تسبیح فاطمہ زہرا کو بعد ہر نماز کے پڑھنا بہتر ہی اوس سی کہ ہر روز ہزار رکعت نماز پڑہی اور روایت معتبر مین حضرت امام محمد باقر سی مروی ہی کہ عبادت الہی نہین کی گئی ہی ساتھ کسی چیز کے تمجید اور تعظیم سی کہ بہتر تسبیح فاطمہ سی ہو اور اگر اوس سی کوئی چیز بہتر ہوتے تو حضرت رسول اوسی حضرت فاطمہ کو عطا کرتے اور حدیثین فضیلت مین اسکی بہت وارد ہین یہ کتاب گنجائش انکی ذکر کی نہین رکھتی اور کیفیت مین اوس تسبیح کی حدیثون مین اختلاف

ہی اور اشہر یہ ہی کہ چونتیس مرتبہ اللّٰہُ اکبر اور تینتیس مرتبہ الحمدُ للّٰہ پھر تینتیس مرتبہ سُبحانَ اللّٰہ کہے اور بعض روایات میں سبحان اللہ پہلی الحمد للہ سے وارد ہوا ہی اور بعضی علما نی اس طرح جمع کیا ہی کہ بعد نماز کی بطریق اول پڑھی اور سونی کی وقت بطریق ثانی پڑھی اور بطریق اول کہ مشہور ہی مطلقاً اولی ہی اور سنت ہی کہ بعد تمام کرنے تسبیح فاطمہ علیہا السلام کی ایک مرتبہ لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ جو شخص بعد نماز فریضہ تسبیح فاطمہ علیہا السلام پڑھے اور بعد اوسکے ایک مرتبہ لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کہے تو خدا اُس کو بخش دیتا ہے اور بہتر یہ ہی کہ تسبیح تربت امام حسین علیہ السلام پر پڑھی اور یہ امر سب اذکار میں سنت ہی اور ہمیشہ تسبیح تربت حضرت امام حسین علیہ السلام کو ہمراہ رکھنا مستحب ہی اور ہر بلا کے لئی حرز ہی اور باعث ثواب بی انتہا کا ہی اور منقول ہی کہ ابتدا میں حضرت فاطمہ علیہا السلام نے بالون کا ڈورا بٹا تہا اور اوس میں گرہیں دی ہتین اور اوسپر ذکر تسبیح فرماتے ہتین یہان تک کہ حضرت حمزہ بن عبد المطلب شہید ہوی پس حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اون شہید بزرگوار کی خاک تربت لی اور تسبیح بنائی اور اوسپر تسبیح پڑہتی ہتین بلکہ اور آدمیون نی بہی ایسا ہی کیا اور جب سید الشہدا حسین بن علی شہید ہوی تو سنت ہوا کہ تربت سی اون امام مظلوم علیہ السلام کی تسبیح بنائین اور اوسپر ذکر خدا کیا کرین اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام سی روایت ہی جو شخص تسبیح تربت امام حسین کو ہاتھ مین رکھتا ہو اور ذکر کو بہول جا تو ثواب ذکر اوسکے لئی لکھا جاتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ تسبیح تربت امام حسین عم نے اسکی کہ آدمی ذکر کری بنفسہ خود ذکر و تسبیح خدا بجا لاتی ہی اور حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایک ذکر یا استغفار کہ تسبیح تربت امام حسین علیہ السلام پر کیا جاوے وہ ستر ذکر و استغفار کے برابر ہی اور اگر بلا ذکر اس تسبیح کو پھراوی تو ہر دانہ پھرانے کے عوض مین سات تسبیحین اوسکے لئے لکھی جاتی ہین اور دوسری روایت مین وارد ہی اگر ذکر کے ساتھ پھرائے تو ہر دانے پر چالیس حسنہ اوسکے لئی لکھی جائین گے اور اگر ذکر بہول جائے

اور پھر آئی تو ہر دانی کی عوض مین بیس حسنہ اوسکی لیئے لکھی جاینگے اور روایت مین وارد ہوا ہی کہ حوران
بہشت جب کسی فرشتی کو دیکھتی ہین کہ زمین پر جاتا ہی تو اوس سی التماس کرتی ہین کہ تسبیح تربت حضرت
امام حسین علیہ السلام ہماری واسطی لانا اور حدیث صحیح مین حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سی منقول
ہی کہ مومن کو چاہئی کہ پانچ چیزون سی خالی نہ ہو مسواک اور کنگھی اور جانماز اور تسبیح کہ اوس مین چونتیس
دانہ ہون اور انگشتر عقیق ہر چند تسبیح خام و پختہ دونون خوب ہین مگر کچی تسبیح بہتر ہی اور حضرت
صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو تسبیح تربت حسین علیہ السلام پر ایک تسبیح پڑھی تو حق تعالی اسکی
لئی چار سو حسنہ تحریر فرماتا ہی اور چار سو گناہ اوسکی محو کرتا ہی اور چار سو حاجتین اوسکی برلاتا ہی اور
اوسکے لئی چار سو درجہ بہشت مین بلند کرتا ہی اور مستحب ہی کہ ڈورا اوسکا نیلا ہو برنگ آسمان ازانجملہ
تسبیحات اربعہ ہین چنانچہ بسند صحیح عین الحیوۃ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت
کی ہی کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے اپنی اصحاب سی ارشاد فرمایا کہ جو کچھ لباس
و ظروف سی اپنی پاس رکھتی ہو اگر اوسی تلی اوپر رکھو تو وہ آسمان تک پہونچین گے یا نہ سب نے
کہا یا رسول اللہ ایسا نہین ہی حضرت نی فرمایا چاہتی ہو کہ مین تمکو دلالت کرون اوس عمل پر کہ
جڑ اوسکی زمین مین ہی اور شاخین اوسکی آسمان مین ہین اصحاب نی عرض کی یا رسول اللہ ارشاد
کیجیے حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تم مین سی جب نماز سی فارغ ہو تو تیس مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑہی بدرستیکہ جڑ اوسکی زمین مین ہی اور شاخین
اوسکی آسمان مین ہین اور مزاولت اسکی آدمی کو جلنی سی اور ڈوبنی سی اور مکان کی نیچی دبنی
سی اور کنوین مین گرنے سی اور مرگ بد سی محفوظ رکھتی ہی اور یہ تسبیحات باقیات الصالحات
مین سی ہین اور کتاب مقباس المصابیح اور جنۃ الواقیہ اور تہذیب الاحکام مین
بھی اس مضمون کو ذکر کیا ہی اور بسند معتبر تفسیر سید علی صاحب مرحوم مین حضرت ابی جعفر
سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی تسبیحات اربعہ پڑھے تو
حق تعالی ہر تسبیح کی عوض مین اوسکی لئی درخت بہشت مین لگاتا ہی کہ اون مین جمیع انواع

فضیلت تسبیحات اربعہ

کی میوہ پہلتی ہین اور یہ بہی اوسی تفسیر مذکور مین پیغمبر خدا سی روایت ہی کہ شب معراج مینی فرشتونکو دیکہا کہ زمین بہشت پر عمارت بناتی ہین کہ اوس مین ایک خشت طلا کی ہی اور ایک نقرہ کی ہی اور بعض ہنگام مین اوسکی بنا نی مین توقف کرتی ہین مین نے اونسی اسکا سبب پوچہا اونہون نی کہا کہ جسوقت ہمکو خرچ ملتا ہی تو ہم اسکی بنانے مین مشغول ہوتے ہین مین نے استفسار کیا کہ خرچ کیا ہی اونہون نے عرض کی کہ تسبیحات اربعہ کا پڑہنا جسوقت بندہ خدا التسبیحات اربعہ پڑہتی مین مشغول ہوتا ہی تو ہم عمارت بنانے مین مشغول ہوتے ہین و الا ترک کرتے ہین اور کتاب عدۃ الداعی مین بہی یہی مضمون لکہا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ جناب کلینی بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو شخص بعد نماز فریضہ قبل اسی کہ اپنی پاؤن کو پہیرے تین مرتبہ اس دعا کو پڑہے تو خدا اوسکے گناہون کو بخشدیتا ہی اگرچہ وہ گناہ زیادتی میں مانند کف دریا ہون اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ جو شخص اس استغفار کو ہر روز پڑہے تو حق تعالے چالیس گناہ کبیرہ اوسکے بخشدیتا ہی اور مصباح کفعمی اور جمال الصالحین اور جنۃ الواقیہ اور عین الحیوۃ مین بہی اس استغفار کو ذکر کیا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین برقی بسند موثق حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد فراغ نماز قبل اسکے کہ زانوؤن کو اپنی جگہ سی حرکت دے دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑہی تو حق تعالی چالیس ہزار گناہ اوسکے محو کرتا ہی اور چار کروڑ حسنہ اوسکے لئی تحریر فرماتا ہی اور مثل اسکے ہی کہ اس شخص نے بارہ مرتبہ قرآن کو ختم کیا اور حضرت ع نے فرمایا کہ مین سو مرتبہ پڑہتا ہون اور تمکو دس مرتبہ کافی ہی وہ تہلیل یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اور فضیلت اس تہلیل کے بہت وارد ہوی ہی خصوصًا تعقیب نماز صبح اور شام مین اور وقت طلوع و غروب آفتاب از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ طوسی رحمہ اللہ اور شیخ طبرسی رحمہما اللہ

اور کفعمی رحمہ اللہ اور علما نے بسند معتبر حضرت امام موسیٰ بن جعفر سے روایت کرتی ہین
کہ منجملہ حقوق واجبہ ہماری شیعون پر یہ امر ہی کہ اون نماز فریضہ جب تک یہ دعا نہ پڑہ لین اسوقت
تک عنوان نشست تشہد کو نہ بدلین وہ دعا یہ ہی اَللّٰهُمَّ بِبِرِّكَ الْقَدِيمِ وَرَأْفَتِكَ
بِبَرِيَّتِكَ اللَّطِيفَةِ وَشَفَقَتِكَ بِصَنْعَتِكَ الْمُحْكَمَةِ وَقُدْرَتِكَ
بِسِتْرِكَ الْجَمِيلِ وَعِلْمِكَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَحْيِ قُلُوبَنَا
بِذِكْرِكَ وَاجْعَلْ ذُنُوبَنَا مَغْفُورَةً وَعُيُوبَنَا مَسْتُورَةً وَفَرَائِضَنَا
مَشْكُورَةً وَنَوَافِلَنَا مَبْرُورَةً وَقُلُوبَنَا بِذِكْرِكَ مَعْمُورَةً
وَنُفُوسَنَا بِطَاعَتِكَ مَسْرُورَةً وَعُقُولَنَا عَلَى تَوْحِيدِكَ
مَجْبُورَةً وَاَرْوَاحَنَا عَلَى دِينِكَ مَفْطُورَةً وَجَوَارِحَنَا عَلَى
خِدْمَتِكَ مَقْهُورَةً وَاَسْمَائَنَا فِي خَوَاصِّكَ مَشْهُورَةً
وَحَوَائِجَنَا لَدَيْكَ مَيْسُورَةً وَاَرْزَاقَنَا مِنْ خَزَائِنِكَ
مَدْرُورَةً اَنْتَ اللهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَقَدْ فَازَ مَنْ وَالَاكَ
وَسَعِدَ مَنْ نَاجَاكَ وَعَزَّ مَنْ نَادَاكَ وَظَفِرَ مَنْ رَجَاكَ وَغَنِمَ مَنْ
قَصَدَكَ وَرَبِحَ مَنْ تَاجَرَكَ انتہی در کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ جب نماز
سے فارغ ہو تو سنت ہی کہ یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَجِرْنِي مِنَ النَّارِ
وَارْزُقْنِي الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِي الْحُورَ الْعِينِ چنانچہ حدیث معتبر مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام
سے منقول ہی بندہ کو چاہیے کہ نماز سے فارغ نہ ہو مگر یہ کہ حق تعالیٰ سے بہشت کا سوال کرے اور
خدا کی پناہ مین آتش جہنم سے پناہ مانگی اور عرض کری کہ حق تعالیٰ اوس سے حور العین کو تزویج
فرمائی اور حضرت نے یہہ بہی ارشاد فرمایا کہ چار چیزین ہین کہ حق تعالیٰ نے سخن خلائق کو سنا اور وہ
اونہین اون چار چیزون کو عطا کیا کہ ایک اون مین سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ ہین اور
دوسری بہشت تیسری دوزخ چوتہی حور العین پس جسوقت بندہ نماز سے فارغ ہو تو چاہیے

کہ حضرت رسالت پناہ پر صلوات بہیجی اور خدا سی بہشت کا سوال کری اور آتش جہنم سی پناہ مانگی اور خدا سی حور العین طلب کری اس لئی کہ جو شخص حضرت پر صلوات بہیجتا ہی دعا اوسکی مستجاب ہوتی ہی اور جو کہ بہشت کو خدا سی طلب کرتا ہی تو بہشت کہتا ہی کہ پروردگار اپنی بندے کو عطا کر جو کچھہ کہ اسنی سوال کیا ہی اور جو شخص خدا سی امان جہنم کا طالب ہوتا ہی تو جہنم کہتا ہی پروردگار اپنی بندی کو امان دی اوس چیز سے کہ جیسے اس نے امان طلب کی اور جو کہ خدا سی حور العین کا سوال کرتا ہی تو حورین کہتی ہین پروردگار اعطا کر اپنی بندی کو جو کچھہ کہ تجہسی اسنی طلب کیا ہی اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے قریب اس مضمون کی دوسری روایت مین بہی وارد ہوا ہی اور آخر مین اوسکی مذکور ہی کہ جو بندہ جانماز سی اوٹہی اور خدا سی بہشت اور حور العین اور خلاصی جہنم کا سوال نہ کری تو حوران بہشت کہتی ہین کہ یہ بندہ ہمارا طالب نہین ہی اور بہشت کہتا ہی کہ یہ بندہ میری طرف رغبت نہین رکہتا اور جہنم کہتا ہی کہ یہ بندہ میری شدت عذاب کو نہین جانتا اور حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام یا صلوات بہیجتا ہی البتہ وہ ہدیہ اوسکا حضرت تک پہنچتا ہی اور حضرت اوس سلام اور صلوات کو سنتے ہین بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ فراموش نہ کرو دو چیزون کو کہ تمہارے اوپر واجب ہوئی ہین پہلی یہ کہ بہشت کو طلب کرو دوسری یہ کہ خلاصی جہنم کے لئی دعا کرو اور بسند معتبر حضرت صادق سی منقول ہی کہ اگر ایک حور بہشت کی اہل دنیا پر نظر کری اور ایک گیسو اپنا انکو دکہائے تو ہر آئینہ سب اہل دنیا اوسکی مفتون اور عاشق ہو جائین اور جو شخص نماز سے فارغ ہو کر حور العین کو خدا سی طلب نہین کرتا تو حورین کہتی ہین کہ یہ بندہ ہماری طرف سی کسقدر بے رغبت ہی اور تفسیر حضرت حسن عسکری علیہ السلام مین مذکور ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ شب معراج قصرہای بہشت مجہکو دکہائی گئے مین نے دیکہا کہ وہ قصر سونی اور چاندی کی اینٹون سی بنائی گئی ہین اور بجای گچ اوس مین مشک و عنبر صرف ہوا ہی لیکن بعض کنگری بلند ہین اور بعض بلند نہین ہین جب مین نے جبرئیل سے

اسکا سبب پوچھا تو اونہون نے بیان کیا کہ جو قصر کنگرہ نہین رکہتی وہ اوس جماعت کی قصر ہین
کہ جو نماز کی بعد آپ پر اور آپ کی آل پر صلوات نہین بہیجتی ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح
مین کلینی اور ابن بابویہ وغیرہ سی بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ شیبہ
ہذیلی خدمت مین حضرت رسالت پناہ کی حاضر ہوا اور اوس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین پیر
ہوگیا ہون قبل ازین مجہی جن اعمال کی عادت تہی مثل نماز و روزہ و حج و جہاد اب میری
قوت وفا نہین کرتی کہ مین ان اعمال کو بجا لاؤن لہذا مجہکو وہ کلام تعلیم فرمائے کہ خدا مجہے
بسبب اوسکی نفع بخشی اور وہ مجہپر سہل اور آسان ہو حضرت نی فرمایا کہ پہر کہہ اوسنی تین مرتبہ
اس سخن کو بیان کیا حضرت نے فرمایا کوئی درخت اور کوئی سنگ ریزہ تیری گرد وپیش باقی
نہین رہا مگر یہ کہ بسبب ترحم کرکے تیری لئی اوسنی گریہ کیا پس جسوقت تو نماز صبح سی فارغ ہو تو دس
مرتبہ یہ دعا پڑہ مولف نی اس دعا کو یہان ترک کیا انشاء اللہ تعقیب صبح مین بیان ہوگی
پہر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ خدا تجہکو اس دعا کی برکت سی کوری اور دیوانگی اور خورہ اور
پیسی اور پریشانی اور غرق ہونے سی محفوظ رکہیگا شیبہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ تو میری
دنیا کی لئی ہی میری آخرت کی لئی بہی کوئی چیز فرمائی حضرت نے فرمایا کہ بعد ہر نماز کے یہ دعا پڑہا
کیا کر اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِكَ
وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ بعد اسکے حضرت نی فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو بعد ہر نماز کی پڑہی
اور مرنے کی وقت تک عمداً ترک نہ کری تو جسوقت صحرای محشر مین آئیگا آٹہون دروازے
بہشت کی اوسکے لئی کہولی جائینگی اور تہذیب الاحکام اور مصباح کفعمی اور عدۃ الداعی
مین بہی یہ دعا لکہی ہی ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ مفید رحمہ
اللہ کتاب مجالس مین محمد بن حنفیہ سی روایت کرتے ہین کہ ایک روز حضرت امیر المومنین گرد
خانہ کعبہ طواف کرتے تہے ناگاہ ایک شخص کو دیکہا کہ ہاتہ سی پردہ کعبہ تہامی ہوئے یہ دعا
پڑہتا ہی جناب امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تیری یہی دعا ہی اوس نی عرض کی

(دعا بعد ہر نماز)

ہان کہا آپ نی میری دعا کو سماعت فرمایا حضرت نی ارشاد کیا کہ ہان مین نی سنا بعد اسکی حضرت
نے کہا کہ بعد ہر نماز کی اس دعا کو پڑہا کر بخدا جو مومن کہ بعد ہر نماز کی اس دعا کو پڑہے ہی تو حق تعالی
اوسکے گناہونکو بخشدیتا ہی ہرچند بعدد ستارہ ہای آسمان اور قطرہ ہای باران اور ریگ
زمین اور ذرہ ہای خاک ہون پس حضرت امیر المومنین نی فرمایا کہ مین اس دعا کو جانتا ہون
اور حق تعالی واسع العطا اور کریم ہی اوس شخص نی عرض کی یا امیر المومنین علیہ السلام آپ
بہروانا ہی دانا تر ہین آپ نی سچ فرمایا اور وہ شخص حضرت خضر علیہ السلام ہتی دعا یہ ہے
یَا مَنْ لَا یَشْغَلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ یَا مَنْ لَا یُغَلِّطُهُ السَّائِلُونَ یَا مَنْ لَا یُبْرِمُهُ إِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ
أَذِقْنِي بَرْدَ عَفْوِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ سید
ابن طاوس نے بسند معتبر جمیل بن دراج سی روایت کرتی ہین کہ ایک شخص خدمت حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام مین آیا اور اوسنے عرض کیا کہ ای مولا میری سن سیار زیادہ ہو گیا ہی اور
عزیز میری مر گئی ہین اور مین کوئی مونس نہین رکہتا ڈرتا ہون کہ مین بہی نہ مر جاؤن حضرت
نے فرمایا کہ برادران مومنین صالحین انس کی لیے اقارب سی بہتر ہین اگر تم اپنی عزیزون اور
دوستون کی درازی عمر چاہتا ہی تو اس دعا کو بعد ہر نماز کے پڑہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ إِنَّ رَسُولَكَ الصَّادِقَ الْمُصَدَّقَ
صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ إِنَّكَ قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي
فِي قَبْضِ رُوحِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ اَللّٰهُمَّ
فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ لِأَوْلِيَائِكَ الْفَرَجَ وَالْعَافِيَةَ وَ
النَّصْرَ وَلَا تَسُؤْنِي فِي نَفْسِي وَلَا فِي أَحَدٍ مِنْ أَحِبَّتِي ۵
اور اگر منظور ہو تو ایک ایک کا اپنے دوستون مین سے نام لے وَلَا فِي
فُلَانٍ وَلَا فِي فُلَانٍ راوی کہتا ہی کہ مین نی جب اس دعا پر مداومت کی تو اسقدر میری عمر
دراز ہوئی کہ مین اپنی زندگی سی ملول ہو گیا اور یہ دعا نہایت معتبر ہی از مجمل کتاب
مصباح

مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ طوسی لسند معتبر محمد بن سلیمان دیلمی سی روایت کرتے
ہین کہ مین نی حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت مین عرض کی کہ آپ کی شیعہ کہتی ہین کہ ایمان کی دو
قسمین ہین ایک تو یہ کہ مستقر و ثابت ہی اور دوسری یہ کہ امانت سونپا گیا ہی اور زائل ہوجاتا ہی
لہذا مجہکو ایسی دعا تعلیم فرمائے کہ جسوقت مین اوس دعا کو پڑھون تو ایمان میرا کامل ہوجاتی
اور زائل نہ ہو حضرت نی فرمایا کہ بعد ہر نماز واجب کے یہ دعا پڑھا کر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نَبِيًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا
وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِعَلِيٍّ عَ وَلِيًّا وَاِمَامًا وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ
بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
عَلَيْهِمْ اَئِمَّةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ رَضِيْتُ بِهِمْ اَئِمَّةً فَارْضِنِيْ لَهُمْ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تہذیب الاحکام مین بھی اس دعا کو ذکر کیا ہی از انجملہ کتاب مقباس
المصابیح مین مذکور ہی کہ کفعمی روایت کرتی ہین کہ رسالت پناہ نی شب معراج ایک
فرشتہ کو دیکہا کہ ہزار ہزار سر رکہتا تہا اور ہر ایک سر مین ہزار ہزار چہری رکہتا تہا اور ہر ایک
چہرہ مین ہزار ہزار منہہ رکہتا تھا اور ہر ایک منہہ مین ہزار ہزار زبانین رکہتا تہا اور ہر ایک زبان
مین ہزار ہزار لغت رکہتا تہا ایک دن اوسنی خدا سی سوال کیا کہ آیا کوئی تیرا بندہ ہی کہ اوسکی
عبادت مثل میری عبادت کی ہو حق تعالی نی اوسپر وحی نازل فرمائی کہ زمین پر میرا
ایک بندہ ہی کہ عبادت اوسکی تجہسی زیادہ تر اور تسبیح اوسکی تجہسی بیشتر ہی فرشتہ نے حق تعالی
سے رخصت طلب کی کہ اوسکی زیارت کے ای جائے جب رخصت پائے تو زمین پر آیا کوئی
عبادت اوسکی نہ دیکہی مگر یہ کہ بعد ہر نماز یہ تسبیح پڑہتا تہا سُبْحَانَ اللّٰهِ كُلَّمَا

سبحان الله شيء وكما يحب الله ان يسبح وكما هو اهله وكما
ينبغي لكرم وجهه وعز جلاله والحمد لله كلما حمد الله شيء
وكما يحب ان يحمد وكما هو اهله وكما ينبغي لكرم وجهه و
عز جلاله ولا اله الا الله كلما هلل الله شيء وكما يحب الله ان يهلل و
كما هو اهله وكما ينبغي لكرم وجهه وعز جلاله والله اكبر
كلما كبر الله شيء وكما يحب الله ان يكبر وكما هو اهله وكما
ينبغي لكرم وجهه وعز جلاله وسبحان الله والحمد لله ولا اله الا
الله والله اكبر على عدد كل نعمة انعم بها علي وعلى كل احد
من خلقه ممن كان او يكون الى يوم القيمة اللهم اني اسئلك
ان تصلي على محمد وال محمد واسئلك من خير
ما ارجوا ومن خير ما لا ارجوا واعوذ بك من شر ما
احذر ومن شر ما لا احذر

اور کتاب مصباح کفعمی اور جنۃ الواقیہ وغیرہ مین بھی اس دعا کو ذکر کیا ہی ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ کلینی بسند حسن حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتی ہین کہ جو شخص بعد ہر نماز فریضہ کی تین مرتبہ یامن یفعل ما یشاء ولا یفعل ما یشاء احد غیرہ کہے جو حاجت کہ طلب کرے گا روا ہوگی ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین بسند موثق حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جب حق تعالی نی حکم فرمایا کہ ان آیات کو زمین پر لائین تو یہ آیات عرش الہی سی متعلق ہوگی اور انھون نے عرض کی کہ اے پروردگار تو ہمکو اہل خطا اور گنہگارون کی طرف بھیجتا ہی پس حق تعالی نی ان آیات کی طرف وحی فرمائے کہ تم زمین پر جاؤ مین اپنی عزت وجلال کی قسم کہاتا ہون کہ آل محمد اور انکے شیعون سی کوئی شخص تمہاری تلاوت نہ کرے گا مگر یہ کہ مین اپنی چشم پوشیدہ سی اوسکی طرف ستر مرتبہ نظر رحمت

کرونگا اور ہر ایک نظر مین ستر حاجتین اوسکی بر لاؤنگا اور توبہ اوسکی قبول کرونگا ہر چند گناہ
اوسکی عظیم ہوں روایت ہے کہ جو شخص ان آیات کو بعد ہر نماز کی پڑھے تو مین اوسکو خطیرہ
قدس مین مقیم کرونگا ہر چند کسی ہی قسم کا گناہ رکھتا ہو اور اگر ایسا نہ کرونگا تو ہر روز اوسکی
طرف اپنی رحمت خاص سے دیکھونگا اور اگر ایسا نہ کرونگا تو اوسکی ستر حاجتین بر لاؤنگا کہ ادنے
اون حاجتوں مین سے عفو سیئات ہے اور اگر یہ بھی نہ کرونگا تو اوسکو ہر دشمن کی شر سے اپنی
پناہ مین رکھونگا اور اوسکے دشمنوں کی مقابلہ مین اوسکی مدد کرونگا اور بہشت مین داخل
ہونے سے بجز موت کوئی شی اوسے مانع نہ ہوگی وہ آیات یہ ہین سورۃ الفاتحہ الخ اور آیۃ الکرسی
تا وھو العلی العظیم اور اگر ھم فیہا خالدون تک پڑھے تو بہتر ہے اور آیۃ الکرسی یہ ہے

(آیۃ الکرسی)

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ
كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ
الْعَظِیْمُ لَا اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ
یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ
لَهَا وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا اَوْلِیٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ
النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۵

اور آیۃ شہادت

(آیۃ شہادت)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَكِیْمُ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ
مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَهُمْ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ

اور آیۂ ملک قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اور بسند معتبر حضرت موسی بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ جو شخص آیۃ الکرسی کو بعد ہر نماز فریضہ کی پڑہے تو اوسکو کسی گزندسے ضرر نہیں پونہچتا اور حدیث معتبر مین وارد ہے کہ رسول خدا نے ارشاد فرمایا کہ تم سبکو چاہیے کہ بعد ہر نماز فریضہ کی تلاوت آیۃ الکرسی کرو تحقیق کہ آیۃ الکرسی کی مزاولت و محافظت نہین کرتا مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص بعد ہر نماز کی آیۃ الکرسی پڑہے تو نماز اوسکی مقبول ہوتی ہے اور وہ امان خدا مین رہتا ہے اور خدا اوسکو بلاؤن سے اور گناہون سے محفوظ رکہتا ہے از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہے کہ کفعمی حضرت رسالت پناہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نی حضرت سے شکایت بیماری اور تنگدستی کی حضرت نی فرمایا تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا منقول ہے کہ حضرت نی فرمایا کوئی شدت مجہپر وارد نہین ہوئی مگر یہ کہ جبرئیل میری لیے متمثل ہوی اور کہا ہونی کہا کہ یہ دعا پڑہو اور بکثرت احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ وسواس سینہ اور قرض اور پریشانی اور بیماری کی لیے بکثرت اس دعا کو پڑہنا چاہیے اور بعضی روایات مین پہلے اس دعا کی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ بہی منقول ہے از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہے کہ شیخ طوسی اور کلینی بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کرتے ہین کہ حضرت بعد ہر نماز فریضہ کی چار مرد اور چار عورتون پر لعنت کرتی تہی اور اونکی نام لیتی تہی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانَةً وَفُلَانَةً وَفُلَانَةً وَفُلَانَةً مولف کہتا ہے کہ نام اون مردون اور عورتون کی مثل

شیطان کی مشہور ہیں احتجاج تصریح کی ہیں ہے شیخ طوسی بسند معتبر حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ چا نمازہ سے بڑا وٹھو یہا تک کہ بنی اُمیہ پر لعنت
کرو پس چاہیے کہ بعد ہر نماز اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ اُمَيَّةَ ازانجملہ کتاب
مقباس المصابیح میں مذکور ہے کہ شیخ طوسی اور کفعمی اور علامہ حلی وغیرہ رحمہم اللہ
ادعیہ معتبر میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں
کہ حق تعالےٰ نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ پر وحی نازل فرمائی کہ اے
محمد جو شخص تمہاری اُمت میں سے چاہیے کہ میں اُس کی نمازہاے فریضہ اور
نافلہ قبول کروں تو اوسے چاہیے کہ بعد ہر نماز فریضہ اور نافلہ کے یہ دعا پڑھے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا شَارِعَ الْمَلٰٓئِكَةِ الدِّيْنَ الْقَيِّمَ دِيْنًا رَاضِيًا بِهٖ مِنْهُمْ لِنَفْسِهٖ
وَيَا خَالِقَ مَنْ سِوَى الْخَلِيْقَةِ وَيَا خَالِقَ مَنْ سِوَى الْمَلٰٓئِكَةِ مِنْ خَلْقِهٖ لِلْاِبْتِلَاءِ
بِدِيْنِهٖ وَيَا مُسْتَخِصًّا مِنْ خَلْقِهٖ لِدِيْنِهٖ رُسُلًا اِلٰى مَنْ دُوْنَهُمْ وَيَا مُجَازِيَ
اَهْلِ الدِّيْنِ بِمَا عَمِلُوْا فِي الدِّيْنِ اجْعَلْنِيْ بِحَقِّ اسْمِكَ الَّذِيْ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرَاتِ
مَنْسُوْبٌ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِ دِيْنِكَ الْمُؤْثِرِيْنَ بِالْزَامِهِمْ حَقَّهٗ وَتَفْرِيْغِكَ قُلُوْبَهُمْ لِلرَّغْبَةِ
فِيْ اَدَاءِ حَقِّكَ فِيْهِ اِلَيْكَ لَا تَجْعَلْ بِحَقِّ اسْمِكَ الَّذِيْ فِيْهِ تَفْصِيْلُ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا
شَيْئًا سِوٰى دِيْنِكَ عِنْدِيْ اَبْيَنَ فَضْلًا وَلَا اِلَيَّ اَشَدَّ تَحَبُّبًا وَلَا بِيْ لَاصِقًا وَلَا
اَنَا اِلَيْهِ مُنْقَطِعًا وَاَغْلِبْ بِهٖ بَالِيْ وَهَوَايَ وَسَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِيْ وَاسْفَعْ بِنَاصِيَتِيْ
اِلٰى كُلِّ مَا تَرَاهُ لَكَ مِنِّيْ رِضًا مِنْ طَاعَتِكَ فِي الدِّيْنِ ؎
اور ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح میں مذکور ہے کہ ابن بابویہ
اور شیخ طوسی اور کفعمی وغیرہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص
چاہے کہ اوسی موافق اُس پیالے کے کہ وافی ترین پیالوں کا ہے اجر
و ثواب عطا کیا جاوے تو بعد تعقیب نماز کے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ

العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین کے کتاب
مقباس میں بسند صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہوا اقل وہ چیز کہ بعد
نماز فریضہ مجزی ہے وہ یہ دعا ہے اللھم انی اسئلک من کل خیر احاط بہ علمک
واعوذ بک من کل شر احاط بہ علمک اللھم انی اسئلک عافیتک فی اموری
کلھا واعوذ بک من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ از انجملہ بسند معتبر منقول ہے کہ محمد بن
ابراہیم نے خدمت امام موسی کاظم علیہ السلام میں عریضہ لکھا کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی دعا
تعلیم فرمائے تاکہ میں بعد ہر نماز کے پڑھوں اور حق تعالی بسبب اسکے خیر دنیا و آخرت
میرے لئے جمع کرے حضرت نے جواب میں لکھا کہ اعوذ بوجھک الکریم وعزتک
التی لا ترام وقدرتک التی لا یمتنع منھا شیء من شر الدنیا والآخرۃ
ومن شر الاوجاع کلھا از انجملہ ابن بابویہ و شیخ طوسی وغیرہ نے
بسند ہای معتبر حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ بعد
ہر نماز فریضہ یہ دعا پڑھتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم الیک
رفعت الاصوات ولک عنت الوجوہ ولک خضعت الرقاب والیک
التحاکم فی الاعمال یا خیر من سئل ویا خیر من اعطی یا صادق
یا بار یا من لا یخلف المیعاد یا من امر بالدعاء وتکفل بالاجابۃ
یا من قال ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی
سیدخلون جھنم داخرین یا من قال واذا سئلک عبادی عنی فانی
قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون
ویا من قال یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ
ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم لبیک وسعدیک ھا انا ذا
بین یدیک المسرف علی نفسی وانت القائل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔
از انجملہ کلینی اور ابن بابویہ وغیرہ نے بسند اسے صحیح حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جبرئیل حضرت یوسف علیہ السلام پاس
قید خانہ میں آئے اور ان سے کہا کہ بعد ہر نماز کے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ
فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّارْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ پڑھا کر
از انجملہ ابن بابویہ رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ جب تسبیح فاطمہ علیہا السلام
سے فارغ ہو تو اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَلَكَ السَّلَامُ
وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى جَمِيْعِ
اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَمَلَائِكَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ
شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْكَاظِمِ اَلسَّلَامُ
عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوَادِ اَلسَّلَامُ
عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَادِيْ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ
عَلِيٍّ الزَّكِيِّ الْعَسْكَرِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ
پس جو حاجت رکھتا ہو خدا سے طلب کرے از انجملہ کلینی نے بسند
معتبر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب نماز
سے فارغ ہو تو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ عَافِيَةٍ وَّبَلَاءٍ وَّاجْعَلْنِيْ مَعَ مُحَمَّدٍ

وَآلِ مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ مَثْوًى وَمُنْقَلَبٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتِيْ مَمَاتَهُمْ
وَاجْعَلْنِيْ مَعَهُمْ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
کہ کلینی اور اور علمانے بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے
کہ جو شخص بعد نماز فریضہ یہ دعا پڑھے تو جبرئیل کے پروں میں سے ایک پر اسکو گھیر لیتا
ہے اور مال اسکا اور جان اس کی اور اہل اسکی ہر بلا سے محفوظ رہتے ہیں
اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الْجَلِيْلَ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ وَمَنْ يَعْنِيْنِيْ اَمْرُهٗ وَاَسْتَوْدِعُ
اللّٰهَ الْمَرْهُوْبَ الْمَخُوْفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِهٖ كُلُّ شَيْءٍ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ وَمَنْ
يَعْنِيْنِيْ اَمْرُهٗ شیخ مفید علیہ الرحمہ نے مقنعہ میں ہر نماز کے تعقیب میں اس دعا کو لکھا ہے
اَللّٰهُمَّ اَغْنِنَا بِالْعِلْمِ وَزَيِّنَّا بِالْحِلْمِ وَجَمِّلْنَا بِالْعَافِيَةِ وَكَرِّمْنَا بِالتَّقْوٰى اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ
الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ کلینی نے اور علاوہ اُن کے اور
علمانے بسند معتبر حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی
ہے کہ اس دعا کو بعد ہر نماز فریضہ کے پڑھے کہ جان اُس کی اور گھر اسکا
اور مال اُس کا اور فرزند اسکے ہر بلا سے محفوظ رہینگے اور عامہ اور
خاصہ نے اس دعا کو اور سندوں سے حضرت رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ سے بھی روایت کیا ہے دعا
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا
اَخَّرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَاِسْرَافِيْ عَلٰى نَفْسِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ
مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَ
بِقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِيْ فَاَحْيِنِيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ
الْوَفَاةَ خَيْرًا لِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْغَضَبِ
وَالرِّضَا وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ

الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَ
شَوْقًا إِلَى لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا
بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ اللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرَّشَادِ وَالثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ
شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عَافِيَتِكَ وَأَدَاءَ حَقِّكَ وَأَسْأَلُكَ يَا رَبِّ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا
صَادِقًا وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِمَّا
مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۔

اور کتاب سید ابن طاؤس رضی اللہ عنہ نے بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص تسبیح فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا پڑھے اور بعد اسکے یہ دعا پڑھے تو حق تعالیٰ تمام گناہ اُسکے بخش دیتا ہے اور جس وقت سے یہ دعا پڑھے گا ایک سال تک تنگدستی اور دیوانگی اور جذام اور برص و موت بد اور ہر بلا سے کہ جو آسمان سے زمین پر نازل ہوتی ہے محفوظ رہے گا اور بسبب اس دعا کے اُس کے لئے تا روز قیامت گواہی اخلاص مع ثواب اخلاص لکھی جائیگی اور ثواب اخلاص بہشت ہو راوی نے عرض کی کہ یہ ثواب اُس شخص کے لئے ہے کہ جو ہر دن تک ہر روز اس دعا کو پڑھا کرے حضرت نے ارشاد کیا کہ بلکہ تمام سال میں اگر ایک مرتبہ بھی پڑھے تو اسکے لئے بھی ثواب ہے وہ دعا یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا لَبَّيْكَ رَبَّنَا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى ذُرِّيَّةِ مُحَمَّدٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ

بركاته واشهد ان التسليم منا لهم والائتمام بهم والتصديق لهم ربنا آمنا و
صدقنا واتبعنا الرسول وآل الرسول فاكتبنا مع الشاهدين اللهم صب
الرزق علينا صبا صبا بلاغا للآخرة والدنيا من غير كد ولا نكد ولا من
من احد من خلقك الا سعة من رزقك وطيبا من وسعك من يديك
الملأ عفافا لا من ايدي لئام خلقك انك على كل شيء قدير اللهم اجعل النور
في بصري والبصيرة في ديني واليقين في قلبي والاخلاص في عملي والسعة
في رزقي وذكرك بالليل والنهار على لساني والشكر لك ابدا ما ابقيتني
اللهم لا تخيبني حيث هيئتني وبارك لي فيما اعطيتني وارحمني اذا توفيتني انك على كل شيء قدير

ازانجملہ بسند صحیح قرب الاسناد اور سوا اسکے اور کتب معتبرہ
سے روایت کی ہے کہ بزنطی نے حضرت امام رضا علیہ السلام
سے عرض کی کہ حضرت رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ
وآلہ پر بعد ہر نماز کے کس طرح سلام کرنا چاہیے حضرت نے فرمایا اسطرح کہے کہ

بسم الله الرحمن الرحيم

السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله وبركاته السلام عليك يا محمد ابن
عبد الله السلام عليك يا خيرة الله السلام عليك يا حبيب الله السلام
عليك يا صفوة الله السلام عليك يا امين الله اشهد انك رسول الله واشهد انك
محمد بن عبد الله واشهد انك قد نصحت لامتك وجاهدت في سبيل ربك وعبدته
حتى اتاك اليقين فجزاك الله يا رسول الله افضل ما جزى نبيا عن امته اللهم صل على
محمد وآل محمد افضل ما صليت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد

ازانجملہ ابن بابویہ اور شیخ طوسی وغیرہ نے بسندہائے معتبر حضرت
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص چاہے

کروں کا سے اس حالت مین انتقال کرے کہ اپنے گناہوں سے مثل نو زائیدہ پاک ہوا ور اس شخص سے قیامت مین کسی مظلمہ کے پرسش نہ کیجائے تو بعد ہر نماز فریضہ کی بارہ مرتبہ سورہ قل ہو اللہ کی تلاوت کرے اور ہاتھوں کو آسمان کی طرف کھول کر یہ دعا پڑھے بعد اسکے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک راز ہے کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے تعلیم فرمایا اور حکم کیا کہ مین حسن اور حسین صلوات اللہ علیہما کو تعلیم کروں دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ الطَّاهِرِ الطُّهْرِ الْمُبَارَكِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ وَسُلْطَانِكَ الْقَدِيْمِ يَا وَاهِبَ الْعَطَايَا يَا مُطْلِقَ الْاُسَارٰى يَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعْتِقَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تُخْرِجَنِيْ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَّتُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ اٰمِنًا وَّاَنْ تَجْعَلَ دُعَائِيْ اَوَّلَهٗ فَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهٗ صَلَاحًا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

از انجملہ دعاء حضرت امام حسین ہے چنانچہ رسالہ رجعت وغیرہ مین حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہو کہ جب نماز سے فارغ ہو در انحالیکہ بیٹھا ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ وَمَعَاقِدِ عَرْشِكَ وَسُكَّانِ سَمٰوَاتِكَ وَاَرْضِكَ وَاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لِيْ فَقَدْ رَهِقَنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرٌ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ عُسْرِيْ يُسْرًا ۝ جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے خدا اوسکی امور آسان کرتا ہے اور سینہ اسکا علم و معرفت سے کھول دیتا ہے اور اوسکو وقت مرگ شہادت کلمہ توحید تلقین کرتا ہے اور سوا اسکے اور فضائل بھی اس دعا کے منقول ہین اور کتاب مصباح کفعمی مین حضرت علی ابن ابیطالب امیر المومنین یعسوب الدین علیہ الاسلام سے منقول ہے کہ بعد ہر نماز واجب کے پڑھے

الٰهی هذه صلاتی صلّیتها لا لحاجة منک الیها و لا رغبة
منک فیها الّا تعظیما و طاعة و اجابة لک الی ما امرتنی به
الٰهی ان کان فیها خلل او نقص فی رکوعها او سجودها فلا تؤاخذنی
و تفضّل علیّ بالقبول و الغفران برحمتک یا ارحم الراحمین

کتاب مفتاح الفلاح میں از جملہ تعقیبات نماز یہ دعا مذکور ہے کہ مطالب عالیہ پر مشتمل ہے

اللّٰهم صلّ علی محمد و آل محمد فی النهار اذا تجلّی و صلّ علی محمد
و آل محمد فی اللیل اذا یغشی و صلّ علی محمد و آل محمد فی الآخرة
و الاولی و صلّ علی محمد و آل محمد ما لاح الجدیدان و صلّ علی محمد
و آل محمد ما اطّرد الخافقان و صلّ علی محمد و آل محمد ما حدی الحادیان
و صلّ علی محمد و آل محمد ما عسعس لیل و ما ادلهمّ ظلام
و ما تنفّس صبح و ما اضاء فجر اللّٰهم اجعل محمدا صلّی اللّٰه علیه
و آله خطیب وفد المؤمنین الیک و المکسوّ حلل الامان
اذا وقف بین یدیک و الناطق اذا خرست الالسن بالثناء
علیک اللّٰهم اعل منزلته و ارفع درجته و اظهر حجّته
و تقبّل شفاعته و ابعثه المقام المحمود الذی وعدته و اغفر
له ما احدث المحدثون من امّته بعده اللّٰهم انّی اسئلک موجبات
رحمتک و عزائم مغفرتک و الغنیمة من کل برّ و السلامة
من کل اثم و اسئلک الفوز بالجنة و النجاة من النار
اللّٰهم صلّ علی محمد و آل محمد و اجعل لی فی صلاتی و دعائی
برکة تطهّر بها قلبی و تؤمن بها روعی و تکشف بها کربی
و تغفر بها ذنبی و تصلح بها امری و تغنی بها فقری

كَرْبِي وَتُذْهِبُ بِهَا ضُرِّي وَتُفَرِّجُ بِهَا هَمِّي وَتُسَلِّي بِهَا غَمِّي وَتَشْفِي بِهَا سُقْمِي
وَتُؤْمِنُ بِهَا خَوْفِي وَتَجْلُو بِهَا حُزْنِي وَتَقْضِي بِهَا دَيْنِي وَتَجْمَعُ بِهَا
شَمْلِي وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِي وَاجْعَلْ مَا عِنْدَكَ خَيْرًا لِي اور کتاب مذکور میں
مسطور ہے کہ یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ
اَدْعُوكَ لِهَمٍّ لَا يُفَرِّجُهُ غَيْرُكَ وَلِرَحْمَةٍ لَا تُنَالُ اِلَّا مِنْكَ
وَلِحَاجَةٍ لَا يَقْضِيهَا اِلَّا اَنْتَ يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ كَمَا كَانَ
مِنْ شَأْنِكَ مَا اَرَدْتَنِي بِهِ مِنْ ذِكْرِكَ وَاَلْهَمْتَنِيهِ مِنْ شُكْرِكَ
وَدُعَائِكَ فَلْتَكُنْ مِنْ شَأْنِكَ الْاِجَابَةُ لِي فِي مَا دَعَوْتُكَ وَ
النَّجَاةُ مِمَّا فَزِعْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ فَاِنْ لَمْ اَكُنْ اَهْلًا اَنْ
اَبْلُغَ رَحْمَتَكَ فَاِنَّ رَحْمَتَكَ اَهْلٌ اَنْ تَبْلُغَنِي وَتَسَعَنِي
لِاَنَّهَا وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَاَنَا شَيْءٌ فَلْتَسَعْنِي رَحْمَتُكَ
يَا مَوْلَايَ کافی میں ہے کہ بعد نماز واجب کے یہ دعا پڑھے تا جان اور مکان و اولاد و ہر بلا سے بچے
اُجِيْرُ نَفْسِي وَمَالِي وَاَهْلِي وَدَارِي وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّي بِاللّٰهِ
الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا
اَحَدٌ وَاُجِيْرُ نَفْسِي وَمَالِي وَاَهْلِي وَدَارِي وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّي بِرَبِّ
الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي
الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَاُجِيْرُ نَفْسِي وَمَالِي وَاَهْلِي
وَدَارِي وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّي بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ
وَالنَّاسِ وَاُجِيْرُ نَفْسِي وَمَالِي وَاَهْلِي وَدَارِي وَكُلَّ مَا هُوَ
مِنِّي بِاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

اور منجملہ تعقیبات دعاے حافظا اور دعاے اداے دین ہی کہ باب ادعیہ دفع نسیان اور باب ادعیہ اداے دین مین مذکور ہی ہونگے اور تعقیبات مین زیارت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام ہے کہ باب زیارات مین انشاء اللہ تعالے بیان ہوگی فصل دوسری بیان ادعیہ تعقیب نماز ظہر مین از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہے کہ ابن ادریس بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ محمد و آل محمد پر درمیان نماز ظہر و عصر صلوات بھیجنا ستر رکعت نماز کا ثواب رکھتی ہے اور کفعمی اونہین حضرت سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد نماز صبح اور بعد نماز ظہر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ کہے تو نہ مرے گا یہان تک کہ قائم آل محمد کی زیارت سے مشرف ہو از انجملہ کتاب عدۃ الداعی مین مذکور ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور باپ اوسکا اوسکی جد سے اور جد اوسکا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے روایت کرتا ہی کہ جبرئیل شاد و خورم ہنستی ہوی آسمانسے اس دعا کو حضرت پاس لاۓ اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ حضرت نے فرمایا وَعَلَیْكَ السَّلَامُ اے جبرئیل کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ حق تعالی نے آپ کی پاس ایک ہدیہ بھیجا ہی حضرت نے فرمایا وہ کیا ہدیہ ہی جبرئیل نے عرض کی کہ وہ چند کلمے ہین خزانہای عرش سے کہ حق تعالے نے ان کلموں سے آپ کا اکرام کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ کلمے کون سے ہین جبرئیل نے کہا کہ یہ ہین یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ یَا مَنْ لَّمْ یُؤَاخِذْ بِالْجَرِیْرَةِ وَلَمْ یَهْتِكِ السِّتْرَ یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ یَا

الرَّحْمَةِ یَا صَاحِبَ کُلِّ نَجْوَی وَمُنْتَهَی کُلِّ شَکْوَی یَا کَرِیْمَ الصَّفْحِ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ
یَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا یَا رَبَّنَا یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا وَغَایَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ یَا
اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اَنْ لَّا تُشَوِّهَ خَلْقِیْ بِالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
حضرت نی جبرئیل سی کہا کہ ان کلمات کا ثواب کیا ہی جبرئیل نی عرض کی ہیہات ہیہات اگر ساتون آسمانون
اور ساتون زمینون کی فرشتی جمع ہون اور اس امر پر اتفاق کرین کہ ثواب ان کلمون کا روز قیامت
تک بیان کرین تو ہزار حصون مین سی ایک حصہ بھی بیان نہ کر سکین گی جسوقت بندہ یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ
وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ کہتا ہی تو حق تعالی گناہ اوسکی چھپا دیتا ہی اور دنیا مین اوسپر رحم کرتا ہی اور آخرت مین حال
اوسکا نیک کرتا ہی اور دو جہان مین ہزار پردی اوسکی پوشیدہ فرماتا ہی اور جسوقت بندہ یَا مَنْ لَّمْ
یُؤَاخِذْ بِالْجَرِیْرَةِ وَلَمْ یَهْتِكِ السِّتْرَ کہتا ہی تو حقتعالی اوسکی حساب سی روز قیامت درگذر کرتا ہی اور جس روز
کہ سب پردی فاش ہووینگی اوسکا پردہ فاش نہین کرتا اور جسوقت بندہ یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ کہتا ہی
تو حق تعالی گناہ اوسکی بخشدیتا ہی اگرچہ مثل کف دریا ہون اور جسوقت بندہ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ کہتا ہی
تو حق تعالی اوسکی جمیع اعمال بدسی حتی کہ چوری اور شراب خواری اور سوا ان کی گناہان کبیرہ سے
درگذر فرماتا ہی اور جسوقت بندہ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ کہتا ہی تو حق تعالی اوسکی لئی ستر در رحمت کھولتا ہی
اور وہ بندہ رحمت حق تعالی مین غرق ہوجاتا ہی یہانتک کہ دنیا سی انتقال کری اور جسوقت
بندہ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ کہتا ہی تو حق تعالی دست قدرت اپنا برحمت اوسپر مبسوط
فرماتا ہی اور جسوقت بندہ یَا صَاحِبَ کُلِّ نَجْوَی وَمُنْتَهَی کُلِّ شَکْوَی کہتا ہی تو حق تعالی اوسکو دنیا
و آخرت مین اجر او ہر مزدوری اور ثواب ہر مصیبت زدہ کا اور ثواب اوسکا کہ جو کہ سالم ہی اور ثواب
ہر بیمار کا اور ہر نابینا کا اور ہر مسکین اور ہر فقیر اور صاحب مصیبت کا عطا کرتا ہے اور جسوقت بندہ
یَا کَرِیْمَ الصَّفْحِ کہتا ہی تو حق تعالی اوسکو وہ کرامت عنایت فرماتا ہی کہ جو پیغمبرون کا ہی اور جسوقت
بندہ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ کہتا ہی تو حق تعالی اوسکو روز قیامت اوسکی آرزو اور آرزوئی جمیع خلائق
کرامت کرتا ہی اور جسوقت بندہ یَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا کہتا ہی تو حق تعالی اوسکو بعدد

اون لوگون کی ثواب دیتا ہی کہ جو نعمتہای حق تعالی کا شکر کرتی ہین اور جسوقت بندہ یا ربّاہ و سیّداہ
کہتا ہی تو تعالی فرماتا ہی کہ ای فرشتو گواہ رہو کہ مین نی اس بندیکو بخشدیا اور بموافق عدد اون آدمیونکی
کہ مین نی پیدا کئی ہین اور بموافق عدد بہشت و دوزخ اور سات آسمان اور سات زمینون اور آفتاب
اور ماہتاب اور ستارے اور قطرہ ہای باران اور طرح طرح کی چیزین کہ مین نی خلق کین اور بقدر پہاڑون
اور خاک اور پتھرون اور عرش اور کرسی کی اسی ایسے ثواب دیا اور جسوقت بندہ یا مولاہ کہتا ہی تو حق تعالے اُسکے دلکو ایمان سے
بھر دیتا ہی اور جسوقت بندہ یا غایۃ رغبتاہ کہتا ہی تو حق تعالے اُسکو قیامت مین جس شی کی طرف رغبت رکھتا ہو مثل رغبت خلائق اُسی قدر وہ شی کرامت
فرماتا ہی اور جسوقت بندہ اَسْئَلُكَ يا اَللّهُ يا اَللّهُ اَنْ لا تُشَوِّهَ خَلْقِي بِالنّارِ کہتا ہی تو خدای جبار
جل جلالہ فرماتا ہی کہ میری بندی نی دوزخ سی نجات طلب کی ای فرشتو گواہ رہو کہ مین نے اسکو اور اُسکے
باپ اور مان اور بھائیون اور بہنون اور اہلبیت اور فرزندون اور ہمسایون کو آتش دوزخ سے
آزاد کیا اور اسی اجازت شفاعت دی کہ ہزار آدمیون کی لئی جن پر جہنم واجب ہو گیا ہو شفاعت
کری اور مین نی اسی آتش دوزخ سی بری کیا جبرئیل نی عرض کی کہ یا محمد ان کلمونکو متقین کو تعلیم فرمائی
اور منافقون کو تعلیم نہ کیجیے بتحقیق کہ یہ کلمات اوس شخص کی لئی دعای مستجاب ہین کہ جو اوسکی لئی ان
کلمون کو کہی انشاء اللہ تعالی اور یہ دعای اہل بیت المعمور ہی مولف کہتا ہی کہ اس کتاب سے
اختصاص اس دعا کا تعقیب ظہر مین ظاہر نہین ہوتا اور مقباس المصابیح مین بھی یہ دعا مع
چہاردہ معصوم علیہم السلام کی نامون کی لکھی ہی چونکہ عبارت بڑہی ہوئی تھے لہذا دوبارہ یہ دعا
لکھی جاتی ہی چنانچہ کفعمی وغیرہ تعقیب ظہر مین اس دعا کو نقل کرتے ہین بِسْمِ اللّهِ الرَّحْمنِ الرَّحيمِ
يا مَنْ اَظْهَرَ الْجَميلَ وَسَتَرَ الْقَبيحَ يا مَنْ لَمْ يُؤاخِذْ بِالْجَريرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يا
عَظيمَ الْعَفْوِ يا حَسَنَ التَّجاوُزِ يا باسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يا صاحِبَ كُلِّ حاجَةٍ
يا واسِعَ الْمَغْفِرَةِ يا مُفَرِّجَ كُلِّ كُرْبَةٍ يا مُقيلَ الْعَثَراتِ يا كَريمَ الصَّفْحِ يا عَظيمَ ا
لْمَنِّ يا مُبْتَدِئاً بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقاقِها يا رَبّاهُ يا سَيِّداهُ يا غايَةَ رَغْبَتاهُ
اَسْئَلُكَ بِكَ وَبِمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ

الحُسَین وَمُحَمَّدِ بنِ عَلِیٍّ وَجَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَی بنِ جَعفَرٍ وَعَلِیِّ بنِ مُوسَی وَمُحَمَّدِ بنِ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ بنِ مُحَمَّدٍ وَالحَسَنِ بنِ عَلِیٍّ وَالقَائِمِ المَهدِیِّ الاَئِمَّةِ الهَادِیَةِ عَلَیهِمُ السَّلَامُ اَن تُصَلِّیَ عَلَی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَسئَلُكَ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ اَن لَا تُشَوِّهَ خَلقِی بِالنَّارِ وَاَن تَفعَلَ بِی مَا اَنتَ اَهلُہ

شیخ کفعمی اور شیخ ابن فہد حلی نے ایک روایت اس دعا کی فضیلت و ثواب میں نقل فرمائی ہے لیکن اس روایت سے اختصاص تعقیب ظہر ظاہر نہیں ہوتا اور شیخ طوسی نے اس دعا کو تعقیب نوافل عصر میں ذکر کیا ہے اور مصباح کفعمی اور مفاتیح النجات عباسی وغیرہ میں اس دعا کو تعقیب نماز ظہر میں ذکر کیا ہے

فصل تیسری بیان ادعیہ تعقیب نماز عصر میں از انجملہ کتاب مقباس المصابیح میں مذکور ہے کہ شیخ طوسی وغیرہ بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو وہ عمل تعلیم فرمائی کہ جسے میں بجا لاؤں تا اسکے اور بہشت کے درمیان میں کوئی حائل نہ ہو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ وہ عمل مشروط ہے باین شرط کہ تو کسی شخص پر غصہ نکر اور کسی فرد بشر سے کسی شی کا سائل نہو اور اپنے برادران ایمانی کیلئے وہ امر پسند کر جو اپنی ذات خاص کے لئے پسند کرتا ہے اوسنے عرض کی یا رسول اللہ زیادہ فرمائے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز عصر کو پڑھ کر تو ستر مرتبہ استغفار کیا کر تیرے ستر سال کے گناہ بخشدیے جائینگے اوسنے عرض کی میرے اس ستر سال کا نہیں ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بقیہ بہت اپنے باپ اور ماں اور عزیز و لوگ کے لئے قرار دے اور ابن بابویہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بعد نماز عصر ستر مرتبہ استغفار کرے تو حق تعالیٰ اوسکے اوس روز کے سات سو گناہ بخشدیتا ہے اور اگر سات سو گناہ نہ رکھتا ہو تو اوسکے باپ کے گناہ بخشتا ہے اور اگر اوسکے باپ کے اتنے گناہ نہ ہوں تو اوسکے ماں کے گناہ بخشتا ہے اور اگر اوسکے ماں کے اتنے گناہ نہ ہوں تو اوسکے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور اگر بھائی کے اتنے گناہ نہ ہوں تو اوسکی بہن کے گناہ بخشتا ہے اور اگر بہن کے

کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور سل تہلیل کا ادعیہ صبح و شام مین بھی ذکر ہوگا از انجملہ کتاب
مقباس المصابیح مین مذکور ہو کہ سید ابن طاؤس بسند صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت
کرتے ہین کہ جو شخص بعد نماز مغرب و بعد نماز صبح سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ
كُلَّهَا جَمِيْعًا فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا جَمِيْعًا اِلَّا اَنْتَ کہے تو حق تعالے ملائکہ کو
وحی کرتا ہی کہ میری بندی کی لیے اوسکے گناہون کی آمرزش لکھین اسلئے کہ یہ بندہ جانتا ہی اور
اقرار کرتا ہی کہ گناہونکو سوا میرے کوئی نہین بخشتا **فصل پانچین بیان ادعیہ تعقیب
نماز عشا مین** از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ سید ابن طاؤس رضی اللہ
عنہ عبید بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص خدمت حضرت صادق
علیہ السلام مین آیا اور اوس نے تنگدستی کی شکایت کی اور عرض کیا کہ ہر چند مین طلب روزی
کی لیے شہرون مین پھرتا ہون لیکن تنگی معیشت میری زیادہ ہوتی جاتی ہی حضرت نے فرمایا
کہ جب نماز عشا سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھ راوی نے بیان کیا کہ بعد تھوڑی مدت کی حال
اوس شخص کا بہتر ہوگیا اور اوسے مال کثیر دستیاب ہوا دعا یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِيْ وَاِنَّمَا اَنَا اَطْلُبُهُ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰى
قَلْبِيْ فَاَجُوْلُ فِيْ طَلَبِهِ الْبُلْدَانَ وَاَنَا فِيْمَا طَالِبٌ كَالْحَيْرَانِ لَا اَدْرِيْ اَفِيْ سَهْلٍ
هُوَ اَمْ فِيْ جَبَلٍ اَمْ فِيْ اَرْضٍ اَمْ فِيْ سَمَاءٍ اَمْ فِيْ بَحْرٍ وَعَلٰى يَدَيْ مَنْ
وَمِنْ قِبَلِ مَنْ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ عِلْمَهُ عِنْدَكَ وَاَسْبَابَهُ بِيَدِكَ وَاَنْتَ الَّذِيْ
تَقْسِمُهُ بِلُطْفِكَ وَتُسَبِّبُهُ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاجْعَلْ يَا رَبِّ
رِزْقَكَ لِيْ وَاسِعًا وَمَطْلَبَهُ سَهْلًا وَمَاْخَذَهُ قَرِيْبًا وَلَا تُعَنِّنِيْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِيْ
فِيْهِ رِزْقًا فَاِنَّكَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَاَنَا فَقِيْرٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَ
جُدْ عَلٰى عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ از مصباح کفعمی او رعدۃ الداعی وغیرہ

ہیں اس دعا کو تعقیب نماز عشا میں لکھا ہے اور کلینی باسند معتبر اہلبیت طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین
سے روایت کرتے ہیں کہ بعد نماز عشا پڑھنا چاہیئے اور بعض علما نے اس دعا کو بعد نماز مغرب ذکر کیا ہے
اَللّٰهُمَّ بِيَدِكَ مَقَادِيْرُ اللَّيْلِ وَمَقَادِيْرُ النَّهَارِ وَمَقَادِيْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ
مَقَادِيْرُ الْمَوْتِ وَالْحَيٰوةِ وَمَقَادِيْرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمَقَادِيْرُ النَّصْرِ وَالْخِذْلَانِ
وَمَقَادِيْرُ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَفِيْ جَسَدِيْ
وَاَهْلِيْ وَوَلَدِيْ اَللّٰهُمَّ ادْرَأْ عَنِّيْ فَسَقَةَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ
وَاجْعَلْ مُنْقَلَبِيْ اِلٰى خَيْرٍ دَائِمٍ وَنَعِيْمٍ لَا يَزُوْلُ اور کتاب طب الائمہ میں حضرت امام محمد
باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص بعد نماز عشا اس دعا کو پڑھے تو وہ اس رات اور اس دن
چوروں کی ضرر سے محفوظ رہے گا اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِمَغْفِرَةِ اللّٰهِ
وَاَعُوْذُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِسُلْطَانِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
وَاَعُوْذُ بِكَرَمِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَشَيْطَانٍ مَرِيْدٍ
وَكُلِّ مُغْتَالٍ وَسَارِقٍ وَعَارِضٍ وَمِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَالْعَامَّةِ
وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ صَغِيْرَةٍ اَوْ كَبِيْرَةٍ بِلَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ وَمِنْ شَرِّ
فُسَّاقِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَفُجَّارِهِمْ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ
شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّيْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
ازانجملہ باسند معتبر عین الحیوۃ میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بعد نماز
عشا سات مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑھے تو صبح تک ضمانت الٰہی میں رہتا ہے ازانجملہ کتاب
طب الائمہ میں حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ محافظت کرو اپنی عورتوں و
فرزندوں اور مال کی اس دعا کے پڑھنے سے کہ بعد نماز عشا سے پڑھا کرو اُعِيْذُ نَفْسِيْ وَ
ذُرِّيَّتِيْ وَدِيْنِيْ وَاَهْلَ بَيْتِيْ وَمَالِيْ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ
وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح میں مذکور ہے کہ جعفر بن احمد قمی کتاب

مسلسلات میں حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ حق تعالی نے مجھے آیۃ الکرسی اوس خزانہ سے عطا فرمائی ہی کہ جو خزانہ زیر عرش ہے اور مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو یہ آیت نہیں دی گئی حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ہر شب تین مرتبہ اس آیہ شریفہ کو پڑھتا ہوں اول تو بعد نماز عشا دوسری سونے کی وقت تیسری وقت سحر قبل نماز وتر حضرت نے فرمایا کہ جب سے میں نے حضرت رسول سے اس حدیث کو سنا کسی شب اس آیہ بزرگ کا پڑھنا ترک نہیں کرتا

فصل چھٹی بیان ادعیہ تعقیب نماز صبح اور ادعیہ صباح میں حدیثیں فضیلت میں خصوص اس تعقیب کی بہت ہیں چنانچہ کتاب مقباس المصابیح میں لکھا ہی کہ روایات کثیرہ میں وارد ہوا ہی کہ طلوع صبح اور طلوع آفتاب کی درمیان میں فرزندان آدم کو رزق تقسیم کیا جاتا ہی جو کہ اسوقت مشغول عبادت اور دعا اور تلاوت ہو روزی اوسکی زیادہ ہوتی ہی اور جو کہ اسوقت سوتا ہی زیادتی روزی سے محروم رہتا ہی اور سوتا اسوقت کا شوم ہی اور روزی کو دور کرتا ہی اور چہرہ کا رنگ زرد کرتا ہی اور منھ کو قبیح کرتا ہی حذر کرو ایسی سونے سے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو دن فرزند آدم پر وارد ہوتا ہی وہ اوس سے کہتا ہی کہ میں تجھپر نیا دن ہوں تیری اعمال و افعال کی میں گواہی دونگا پس مجھمیں کار نیک کر اور سخن نیک منھ سے نکال تاکہ میں تیری لیے روز قیامت گواہی دوں کہ بعد اسکے تو مجھکو نہ دیکھیگا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ بعد نماز صبح طلوع آفتاب تک بیٹھنا اوس روزی کی تحصیل کرنے سے کہ جو سفر و مشکلی سے حاصل ہو اور حضرت رسول صلعم سے منقول ہی کہ جو شخص طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک اپنی جا نماز پر بیٹھا رہی اور تعقیب میں مشغول ہو تو خدا اوسکو آتش جہنم سے محفوظ رکھتا ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک شیطان اپنی لشکر کو پھیلاتا ہی اور شیطان کا لشکر غروب آفتاب سے تا زوال سرخی مغرب منتشر کرتا ہی پس خدا کو ان دو وقتوں میں

فصل چھٹی در تعقیبات نماز

بہت یاد کرو کہ ان دونو ساعتون مین شیطان آدمی کو عبادت خدای تعالی سی غافل کرتا ہی اور
بسند صحیح و معتبر منقول ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام جب خراسان مین نماز صبح پڑھتے تھی طلوع
آفتاب تک اپنی مصلے پر بیٹھی رہتی تھی پس ایک تھیلی حضرت کی واسطی لاتی تھی کہ اوس مین مسواکین
ہوتی تہین حضرت اون مین سی ایک ایک مسواک کرتے تھی پس تھوڑا کندر چباتی تھی پس قرآن کو
لیتی تھی اور تلاوت کرتی تھی اور حضرت رسول سی منقول ہی کہ جو شخص طلوع صبح سی طلوع آفتاب
تک مشغول تعقیب رہی تو ثواب حج اوسکے واسطے لکہا جاتا ہی اور دوسری روایت مین وارد
ہی کہ اگر جا نماز پر تا طلوع آفتاب ذکر خدا کری تو ثواب زیارت حضرت رسول لکھا جاتا ہی اور
دعائین تعقیب صبح کی کہ جو بعد مغرب بھی پڑہی جاتی ہین بیان ہو چکین اور خاص صبح کی لیے
بھی ادعیہ کثیرہ وارد ہین ازانجملہ کتاب مقباس مین حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی جو
شخص بعد نماز صبح رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ کہے تو خدا اوسکی منہ کو آتش
جہنم سے محفوظ رکہیگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص بعد نماز صبح
ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے تو خدا اوسکو بخشدیگا اگرچہ اوسنے اوس روز ستر ہزار
گناہ کیے ہون اور بسند ہای معتبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی کہ جو شخص
بعد نماز صبح دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ
الْعَظِيْمِ کہے تو خدا اوسکو نابینائی اور دیوانگی اور جذام اور فقر و پریشانی اور شدت ضعف
پیری سی محفوظ رکہیگا اور منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام بعد نماز صبح یہ دعا پڑھتے تھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا عَبِيْدُكَ وَاَبْنَاءُ عَبِيْدِكَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ
حَيْثُ نَحْتَفِظُ وَمِنْ حَيْثُ لَا نَحْتَفِظُ اَللّٰهُمَّ احْرُسْنَا مِنْ حَيْثُ نَحْتَرِسُ وَمِنْ حَيْثُ
لَا نَحْتَرِسُ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا مِنْ حَيْثُ نَسْتَتِرُ وَمِنْ حَيْثُ لَا نَسْتَتِرُ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا بِالْغِنٰى
وَالْعَافِيَةِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ وَدَوَامَ الْعَافِيَةِ وَارْزُقْنَا الشُّكْرَ بِالْعَافِيَةِ

اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہو کہ جو شخص اس دعا کو بعد نماز صبح پڑھے تو جو حاجت طلب کرے گا وہ حاجت بر آئیگی اور حق تعالے اوسکی مہمات کو آسان فرمائیگا دعا یہ ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا مَا شَآءَ النَّاسُ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَاِنْ كَرِهَ النَّاسُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِيْنَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِيْنَ حَسْبِيَ الَّذِيْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ مُنْذُ كَانَ مُنْذُ كُنْتُ حَسْبِيْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور منقول ہی کہ حضرت رسول اس دعا کو پڑھتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَبَوَارِ الْاَيِّمِ وَالْغَفْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْقَسْوَةِ وَالْعَيْلَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ عَيْنٍ لَا تَدْمَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ صَلٰوةٍ لَا تَنْفَعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنِ امْرَاَةٍ تُشَيِّبُنِيْ قَبْلَ اَوَانِ مَشِيْبِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَلَدٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ رَبًّا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَالٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ عَذَابًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَاحِبٍ خَدِيْعَةٍ اِنْ رَاٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَاِنْ رَاٰى سَيِّئَةً اَفْشَاهَا بِفَاجِرٍ عَلَيَّ يَدًا وَّلَا مِنَّةً اِذَا نَجَا

کافی میں منقول ہے کہ بعد نماز صبح پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُودِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
لَا مُنْتَهٰى لَهُ دُونَ رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا أَمَدَ لَهُ دُونَ مَشِيَّتِكَ
وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا جَزَاءَ لِقَائِلِهِ إِلَّا رِضَاكَ اللّٰهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
كَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهِ كُلِّهَا عَلٰى نِعَمِهِ كُلِّهَا حَتّٰى
يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ إِلٰى حَيْثُ مَا يُحِبُّ رَبِّي وَيَرْضٰى ازانجملہ مقباس مین مذکور ہے کہ بعد نماز صبح
اسکو پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اللّٰهُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ وَ
الْأَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِينِكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي
مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ وَأَجِرْنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ
اللّٰهُمَّ امْدُدْ لِي فِي عُمُرِي وَأَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَانْشُرْ عَلَيَّ رَحْمَتَكَ
وَإِنْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا فَاجْعَلْنِي سَعِيدًا
فَإِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ ازانجملہ کتاب بلد الامین
مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چاہے کہ خدا عمر اوسکی دراز کرے اور اوسکو دشمنون پر
غالب کرے اور مرگ ہائے بد سے اسکو بچائے تو چاہے کہ ہر صبح و شام اس دعا کے پڑھنے کا التزام کرے
سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ
اور تین مرتبہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ
الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور تین مرتبہ کہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَ
مُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور تین مرتبہ کہے اللّٰهُ أَكْبَرُ
مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ
اور مقباس مین منقول ہے کہ ایک شخص نے امام موسی کاظم علیہ السلام سے شکایت کی کہ مین جو کام کرتا ہون
فائدہ نہین ہوتا اور جو حاجت طلب کرتا ہون وہ روا نہین ہوتی حضرت نے فرمایا کہ بعد نماز

صبح دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فَاَسْئَلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ پڑہا کرا وہی کہتا ہی
کہ مین نے اس دعا کی تھوڑی زمانی تک مداومت کی آخرالامر مجھے مال کثیر ہاتھ آیا اورابتک مین
محتاج نہین ہون مکارم الاخلاق مین مروی ہی راوی کہتا ہی کہ مین نی حضرت سی عرض کی
کہ مجھی وہ دعا تعلیم فرمایئے کہ جو آسان ہو اور دنیا و آخرت کی لئی جامع ہو حضرت نی مجھی دعای
مذکور تعلیم فرمائی حال میرا بہتر ہو گیا از انجملہ مقباس المصابیح مین قطب راوندی رحمہ اللہ
سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب نماز صبح سی فارغ ہوتی تھی تو یہ دعا
پڑہتی تھی اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَیْنِ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ ثَارِیْ
فِیْ عَدُوِّیْ و از انجملہ کتاب مذکور مین مسطور ہی کہ سید بن باقی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سی روایت کرتے ہین
کہ حمائل شمشیر حضرت امیرالمومنین علیہ السلام پر مین نی لکہا دیکہا مین نی پوچھا یا امیرالمومنین علیہ السلام
یہ کیا لکہا ہی حضرت نی فرمایا کہ گیارہ کلمہ ہین کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھکو تعلیم کیے
ہین تو چاہتا ہی کہ مین تجھکو وہ کلمات تعلیم کرون کہ بسبب اونکی سفر اور حضر مین اور رات اور
دن کو جان اور مال اور فرزند تیری بلاؤن سی محفوظ رہین مین نی عرض کی ہان یا امیرالمومنین
حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا عَالِمًا بِکُلِّ خَفِیَّۃٍ یَا مَنِ السَّمَآءُ بِقُدْرَتِہٖ مَبْنِیَّۃٌ یَا مَنِ
الْاَرْضُ بِقُدْرَتِہٖ مَدْحِیَّۃٌ یَا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالِہٖ مُضِیْئَۃٌ
یَا مَنِ الْبِحَارُ بِقُدْرَتِہٖ مُجْرِیَۃٌ یَا مُنْجِیَ یُوْسُفَ مِنْ رِقِّ الْعُبُوْدِیَّۃِ یَا مَنْ یَصْرِفُ
کُلَّ نِقْمَۃٍ وَبَلِیَّۃٍ یَا مَنْ حَوَآئِجُ السَّآئِلِیْنَ عِنْدَہٗ مَقْضِیَّۃٌ
یَا مَنْ لَیْسَ لَہٗ حَاجِبٌ یُغْشٰی وَلَا وَزِیْرٌ یُرْشٰی صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاحْفَظْنِیْ فِیْ سَفَرِیْ
وَحَضَرِیْ وَلَیْلِیْ وَنَھَارِیْ وَیَقْظَتِیْ وَمَنَامِیْ وَنَفْسِیْ وَاَھْلِیْ
وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ

ازانجملہ عین الحیواۃ مین بسند صحیح حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ
جو شخص سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ بعد نماز صبح گیارہ مرتبہ پڑھے تو اوس روز کوئی گناہ
اوسپر نہین رہتا ہرچند شیطان کی ناک خاک پر ملے جائے ازانجملہ وہ دعائین
ہین کہ جو دعاہاے صبح اور شام مین بیان ہونگی اور سوا دعیہ صباح بہت ہین
بخیال طول ترک کی گیئن ازانجملہ کتاب بحارالانوار کی تیرہوین جلد مین لکھاہی
کہ علی بن طاؤس کتاب مصباح الزائرین مین جناب جعفر بن محمد صادق
علیہ السلام سے روایت کرتی ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص چالیس صبح اس عہدنامہ
کے ذریعہ سے درگاہ الہی مین دعا کرے تو خدا اوسکو وقت ظہور صاحب الامر
علیہ السلام اسکے قبر سے باہر نکالتا ہی اور عوض مین ہر کلمہ کے ہزار حسنہ اسکو
عطا فرماتا ہے اور ہزار گناہ اسکے نامۂ عمل سے مٹاتا ہی اور وہ عہدنامہ یہ ہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ وَالْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ
التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ
الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ وَ
مُلْكِكَ الْقَدِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ
بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ يَا حَيًّا قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيًّا بَعْدَ كُلِّ
حَيٍّ يَا حَيًّا حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى مُمِيْتَ الْاَحْيَآءِ يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ الْقَآئِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰبَآئِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا عَنِّيْ وَعَنْ وَالِدَيَّ

من الصلوات زنة عرش الله ومداد كلماته وما احصاه علمه واحاط به
كتابه اللهم اني اجدد له في صبيحة يومي هذا وما عشت من ايامي عهدا
وعقدا وبيعة له في عنقي لا احول عنها ولا ازول ابدا اللهم اجعلني من
انصاره واعوانه والذابين عنه والمسارعين اليه في قضاء حوائجه والمحامين
عنه والسابقين الى ارادته والمستشهدين بين يديه اللهم ان حال بيني
وبينه الموت الذي جعلته على عبادك حتما فاخرجني من قبري مؤتزرا كفني
شاهرا سيفي مجردا قناتي ملبيا دعوة الداعي في الحاضر والبادي اللهم
ارني الطلعة الرشيدة والغرة الحميدة واكحل بصري بنظرة مني
اليه وعجل فرجه وسهل مخرجه واوسع منهجه واسلك بي محجته و
انفذ امره واشدد ازره واعمر اللهم به بلادك واحي به عبادك فانك
قلت وقولك الحق ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس
فاظهر اللهم لنا وليك وابن بنت نبيك المسمى باسم رسولك
حتى لا يظفر بشيء من الباطل الا مزقه ويحق الحق ويحققه واجعله
اللهم مفزعا لمظلوم عبادك وناصرا لمن لا يجد له ناصرا غيرك ومجددا
لما عطل من احكام كتابك ومشيدا لما ورد من اعلام دينك
وسنن نبيك صلى الله عليه واله واجعله ممن حصنته من باس
المعتدين اللهم وسر نبيك محمدا صلى الله عليه واله وسلم
برؤيته ومن تبعه على دعوته وارحم استكانتنا بعده اللهم
اكشف هذه الغمة عن الامة بحضوره وعجل لنا ظهوره
انهم يرونه بعيدا ونراه قريبا برحمتك يا ارحم الراحمين

پس تین مرتبہ ہاتھ ران راست پر مارے اور ہر مرتبہ کہے العجل یا مولای یا صاحب الزمان

اور کتاب مفاتیح النجات مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص
اس دعا کو بعد نماز صبح جس حاجت کی لیے حاجت ہاے دنیا و آخرت سے پڑہے اور حاجت اپنی طلب
کرے تو دعا اوسکی مقرون باجابت ہوگی اور اگر تمام عالم بلا مین مبتلا ہوگا تو کچھ ضرر اس دعا کی
پڑہنے والے کو نہ پہونچیگا اس دعا کا پڑہنے والا چشم خلائق مین معزز و مکرم ہوگا اور
کوئی دشمن اوسپر غالب نہ آویگا اور جو کوئی قصدا اوسکی بدی کا کریگا تو وہ بدی
پہر کے اوسی کی طرف عاید ہوگی اور خداے تعالی اس دعا کے پڑہنے والے کیواسطے
دس لاکھ حسنہ تحریر فرمائیگا اور اوسکے دس لاکھ گناہ محو کریگا اور وبا اور طاعون
اور مرگ مفاجات سے محفوظ رکھیگا اور اوسکو اوس مقام سے رزق پہونچیگا کہ جہان سے
گمان نہ رکھتا ہوا اور دنیا سے باایمان جائیگا اور جسوقت کہ قبر سے باہر نکلیگا تو ایک
فرشتہ ایک براق لیکے آئیگا اور اسکے سامنے آکے کھڑا ہوگا اور اوسکو اوس براق
پر سوار کرکے بہشت مین پہونچا دیگا اور جو کہ باعتقاد صحیح اس دعا کو پڑہے تو دنیا و آخرت
مین ذلیل و حقیر نہ ہوگا اور بزرگان زمانہ اس دعا کی پڑہنے پر مداومت کرتے آئے
ہین اور کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے اس دعا کا نام مفتاح الفتوح و رمز الکنوز
رکہا ہوا اور ایک سید بزرگ نے بیان کیا کہ مین نے ایک سفینہ مین یہ دعا خط جناب
امیر المومنین علیہ السلام سے لکھے ہوے دیکہی بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم یا من دلع لسان الصباح بنطق تبلجه وسرح قطع اللیل
المظلم بغیاھب تلجلجه واتقن صنع الفلك الدوار فی مقادیر تبرجه
وشعشع ضیاء الشمس بنور تاججه یا من دل علی ذاته بذاته
وتنزه عن مجانسة مخلوقاته وجل عن ملائمة کیفیاته یا من
قرب من خطرات الظنون وبعد عن ملاحظة العیون وعلم
بما کان قبل ان یکون یا من ارقدنی فی مهاد امنه وامانه

وأن يقطعني إلى ما معفي به من منته وإحسانه وكف أكف السوء عني
بيده وسلطانه صل اللهم على الدليل إليك في الليل الأليل والماسك
من أسبابك بحبل الشرف الأطول والناصع الحسب في ذروة الكاهل
الأعبل والثابت القدم على زحاليفها في الزمن الأول وعلى آله الطيبين
الأخيار والأئمة المصطفين الأبرار وافتح اللهم لنا مصاريع الصباح
بمفاتيح الرحمة والفلاح والبسني اللهم من أفضل خلع الهداية
والصلاح واغرس اللهم بعظمتك في شرب جناني ينابيع الخشوع
وأجر اللهم لهيبتك من آماقي زفرات الدموع وأدب اللهم
نزق الخرق مني بأزمة القنوع إلهي إن لم تبتدئني
الرحمة منك بحسن التوفيق فمن السالك بي إليك في واضح الطريق
وإن أسلمتني أناتك لقائد الأمل والمنى فمن المقيل عثراتي من كبوات
الهوى وإن خذلني نصرك عند محاربة النفس والشيطان
فقد وكلني خذلانك إلى حيث النصب والحرمان إلهي أتراني ما أتيتك
إلا من حيث الآمال أم علقت بأطراف حبالك إلا حين باعدتني
ذنوبي عن دار الوصال فبئس المطية التي امتطت نفسي من
هواها فواها لها لما سولت لها ظنونها ومناها وتبا لها لجرأتها
على سيدها ومولاها إلهي قرعت باب رحمتك بيد رجائي وهربت
إليك لاجئا من فرط أهوائي وعلقت بأطراف حبالك أنامل ولائي
فاصفح اللهم عما كان أجرمته من زللي وخطائي وأقلني اللهم من صرعة
ردائي فإنك سيدي ومولاي ومعتمدي ورجائي وغاية مناي في
منقلبي ومثواي إلهي كيف تطرد مسكينا التجأ إليك من الذنوب هاربا

أَمْ كَيْفَ تُخَيِّبُ مُسْتَرْشِدًا قَصَدَ إِلَى جَنَابِكَ سَاعِيًا أَمْ كَيْفَ
تَرُدُّ ظَمْآنًا وَرَدَ إِلَى حِيَاضِكَ شَارِبًا كَلَّا وَحِيَاضُكَ مُتْرَعَةٌ فِي ضَنْكِ
الْمُحُولِ وَبَابُكَ مَفْتُوحٌ لِلطَّلَبِ وَالْوُغُولِ وَأَنْتَ غَايَةُ السُّؤْلِ
وَنِهَايَةُ الْمَأْمُولِ إِلٰهِي هٰذِهِ أَزِمَّةُ نَفْسِي عَقَلْتُهَا بِعِقَالِ مَشِيَّتِكَ
وَهٰذِهِ أَعْبَاءُ ذُنُوبِي دَرَأْتُهَا بِرَأْفَتِكَ وَعَفْوِكَ وَرَحْمَتِكَ وَهٰذِهِ
أَهْوَائِيَ الْمُضِلَّةُ وَكَلْتُهَا إِلَى جَنَابِ لُطْفِكَ وَكَرَمِكَ وَرَأْفَتِكَ
وَعَفْوِكَ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ صَبَاحِي هٰذَا نَازِلًا عَلَيَّ بِضِيَاءِ الْهُدَى وَالسَّلَامَةِ
فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَمَسَائِي جُنَّةً مِنْ كَيْدِ الْعِدَى وَوِقَايَةً مِنْ مُرْدِيَاتِ
الْهَوَى إِنَّكَ قَادِرٌ عَلَى مَا تَشَاءُ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ
مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ مَنْ ذَا يَعْرِفُ قُدْرَتَكَ
فَلَا يَخَافُكَ وَمَنْ ذَا يَعْلَمُ مَا أَنْتَ فَلَا يَهَابُكَ أَلَّفْتَ بِقُدْرَتِكَ الْفِرَقَ
وَفَلَقْتَ بِرَحْمَتِكَ الْفَلَقَ وَأَنَرْتَ بِكَرَمِكَ دَيَاجِيَ الْغَسَقِ وَأَنْهَرْتَ
الْمِيَاهَ مِنَ الصُّمِّ الصَّيَاخِيدِ عَذْبًا وَأُجَاجًا وَأَنْزَلْتَ مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً
ثَجَّاجًا وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لِلْبَرِيَّةِ سِرَاجًا وَهَّاجًا مِنْ غَيْرِ أَنْ
تُمَارِسَ فِيمَا ابْتَدَأْتَ بِهِ لُغُوبًا وَلَا عِلَاجًا فَيَا مَنْ تَوَحَّدَ بِالْعِزِّ وَالْبَقَاءِ
وَقَهَرَ عِبَادَهُ بِالْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْأَتْقِيَاءِ
وَاسْمَعْ نِدَائِي وَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَأَهْلِكْ أَعْدَائِي وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ
أَمَلِي وَرَجَائِي يَا خَيْرَ مَنْ دُعِيَ إِلَيْهِ لِكَشْفِ الضُّرِّ وَالْمَأْمُولِ

لِكُلِّ عُسْرٍ يُسْرًا أَنْزَلْتُ حَاجَتِي فَلَا تَرُدَّنِي يَا سَيِّدِي مِنْ سَنِيِّ مَوَاهِبِكَ
خَائِبًا يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ أَجْمَعِينَ پس سجدہ کر اور کہہ إِلٰهِي قَلْبِي مَحْجُوبٌ وَعَقْلِي مَغْلُوبٌ
وَنَفْسِي مَعْيُوبٌ وَهَوَائِي غَالِبٌ وَطَاعَتِي قَلِيلٌ وَمَعْصِيَتِي كَثِيرٌ وَلِسَانِي
مُقِرٌّ بِالذُّنُوبِ فَكَيْفَ حِيلَتِي يَا عَلَّامَ الْغُيُوبِ فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَا
غَفَّارَ الذُّنُوبِ وَيَا سَتَّارَ الْعُيُوبِ يَا شَدِيدَ الْعِقَابِ يَا غَفُورُ
يَا حَلِيمُ اقْضِ حَاجَتِي بِحَقِّ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ

فصل ساتوین ادعیہ صبح و شام کے بیان مین بسند معتبر عین الحیوۃ مین حضرت صادقؑ سے منقول ہے جو شخص قبل از طلوع آفتاب اور پیش از غروب آفتاب دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اوس شخص کے اوس روز کی تمام گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ سنت لازم ہے کہ تہلیل مذکور کو دس مرتبہ پڑھے اور دس مرتبہ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ يَحْضُرُونِ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ کہے اور اگر ان دونون ذکرونکو ان دونون وقتون مین فراموش کرے تو جس طرح نماز کی قضا بجا لاتا ہے اوسی طرح ان کی بھی قضا بجا لائے اور کتاب عین الحیوۃ مین بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو شخص وقت طلوع دس مرتبہ اس تہلیل مذکور کو پڑھے اور دس مرتبہ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اور پینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور پینتیس مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور پینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو دس صبحکو اوسکے غافلون مین نہ لکھین گے اور اگر یہی ذکر شام کو زبان پر جاری کرے تو اوسے

یا مُصطفیٰ یا سیدنا محمد و آلہ الطاہرین یا ستار العیوب یا غفار الذنوب اغفر لی ذنوبی ... یا غفار یا غفار ... یا حلیم ... اقض حاجتی بحق القرآن العظیم والنبی الکریم وصلی اللہ علی محمد وآلہ اجمعین الطاہرین

اوس رات کو غافلون مین نہ لکھینگے از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ ابن بابویہ وغیرہ
بسندہاے بسیار معتبر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت کرتے ہین کہ جو شخص وقت شام سو مرتبہ اللہ اکبر کہے تو مثل اسکے ہی کہ اوسنے سو بندی
آزاد کیے اور دوسرے سند صحیح سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص سو
مرتبہ قبل طلوع اور پیشتر از غروب آفتاب اللہ اکبر کہے تو حق تعالے ثواب سو بندے
آزاد کرنے کا اوسکے نامۂ اعمال مین لکھتا ہی اور بسند معتبر کتاب عین الحیوۃ مین حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح کو چار مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے تو تحقیق
کہ اوسنے اوس دنکا شکر ادا کیا اور اگر شام کو چار مرتبہ کہے تو اوسنے اوس شام کا شکر ادا
کیا اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص کہ قدرت نہ رکھتا ہو کہ اپنے
گناہون کا کسی چیز سے کفارہ دے سکے تو محمد اور آل محمد پر بکثرت صلوات بھیجا کرے
کہ اپنے گناہون سے اس طرح پاک ہو جائیگا کہ جیسا مان کی پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور عین الحیوۃ
مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح اور شام تین مرتبہ رَضِیْتُ
بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ بَلَاغًا وَّبِعَلِیٍّ
اِمَامًا وَّبِالْاَوْصِیَاۗءِ مِنْ وُّلْدِہٖ اَئِمَّۃً عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کہے تو البتہ حق تعالی پر لازم ہی کہ روز قیامت اسکو
راضی کرے اور کتاب مذکور مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر وارد ہوے کہ وہ اپنے باغ مین درخت بوتا تھا حضرت کھڑے
ہو گئے اور فرمایا تو چاہتا ہی کہ مین تجکو اوس درخت بونے کی طرف رہنمائی کرون کہ جسکی جڑ
ثابت تر ہی اور میوہ اوسکا جلد تر پہنچنے والا اور پسندیدہ تر اور باقی تر ہی اوسنے عرض کی
ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ ہر صبح و شام سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہا کر کہ حق تعالی
بعد دس تسبیح تجکو دس درخت بہشت مین کرامت فرمائے گا کہ اون درختون مین طرح طرح کے
میوے ہونگے از انجملہ کتاب بلد الامین مین حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہی حضرت فرماتے

ہین کہ مین نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تفسیر مقالید یعنی کلید ہاے حاجات
اور سعادات کو استفسار کیا حضرت نے فرمایا کہ دس مرتبہ صبح کو اور دس مرتبہ شام کو یہ دعا پڑہ
کہ جو شخص اس دعا کو پڑہیگا تو خدا چہہ خصلتین اوسکو عطا فرمائیگا اول یہ کہ شیطان کو اور اوسکی لشکر
کو اوس شخص پر دست رس نہ ہوگا دوسری یہ کہ ایک قنطار ثواب اوسکو عطا کیا جائیگا کہ اوسکی
ترازوی عمل مین کوہ احد سے سنگین تر ہو تیسری یہ کہ اوسکو ایک درجہ دیا جائیگا کہ سوا نیکوکارون
کے کوئی اوس درجہ پر نہ پہونچے گا چوتہی یہ کہ خدا حورون کو اوس سے تزویج کریگا پانچوین یہ کہ
بارہ فرشتے دعا پڑہنے کے وقت حاضر ہونگے اور انہی نامہ مین اس دعا کو لکہین گے اور روز
قیامت اوسکی لئے گواہی دین گے چہٹی یہ کہ گویا اس نے توریت اور انجیل اور قران کی تلاوت
کی اور مثل اسکی ہو کہ یہ شخص حج اور عمرہ مقبول بجا لایا اور اگر اوس رات یا اوس دن مرجائیگا
تو اوسکو زمرہ شہدا مین لکہین گے وہ دعا یہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ
وَالْبَاطِنُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ از انجملہ کتاب جنۃ الواقیہ مین وارد ہو کہ ایک شخص جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اوسنے فقر و بیماری کی شکایت کی حضرت نے فرمایا
کہ ہر صبح و شام یہ دعا پڑہ اوسنے تین دن یہ دعا پڑہی اوس سے فقر و بیماری زائل ہوگئی
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ
مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا از انجملہ دعاء صحیفہ کاملہ ہو کہ اوسے ہر صبح و شام پڑہنا چاہیے انشاءاللہ
تعالی جلد ثانی مین مذکور ہوگی فصل آٹھوین بیان سجدۂ شکر اور ادعیہ سجدۂ شکر مین ثواب
سجدۂ شکر کا بیحد و بے انتہا ہے چنانچہ مقباس المصابیح مین لکہا ہو کہ علماء شیعہ کا اجماع ہو کہ
سجدۂ شکر وقت حصول نعمت اور زوال نعمت سنت ہو اور بہترین اقسام سجدہ بعد

ہر نماز سجدۂ شکر ادای نماز کا ہی اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو مومن خدا
کو سوا نماز کے کسی اور نعمت کی عوض مین سجدہ کرتا ہی تو حق تعالی واسطے اوسکی دس حسنہ لکھتا ہی
اور اوسکی دس گناہ مٹاتا ہی اور بہشت مین اوسکی لئی دس درجی بلند کرتا ہی اور بسند ہای معتبر
اونہین حضرت علیہ السلام سی منقول ہی کہ خدا سی بندی کی لئی نزدیک ترین حالات وہ حالت
ہی کہ بندہ سجدہ مین ہوا ور گریان ہوا ور دوسری حدیث صحیح مین حضرت نے ارشاد
فرمایا کہ ہر مسلمان پر سجدۂ شکر واجب ہی تمام کرتے ہو تم سجدۂ شکر سے اپنی نماز کو اور خوش
کرتی ہو تم سجدۂ شکر سے اپنی پروردگار کو اور خوش کرتے ہو تم اور تعجب مین لاتے ہو تم
ملائک کو تحقیق کہ جسوقت بندہ نماز پڑہتا ہی اور بعد اوسکے سجدۂ شکر کرتا ہی تو پروردگار
عالمیان بندہ اور ملائکہ کی درمیان سی پردہ حجاب اوٹھا دیتا ہی اور ارشاد فرماتا ہی کہ ای
ملائکہ میرے میری بندی کی طرف دیکھو اوسنی میرا فرض ادا کیا اور میرا عہد تمام کیا اور مجھے
اون نعمتون کی شکر مین سجدہ کیا کہ جو مین نے اسکو دی ہین ای ملائکہ میری اسکو کیا دینا
چاہیے ملائکہ عرض کرتے ہین پروردگارا اسی اپنی رحمت کرامت فرما پس حق تعالے فرماتا ہی
کہ اور کیا دینا چاہیے فرشتے عرض کرتے ہین پروردگارا اسی بہشت عنایت فرما پھر خداوند
عالم ارشاد فرماتا ہی کہ اور کیا دینا چاہیے ملائکہ عرض کرتے ہین پروردگارا اسکی مہمات
آسان کر اور اوسکی حاجتین بر لا پس حق تعالی ملکہ سوال کرتا ہی اور ملائکہ جواب دیتی
ہین یہانتک کہ ملائکہ کہتے ہین پروردگارا ہم کچھ نہین جانتی اوسوقت خدا ذکریم فرماتا ہی
کہ مین اوسکا شکر کرتا ہون جس طرح اوس نے میرا شکر کیا اور مین اسکی طرف اپنی فضل کی
نظر کرونگا اور قیامت مین اوسے اپنی رحمت عظیم دکھاؤنگا بسند موثق حضرت امام
رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ بعد نماز واجب سجدہ کرنا شکر خدا ہی اس لیئے کہ بندہ نے
فرض خدا ادا کیا اور کمسے کم جو کچھہ کہ اس سجدی مین کہنا چاہیے یہ ہی کہ تین مرتبہ شکراً للہ
کہے راوی نی پوچھا شکراً للہ کیا معنی رکھتا ہی حضرت نے فرمایا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ

یہ سجدہ میرا شکر خدا کا ہے اس لیے کہ اوسنے مجھکو توفیق دی کہ مین نے اوسکی خدمت مین قیام کیا اور فرض اوسکا ادا کیا اور یہ شکر خدا موجب مزید نعمت اور توفیق طاعت ہے اور اگر نماز مین کسی قسم کی تقصیر واقع ہوا اور وہ تقصیر نماز کی نافلہ سے بھی تمام نہ ہوئی ہو تو اس سجدہ مین تمام ہو جاتی ہے اور کیفیت اس سجدہ کی یہ ہے کہ اگر زمین پہ ہوا اور مثل سجدہ نماز کی سات عضو پہ سجدہ کرے اور پیشانی کو اوس چیز پر رکھے کہ جسپہ نماز مین رکھتا ہے تو احوط ہوگا اور افضل یہ ہے کہ برخلاف سجدۂ نماز ہاتھونکو زمین سے متصل کردے اور سینہ اور شکم کو بھی زمین پہ پہونچا دے اور سنت ہے کہ پہلی پیشانی کو زمین پہ رکھے پھر دہنی رخسار کو پھر بائین رخسار کو پھر دوبارہ پیشانی کو زمین پہ رکھے اور اس سبب سے انہین دو سجدۂ شکر کہتے ہین اور ظاہر بدون ذکر بھی سجدہ شکر ہو سکتا ہے مگر سنت ہے کہ اس سجدے مین ذکر کیا جائے اور بہتر ہے کہ وہ اذکار اور ادعیہ مین سے ہو کہ جو مذکور ہونگی اور مستحب ہے کہ سجدے کو طول دے چنانچہ منقول ہے کہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام بعد طلوع صبح وقت زوال تک سجدے مین رہتے تھے اور بعد عصر شام تک سجدے کو طول دیتے تھے اور بسند صحیح منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام اسقدر سجدے مین رہتے تھے کہ سجدے کی سنگریزے حضرت کی پسینے سے تر ہو جاتی تھی اور دونون رخسارے اپنے حضرت زمین سجدہ سے متصل فرماتی تھے اور افضل یہ ہے کہ سجدۂ شکر بعد سب تعقیبات کی اور قبل نوافل کے اور نماز مغرب مین بعد نوافل کی عمل مین لائے اور بعض علما نماز مغرب مین بھی قبل نوافل تجویز فرماتے ہین ظاہرا دونون صورتین خوب ہین مگر نوافل سے پہلے بجالانا افضل ہے اور دعائین اس سجدہ کی بہت ہین ازانجملہ تحفۃ الدعوات مین جناب ستارۃ العلماء اعلی اللہ مقامہ نے لکھا ہے کہ بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر تو چاہے تو سو مرتبہ شُکْراً شُکْراً کہے خواہ سو مرتبہ عَفْواً عَفْواً کہے ازانجملہ رسالہ مذکور مین مسطور ہے کہ سید ابن طاوس علیہ الرحمہ روایت کرتے ہین کہ جو شخص سجدۂ شکر مین اس دعا کو پڑھے قبل اسکے کہ سر اوٹھائے حاجت اوسکی بر آتی ہے اَللّٰھُمَّ لَکَ قَصَدْتُ

وَاِلَيْكَ اعْتَمَدْتُ وَاَرَدْتُ وَبِكَ وَثِقْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ
عَالِمٌ بِمَا اَرَدْتُ ازانجملہ مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ بروایات معتبرہ مین منقول ہی
کہ حضرت صادق علیہ السلام اور حضرت موسی کاظم صلوات اللہ علیہما سجدہ شکر مین
اَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ مکرر فرمایا کرتے تھے اور بعض روایتون مین
وَالْاَمْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ وارد ہی ازانجملہ تحفۃ الدعوات مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام
سے مروی ہی کہ بہترین سخن حق تعالی کی نزدیک یہ ہی کہ بندہ سجدی مین تین مرتبہ رَبِّ
اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ کہے ازانجملہ مقباس المصابیح مین بسند صحیح حضرت صادق
علیہ السلام سی مروی ہی کہ حضرت سجدی مین سَجَدَ وَجْهِیَ اللَّئِیْمُ لِوَجْهِ رَبِّیَ الْكَرِیْمِ
کہتے تھی ازانجملہ کتاب مذکور مین لکھا ہی کہ ابن بابویہ بسند معتبر حضرت صادق سی روایت کرتے
ہین کہ جسوقت بندہ سجدی مین تین مرتبہ یَا اللّٰهُ یَا رَبَّاهُ یَا سَیِّدَاهُ کہتا ہی تو خداوند
کریم اوسکو جواب دیتا ہی لَبَّیْكَ ای بندی میرے اور مکارم الاخلاق مین روایت
کی ہی کہ جسوقت بندہ سجدے مین یَا رَبَّاهُ یَا سَیِّدَاهُ اسقدر کہے کہ ایک سانس تمام ہو جائے
تو حق تعالی فرماتا ہی کہ اپنی حاجت طلب کر ازانجملہ مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ کلینی وغیرہ
بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جسوقت کوئی شخص بیماری
و آزار رکہتا ہو تو بعد نماز کے سجدہ گاہ خاک شفا پر ہاتھ پھیرے اور یہ دعا پڑھے پھر
مقام درد پر ہاتھ پھیری اور اسی طرح سات مرتبہ عمل مین لاسے یَا مَنْ كَبَسَ الْاَرْضَ
عَلَی الْمَاءِ وَسَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَاءِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِهٖ اَحْسَنَ الْاَسْمَاءِ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَافِنِیْ مِنْ كُلِّ سُقْمٍ وَّدَاءٍ وَّاقْضِ حَوَائِجِیْ كُلَّهَا
پس اپنی حاجتین طلب کرے۔ فصل دوسری مبطلات نماز مین مطالب ۔
زبدۃ الفتاوی سی نقل کیے گیے ہین واضح ہو نماز واجب کا حالت اختیار مین بدون سبب
توڑ ڈالنا جائز نہین ہی اور نماز کی باطل کرنیوالی چند چیزین ہین پہلی وہ چیز کہ جو وضو کو

غسل و تیمم کو باطل کری خواہ وہ مبطل عمداً عمل مین آئی خواہ سہواً اختیار سی ہو خواہ اضطرار سی
دوسری وہ چیز کہ جس سے صورت نماز باقی نہ رہی مثل اسکے کہ اسقدر سکوت کری کہ اہل اسلام اگر مطلع
ہون تو اوسکے اوس حال کو دیکھکر کہین کہ یہ شخص نماز نہین پڑہتا ہی تیسری قہقہہ مارنا اگرچہ بے
اختیاری سی ہو چوتھی عمداً کلام دو حرفی زبان پر جاری کرنا یا ایک حرف با معنی زبان پر جاری
کرنا پانچوین عمداً میت کی یا امور دنیا کے لئی گریہ کرنا لیکن خوف آخرت مین اور اہلبیت علیہم
السلام کے لئی رونا مضائقہ نہین رکہتا چھٹی بدون تقیہ بعد سورہ حمد آمین کہنا ساتوین بدون
تقیہ ہاتھ باندہ کی نماز پڑہنا آٹھوین کسی واجب کو واجبات نماز سی عمداً ترک کرنا یا زیادہ کرنا
نوین کسی رکن کو ارکان نماز سے عمداً خواہ سہواً کم یا زیادہ کرنا دسوین قبلہ سی عمداً منحرف
ہونا اور اگر کوئی شخص نماز پڑہتا ہو اور دوسرا شخص اثنای نماز مین اگر سلام کرے تو اس
نماز پڑہنی والی پر واجب ہی کہ اونہین الفاظ سی یہی جواب سلام دی

فصل (۳) بیان سجدۂ سہو

فصل تیسری بیان مین
اون خللوں کے جنکی سبب سی دو سجدی واجب ہوتی ہین اور اس فصل کی بہی مطالب
زبدۃ الفتاوی سے نقل کئے گئے ہین اور وہ چند سبب ہین پہلا سبب ایک سجدہ کا بہول جانا
دوسرا سبب تشہد کا اور اجزاء تشہد حتی درود کا فراموش کرنا تیسرا سبب درمیان چار اور
پانچ رکعتوں کی بعد بجالانی دو نون سجدو نکے شک کرنا چوتھا سبب غیر محل سلام کہنا پانچوان
سبب کلام بیجا بغیر ذکر و دعا و قرآن از روی سہو زبان پر جاری کرنا مثل اسکے کہ نماز
مین بہولے سے بات کری اور علاوہ ان پانچ صورتوں کے اگر جس مقام پر بیٹہنا چاہیئے
وہان کھڑا ہو جائے اور جہان کھڑا ہونا چاہیے وہان بیٹھ جاے یا سہواً کسی امر مین کمی
و زیادتی واقع ہو تو اوسکے تلافی مین دو سجدہ سہو بجالانا احوط اور ان سجدون مین
نیت کرنا واجب ہی اور چاہیے کہ ذکر اِن دونون سجدون کا اسطرح بجالائے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور چاہیے کہ تشہد خفیف پڑہے وہ یہ ہی اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

بیان شک در عدد رکعات نماز

سجدہ دونون سلامون مین سی ایک سلام کہا اور ان دونون سجدون مین استقبال قبلہ اور طہارت اور کل
وہ چیزین کہ جو نماز مین معتبر ہین احتیاطًا پر ضرور ہین اور لازم ہی کہ بعد نماز کے فورًا یہ دونو
سجدی بجالای اور اگر بہول جای تو جسوقت یاد آئی اوسی وقت بجالا می اور اگر ان دونو
سجدون کی بجالانے مین تاخیر ہوجای تو بہی احوط یہ ہی کہ ان دونو سجدون کا بجالانا ترک نکری
اور چاہیی کہ جو چیز فراموش ہوگئی ہو اوسکو بہی وا کری بعد اوسکی دو سجدہ سہو بجالائی فصل چہٹی
بیان مین شک عدد رکعات کی مخفی نرہی کہ اگر نماز دو رکعتی اور سہ رکعتی مین شک واقع ہو تو
یہ شک مبطل نماز ہی اور اسی طرح اگر یہ نجانتا ہو کہ کتنی رکعتین پڑہی ہین ہر چند چار رکعتی نماز ہو
تو بہی نماز باطل ہی اور اسی طرح اگر یہ شک ہو کہ آیا ایک رکعت پڑہی یا ایک سے زیادہ تو
بہی نماز باطل ہی اور اگر یہ شک ہو کہ دو رکعت نماز پڑہی یا دو سی زیادہ تو حکم اوسکا انشاء اللہ تعالے
آگے مذکور ہوگا اور بمجرد شک بلکہ بعد استقرار شک بہی بطلان نماز کا حکم نہین کیا جا سکتا چنانچہ
سوچنا اور یاد کرنا بہی بنا بر اقوی لازم نہین ہی مگر احوط یہ ہی کہ فکر کری تا شاید کچہ یاد آجاے
اور نماز چہار رکعتی مین شک کی چند قسمین ہین پہلی شک نماز چہار رکعتی مین درمیان دو اور
تین رکعتون کی اگر یہ شک قبل کامل ہوجانی دونو سجدونکی ہو تو نماز باطل ہی اور اگر بعد کامل
ہونی دونو سجدون کے شک ہو کہ دو رکعتین پڑہی ہین یا تین پڑہی ہین تو بنا تین رکعت پر کرکے
نماز کو تمام کری بعد اوسکے ایک رکعت نماز احتیاط کہڑے ہوکے خواہ دو رکعت بیٹہ کے بجالائی
اور دو سجدون کا کامل ہونا اوسوقت حاصل ہوتا ہی کہ جسوقت دوسری سجدی سے سر اوٹہای
دوسری شک ہو تین اور چار رکعتون مین پس یہ شک خواہ قبل دونو سجدون کے ہو
خواہ بعد بنا چار رکعت پر کرکے نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کہڑے ہوکے خواہ
دو رکعت بیٹہ کے بجالاے تیسری شک درمیان دو اور چار رکعتون کی پس اگر یہ شک قبل
کامل ہونے دونو سجدون کے واقع ہو تو نماز باطل ہی اور بعد کامل ہونی دونون سجدون کے
ہو تو نماز صحیح ہی بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کہڑے ہوکے پڑہی

چوتھی شک درمیان دو اور تین اور چار رکعتوں کی ہے پس اگر یہ شک قبل کامل ہو جانے دو سجدوں کے واقع ہو تو نماز باطل ہے اور بعد کامل ہو جانے دو سجدوں کی ہو تو نماز صحیح ہے بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط پہلی کھڑے ہو کے بعد اسکے دو رکعت بیٹھ کے پڑھے پانچویں شک درمیان چار اور پانچ رکعت کی ہے پس اگر یہ شک دوسری سجدے سے سر اٹھانے کے بعد واقع ہو تو بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور دو سجدے سہو کی بجا لاوے اور اگر یہ شک قبل رکوع کی ہو تو بیٹھ جانے اور بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کے یا دو رکعت بیٹھ کے پڑھے اور علاوہ ان دو قسموں کی اگر شک ہو تو نماز باطل ہے چھٹی شک درمیان تین اور پانچ رکعتوں کی ہے پس اگر یہ شک کھڑے ہونے کی حالت میں ہو تو بیٹھ جاوے اور رجوع اس شک کی دو و سہ چار کی طرف ہوگی اور حکم اوسکا بیان ہو چکا ہے ساتویں شک درمیان تین اور چار اور پانچ رکعتوں کی ہے پس اگر یہ شک کھڑے ہونے کی حال میں ہو تو بیٹھ جاوے اور یہ شک دو اور تین اور چار کی طرف رجوع کرتا ہے اور حکم اسکا بھی مذکور ہو چکا ہے آٹھویں شک درمیان پانچ اور چھ رکعتوں کی ہے اگر یہ شک کھڑے ہونے کی حال میں ہو تو بیٹھ جاوے اور یہ شک چار و پانچ کی طرف رجوع کرتا ہے اور حکم اسکا بھی مذکور ہو چکا ہے اور واجب ہے کہ نماز احتیاط کو فوراً قبل اسکے کہ کوئی مبطل نماز عمل میں لاوے بجا لاوے اور اس نماز میں حمد کا پڑھنا ضرور ہے تسبیحات اربعہ پڑھنا کافی نہ ہوگا لیکن بعد سورۂ حمد دوسرا سورہ پڑھنا ساقط ہے اور نماز احتیاط کا اخفات سے پڑھنا احوط اور اولی ہے اور اگر نماز احتیاط میں شک ہو تو اکثر پر بنا رکھے لیکن جس صورت میں اکثر پر بنا رکھنا مفسد نماز ہو تو اکثر پر بنا نہ کیجاوے گی اور نماز احتیاط میں وہ سب شرطیں کہ جو نماز یومیہ میں واجب ہیں معتبر ہیں اور اس نماز میں تشہد اور سلام اور ذکر رکوع اور سجود اور سب ارکان اور افعال بجا لانا واجب ہے اور اگر قبل نماز احتیاط کوئی امر منافی نماز واقع ہو یا نماز احتیاط کی پڑھنے میں اس قدر تاخیر ہو جاوے کہ عرف میں اطلاق فوریت باقی نہ رہے تو احتیاط یہ ہے کہ نماز احتیاط کو بجا لاوے اور اصل نماز کا بھی اعادہ کرے اور جو کچھ لازم ہے وہ فقط اعادہ اصل نماز ہے اور اگر سجدہ سہو اور اجزاء فراموش شدہ در نماز

احتیاط یہ تینون امر جمع ہوجائین تو نماز احتیاط کو اجزاء فراموش شدہ پر مقدم کری اور سجدۂ سہو
سب کی آخر مین بجالائے پس اگر اول نماز مین سہو آیات کی ہوا اور تشہد اول کو بھی فراموش کیا ہوا اور
درمیان تین اور چار رکعتون کی شلاً شک واقع ہوا ہو تو پہلی نماز احتیاط پڑہی بعد اوسکے تشہد کی
قضا کری بعد اوسکے سجدۂ سہو بجالائے **فصل پانچوین مسائل متفرقہ مین کہ جو بطریق تتمہ
زبدۃ الفتاوی** مین مذکور ہین **مسئلہ** حالت اختیار مین ترک کرنا سورہ کا نماز سنتی مین جائز
ہی اور اسی طرح نماز سنتی بیٹھ کی پڑہنا بھی جائز ہی **مسئلہ** بعد فرض عجز و قصور درست کرنے مین
تجوید کی ہر چند درستی تجوید منحصر بسفر ہو کہ وہ سفر بدون عسر و حرج ممکن ہو تو نماز صحیح ہی خصوصاً
اوس وقت مین کہ نماز جماعت بھی پڑہنا ممکن نہ ہو لیکن مدار اخراج حروف کا مخارج مقررہ ہی نہین
ہی بلکہ مدار اس امر پہ ہی کہ اہل خبرہ کی نزدیک دو حرف متشابہ مین تمیز حاصل ہوجائی خواہ یہ شخص
خود اہل خبرہ اور اہل لسان کی طرف رجوع کری یا دو شاہد عادل سی تصدیق کرے **مسئلہ**
اگر کسی بیشنماز کو دیکھی کہ اوسکی پیچھی بہت مومنین نماز پڑہتے ہین اگرچہ امر سبب وثوق اور
اطمینان عدالت ہوجائی تو پیچھی اوسکے نماز جائز ہی **مسئلہ** مضطر کو بعد نصف شب نماز عشا
کا بقصد قربت پڑہنا بدون تعرض ادا و قضا اولی ہے **مسئلہ** عورت کو نماز مین چہپانا باطن
قدم اور پشت دست اور کف دست کا لازم نہین ہی **مسئلہ** یو بخیر اگر عورت کے بدن مین
ہو تو نماز صحیح ہی **مسئلہ** وال ابریشم اور جو چیز ریشم کی کہ اوس سی لباس نہ کرسکین نماز مین جائز ہی بلکہ
پاس رکہنا لباس حریر کا بھی نماز مین جائز ہی **مسئلہ** سنجاف حریر جس مقدار کو عرف مین سنجاف
کہین بالاستعمال اوسکا نماز اور غیر نماز مین مردون کو جائز ہے **مسئلہ** ماموم کو قضای نماز
صبح کا پڑہنا امام کی نماز ظہر کے ساتھ اور قضای عصر کا پڑہنا امام کی نماز مغرب کے ساتھ
یا نماز مغرب کو امام کی عشا کی ساتھ یا برعکس صحیح ہی سوای اون نمازون کی کہ جنکی ہیئت
مین اختلاف ہو مثل نماز صبح کہ اسی نماز آیات کے ساتھ پڑہنا مشکل ہی **مسئلہ** معنی سلام جملہ
السلام علیک مین واسطے میت کے رحمت خدا اور زندہ کے لئے سلامتی کی ہین **مسئلہ** جو

شخص کہ مشغول الذمہ ہو کسی دوسری واجب کی سبب سے مثل حج و زکوۃ و نماز یومیہ وغیرہ تو نماز
یومیہ حاضر کو وقت وسیع میں پڑھ سکتا ہی مسئلہ لباس پشمی کہ جو کفار سے لیا جای اور وہ لباس
مجہول الحال ہو اور یہ نہ معلوم کہ یہ بال کس حیوان کی ہیں تو لباس طاہر سمجھا جائے گا مگر اوس
لباس میں نماز جائز نہ ہو گی بشرطیکہ شک عقلائی ہو کہ حیوان حلال گوشت سے ہی یا نہیں لیکن
باناتے کے بارے میں قول اکثر لوگوں کا اور اکثر عقلا کا یہ ہی کہ بانات حیوان حلال گوشت کے
بالوں سے بنتی ہی لہذا بانات کا لباس پہنکر نماز جائز ہی مسئلہ وہ جوراب کہ جو بند کیونکہ نہ چہپائی
پہننا اوسکا نماز میں جائز ہے مسئلہ ادغام بقاعدہ یرملون لازم نہیں ہی مسئلہ وقف بحرکت
جائز ہی اور وصل بسکون بھی بنابر اقوی جائز ہی بشرطیکہ بعد اسکے ہمزہ وصل نہ ہو اور اگر ہمزہ
وصل ہو تو فی الجملہ فصل کری مسئلہ ادغام صغیر کہ ایک لفظ میں واقع ہو مثل جد وغیرہ تو اس
ادغام کا بجالانا لازم ہی اور ادغام کبیر کہ دو لفظوں میں ہوتا ہی مثل جاءت تلک تو اس ادغام
کا بجالانا سنت ہی مسئلہ حروف مقطعات مثل الم اور مد متصل کہ لفظ واحد میں واقع ہو مثل جاء
اس مد کا ظاہر کرنا واجب ہی اور مد منفصل کہ دو لفظوں میں ہوتا ہی مثل لا الہ الا اللہ تو اس مد کا ظاہر
کرنا مستحب ہی مسئلہ وقف میں بقدر ایک نفس کی سکوت کرنا ثابت نہیں ہی سکوت حاصل کافی ہی مسئلہ
مد بقدر چار الف یا کم ثابت نہیں ہی مدعرفی کفایت کرتا ہی مسئلہ عورت کا مرد کی پہلو میں یا اسکے آگے بدون
دس ہاتھ کی فاصلہ کی یا بدون حائل کی نماز پڑہنا جائز ہی مسئلہ حکم جہر و اخفات و انفس یومیہ کی واسطے ہی
اور نمازوں میں اختیار ہی چاہی جہر کرے چاہے باخفات پڑھے مسئلہ سنگ غیر معدنی
پر باوجود زمین کے ہونے کی سجدہ نماز جائز ہے اور گچ پر بھی سجدہ کرنا کہ وہ گچ سوختہ
نہ ہو تو جائز ہی اور گچ سوختہ پر اور تسبیح اور خشت پختہ پر بھی جائز ہونا سجدہ کا خالی قوت
سے نہیں ہے مسئلہ جس شخص کے ذمہ نماز واجب قضا ہو تو وہ نماز مستحب پڑھ سکتا ہی
مسئلہ اگر کاغذ کہانے اور پہننے کی چیز سے بھی بنا ہو تو سجدہ اوسپر صحیح ہی بشرطیکہ ایسی
چیز سے لکہا نہ ہو کہ سجدہ اوسپر صحیح نہیں ہی بحالا پیشانی کا اوسی مقام پر رکہنا لازم ہو گا

کہ جو مانع سے خالی ہو مسئلہ اگر کوئی شخص آٹھ فرسخ سے کم اور چار فرسخ سے زیادہ چادے یا چار فرسخ
ایک روز مین جاوے اور دوسرے دن قبل دس روز رہنے کے پھر آئے تو بنا بر اقوی اوسے نماز قصر
پڑہنا چاہیے مگر احوط یہ ہے کہ اتمام و قصر دونو بجا لاوے مسئلہ جس مقام پر نماز قصر ہے وہان روزہ
بھی ساقط ہے اور جس جگہہ روزہ ساقط ہے وہان نماز بھی قصر ہے مگر بعض مواضع مستثنیٰ ہین مسئلہ
توطن مین اسی قدر کافی ہے کہ یہ شخص کسی بلد مین رہنے کا قصد کرے اور اوس بلد کو اپنے رہنے کا مکان
قرار دے اور ملک ہونے کی ضرورت اور چھہ مہینے رہنے کی شرط معلوم نہین ہوتی مسئلہ
دس روز اقل اقامہ ہے مسئلہ حد ترخص مین پوشیدہ ہونا دیوار ہاے شہر کا یا نہ سنا جانا صداے
اذان کا قصر نماز کے لئے کافی ہے مسئلہ جسوقت مسافر کسی مقام مین دس روز رہنے کا
قصد کرے اور ایک نماز بھی تمام پڑھ لے تو جبتک اوس مقام پر رہیگا حکم مقیم مین ہے
روزہ بھی رکھیگا اور نماز بھی تمام پڑہیگا پس اگر بعد قصد اقامہ کے اور ایک نماز تمام پڑھ لینے
کے یہ شخص اپنے رہنے مین متردد ہو جاوے یا عزم سفر کر لے تو اس صورت مین بھی جبتک
اوس بلد سے بقصد سفر باہر نہ نکلے گا اوسوقت تک نماز تمام پڑہا کرے گا اور روزہ رکہا کریگا
مسئلہ اگر کوئی شخص رکوع بھول جاوے اور قبل سجدے کی یاد آئے تو سیدہا کھڑا ہوا ور
رکوع بجا لاوے مسئلہ اگر طمانینت اور ذکر رکوع فراموش کرے اور قبل سجدے کے یاد آئے
تو ذکر طمانینت ساقط ہے بسبب اسکے کہ محل ان دونو کا گذر جائیگا اور عود انکی طرف باعث
زیادتی رکن ہو جائیگا مسئلہ اگر قیام بعد رکوع یا اوس قیام مین توقف کرنا کوئی شخص
فراموش کرے اور قبل سجدے کے اوسے یاد آئے تو چاہیے کہ سیدہا کھڑا ہوا ور درنگ کرے اور
اگر بعد سجدے کی یاد آئے تو اعتنا نکی جائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص ایک سجدے کو بھول جاوے اور
قبل رکوع اوسے یاد آئے تو سجدہ کرنا واجب ہے اور مراعات ترتیب کی بھی اقوال و افعال
مین لازم ہے مسئلہ اگر کسی شخص کو دونون سجدون مین یا ایک سجدے مین تشہد پڑھنے
کے حال مین شک ہو تو اوس شک کا اعتبار نہین ہے مسئلہ الحاق مقدمات کا بھی فعال

کے ساتھ شکوک مین قوی ہی مسئلہ اگر کسے شخص کو قیام متصل برکوع مین بعد ختم ہونے کے اور
قبل پہونچنے حد رکوع مین شک ہو تو اوس شک کا بنا بر اقوی اعتبار نہین ہی مسئلہ اگر کسی
شخص کو قبل سجدی کے قیام بعد رکوع مین شک ہو یا اوس مین درنگ کرنے کا شک ہو تو
اوس شک کا اعتبار نہین ہی بشرطیکہ ختم ہو چکا ہی مسئلہ درمیان دو سجدہ سہو کے بیٹھنا اور
درنگ کرنا مطابق فتوی ایک جماعت کے واجب ہی لیکن بقصد قربت بجالانا بہتر ہے مسئلہ
شک فعال نماز دو رکعتی اور دو رکعت اول نماز سہ رکعتی اور چہار رکعتی مین مبطل نماز نہین
ہی مسئلہ نماز احتیاط مین بسم اللہ کو سورہ حمد کے جہر سے پڑہنا مستحب ہی بنا بر اقوی مسئلہ
قضای سجدہ اور تشہد اور صلوات فراموش شدہ مین طہارت اور جمیع شرائط نماز کے معتبر
ہین مسئلہ اگر کوئی شخص سجدہ یا تشہد یا درود بہول جاے اور بعد محل کے اوسی یاد آے
پس اگر بعد سلام کے حدث صادر ہوا ہی تو احتیاط یہ ہی کہ قبل طہارت اور بعد طہارت اوسکو
بجالاے اور اعادہ اصل نماز بھی کرے

فصل چہی کیفیت نماز جمعہ اور

عیدین مین یہ بحث مطابق نخبہ کی ہے کہ جو نسخہ مع حواشی موافق فتواے سرکار
حضرت میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی مطبوع ہوا ہے بیان نماز جمعہ وجوب
نماز جمعہ مین غیبت امام علیہ السّلام مین درمیان علما کی خلاف ہی اور مذہب اکثر علماے
عصر کا یہ ہی کہ نماز جمعہ واجب تخییری ہی یعنی مکلف کو اختیار ہی چاہے نماز جمعہ پڑہے چاہی
نماز ظہر پڑہے مگر نماز جمعہ پڑہنا افضل ہے اور احوط یہ ہی کہ نماز جمعہ پڑہکر بقصد قربت قرادہ
نماز ظہر بھی پڑہ لے اور نماز جمعہ مین جماعت کا ہونا شرط لازم ہے
اور نماز جمعہ مین کم سے کم پانچ آدمیون کی جماعت ہونا ضرور ہی کہ ایک شخص اون مین سے
پیشنماز اور خطیب ہو اور باقی چار ماموم ہون اور پیشنماز کیواسطے عادل ہونا لازم ہے
اور اول وقت نماز جمعہ وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہی اور اسوقت تک باقی
رہتا ہے کہ سایہ شاخص شاخص کے برابر پہونچ جاے اور نماز جمعہ بھی مثل نماز صبح دو رکعت ہی

اور نجفیہ مین خاص سورون کا ذکر نہین ہی مگر کتب دیگر مین مذکور ہی کہ مستنماز کو چاہیئے کہ رکعت اول
مین بعد سورۂ حمد سورۂ جمعہ پڑہی اور دوسری رکعت مین بعد سورۂ حمد سورۂ منافقون
پڑہی اور سنت ہی کہ اس نماز مین بنا بر مشہور دو قنوت پڑہی ایک رکعت اول مین قبل رکوع اور
دوسرا رکعت دوم مین بعد رکوع اور واجب ہی کہ قبل نماز جمعہ دو خطبہ پڑہی جائین اور احوط
یہ ہی کہ وہ خطبہ حمد و ثنای خدا تعالی اور صلوۃ پیغمبر خدا و ائمہ ہدی علیہم السلام اور مضامین
وعظ پر مشتمل ہو اور آخر خطبہ مین ایک سورہ مختصر پڑہا جائے اور اگر ایک شہر مین دو مقام پر نماز
جمعہ پڑہی جاوی تو باہم بیکدگر فاصلہ ایک فرسخ کا یا زیادہ ایک فرسخ سی ہونا ضرور ہی اور اگر فاصلہ کم ہوگا
اور دونون نمازین برابر شروع ہون گی تو دونون نمازین باطل ہین اور جو شخص پہلی پڑہیگا
اوسکی نماز صحیح ہوگی اور نماز جمعہ آٹھہ آدمیون سی ساقط ہی اول عورت سی دوم بندہ سی سیوم
مسافر سی چہارم نابینا پنجم پیر عاجز سی ششم بیمار عاجز سی ہفتم اوس شخص سی کہ جو راہ چلنے سے عاجز
ہو اور اوسی نماز جمعہ مین آنا باعث حرج ہو ہشتم اوس شخص سی کہ جسکا مکان مسجد جامع سے مسافۃ
دو فرسخ سے زیادہ ہو اور سوائی نماز جمعہ کی بیس رکعت نماز نافلہ جمعہ پڑہنا بھی مستحب ہی جس وقت
چاہی بجا لاوی لیکن افضل یہ ہی کہ چہہ رکعت صبح کو اور چہہ رکعت آفتاب بلند ہونے کی وقت
اور چہہ رکعت وقت زوال اور دو رکعت نزدیک زوال پڑہی بیان نماز عیدین یہ
نماز حضور امام علیہ السلام مین واجب ہی اور غیبت امام مین سنت ہی پس افضل یہ ہی کہ نماز
عیدین جماعت کی ساتھ بجا لاوی اور تنہا بھی پڑہنا مستحب ہی اور یہ نماز دو رکعت ہی رکعت
اول مین بعد قرأت حمد و سورہ پانچ تکبیرین ہین اور ہر تکبیر کے بعد ایک مرتبہ دعاء قنوت
ہی اور رکعت دوم مین چار تکبیرین اور چار قنوت ہین اور جو قنوت کہ نماز یومیہ مین پڑہتی
ہین اوسکو بھی پڑہ سکتے ہین لیکن قنوت مخصوص نماز عیدین کیواسطے یہ ہی اور پڑہنا
اسکا بہتر ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ
وَاَھْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَھْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَۃِ وَاَھْلَ التَّقْوٰی

بیان نماز عیدین

وَالْمَغْفِرَةِ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِي جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِينَ عِيدًا وَلِمُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ذُخْرًا وَمَزِيدًا أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ
تُدْخِلَنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ أَدْخَلْتَ فِيهِ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُخْرِجَنِي مِنْ
كُلِّ سُوءٍ أَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلَكَ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ وَأَعُوذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَا

بیان نماز آیات یعنی نماز کسوف و خسوف و زلزلہ وغیرہ مخفی نرہے کہ جب کسوف واقع ہو یعنی سورج کو گہن لگی یا خسوف ہو یعنی چاند کو گہن لگے خواہ وہ گہن تمام چاند سورج مین ہو خواہ بعض مین یا زلزلہ ہو جاہے باعث خوف ہو یا نہ ہو نماز واجب ہی اور اسی طرح جب آندھی سیاہ یا سرخ آئے یا رعد گرجی یا برق چمکی اس شدت سی کہ خلاف متعارف ہو تو بھی نماز واجب ہی بشرطیکہ یہ چیزین موجب خوف اکثر خلق ہون اور کیفیت اس نماز کی یہ ہی کہ ہر رکعت مین پانچ رکوع اور دو سجدی ہین اور ہر مرتبہ دوسری رکوع کی قبل ایک قنوت پڑھنا سنت ہی اور تفصیل اسکی یہ ہی کہ پہلی نیت کری کہ دو رکعت نماز کسوف یا خسوف یا زلزلہ پڑھتا ہون مین واجب قربۃً الی اللہ بعد اسکے تکبیر کہے اور حمد و سورہ پڑھ کے رکوع مین جاوے جب رکوع سے سر اوٹھاوی تو پھر تکبیر کہے بعد اوسکے حمد و سورہ کی قرارت کرے اور قنوت پڑھے اور پھر رکوع مین جاوی اور پھر کھڑا ہو اسی طرح پانچ مرتبہ قرائت و رکوع بجا لاوی غرض جب پانچوین رکوع سے سر اوٹھاوی تو سمع اللہ لمن حمدہ کہے بعد اوسکے دو سجدی بجا لاوی اور دوسری رکعت بھی بدستور رکعت اول پڑھی اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ اول مرتبہ سورہ حمد پڑھ کی سورہ تمام نہ پڑھی بلکہ ایک آیت یا چند آیتین سورہ کی پڑھ کے رکوع مین جاوے اسی طرح ایک سورہ پانچ رکوع پر تقسیم کری تا کہ ایک سورہ پانچ رکوع مین تمام ہو جاوی اور سورہ حمد اس صورت مین دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہین ہے مثلاً پہلی رکعت مین الحمد پڑھ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور رکوع مین جاوی پھر رکوع

سیدہا اوٹھہ کی کہڑا ہو اور قل ہو اللہ احد پڑہی پہر رکوع بجالاکی پہر اوٹھہ کر اللہ الصمد کہی پہر رکوع مین جا کے پہر اوٹھی اور لم یلد و لم
یولد کہی اور پہر رکوع بجالاکی پہر اوٹھی اور و لم یکن لہ کفوا احد کہی پہر رکوع بجالاکی بعد اسکی سجدتین بجالاکی پہر اوٹھکر دوسری رکعت مثل
رکعت اول بجالاوی اور اگر تمام آفتاب یا تمام ماہتاب مین گہن لگا ہو اور نماز کو عمدًا خواہ سہوًا ترک کیا ہو خواہ اسوقت اطلاع
گہن کی ہوئی ہو یا بعد خبر ہوئی ہو تو ان سب صورتون مین قضا اس نماز کی واجب ہی اور اگر تمام
قرص مین گہن نہ لگا ہو بلکہ بعض مین لگا ہو تو اس صورت مین اگر گہن کی اطلاع نہ ہوئی تھی اور بسبب
عدم اطلاع نماز نہ پڑہی تھی تو قضا واجب نہین ہی اور اگر اوسوقت معلوم تہا کہ گہن لگا ہی تو قضا واجب
ہی خواہ عمدًا نماز نہ پڑہی خواہ سہوًا لیکن باقی آیات مثل زلزلہ وغیرہ پس اگر وقت پر علم تہا تو قضا چاہئی
اور احتیاط یہ ہی کہ اگر علم نہ ہو تو بہی احتیاطًا قضا بجالاوی اور کسوف و خسوف کی کل صورتون مین
اگر نماز نہ پڑہی ہو تو قضا پڑہے اگرچہ نماز زلزلہ ظاہرًا تمام عمر ادا ہی اور احتیاط یہ ہی کہ نماز زلزلہ جب
فوری ہو پس امکان کی وقت سی تاخیر نہ کرنا چاہیے فصل ساتوین نماز ہای مستحب کی بیان
مین اس فصل مین چند مطلب مین مطلب پہلا ثواب نوافل یومیہ مین یعنی جو نوافل ہر روز
فرایض کی ساتھ مقرر ہوئی ہین واضح ہو کہ ثواب ان نوافل کا عظیم ہی اور حدیثون مین تاکید
شدید وارد ہی خصوصًا نماز شب اور نافلہ مغرب کی باب مین اور احادیث اہلبیت علیہم السلام مین
منقول ہی کہ اگر فرائض مین کوئی سہو اور کوئی نقصان ہو تو خدا اوسکو بسبب نوافل کے تمام
کرتا ہی اور نوافل کا بی ضرورت و بی عذر ترک کرنا نہ چاہئی جس طرح کہ فریضہ کا ترک کرنا کفر ہی
اور اگر نافلہ فوت ہو جاوی تو اوسکی بہی قضا چاہیے جیسا کہ حدیث مین وارد ہی کہ خداوند عالم مباہات
کرتا ہی اوس شخص پر جو نماز شب کی قضا دن کو بجالاوی اور حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ اے
ملائکہ دیکھو میرا بندہ اوس عبادت کو کہ جو مین نے اوسپر فرض نہین کی تہی اوسکی قضا بجالاتا ہی
گواہ رہو کہ مین نے اوسکی گناہ بخشدی اور فضائل نماز شب کی مطلب سوم مین بیان ہونگے
انشاء اللہ مطلب دوسرا نافلہ نماز پنجگانہ کی بیان مین نجات العباد وغیرہ مین لکہا ہی
کہ وقت نافلہ ظہر کا زوال شمس سی شروع ہوتا ہی یہانتک کہ سایہ شاخص دو قدم تک پہونچی

فصل ساتوین نماز ہای مستحب کے بیان مین

یعنی شاخص کی سات حصوں میں سی دو حصہ تک سایہ پہونچی اِس مدت مین نماز نافلہ و نماز ظہر دونوں
ہوجانا چاہیئے اور اسی طرح نافلۂ عصر مع نماز عصر اوسوقت تک پڑھ سکتا ہی کہ سایہ شاخص چار
قدم تک شاخص کے پہونچی یعنی چار حصہ تک سات حصوں سی پہونچی اور وقتِ نافلہ مغرب اُسوقت
تک ہی کہ جسوقت تک جانب مغرب سی حمرت زائل نہ ہوا اور وقت نافلہ عشا کا نصف شب تک باقی
رہتا ہی اور وقتِ نافلہ صبح طلوع صبح کاذب سی شروع ہوتا ہی یہانتک کہ سرخی افق ظاہر ہونی مین
مقدار نماز صبح باقی رہجای اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ نافلہ مثل ہدیہ کی ہے جسوقت بجالائیگا
قبول ہوگا اور سوا اس روایت کی اور چند روایتین بہی ہین پس جسوقت شخص نوافل کے
بجالانی مین اوقات معین پر تقصیر کری تو چاہی کہ بہ نیت قضا بجالای بنا بر مشہور نوافل یومیہ
چونتیس رکعتین ہین نافلہ صبح قبل فریضہ دو رکعت اور نافلہ ظہر قبل نماز ظہر آٹھ رکعت مثل نماز صبح دو
دو رکعتین پڑہنا چاہیے اور نافلہ عصر قبل نماز عصر آٹھ رکعت یہ بہی ہے دو دو رکعتین کرکی مثل نماز
صبح پڑہنا چاہیے اور نافلہ مغرب کی بعد نماز مغرب چار رکعتین ہین مثل نماز صبح دو دو رکعت کرکے
پڑہی جاتی ہین اور نافلہ عشا کی بعد نماز عشا دو رکعتین ہین یہ نماز بیٹھکر پڑہی جاتی ہی کہ شمار مین
ایک رکعت محسوب ہوتی ہی اور سفر مین نافلہ ظہرین اور نافلہ عشا ساقط ہوجاتی ہی اور نوافل
مین بلا ضرورت بہی سورۂ فاتحہ پر اکتفا ممکن ہی **مطلب تیسرا بیان فضائل اور ثواب نماز شب**
مین عین الحیواۃ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ نماز شب چہرہ کو روشن
کرتی ہی اور آدمی کو خوشبو کرتی ہی اور روزی کو زیادہ کرتی ہی اور باعث آدای قرض ہوتی ہی
اور رنج و غم کو دور کرتی ہی اور چشم کو جلا دیتی ہی اور دوسری حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جو اشخاص
اپنے گہرون مین نماز شب پڑہتی ہین اور نماز مین تلاوت قرآن کرتے ہین وہ اہل آسمان کو روشنی
بخشتی ہین جس طرح کہ ستارے اہل زمین کو روشنی بخشتے ہین اور کتاب مذکور مین جناب رسالتماب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ جن اشخاص کو عورتون یا مردون مین سی خدا تعالی نماز شب
پڑہنے کی توفیق دیتا ہی اور وہ مخصوص خدا کی لئے اوٹہتے ہین اور وضو کامل کرتے ہین اور

مطلب تیسرا بیان فضائل اور ثواب نماز شب

خدا کی ہی بہ نیت صادق نماز شب پڑہتی ہین اور دل اونکے امور دنیوی سے سالم اور بدن اونکے خشوع کنندہ اور
آنکہین اونکی گریان ہوتی ہین تو حق تعالی اونکی پیچہے تو صفین ملائکہ کی مقرر فرماتا ہی کہ تعداد اون ملائکہ
سکے کہ جو ہر صف مین ہوتی ہین سوا خدا کی اور کوئی نہین کر سکتا اور ایک سرا ہر صف کا مشرق مین
ہوتا ہی اور دوسرا سرا مغرب مین ہوتا ہی پس جب بندہ نماز سے فارغ ہوتا ہی تو موافق اون ملائکہ کے
اوسکے لئے درجات لکہی جاتی ہین اور بسند صحیح اوسی کتاب مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے منقول ہی کہ کبہی ایسا ہوتا ہی کہ بندہ رات کو اوٹہتا ہی اور نیند اوسپر غالب ہوتی ہی اور وہ بسبب
غلبہ نوم داہنی اور بائین طرف جہکتا ہی اور ذقن اوسکا سینے سے ملتا ہی یعنی اونگتا ہی تو حق تعالے
حکم فرماتا ہی کہ دروازے آسمان کہولدی جائین اور ملائکہ سے ارشاد فرماتا ہی کہ میرے بندے کو دیکہو کہ یہ
مجہہ سے تقرب کی لئے کیا ہی اور کسقدر زحمت گوارا کرتا ہی حالانکہ مین نے اسپر نماز شب واجب نہین
کی تہی اور مجہسے تین چیزون مین سے ایک چیز کا مترصد ہی کہ یا مین گناہ اوسکے بخشدون یا اوسکی توبہ
قبول کرون یا روزی اوسکی زیادہ کردون ای ملائکہ مین تمہین گواہ کرتا ہون کہ مین نے تینون
باتین اوسکو عطا کین تہذیب الاحکام مین لکہا ہی کہ بعض اصحاب نے ابی عبد اللہ علیہ السلام
سے روایت کی ہی حضرت نے ارشاد فرمایا نماز شب بہ تحقیق کہ وہ تمہارے نبی کی سنت ہی اور
اون صالحون کے آداب مین سے ہی کہ جو تمسے پہلے تہے اور باعث دور ہونے تمہاری آزارونکا
تمہاری بدنون سے ہی اور نیز کتاب مذکور مین ابو بصیر سے روایت کی ہی کہ ابو عبد اللہ نے
ارشاد کیا کہ مجہسے میری پدر بزرگوار نے اور اون سے اونکے پدر نے اور اونسے علی بن ابی طالب
علیہ السلام نے فرمایا کہ کہڑا ہونا رات کو نماز کے لیے بدن کا چاق کرنے والا ہی اور باعث رضای
پروردگار ہے اور پیروی کرنا پیغمبرون کے اخلاق کی ہی اور متعرض ہونا ساتہہ رحمت حق تعالی
کے ہے مطلب چوتہا در کیفیت اجمالی نماز شب مین واضح ہو کہ وقت نماز شب
بعد نصف شب کی آتا ہی اور طلوع صبح صادق تک باقی رہتا ہی اور نماز شب کے آٹہہ رکعتین
ہین اور وہ آٹہہ رکعتین دو دو رکعت کر کے مثل نماز صبح پڑہے جاتے ہین پس یہ آٹہہ رکعتین

جس سورہ سی کہ چاہی پڑھی اور بعد آٹھ رکعت بجالانے کی دو رکعت نماز شفع جس سورہ سی چاہے
بجالای اور نماز شفع مین قنوت نہین ہی اور بعد اوسکے ایک رکعت وتر پڑھی کہ اس نماز وتر کو
نماز شفع پڑہنا چاہیے اور اس ایک رکعت مین قنوت پڑہنا چاہیے پس مجموع گیارہ رکعتین ہوئین
آٹھ نماز شب کی اور دو شفع کی اور ایک وتر کی اور کبھی مجموع ان گیارہ رکعتون کو نماز شب کہتے
ہین اور نماز وتر کی قنوت مین دعای مغفرت مومنین مردہ اور زندہ اور دعای مغفرت والدین
کی تاکید ہی بلکہ منقول ہی کہ چالیس مومن کی لئی نام بنام دعای مغفرت کری اور مناسب یہ ہی کہ
دو دو رکعت کی بعد حوائج مشروعہ کو خدا سی طلب کری کہ دعا اوسوقت کی مقرون باجابت ہی اور
باداب اور مسنونات اس نماز کا بجالانا بہتر ہے اور ثواب اوس مین بیشتر ہی جیسا کہ مطلب آیندہ
مین بتفصیل مذکور ہوگا مگر جب وقت تنگ ہو یا نفس راغب طول وہی پر نہ ہو تو مختصر پڑھی ہے
اور نماز شب ترک نہ کرے مطلب پانچوان مقدمات اور کیفیت تفصیلی نماز شب مین
مخفی نہ رہے کہ بعد فراغ ضروریات وضو کری اور دعائین اور آداب وضو کے مشہور ہین پس
جبکہ وضو سے فارغ ہو تو اپنی کپڑون مین اور بدن مین عطر ملی اسواسطی کہ اکثر حدیثون مین ثواب اوس
عطر لگانے کی بکثرت مذکور ہی چنانچہ منقول ہی کہ دو رکعت نماز اوس شخص کے کہ جو عطر لگا کے
بجالاے بہتر ہے ستر رکعتون سے کہ بے عطر کے پڑھی ہون پس مستحب ہے کہ رو بقبلہ بیٹھے اور اس
دعا کو پڑھے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام رات کو اس دعا کو پڑھا کرتے تھی

إِلٰهِي غَارَتْ نُجُومُ سَمَاوَاتِكَ وَنَامَتْ عُيُونُ أَنَامِكَ وَهَدَأَتْ أَصْوَاتُ عِبَادِكَ وَأَنْعَامِكَ وَ
غَلَّقَتِ الْمُلُوكُ عَلَيْهَا أَحْرَاسَهَا وَاحْتَجَبُوا عَمَّنْ يَسْأَلُهُمْ حَاجَةً وَيَنْتَجِعُ مِنْهُمْ فَائِدَةً وَأَنْتَ إِلٰهِي
حَيٌّ قَيُّومٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَشْغَلُكَ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ أَبْوَابُ سَمَاوَاتِكَ لِمَنْ دَعَاكَ مُفَتَّحَاتٌ
وَخَزَائِنُكَ غَيْرُ مُغْلَقَاتٍ وَأَبْوَابُ رَحْمَتِكَ غَيْرُ مَحْجُوبَاتٍ وَفَوَائِدُكَ لِمَنْ سَأَلَكَ غَيْرُ
مَحْظُورَاتٍ بَلْ هِيَ مَبْذُولَاتٌ وَأَنْتَ إِلٰهِي الْكَرِيمُ الَّذِي لَا تَرُدُّ سَائِلًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ سَأَلَكَ وَلَا
تَحْتَجِبُ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَرَادَكَ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَلَا تَخْتَزِلُ حَوَائِجَهُمْ دُونَكَ وَلَا

مطلب (۵) نماز شب

يَقْضِيهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ وَقَدْ تَرَانِيْ وَوُقُوْفِيْ وَذُلَّ مَقَامِيْ بَيْنَ يَدَيْكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَتَطَّلِعُ
عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِيْ وَمَا يُصْلِحُ بِهٖ اَمْرُ اٰخِرَتِيْ وَدُنْيَايَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذِكْرَ الْمَوْتِ وَاَهْوَالَ الْمُطَّلَعِ وَا
لْوُقُوْفِ بَيْنَ يَدَيْكَ نَغَّصَنِيْ مَطْعَمِيْ وَمَشْرَبِيْ وَاَغَصَّنِيْ بِرِيْقِيْ وَاَقْلَقَنِيْ عَنْ وِسَادِيْ وَمَنَعَنِيْ
رُقَادِيْ كَيْفَ يَنَامُ مَنْ يَخَافُ مَلَكَ الْمَوْتِ فِيْ طَوَارِقِ النَّهَارِ بَلْ كَيْفَ يَنَامُ الْعَاقِلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ
لَا يَنَامُ لَا بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ وَيَطْلُبُ رُوْحَهٗ بِالْبَيَاتِ وَفِيْ اٰنَاءِ السَّاعَاتِ۔ جب حضرت ان سے فارغ
ہوتے تھے تو سجدہ کرتے تھے اور اپنے رخسارہ کو خاک پر رکھ کر فرماتے تھے اَسْئَلُكَ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ
حِيْنَ اَلْقَاكَ واضح ہو کہ جب نماز شروع کرے تو پہلے یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ
وَاٰلِهٖ وَاُقَدِّمُهُمْ بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِيْ فَاجْعَلْنِيْ بِهِمْ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِهِمْ وَلَا تُعَذِّبْنِيْ بِهِمْ وَاهْدِنِيْ بِهِمْ وَلَا تُضِلَّنِيْ بِهِمْ وَارْزُقْنِيْ بِهِمْ وَلَا تَحْرِمْنِيْ بِهِمْ وَا
قْضِ لِيْ حَوَائِجَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ بعد دعا کے
نماز شب کو شروع کرے اس طرح سے کہ پہلے تین دفعہ اللہ اکبر کہے اور اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ بعد اسکے دو تکبیریں کہے اور اس دعا کو پڑھے
لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ عَبْدُكَ
وَابْنُ عَبْدَيْكَ ذَلِيْلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَاِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا وَلَا مَفَرَّ وَلَا
مَهْرَبَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ سُبْحَانَكَ وَحَنَانَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا
وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ بعد اسکے ایک تکبیر اور کہکے نیت کرے کہ نماز شب بجا لاتا ہوں
میں سنت قربۃً الی اللہ اور متصل نیت تکبیرۃ الاحرام کہے اور اس دعا کو پڑھے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ
لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ ... وَمِنْهَاجِ عَلِيٍّ
حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ جب اس دعا کو پڑھ چکے تو سورۂ حمد اور جو سورہ چاہے

پڑھے لیکن مستحب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں بعد سورۂ حمد تیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد سورۂ حمد سورۂ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھے اور باقی چھ رکعتوں میں سورہ ہای بزرگ مثل سورۂ انعام اور کہف اور سورۂ یٰسین اور حوامیم اور مثل ان سورتوں کے پڑھے اور اگر یہ سورتیں یاد نہوں تو قرآن میں بھی دیکھ کے پڑھ سکتا ہے اور اگر ان سورتوں کا پڑھنا دشوار ہو تو مختصر سورہ پڑھے پس تکبیر کہکے رکوع و سجود مثل نماز صبح کی بجالاوے اور سنت ہے کہ رکوع میں اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَمُخِّي وَعَصَبِي وَعِظَامِي وَمَا أَقَلَّتْهُ قَدَمَايَ غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَلَا مُسْتَحْسِرٍ بعد اس دعا کی تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کہے اور سجدہ میں یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ بعد اسکے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَبِحَمْدِهِ کہے اور جس وقت کہ دونوں سجدوں سے فارغ ہو تو دوسری رکعت کی لئے اوٹھ کھڑا ہو اور سورۂ حمد اور دوسرا سورہ پڑھے اور قنوت پڑھے اور دعائے قنوت مشہور ہے اور اگر اس دعا کو قنوت میں پڑھے تو افضل ہے کہ قنوت میں طول دینا بہتر ہے بسبب اسکے کہ وقت بہت وسیع ہے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس شخص کا قیام میں سے دنیا میں قنوت زیادہ اور طولانی ہے قیامت کے دن اسکو راحت زیادہ ہے اور ادعیۂ قنوت کی کتب ادعیہ میں حضرات ائمہ علیہم السلام سے بکثرت منقول ہیں اور یہ قنوت کہ اون قنوتوں سے مختصر ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے اگر اسکو بجالاوے تو بہتر ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بعد اسکے قنوت میں یہ دعا پڑھے إِلٰهِي كَيْفَ أَدْعُوكَ وَقَدْ عَصَيْتُكَ وَكَيْفَ لَا أَدْعُوكَ وَقَدْ عَرَفْتُ حُبَّكَ فِي قَلْبِي وَإِنْ كُنْتُ عَاصِيًا مَدَدْتُ إِلَيْكَ يَدًا بِالذُّنُوبِ مَمْلُوَّةً وَعَيْنًا بِالرَّجَاءِ مَمْدُودَةً مَوْلَايَ أَنْتَ عَظِيمُ الْعُظَمَاءِ وَأَنَا أَسِيرُ الْأُسَرَاءِ أَنَا الْأَسِيرُ

يدا نبي المرحمة من يجرمني الهي لئن طالبتني بذنبي لاطالبنك بكرمك ولئن طالبتني
بجريرتي لاطالبنك بعفوك ولئن امرت بي الى النار لاخبرن اهلها اني كنت
اقول لا اله الا الله محمد رسول الله اللهم ان الطاعة تسرك والمعصية لا تضرك
فهب لي ما يسرك واغفر لي ما لا يضرك يا ارحم الراحمين پس جس وقت کہ قنوت سے فارغ ہو تو رکوع
اور سجود کو بطریق مذکور بجا لاوے اور تشہد مشہور پڑھے اور مستحب ہے کہ تشہد نشست تورک پڑھے چونکہ
تشہد طولانی پڑھنا بہتر ہے اور سنت ہے اگر اس تشہد کو پڑھے تو مناسب ہے بسم اللہ وباللہ
وخير الاسماء كلها لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا
عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة واشهد ان
ربي نعم الرب وان محمدا نعم الرسول اللهم صل على محمد وآل محمد وتقبل شفاعته
في امته وارفع درجته پس سلام اس طرح سے کہے کہ السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين. السلام عليكم ورحمة الله و
بركاته جب سلام پھیر چکے تو دو رکعت نماز تمام ہو گئی پس سنت ہے کہ بعد فراغ ہر دو رکعت
کے تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑھے اور اگر اس دعا کو بھی بعد ہر دو رکعت
کے پڑھے تو سنت ہے اور بہتر ہے اور وہ دعا یہ ہے اللهم اني اسئلك ولم
يسئل مثلك انت موضع مسئلة السائلين ومنتهى رغبة الراغبين ادعوك ولم
يدع مثلك وارغب اليك ولم يرغب الى مثلك وانت مجيب دعوة
المضطرين وارحم الراحمين اسئلك بافضل المسائل وانجحها واعظمها يا الله يا
رحمن يا رحيم وباسمائك الحسنى وامثالك العليا ونعمك التي لا تحصى وباكرم
اسمائك عليك واحبها اليك واقربها منك وسيلة واشرفها عندك
منزلة واجزلها لديك ثوابا واسرعها في الامور اجابة وباسمك المكنون الاكبر
الاعز الاجل الاكرم الاعظم الذي تحبه وتهواه وترضى به عمن دعاك واستجبت له

دُعَاؤُہٗ وَحَقٌّ عَلَیْکَ اَنْ لَا تَرُدَّ سَائِلَکَ وَبِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ فِی التَّوْرٰیۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ
الْعَظِیْمِ وَبِکُلِّ اسْمٍ دَعَاکَ بِہٖ حَمَلَۃُ عَرْشِکَ وَمَلٰٓئِکَتُکَ وَاَنْبِیَآئُکَ وَرُسُلُکَ وَاَھْلُ طَاعَتِکَ
مِنْ خَلْقِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ وَلِیِّکَ وَابْنِ وَلِیِّکَ وَتُعَجِّلَ خِزْیَ
اَعْدَآئِہٖ وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا اور بجای کذا وکذا اپنی حاجتکو ذکر کری بعد دعا مانگنی
کے دو سجدہ شکر بجالاے اور اگر ایک سجدی بین اند و تو سجدون سی اس دعاکو پڑہے تو بہتر ہی
اسواسطے کہ یہ دعا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی طرف منسوب ہی اور مشتمل مضامین عالیہ اور
تضرع وزاری پر ہی وہ دعا یہ ہی اِلٰھِیْ وَعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ وَعَظَمَتِکَ لَوْ اَنِّیْ مُنْذُ بَدَعْتَ
فِطْرَتِیْ مِنْ اَوَّلِ الدَّھْرِ عَبَدْتُکَ دَوَامَ خُلُوْدِ رُبُوْبِیَّتِکَ بِکُلِّ شَعْرٍ فِیْ کُلِّ طَرْفَۃِ عَیْنٍ سَرْمَدَ
الْاَبَدِ بِحَمْدِ الْخَلَآئِقِ وَشُکْرِھِمْ اَجْمَعِیْنَ لَکُنْتُ مُقَصِّرًا فِیْ بُلُوْغِ اَدَآءِ شُکْرِ خَفِیِّ نِعْمَۃٍ مِّنْ
نِعَمِکَ عَلَیَّ وَلَوْ اَنِّیْ کَرَبْتُ مَعَادِنَ حَدِیْدِ الدُّنْیَا بِاَنْیَابِیْ وَحَرَثْتُ اَرْضَھَا بِاَشْفَارِ
عَیْنِیْ وَبَکَیْتُ مِنْ خَشْیَتِکَ مِثْلَ بُحُوْرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ دَمًا وَّصَدِیْدًا
لَکَانَ ذٰلِکَ قَلِیْلًا مِّنْ کَثِیْرِ مَا یَجِبُ مِنْ حَقِّکَ عَلَیَّ وَلَوْ اَنَّکَ اِلٰھِیْ عَذَّبْتَنِیْ
بَعْدَ ذٰلِکَ بِعَذَابِ الْخَلَآئِقِ اَجْمَعِیْنَ وَعَظَّمْتَ لِلنَّارِ خَلْقِیْ وَجِسْمِیْ وَ
مَلَاْتَ طَبَقَاتِ جَھَنَّمَ مِنِّیْ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ فِی النَّارِ مُعَذَّبٌ غَیْرِیْ وَلَا یَکُوْنَ لِجَھَنَّمَ
حَطَبٌ سِوَایَ لَکَانَ ذٰلِکَ بِعَدْلِکَ عَلَیَّ قَلِیْلًا مِّنْ کَثِیْرِ مَا اسْتَوْجَبَہٗ مِنْ عُقُوْبَتِکَ
پس اسی طرح دو دو رکعت کر کے آٹھوں رکعتونکو بہ آداب وشرائط مذکورہ بجالاوے یہانتک کہ آٹھوں رکعتوں سے فارغ ہو
جب آٹھوں رکعتین پڑھ چکے تو دو سجدوں بعد اس دعاکو پڑہے یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ دس مرتبہ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْنِیْ وَثَبِّتْنِیْ عَلٰی دِیْنِکَ وَدِیْنِ نَبِیِّکَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ
وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد آٹھوں رکعت
کے اس دعاکو پڑہتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحُرْمَۃِ مَنْ عَاذَ بِکَ وَلَجَاَ اِلٰی عِزِّکَ
وَاسْتَظَلَّ بِفَیْئِکَ وَاعْتَصَمَ بِحَبْلِکَ وَلَمْ یَثِقْ اِلَّا بِکَ یَا جَزِیْلَ الْعَطَایَا یَا مُطْلِقَ

الاسماء یا من سمّی نفسه من جوده وهّابًا ادعوك راغبًا وراهبًا وخوفًا وطمعًا
والحاحًا والحافًا وتضرّعًا وتملّقًا وقائمًا وقاعدًا وراكعًا وساجدًا و
راكبًا وماشيًا وذاهبًا وجائيًا وفي كلّ حالاتي اسئلك ان تصلّي على
محمّد وآل محمّد وان تفعل بي كذا وكذا اور بجای کذا وکذا مطلب اپنا
ذکر کری اور دعا مانگے کہ مقرون باجابت ہی یہ ترکیب بھی نماز شب کی بادعیہ وقنوت مختصرہ سے
اور بہت سی دعائیں اس نماز کی کتب ادعیہ مین جابجا مذکور ہین اس رسالہ مین فقط ادعیہ مختصرہ ذکر
کی گئیں تتمہ بیان کیفیت نماز شفع اور وتر مین جسوقت آٹھون رکعت ہی نماز شب کے فارغ
ہو تو چاہیے کہ دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر کی طرف متوجہ ہوا اور بہترین اوقات
شفع و وتر درمیان صبح صادق اور کاذب ہی یعنے جسوقت کہ صبح کاذب شروع ہوا وسوقت
سے طلوع صبح صادق تک وقت فضیلت نماز شفع اور وتر کا ہی اور اگر بعد آٹھ رکعت نماز شب کے
بجالائے تو بھی کچھ مضائقہ نہین ہے پس جب نماز شفع شروع کری تو چاہیے کہ دونو رکعتون مین
بعد سورہ حمد کے سورہ توحید پڑہی اور اگر چاہے کہ بعد سورہ حمد قل اعوذ برب الفلق پہلی رکعت
مین اور دوسری رکعت مین قل اعوذ برب الناس پڑھے اور قنوت نماز شفع مین نہین ہے
پس جسوقت کہ نماز شفع سے فارغ ہو تو سنت ہے کہ اس دعا کو پڑھے الٰهي تعرّض
لك في هذا الليل المتعرّضون وقصدك فيه القاصدون وامّل فضلك
ومعروفك الطالبون ولك في هذا الليل نفحات وجوائز وعطايا ومواهب
تمنّ بها على من تشاء من عبادك وتمنعها من لم تسبق له العناية
منك وها انا ذا عبدك الفقير اليك المؤمّل فضلك ومعروفك فان كنت
يا مولاي تفضّلت في هذه الليلة على احد من خلقك وعدت عليه بعائدة
من عطفك فصلّ على محمّد وآله الطيّبين الطاهرين الخيّرين الفاضلين وجد
علىّ بطولك ومعروفك يا ربّ العالمين وصلّى الله على محمّد خاتم النبيّين

وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ الَّذِينَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا اِنَّ اللّٰهَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّي اَدْعُوكَ كَمَا اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ بعد اسکے ایک رکعت مین
نماز وتر کی مشغول ہووے پس سنت ہی کہ پہلی وہ تینون دعائین کہ جو قبل نماز مستحب ہین بجا لاوے
مع تکبیرات ہفت گانہ کہ ایک اون مین سی تکبیرۃ الاحرام ہے اور بعد نیت اور تکبیرۃ الاحرام سورہ حمد
ایک مرتبہ اور تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور تین مرتبہ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور
تین مرتبہ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے کہ یہ امر سنت ہے والا اختیار ہے جو سورہ چاہے
پڑھے بعد اسکے مستحب ہے کہ ہاتھون کو قنوت کے لیے منھ کے برابر اوٹھاوے اور
غمگین ہووے اور بگریہ وزاری اس دعا کو پڑھے سَيِّدِي
هٰذِهِ يَدَايَ قَدْ مَدَدْتُهُمَا اِلَيْكَ بِالذُّنُوبِ مَمْلُوَّةً وَعَيْنَايَ بِالرَّجَاءِ مَمْدُودَةٌ
وَحَقٌّ لِمَنْ دَعَاكَ بِالنَّدَمِ تَذَلُّلًا اَنْ تُجِيبَهُ بِالْكَرَمِ تَفَضُّلًا سَيِّدِي اَمِنْ اَهْلِ
الشَّقَاءِ خَلَقْتَنِي فَاُطِيلُ بُكَائِي اَمْ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ خَلَقْتَنِي فَاُبَشِّرُ رَجَائِي
سَيِّدِي اَلِضَرْبِ الْمَقَامِعِ خَلَقْتَ اَعْضَائِي اَمْ لِشُرْبِ الْحَمِيمِ خَلَقْتَ
اَمْعَائِي سَيِّدِي لَوْ اَنَّ عَبْدًا اسْتَطَاعَ الْهَرَبَ مِنْ مَوْلَاهُ لَكُنْتُ
اَوَّلَ الْهَارِبِينَ مِنْكَ لٰكِنِّي اَعْلَمُ اَنِّي لَا اَفُوتُكَ سَيِّدِي لَوْ اَنَّ عَذَابِي
مِمَّا يَزِيدُ فِي مُلْكِكَ لَسَاَلْتُكَ الصَّبْرَ عَلَيْهِ لٰكِنِّي اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَزِيدُ فِي
مُلْكِكَ طَاعَةُ الْمُطِيعِينَ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ مَعْصِيَةُ الْعَاصِينَ سَيِّدِي مَا اَنَا
وَمَا خَطَرِي هَبْ لِي بِفَضْلِكَ وَجَلِّلْنِي بِسِتْرِكَ وَاعْفُ عَنْ تَوْبِيخِي بِكَرَمِ
وَجْهِكَ اِلٰهِي وَسَيِّدِي اِرْحَمْنِي مَصْرُوعًا عَلَى الْفِرَاشِ تُقَلِّبُنِي اَيْدِي
اَحِبَّتِي وَارْحَمْنِي مَطْرُوحًا عَلَى الْمُغْتَسَلِ يُغَسِّلُنِي صَالِحُ جِيرَتِي وَارْحَمْنِي
مَحْمُولًا قَدْ تَنَاوَلَ الْاَقْرِبَاءُ اَطْرَافَ جَنَازَتِي وَارْحَمْ فِي ذٰلِكَ
الْبَيْتِ الْمُظْلِمِ وَحْشَتِي وَغُرْبَتِي وَوَحْدَتِي بعد اس دعا کی ستر مرتبہ

بیان نماز وتر [illegible]

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَأَتُوْبُ اِلَیْهِ کہے اور سنت ہے کہ چالیس برادران مومن کے
لیے دعاے مغفرت کرے اور اگر اس طرح کہے تو افضل ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَفُلَانٍ نام ہر ایک کا ذکر کرے
بعد اس قنوت کے رکوع اور سجود اور تشہد اور سلام بطریق سابق بجا لائے جب نماز
سے فارغ ہوے تو تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑھے اور اگر اس
مناجات کو بعد تسبیح کے بجا لائے تو بہتر ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اُنَاجِیْكَ یَا مَوْجُوْدًا
فِیْ کُلِّ مَکَانٍ لَعَلَّكَ تَسْمَعُ نِدَائِیْ فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِیْ وَقَلَّ حَیَائِیْ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ
اَیَّ الْاَهْوَالِ اَتَذَکَّرُ وَاَیَّهَا اَنْسٰی وَلَوْ لَمْ یَکُنْ اِلَّا الْمَوْتُ لَکَفٰی کَیْفَ وَمَا بَعْدَ الْمَوْتِ
اَعْظَمُ وَاَدْهٰی مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ حَتّٰی مَتٰی وَاِلٰی مَتٰی اَقُوْلُ لَكَ الْعُتْبٰی مَرَّةً
بَعْدَ اُخْرٰی ثُمَّ لَا تَجِدُ عِنْدِیْ صِدْقًا وَلَا وَفَاءً فَیَا غَوْثَاهُ ثُمَّ وَاغَوْثَاهُ بِكَ
یَا اَللّٰهُ مِنْ هَوًی قَدْ غَلَبَنِیْ وَمِنْ عَدُوٍّ قَدِ اسْتَکْلَبَ عَلَیَّ وَمِنْ دُنْیَا قَدْ تَزَیَّنَتْ
لِیْ وَمِنْ نَفْسٍ اَمَّارَةٍ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ مَوْلَایَ یَا مَوْلَایَ اِنْ کُنْتَ رَحِمْتَ
مِثْلِیْ فَارْحَمْنِیْ وَاِنْ کُنْتَ قَبِلْتَ مِثْلِیْ فَاقْبَلْنِیْ یَا قَابِلَ السَّحَرَةِ
اقْبَلْنِیْ یَا مَنْ لَمْ اَزَلْ اَتَعَرَّفُ مِنْهُ الْحُسْنٰی یَا مَنْ یُغَذِّیْنِیْ بِالنِّعَمِ صَبَاحًا
وَمَسَاءً اِرْحَمْنِیْ یَوْمَ اٰتِیْكَ فَرْدًا شَاخِصًا اِلَیْكَ بَصَرِیْ مُقَلِّدًا
عَمَلِیْ قَدْ تَبَرَّءَ جَمِیْعُ الْخَلَائِقِ مِنِّیْ نَعَمْ وَاَبِیْ وَاُمِّیْ وَمَنْ کَانَ
لَهٗ کَدِّیْ وَسَعْیِیْ فَاِنْ لَمْ تَرْحَمْنِیْ فَمَنْ یَرْحَمُنِیْ وَمَنْ یُؤْنِسُ فِی الْقَبْرِ
وَحْشَتِیْ وَمَنْ یُنْطِقُ لِسَانِیْ اِذَا خَلَوْتُ بِعَمَلِیْ وَسَاَلْتَنِیْ عَمَّا اَنْتَ
اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ فَاِنْ قُلْتُ نَعَمْ فَاَیْنَ الْمَهْرَبُ مِنْ عَدْلِكَ وَاِنْ قُلْتُ لَمْ اَفْعَلْ
قُلْتَ اَلَمْ اَکُنِ الشَّاهِدَ عَلَیْكَ فَعَفْوَكَ عَفْوَكَ یَا مَوْلَایَ قَبْلَ سَرَابِیْلِ
الْقَطِرَانِ عَفْوَكَ عَفْوَكَ یَا مَوْلَایَ قَبْلَ اَنْ تُغَلَّ الْاَیْدِیْ
اِلَی الْاَعْنَاقِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَخَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

بعد اسکے سجدۂ شکر مین جائے اور سجدے مین کم سے کم تین مرتبہ ورنہ سو مرتبہ شُکْراً لِلّٰہِ
کہے اور اگر اس دعا کو سجدے مین پڑہے تو خوب ہے یَا خَیْرَ مَنْ رُفِعَتْ اِلَیْہِ اَعْنَاقُ
الرَّاغِبِیْنَ وَیَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّیِّبِیْنَ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ وَشَاْنُکَ کُلِّہٖ
پس جو چاہے خداوند تعالے سے طلب کرے کہ دعا آخر شب کی مقبول و مقرون باجابت
ہوتی ہے فائدہ واضح ہو کہ نمازہاے سنتی بلا عذر بیماری وغیرہ بیٹھکے پڑہنا جایز ہی پس
نماز شب کھڑے ہوکے اور بیٹھکے دو نو طرح پڑہ سکتا ہے مگر بلا عذر کھڑے ہو کر پڑہنا بہتر ہی
اور اگر وقت تنگ ہوا ور رات کم رہگئی ہو تو فقط سورۂ حمد اور سورۂ توحید ہر رکعت مین
پڑہنا کافی ہے بلکہ اگر وقت زیادہ تنگ ہو تو ہر رکعت مین خالی سورۂ حمد پڑہ سکتا ہے اور
رکوع اور سجود کو مخفف بذکر واحد کرکے نماز کو جلد تمام کرنا بہتر ہے اور اگر صبح طالع ہوجاے
تو نماز صبح کو مقدم کرے اسکے بعد نماز شب کی قضا بجالاے او ر مخفی نہ ہو کہ صاحب عذر او مغلوب
النوم کیواسطے بعض علمانے اجازت دی ہی کہ نماز شب قبل نصف شب پڑہ سکتا ہی اور
بعض علمانے قبل از وقت پڑہنے سے قضا پڑہنے کو افضل جانا ہی مطلب چھٹا بیان نماز
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین جناب علامہ مجلسی علی مقامہ کتاب زاد المعاد
مین تحریر فرماتے ہین کہ سید بن طاوس رحمہ اللہ نے بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ حضرت سے بعض اصحاب نے کیفیت نماز جعفر طیار استفسار کی حضرت امام رضا
علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کیون غافل ہو شاید پیغمبر
خدا نے نماز جعفر طیار نہ پڑہی ہوا ور شاید جعفر طیار علیہ السلام نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو بجالاتے ہون راوی نے عرض کی آپ مجھے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
تعلیم فرمائے حضرت نے فرمایا کہ وہ دو رکعت ہی باین ترکیب کہ ہر رکعت مین بعد سورۂ
حمد پندرہ مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑہے بعد اوسکے رکوع مین جائے اور حالت رکوع

مطلب چھٹا بیان نماز جناب رسول خدا صلعم

میں

بیان نماز حضرت رسول اعظم

مین پندرہ مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑہے پس رکوع سی سر اوٹہاوے اور سیدہا کہڑا ہوکے پہر اوسی
سورہ کو پندرہ مرتبہ پڑہے بعد اسکے سجدی مین جاوی اور سجدۂ اول مین پندرہ مرتبہ اوسی
سورہ کو پڑہے پس سجدی سی سر اوٹہاوی اور درست بیٹہکر پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑہ کے
دوسرا سجدہ کرے اور دوسری سجدی مین الطریق سابق پندرہ مرتبہ سورہ مذکورہ پڑہ کے
سر کو سجدی سے اوٹہاوی اور درست بیٹہے اور پہر پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑہ کے دوسری
رکعت کیواسطے کہڑا ہو پس دوسری رکعت کو مثل رکعت اول بجالاوی اور جب دوسری
رکعت کی سجدۂ ثانیہ سے فارغ ہوکر درست بیٹہی تو پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑہ کے تشہد اور
سلام بجالاوے حضرت فرماتے ہین کہ جب تو نماز سے فارغ ہوگا تو درمیان تیرے اور خدا
کے کوئی گناہ باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ بخشا جاوے گا اور جو حاجت کہ طلب کرے گا وہ روا
ہوگی اور بعد نماز کے اس دعا کو پڑہنا سنت ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَائِنَا الْاَوَّلِينَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ
وَاَعَزَّ جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ
فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ
الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاِنْجَازُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ
لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ
يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ
اِلٰهِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي
وَارْحَمْنِي وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

بیان نماز جناب امیر المومنین

مطلب تواں بیان نماز جناب امیر علیہ السلام مین کتاب زاد المعاد
مین بسند ہاے صحیح وحسن ومعتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ جو شخص چار رکعت نماز دو دو رکعت کرکے باین طریق
بجالاے کہ ہر رکعت مین بعد سورۂ حمد بچاس مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد پڑہے
جسوقت نماز سے فارغ ہوتا ہے تو درمیان اوس شخص کے اور حق تعالے
کے کوئی گناہ باقی نہین رہتا اور سید مرتضے علم الہدے اور شیخ ابو جعفر
طوسی رحمہما اللہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے
کہ جو شخص چار رکعت نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام بجا لائے
تو اپنے گناہون سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے کہ جس طرح لڑکا روز
ولادت اپنی ماں کے شکم سے پاک و پاکیزہ گناہون سے متولد ہوتا ہے
اور حوائج اوس شخص کی برآتی ہین ہر رکعت مین بعد سورۂ حمد بچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد
پڑہے جب چارون رکعتون سے فارغ ہو تو اس دعا کو پڑہے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِيْدُ مَعَالِمُهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهٗ سُبْحَانَ
مَنْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا
انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَارِكُ اَحَدًا فِيْ اَمْرِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ
پس دعا پڑہے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا مَنْ عَفٰى عَنِ السَّيِّئَاتِ وَلَمْ يُجَازِ
بِهَا ارْحَمْ عَبْدَكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اَنَا عَبْدُكَ يَا سَيِّدَاهُ اَنَا عَبْدُكَ
بَيْنَ يَدَيْكَ يَا رَبَّاهُ بِكَ اِلٰهِيْ بِكَيْنُوْنَتِكَ يَا اَمَلَاهُ يَا رَحْمَانَاهُ يَا غِيَاثَاهُ
عَبْدُكَ عَبْدُكَ لَا حِيْلَةَ لَهٗ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ يَا مُجْرِيَ الدَّمِ فِيْ عُرُوْقِ
عَبْدِكَ يَا سَيِّدَاهُ يَا مَالِكَاهُ اَيَا هُوَ اَيَا هُوَ اَيَا هُوَ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ عَبْدُكَ

عبدك لا حيلة لي ولا اغني عن نفسي ولا استطيع لها ضرا ولا نفعا ولا
اجد من اصانعه تقطعت اسباب الخدائع عني واضمحل كل مظنون
عني افردني الدهر اليك فقمت بين يديك هذا المقام يا الهي بعلمك
هذا كان كله فكيف انت صانع بي وليت شعري كيف تقول لدعائي
اتقول نعم ام تقول لا فان قلت لا فيا ويلي يا ويلي يا ويلي يا عولي يا عولي يا عولي يا شقوتي
يا شقوتي يا شقوتي يا ذلي يا ذلي الى من وممن او عند من او كيف
او ماذا والى اي شيء الجأ ومن ارجو ومن يجود علي بفضله حين ترفضني يا واسع
المغفرة وان قلت نعم كما هو الظن بك والرجاء لك فطوبى لي انا السعيد وانا
المسعود فطوبى لي وانا المرحوم يا مترحم يا مترئف يا متعطف يا متجبر
يا متملك يا مقسط لا عمل لي بنجاح حاجتي اسألك باسمك الذي جعلته
في مكنون غيبك واستقر عندك فلا يخرج منك الى شيء سواك اللهم به
وبك وبك اجل واشرف اسمائك لا شيء لي غير هذا ولا احد اعود
علي منك يا كينون يا مكون يا من عرفني نفسه يا من امرني بطاعته يا من
نهاني عن معصيته ويا مدعو ويا مسؤول يا مطلوبا اليه رفضت وصيتك التي
اوصيتني بها ولم اطعك ولو اطعتك فيما امرتني لكفيتني ما قمت
اليك فيه وانا مع معصيتي لك راج فلا تحل بيني وبين ما رجوت
يا مترحم لي اعذني من بين يدي ومن خلفي ومن فوقي
ومن تحتي ومن كل جهات الاحاطة بي اللهم بمحمد سيدي
وبعلي وليي وبالائمة الراشدين عليهم السلام اجعل علينا
الوافية صلواتك ورأفتك ورحمتك واوسع علينا من رزقك
واقض عنا الدين وجميع حوائجنا يا الله يا الله يا الله انك على كل شيء قدير

بیان نماز حاجت

مطلب (۶) ان نماز حضرت ۴۱

مطلب آٹھوان بیان نماز حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام مین
زاد المعاد مین سید ابن طاوس علیہ الرحمہ بسند معتبر حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ حضرت ارشاد فرماتے ہین کہ مادر
گرامی میری حضرت فاطمہ علیہا السلام دو رکعت نماز پڑھتے تہین
اور یہ نماز او نہین جبرئیل نے تعلیم کی تھی پہلے رکعت مین بعد سورۂ
حمد سو مرتبہ سورۂ قدر دوسری رکعت مین بعد سورہ حمد سو مرتبہ
سورۂ توحید پڑہتے تہین اور جب سلام کہتے تھین تو یہ دعا پڑہتے تہین
سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيفِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ
ذِي الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْبَهْجَةَ وَالْجَمَالَ سُبْحَانَ مَنْ تَرَدَّى
بِالنُّورِ وَالْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ يَرَى أَثَرَ النَّمْلِ فِي الصَّفَا سُبْحَانَ
مَنْ يَرَى وَقْعَ الطَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا غَيْرُهُ
جناب سید تحریر فرماتے ہین کہ دوسری روایت مین وارد ہوا ہے
کہ بعد اس نماز کے تسبیح مشہور حضرت فاطمہ علیہا السلام کہ بعد ہر نماز
کے پڑہی جاتی ہی پڑہے اور بعد اسکے سو مرتبہ محمد اور آل محمد پر صلوات
بہیجی اور شیخ رحمہ اللہ مصباح مین اس نماز کو روایت کرتے ہین
اور فرماتے ہین کہ جب سلام کہے تو تسبیح فاطمہ علیہا السلام کو پڑہے اور
اور اس دعا کو بھی پڑہے یعنی وہ دعا کہ پہلے مذکور ہوے بعد اسکے فرماتے
ہین کہ جو شخص اس نماز کو پڑہے اور دعاے مذکور سے فارغ
ہو تو اپنے گھٹنونکو اور اپنے ہاتھونکو کہنیو تک برہنہ کرے اور سجدے مین جا اور ساتون عضو سجدہ
خاک پر پہونچائی کہ کپڑا درمیان مین مانع نہو اور دعا کرے اور حاجت اپنی خدا سے طلب کرے اور یہ دعا پڑہے
يَا مَنْ لَيْسَ غَيْرُهُ رَبٌّ يُدْعَى يَا مَنْ لَيْسَ فَوْقَهُ إِلٰهٌ يُخْشَى يَا مَنْ لَيْسَ دُونَهُ مَلِكٌ

يُنْقِي يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ وَزِيرٌ يُؤْتَى يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجِبٌ يُرْشَى يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ بَوَّابٌ يُغْشَى يَا مَنْ لَا يَزْدَادُ عَلَى كَثْرَةِ السُّؤَالِ إِلَّا كَرَمًا وَجُودًا وَعَلَى كَثْرَةِ الذُّنُوبِ إِلَّا عَفْوًا وَصَفْحًا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي كَذَا پس وَافْعَلْ بِي كَذَا کے مقام پر اپنی حاجتوں کو بیان کرے مطلب یہ ہے ان بیان نماز حضرت جعفر طیار میں زاد المعاد میں مذکور ہے کہ نماز حضرت جعفر طیار از جملہ متواترات ہے اور علمائے شیعہ و سنی اس نماز کو بسندہای بسیار روایت کرتے ہیں اور مخالفین مذہب بھی اس نماز کو سنت جانتے ہیں مگر اکثر اہل سنت بسبب عداوت باطنی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے رکھتے ہیں اس نماز کو عباس عم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی طرف منسوب کرتے ہیں پھر تقدیر سوائے نوافل شبانہ روز اور کوئی نماز بحسب صحت سند اور کثرت ثواب اس نماز کو نہیں پہونچتی اور بسند معتبر حضرت امام زین العابدین سے منقول ہے کہ جس وقت جعفر طیار برادر حیدر کرار نے ہجرت حبشہ سے مراجعت فرمائی تو وہ دن وہ تھا کہ اُسی روز جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فتح خیبر کی تھی پس جعفر طیار جس وقت آئے تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بقدر مسافت ایک تیر کے بسرعت تمام استقبال جعفر رضی اللہ عنہ کے لیے تشریف لے گئے جب جعفر طیار کی نظر جمال عدیم المثال جناب رسول خدا پر پڑی تو شتابانہ پیغمبر خدا کی طرف دوڑے پیغمبر خدا نے اونکو اپنے سینہ سے لگایا اور اپنے ہاتھ جعفر کی گردن میں ڈال کر تا یکساعت باتیں کیں بعد اوسکے جناب رسول خدا ناقہ عضبا پر سوار ہوئے اور جعفر کو حضرت نے اپنے پیچھے بٹھا لیا جب وہ ناقہ چلا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اے جعفر اے برادر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں بخشش عظیم اور عطیہ گران بہا اور بیش قیمت عطا کروں حضرت کی اس کلام سے لوگوں نے گمان کیا کہ آج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جعفر کو مال کثیر کہ جو غنیمت خیبر سے حضرت کے ہاتھ لگا ہے عنایت کرینگے جعفر نے عرض کی کہ ماں اور باپ میرے آپ پر فدا ہوں عنایت فرمایئے پس حضرت نے صلوات التسبیح جعفر کو تعلیم فرمایا اور دوسری روایت معتبر میں منقول ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اگر ہر روز تم اس نماز کو بجا لاؤ تو تمام دنیا و ما فیہا سے تمہارے لیے بہتر ہوگا

اور اگر ایک روز درمیان اس نماز کو بجا لاوے تو جو گناہ کہ درمیان دو نمازون کے کئی ہونگے
وہ سب بخشے جائینگے اور اگر ہر جمعہ کو یا ہر مہینے مین ایک مرتبہ بجا لاوے یا سال مین ایک دفعہ پڑہے
تو جو گناہ کہ دو نمازون کے درمیان مین کئے ہونگے حق تعالی اپنے فضل سے وہ ہین بخشدے گا
اور دوسری روایت معتبرہ مین منقول ہے کہ اگر بقدر کف دریا ہا و بعدد ریگ بیابان گناہ ہونگے
تو سب کو خداوند رحیم بخشدے گا اور اگر کوئی شخص جہاد سے بہاگ گیا ہو کہ یہ گناہ سب گناہون سے
زیادہ اور بدتر ہے تو اللہ اوسکو بھی بخشدے گا اور دوسری روایت مین منقول ہے کہ اگر ہو سکے
تو ہر روز اس نماز کو بجا لاے اور اگر ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ مین ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے
تو ہر مہینے مین ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال بھر مین ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے
تو اپنی تمام عمر مین ایک مرتبہ اس نماز کو پڑہے تا خداوند کریم گناہان کبیرہ اور صغیرہ تازہ اور
کہنہ کہ جو عمداً و خطاءً واقع ہوئے ہین سبکو بخشدے گا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ترکیب
اس نماز کی یہ ہے کہ یہ نماز چار رکعت ہے بدو تشہد اور بدو سلام پہلی رکعت مین بعد سورہ حمد سورہ
و اذا زلزلت الارض پڑہے اور دوسری رکعت مین بعد الحمد سورہ والعادیات اور تیسرے
رکعت مین بعد حمد سورہ اذا جاء نصر اللہ اور چوتھی رکعت مین بعد حمد قل ہو اللہ احد پڑہے
اور ہر رکعت مین بعد از قراءت سورہ پندرہ مرتبہ سُبحٰنَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
اللّٰہُ اَکبَر کہے اور رکوع مین اور بعد رکوع کی اور سجدہ اول مین اور بعد سجدہ اول کے اور
سجدہ ثانیہ مین اور بعد سجدہ ثانیہ کے دس دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو بجا لاے یعنے پہلے
رکعت مین بعد سورہ حمد سورہ اذا زلزلت الارض پڑہے بعد اوسکے پندرہ مرتبہ سُبحانَ
اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَر کہے اور رکوع مین جاے پس رکوع مین
دس مرتبہ انہین تسبیحات اربعہ کو پڑہے پس رکوع سے سر اوٹہاے اور سیدہا ہو کے پھر انہین
تسبیحات کو دس مرتبہ پڑہے پس سجدہ مین جاے اور حالت سجدہ مین دس مرتبہ کہے پس
سر سجدہ سے اوٹہاوے اور درست بیٹھے اور پھر انہین تسبیحات کو دس مرتبہ کہے پس دوسرا

بیان تسبیحات اربعہ کا

سجدہ کری اور دوسری سجدی مین بھی اسی طرح کہی پس سجدۂ ثانیہ سی سر اوٹھا کر درست بیٹھی اور
دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو پڑھ کے دوسری رکعت کیواسطے کھڑا ہوا اور سورۂ حمد اور والعادیات
موافق دستور رکعت اول پندرہ دفعہ اور رکوع و سجود وغیرہ مین موافق معمول رکعت اول دس
دس مرتبہ تسبیحات کہکے نماز کو تمام کرے بعد اسکے پھر نیت کر کے دو رکعت اسی صورت سی بجا لاے
مگر ان دو رکعتون کی پہلے رکعت مین بعد حمد سورۂ اذا جاء نصر اللہ اور دوسری رکعت
مین بعد حمد سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھے اور تسبیحات اربعہ موافق دستور رکعات اول بجا
لاکے نماز کو تمام کرے پس چارون رکعتون کو بترتیب و ترکیب مذکورہ بدو تشہد و دو سلام
دو دو رکعت کر کے بجا لاے کہ چارون رکعتون مین مجموع تین سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہو جاے اور وہ دعائین کہ جو اس نماز مین مستحب ہین
کلینی رحمہ اللہ نے بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہو کہ سنت ہے کہ چوتھی رکعت
کے دوسری سجدی مین یعنی سجدۂ آخرین جب تسبیحات اربعہ پڑھ چکے تو حالت سجدی مین اس
دعا کو پڑہے سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَالْوَقَارَ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ
وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى
كُلَّ شَيْءٍ عِلْمُهٗ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ
وَالْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ
وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاسْمِكَ
الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ الَّتِي تَمَّتْ صِدْقًا
وَعَدْلًا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰهْلِ بَيْتِهٖ پس حاجتونکو
اپنی ذکر کری مخفی نہ رہے کہ شیخ نے کتاب مصباح مین اس دعا کو بعد لفظ الامر یا مین زیادتی نقل
کیا ہو سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ
ذِي الْقُوَّةِ وَالطَّوْلِ و شیخ ابو جعفر طوسی و سید مرتضٰی نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ

بابت تسبیحات اربعہ

مفضل کہتی ہین کہ ایک روز مین نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو نماز جعفر طیار پڑہتے دیکھا پس بعد نماز حضرت نی اس دعا کو پڑہا یَا رَبِّ یَا رَبِّ بقدر ایک نفس یعنی جسقدر کہ ایک سانس مین کہا جاوے یَا رَبَّاهُ یَا رَبَّاهُ بقدر ایک نفس رَبِّ رَبِّ بقدر ایک نفس یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ بقدر ایک نفس یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ بقدر ایک نفس یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ سات مرتبہ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سات مرتبہ بعد اسکے اس دعا کو اس جناب نے پڑہا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الْقَوْلَ بِحَمْدِكَ وَاَنْطِقُ بِالثَّنَاءِ عَلَيْكَ وَاُمَجِّدُكَ وَلَا غَايَةَ لِمَدْحِكَ وَاُثْنِيْ عَلَيْكَ وَمَنْ يَبْلُغُ غَايَةَ ثَنَائِكَ وَاَمَدَ مَجْدِكَ وَاَنّٰى لِخَلِيْقَتِكَ كُنْهُ مَعْرِفَةِ مَجْدِكَ وَاَيُّ زَمَنٍ لَمْ تَكُنْ مَمْدُوْحًا بِفَضْلِكَ مَوْصُوْفًا بِمَجْدِكَ عَوَّادًا عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ بِحِلْمِكَ تَخَلَّفَ سُكَّانُ اَرْضِكَ عَنْ طَاعَتِكَ فَكُنْتَ عَلَيْهِمْ عَطُوْفًا بِجُوْدِكَ جَوَادًا بِفَضْلِكَ عَوَّادًا بِكَرَمِكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

بیان دعاء نماز جعفر طیار

جب حضرت نماز سے فارغ ہوئی تو مجہ سے فرمایا کہ اے مفضل جسوقت کہ تجہکو کوئی حاجت ضروری ہو تو نماز جعفر طیار بجالا اور اس دعا کو پڑہ اور اپنے حوائج حق تعالی سے طلب کر کہ انشاء اللہ حوائج تیرے بر آئینگے اور شیخ ابو جعفر طوسی اور سید مرتضے علم الہدی نے ایک اور بہی دعا بعد نماز جعفر طیار روایت کی ہے اور وہ دعا یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَتَرَدّٰى بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ جَلَّ جَلَالُهٗ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ وَخَلَقَهٗ بِقُدْرَتِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ

بیان دعای نماز جعفر طیار

ومنتهى الرحمة من كتابك وباسمك الاعظم وكلماتك
التامات التي تمت صدقا وعدلا ان تصلي على محمد وآل محمد
الطيبين الطاهرين وان تجمع لي خير الدنيا والآخرة بعد عمر
طويل اللهم انت الحي القيوم العلي العظيم الخالق الرازق المحيي المميت
البدئ البديع لك الكرم ولك المجد ولك المن
ولك الجود ولك الامر وحدك لا شريك لك يا واحد
يا احد يا صمد يا من لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا
احد يا اهل التقوى ويا اهل المغفرة يا ارحم الراحمين
يا عفو يا غفور يا ودود يا شكور انت ابر بي من ابي وامي وارحم
بي من نفسي ومن الناس اجمعين يا كريم يا جواد اللهم اني صليت
هذه الصلوة ابتغاء مرضاتك وطلب نائلك ومعروفك
ورجاء رفدك وجائزتك وعظيم عفوك ورضوانك
وقديم غفرانك اللهم فصل على محمد وآل محمد وارفعها
في عليين وتقبلها مني واجعل نائلك ومعروفك
ورجاء ما ارجو منك فكاك رقبتي من النار والفوز بالجنة وما جمعت
من انواع النعيم ومن حسن الحور العين واجعل جائزتي منك العتق
من النار وغفران ذنوبي وذنوب والدي وما ولدا وجميع
اخواني واخواتي المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات
الاحياء منهم والاموات وان تستجيب دعائي وترحم
صرختي وندائي ولا تردني خائبا خاسرا واقلبني منجحا مفلحا
مرحوما مستجابا دعائي مغفورا لي يا ارحم الراحمين

بیان دعاء نماز جعفر طیار

یا عظیم یا عظیم یا عظیم قد عظم الذنب من عبدک فلیحسن العفو منک یا حسن التجاوز یا واسع المغفرۃ یا باسط الیدین بالرحمۃ یا نفاحا بالخیرات یا معطی المسئولات یا فکاک الرقاب من النار صل علی محمد وال محمد وفک رقبتی من النار واعطنی سؤلی واستجب دعائی وارحم صرختی وتضرعی وندائی واقض لی حوائجی کلہا لدنیای واخرتی و دینی ماذکرت منہا ومالم اذکر واجعل لی فی ذلک الخیرۃ ولا ترد نی خائبا خاسرا واقلبنی مفلحا منجحا مستجابا لی دعائی مغفورا لی مرحوما یا ارحم الراحمین یا محمد یا ابا القاسم یا رسول اللہ یا امیر المومنین انا عبد کما ومولاکما غیر مستنکف ولا مستکبر بل خاضع ذلیل عبد مقر متمسک بحبلکما معتصم من ذنوبی بولایتکما اتقرب الی اللہ تعالی بکما واتوسل الی اللہ بکما واقدمکما بین یدی حوائجی الی اللہ جل وعز فاشفعا لی فی فکاک رقبتی من النار وغفران ذنوبی واجابۃ دعائی اللہم فصل علی محمد والہ وتقبل دعائی واغفر لی یا ارحم الراحمین

باب چوتھا بیان روزہ میں

باب چوتھا بیان روزہ میں

اور اس باب میں ایک مقدمہ اور کئی فصلیں ہیں اور کل مسائل زبدۃ الفتاوی جناب شیخ زین العابدین اعلی اللہ مقامہ سی منقول ہیں مقدمہ نجاۃ العباد وغیرہ میں احادیث ائمہ علیہم السلام سی نقل کیا ہی کہ روزہ افضل عبادات ہی اور باعث قرب درگاہ رب العزت ہی اور ثواب اسکا علم خدا میں مخزون ہی اس فقرہ سے شاید یہ مراد ہو کہ ثواب روزہ کا تیار عمل نہیں جان سکتے اور صوم زکوۃ بدن ہے اور سپر آتش دوزخ ہی اور رفع فقر وبلا اور رفع خواہشہائی نفسانی کو دور کرتا ہی اور

بلغم اور فراموشی کو زائل کرتا ہی اور عقل و فکر کو جلا دیتا ہی اور باعث دخول جنت ہی اور سبب
دوری شیطان ہی بلکہ روزہ دار سی بقدر بعد مغرب و مشرق شیطان دور ہو جاتا ہی اور روزہ دار
کا سونا عبادت ہی اور سانس لینا اور خاموش رہنا ثواب تسبیح خدا رکھتا ہی اور روزہ دار
کے واسطے فرشتی دعا اور استغفار کرتے ہین اور عمل روزہ دار مقبول ہوتا ہی اور دعا اُسکی
مقبول درگاہ خدا ہوتی ہی اور روزہ دار کی روح باغ جنت کی سیر کرتی ہی اور جبتک روزہ
دار روزہ افطار نہ کری تو کاتبان اعمال اُسکی عمل بد نہین لکھتی اور بوی دہن روزہ دار خدا
کے نزدیک بوی مشک سی بہتر ہی اور ملائک روزہ دار کی منہ کو مسح کرتے ہین اور بشارت بہشت
دیتی ہین جاننا چاہیی کہ یہ فضیلت مطلق صوم کی ہی اور جو خاص روزی سُنت موکدہ ہین
مثل روزہ ہای رجب و شعبان اور عید ہای مخصوصہ انکی فضیلت اس سی زیادہ تر ہی کہ معرض
بیان مین آسکی اور فضیلت صوم ماہ رمضان کی بیحد و انتہا ہی چنانچہ زاد المعاد وغیرہ مین
کسی قدر فضائل صوم مرقوم ہین مخفی نہ رہی کہ افطار صوم ماہ رمضان گناہ کبیرہ ہی کتاب کافی
وغیرہ مین منقول ہی کہ بنای اسلام پانچ چیز پر ہی نماز و زکوۃ و حج و صوم و ولایت اہل بیت
علیہم السلام پس ترک صوم بنای اسلام کا ترک کرنا ہی اور کتاب من لایحضرہ الفقیہ مین ہی کہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص بلا عذر ایک دن بھی ماہ رمضان کا روزہ
ترک کری تو روح ایمان اُس شخص سے نکلجاتی ہی اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ جو شخص ماہ
رمضان مین تین روزی نہ رکھی اور حاکم شرع کی سامنی تین مرتبہ عقوبت ترک روزہ مین گرفتار
ہو چکا ہو تو تیسری مرتبہ واجب القتل ہوگا **فصل پہلی اقسام روزہ مین** جاننا چاہیے کہ روزے
کی چار قسمین ہین واجب اور حرام اور سُنت اور مکروہ روزہ واجب کے کئی قسمین ہین روزہ
رمضان مبارک روزہ کفارہ روزہ قضا روزہ بعوض قربانی حج روزہ عہد روزہ نذر روزہ
قسم اور روزہ روز سوم اعتکاف اور وہ روزہ جو بسبب اجارہ لازم ہوتا ہی یا وہ روزہ
کہ اپنے باپ کا اُسکی بڑے بیٹے پر واجب ہو جاتا ہے **فصل دوسری چاند ثابت ہونیکو بیان مین**

مخفی نہ رہی کہ ماہ رمضان کے یا اور مہینون کی پہلی تاریخ بسبب چند چیزون کی ثابت ہوتی ہی پہلی چاند دیکھنے سی بشرطیکہ دیکھنی والی کو رویت ہلال کا یقین حاصل ہوجای دوسری بسبب شیاع تیسرے یہ کہ دو عادل رویت کی گواہی دین چوتھی یہ کہ مہینہ کی تیس دن تمام ہوجائین پانچوین بسبب حکم حاکم شرع بشرطیکہ اسکی خطا کا یقین نہ ہوا اور اگر یوم الشک ہو یعنی رویت ہلال کا یقین حاصل نہ ہوا ہو اور بہ نیت روزہ ماہ رمضان روزہ رکہی یا یہ قصد کرے کہ اگر آج غرہ ماہ رمضان ہی تو روزہ میرا روزہ ہای ماہ رمضان المبارک مین شامل ہوا اور اگر آج آخر ماہ شعبان ہی تو روزہ ہای آخر شعبان مین محسوب ہو تو اس صورت مین روزہ باطل ہوگا اور اگر بقصد آخر شعبان بہ نیت سنت یا بقصد روزہ قضای واجب بہ نیت واجب روزہ رکہے اور بعد غروب معلوم ہو کہ آج ماہ رمضان کی پہلی تاریخ تہی تو وہ روزہ روزۂ رمضان مین محسوب ہوگا اور حقیقت روزہ یہ ہی کہ مکلف اپنی نفس کو وقت مخصوص مین مخصوص چیزون سی باز رکہی اور انشاء اللہ تعالی تفصیل اسکی آگی بیان ہوگی اور ابتدای وقت روزہ طلوع صبح صادق سی ہی اور آخر وقت زوال حمرت مشرقیہ ہی اور وقت نیت روزہ غیر معین مین مثل قضای رمضان اور نذر مطلق اول شب سی قبل زوال آفتاب تک ہی اور روزہ ماہ رمضان اور نذر معین کی نیت کا وقت حالت اختیار مین اول شب سی صبح صادق تک ہی اور اگر بہول گیا ہو یا مسافر حکم حاضر مین ہو جای یا مریض صحیح ہو جاوے تو لازم ہی کہ قبل ظہر فوراً نیت کر لی اور ہو سکتا ہی کہ شب اول ماہ رمضان مین نیت کرلے کہ مین رضای خدا کی لئے تمام ماہ رمضان کی روزے رکہتا ہون لیکن بہتر یہ ہی کہ روزۂ ماہ رمضان مین ہر شب تجدید نیت کرے اور اپنے دل مین کہے کہ مین کل روزہ ماہ رمضان رکہونگا قربۃ الی اللہ ٭ فصل تیسری بیان مین اُن چیزون کے جنسے روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور وہ دس چیزین ہین بعض ان مین بنا بر فتوی اور بعض بنا بر احوط موجب قضا اور کفارہ ہوتے ہین پہلے اور دوسری کہانا اور پینا اُن چیزون کا جنکو از روے عادت کہاتے اور پیتے ہون مثل روٹی اور پانی کے یا عادۃً کہاتے اور نہ پیتے ہون مثل

فصل تیسری مفطرات روزہ

بیگ اور شیرہ درخت کی اور جو خلط کہ دماغ یا سینہ سے مثل بلغم منہ میں آتی ہے تو اسکے نکلنے سے
علی الاحوط پرہیز چاہیئے البتہ اگر بلغم فضای دہن سے باہر نکل آئے اور کوئی پھر اُسے منہ میں لیجا کے
بلع کر جاوے تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا بلکہ اس صورت میں تینوں کفارہ دینا احوط ہے تیسرے
اپنے تئیں عمداً اور اختیاراً جنب کرنا لیکن اگر دن کو سونے میں احتلام ہو جاوے تو روزہ باطل نہیں
ہوتا چوتھی بنا بر احوط عمداً خدا اور رسول اور ائمہ ہدا اور انبیا اور جناب فاطمہ زہرا علیہم السلام کی طرف
نسبت دیکے روایت دروغ یا مسئلہ دروغ بیان کرنا پانچویں بنا بر احوط کی ارتماس ہے یعنی تمام سر کا
پانی میں ڈبونا اور اگر بقصد غسل عمداً ارتماس کرے تو روزہ اور غسل دونوں باطل ہیں بشرطیکہ
اسی دن کی روزے کا اتمام اُس شخص پر واجب ہو چھٹی جنب کا پہلی مرتبہ سو رہنا باوجود اطلاع
جنابت اس ارادے سے کہ تا صبح غسل نہ کرونگا اور صبح تک بیدار نہ ہونا پس یہ سونا حرام اور باعث
قضا اور کفارہ ہوگا اور اگر بقصد غسل بعد اطلاع جنابت باحتمال بیداری سو رہے اور صبح تک
بیدار نہ ہو تو سونا جائز ہے اور روزہ صحیح ہے اور اگر سو رہے لیکن نہ یہ قصد رکھتا ہو کہ غسل کرونگا یا غسل
نکرونگا یعنی بے قصد محض سو رہے اور صبح تک بیدار نہو تو سونا جائز اور صحیح ہوگا مگر اس صورت میں قضاء روزہ
بجا لانا بلکہ کفارہ دینا بھی احوط ہے یہ سب حکم خواب اول کے ہیں اور دوسری دفعہ سونا یعنی بعد اسکے کہ جنابت پہ
مطلع ہوکر سو رہے اور بیدار ہو بعد اسکے دوسری مرتبہ سو جاوے اور بیدار ہونا ممکن ہو اور ترک غسل کا عزم
نرکھتا ہو تو اس صورت میں سونا جائز اور قضا لازم اور کفارہ احوط ہے بلکہ دوبارہ سونا بھی خلاف احتیاط ہے اور
تیسری دفعہ سونے میں احتیاط شدید چاہئے لیکن اگر باوجود احتمال بیداری سو جاوے تو کلام جناب شیخ سے مفہوم ہوتا ہے کہ
حرام نہیں ہے لیکن مبطل روزہ اور باعث قضا بلکہ بنا بر احوط موجب کفارہ بھی ہے ساتویں طلوع
صبح تک جنابت پر باقی رہنا روزہ رمضان المبارک اور روزہ نذر معین کو باطل کرتا ہے اور
روزہ قضاے رمضان بھی اس سے باطل ہوتا ہے اگرچہ عمداً نہ ہو آٹھویں غبار کا حلق میں
پہنچانا نویں بنا بر احوط مائعات سے حقنہ لینا یعنی اُن چیزوں سے احتقان کرنا جو مثل پانی
اور عرق کی سائل وار وان ہوں دسویں قے کرنا عمداً اور اختیاراً اور اگر بے اختیار قے آجاوے

تو روزہ باطل نہین ہوتا اور سہواً بدون قصد ان مفطرات کی عمل مین آجانی سی روزہ صحیح رہتا ہی
لیکن اگر غسل جنابت یا غسل حیض یا نفاس ماہ رمضان مین بھول جاسے یہانتک کہ روزی تمام
ہوجاوین تو قضای روزہ بنا بر احوط بجالائی اور چاہیے کہ جو نمازین بی غسل پڑھی ہون انہین
ازسرنو ادا کری اور جس حالت مین تیمم کا حکم ہو تو بقدر امکان واختیار بعد تیمم صبح تک بیدار
رہے اور اگر حالت بی اختیاری مین سو جاسے تو مضائقہ نہین ہے اور روزہ دار ون کو میت
کے تئین غسل دینا جائز ہے اور اگر غسل مس میت یا اُسکے عوض مین تیمم نہ کری یہانتک کہ صبح ہوجاسے
تو روزہ صحیح ہوگا یعنی حدث مس میت پر باقی رہنی سے روزہ باطل نہین ہوتا اور غسل حیض ونفاس
کو بھی بعد خون بند ہونے کے قبل صبح بجالای ورنہ قضا لازم اور کفارہ دینا احوط ہوگا اور
اگر وقت تنگ ہوسے یعنے غسل جنابت یا حیض یا نفاس نکرسکے تو اوس حالت مین تیمم کرے
اور اگر باعتقاد وسعت وقت غسل کرے اور اثناے غسل مین صبح ہوجاوے تو روزہ صحیح ہی
اور مستحاضہ اگر اون غسلون کو جو نماز صبح اور نماز ظہر اور عصر کے لئے اوسپر واجب ہین ترک کرے تو روزہ
اوسکا صحیح نہ ہوگا اور قضا لازم ہوگی مگر وجوب کفارہ ثابت نہین ہے اور جس شخص کے لیے غسل یا تیمم
ممکن نہ ہو تو اس سی تکلیف طہارت ساقط ہی اور روزہ اسکا صحیح ہی اور روزہ ماہ رمضان
کے کفارہ مین خواہ ایک بندہ آزاد کری خواہ ساٹھ روزے رکھی مگر اُن روزون مین اکتیس
روزی پے درپے رکھنا لازم ہین یا ساٹھ مسکینون کو پیٹ بھر کے کھانا کھلای اور اگر ماہ رمضان
کا روزہ قضا بعد ظہر افطار کری تو دس مسکینون کو کھانا کھلای اور اگر اسپر قادر نہ ہو تو پے
درپے تین روزے رکھے فصل چوتھی بیان مین اُن چیزون کے جو بدون کفارہ
فقط باعث قضاے صوم ہوتے ہین (۱) قبل تفحص حال صبح با وجود امکان بلا
ملاحظہ آسمان ماہ رمضان مین کسی مفطر کا استعمال کرنا بشرطیکہ وقت استعمال مفطر صبح ہوچکی ہو
اور صبح ہونا ثابت بھی ہوجاسے تو چاہیے کہ اُس روزی کی قضا کرے دوسرے کسی
شخص کے کہنے پر اعتماد کرکے باوجود قدرت بالتفحص کیفیت صبح مفطر صوم کا استعمال کرنا حالانکہ
وقت استعمال مفطر صبح ہوچکی ہو تیسری اگر کوئی شخص کہے کہ صبح ہے اور یہ شخص اسکے کہنے

پر اعتماد نہ کری بلکہ اسی یہ گمان ہو کہ یہ شخص ہنسی ہی کہتا ہی حالانکہ وہ اپنی مقولہ مین صادق ہو
اور یہ شخص بلا تفحص حال مفطر صوم عمل مین لائی چوتھی شخص غیر کی کہنی سی افطار صوم کرنا پس اگر کوئی شخص
کہی کہ مغرب کا وقت آگیا ہی اور در حقیقت وقت نہ آیا ہو باوجودیکہ وہ مخبر عادل ہو اور اس شخص کو
اسکی کہنی پہ عمل کرنا شرعاً جایز بھی ہو پس اگر قبل مغرب افطار صوم کیا ہی تو قضا اُس روزی کی واجب
ہوگی اور اگر شخص غیر عادل کی کہنی سے روزہ کہولا ہی تو قضا و کفارہ دونون واجب ہونگی پانچوین
بسبب تاریکی افطار کرنا پس اگر بسبب تاریکی وقت کی داخل ہونی مین یقین حاصل ہوگیا ہو تو محض
قضا کافی ہوگی اور اگر شک یا گمان ہو تو قضا و کفارہ دونون لازم ہونگی اور اگر بسبب ابر کے
تاریکی ہوا اور اسوجہ سے روزہ کہول ڈالی تو قضا لازم ہوگی کفارہ لازم نہ ہوگا چھٹی یہ کہ اگر کوئی
غرض صحیح نہ ہو اور روزہ دار منھ مین کلی لی اور حلق مین بی اختیار پانی اتر جائی تو قضائے
صوم واجب ہوگی **فصل پانچوین احکام مسافر و مریض مین** واضح ہو کہ صحیح ہونا روزۂ
واجب کا مشروط ہی باین شرط کہ سفر شرعی مین روزہ نہ رکہا جائی اور اگر مسافر قبل ظہر وطن
یا محل اقامت تک یعنی جہان دس دن کامل رہنی کا عزم ہو پہونچ جاسے پس اگر حد ترخص تک
پہونچنے سے قبل افطار کر چکا ہو تو اسدن کا روزہ اُس شخص پر واجب نہین ہی اور نہ وہ روزہ
صحیح ہی اور اگر افطار نہ کیا ہو تو واجب ہی کہ روزی کی نیت کرکے وہ روزہ تمام کری کہ وہ روزہ
صحیح ہوگا اور اگر قبل ظہر کے سفر کری تو واجب ہی کہ بعد گذر جانی حد ترخص کی خواہ شب کو روزہ
کے نیت کی ہو یا نہ کی ہو بہر حال روزہ افطار کری اور اگر بعد ظہر کی سفر کری تو چاہیے کہ اُس
روزی کو تمام کری کہ وہ روزہ صحیح ہی اور مسافر جبتک کہ وطن سی یا محل اقامہ سی حد ترخص پہ
نہ پہونچی افطار نہ کری ورنہ قضا و نہ کفارہ دونون لازم ہوجائینگے اور صحیح ہونا روزہ کا مشروط
بصحت ہی پس روزہ اُس شخص کا کہ جانتا ہی کہ بسبب روزی کی لائق اعتنا ضرر نہ پہونچیگا تو وہ
روزہ صحیح ہوگا اگرچہ فی الحال بیمار نہ ہو یا بسبب روزہ بیماری کی پیدا ہونے کا یا بیماری
کے طول کھینچنے کا خوف ہو اور طبیب کہی کہ روزہ ضرر نہ کریگا یا کہیگا کہ ضرر کریگا تو چاہیے کہ یہ شخص اپنے مظنہ پر

(فصل احکام مسافر و مریض)

عمل کرے یعنی جبتک مظنہ ضرر و عدم ضرر خود اس شخص کو حاصل نہو اسوقت تک قول طبیب حجت نہین ہی اور صورت شک مضرر مین بھی روزہ نہ رکھنا چاہیے لیکن اگر باوجود مظنہ ضرر روزہ رکھلیا ہو تو قضا کرنا چاہیے اور اگر قبل ظہر کی مرض برطرف ہوجاے اور یہ شخص پیش از ظہر افطار کرچکا ہو تو روزہ کی نیت کرنا واجب نہین ہی اور نہ وہ روزہ صحیح ہی اور اگر افطار نکیا ہو تو اس شخص پر اس روزہ کا تمام کرنا واجب ہی اور اگر اثناے روزہ مین عذر عارض ہو تو مریض کو چاہیے کہ روزہ افطار کرڈالے خواہ وہ عذر قبل ظہر عارض ہو خواہ بعد ظہر مگر باین شرط کہ روزہ کا تمام کرنا اس مریض کی لیے مضر بھی ہو اور اگر ایک ماہ رمضان سے دوسری ماہ رمضان تک علی الاتصال کوئی شخص بیمار رہے اور بسبب مرض روزہ نہ رکھہ سکے تو قضا ان روزون کی ساقط ہی اور ہر روزہ کی عوض مین ایک مد کفارہ دینا احوط ہی تتمہ بیان مسائل متفرقہ مین مسئلہ چاہیے کہ حائض اور نفسا کو جسوقت حیض و نفاس عارض ہو تو اسوقت روزہ کھول ڈالے اگرچہ غروب آفتاب مین کم وقت باقی رہا ہو یا طلوع صبح سے بعد ایک لحظہ کی بھی خون منقطع ہوا ہو تو بھی اسدن روزہ نہ رکھے مسئلہ پیر مرد و زن پیر اور وہ شخص کہ بسبب مرض تشنگی پیاس کے تاب نہ لاسکے اگر یہ سب روزہ رکھنے سے بالمرہ عاجز ہون تو روزہ نہ رکھین اور انپر فدیہ بھی لازم نہین ہی اور اگر انکو روزہ رکھنے مین بڑے محنت اور مشقت ہو تو بھی روزہ نہ رکھین لیکن اگر اثناے سال مین روزہ قضا رکھہ سکین تو انپر قضا واجب ہی والا ہر روزہ کے واسطے ایک مد فدیہ دینا واجب ہوگا مسئلہ اگر حاملہ کو وضع حمل کا زمانہ نزدیک ہوا ور روزہ رکھنے مین ضرر کا خوف ہو تو روزہ نہ رکھے اور بعد زوال عذر قضا بجالاوے مسئلہ دودہ پلانی والی عورت کا دودہ اگر کم ہو اور خوف اپنی یا بچی کی ضرر کا ہو تو روزہ نہ رکھے اور بعد زوال عذر قضا بجالاے اور ہر روزہ کے واسطے اپنی مال سے ایک مد کفارہ بھی دے مسئلہ قضاے روزہ رمضان مین اگرچہ چند سال کی ہون قصد ترتیب واجب نہین ہی مگر سنت ہی مسئلہ روزہ مستحب کا صحیح ہونا اس شخص سے کہ جسکے ذمہ روزہ واجب ہی محل خلاف ہی بعض علما منع کرتے ہین اگرچہ صحت خالی از قوت نہین ہے لیکن احتیاط یہ ہی کہ جسپر روزہ واجب ہے وہ روزہ مستحب نہ رکھی اور اگر

تتمہ بیان مسائل متفرقہ

روزہ واجب رکھیگا تو امید ہے کہ خداوند عالم روزہ سنتے سے زیادہ ثواب رحمت فرمائیگا

باب پانچوان بیان زکوۃ مین

باب پانچوان بیان زکواۃ

اس باب مین ایک مقدمہ اور کئی فصلین ہین اور مسائل اسکے نخبہ سے جسپر حواشی حجۃ الاسلام جناب
میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی مرقوم ہین نقل کیے گئے ہین تا انکی فتوی سے مطابق ہون
مقدمہ بیان عقاب ترک زکوۃ مین حق سبحانہ وتعالے فرماتا ہے اَلَّذِینَ یَکْنِزُونَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُونَهَا فِی سَبِیلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیمٍ یَوْمَ یُحْمٰی
عَلَیْهَا فِی نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هٰذَا مَا کَنَزْتُمْ
لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوقُوا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُونَ یعنی جو لوگ جمع کرتے ہین طلا ونقرہ کو اور حقوق
الٰہی کو نہین دیتے اور راہ خدا مین صرف نہین کرتے پس بشارت دو انکو عذاب دردناک سے
اُس روز کے گرم کرین اِس طلا ونقرہ کو آتش جہنم مین اور داغ کرین اس سے پیشانی کو اور پہلو کو
اور پشت انکا اور کہینگے انسے یہ وہی مال ہے کہ جمع کیا تھا تم لوگون نے اپنے واسطے چکھو عذاب
اس مال کا کہ جسے تمنے جمع کیا تھا زاد المعاد مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص
ایک قیراط زکوۃ سے نہ دے کہ بیسوان حصہ دینار کا ہوتا ہے وہ نہ مومن ہے نہ مسلمان اور وہ شخص
مرنے کی وقت استغاثہ کرے گا کہ مجھکو دنیا مین پھر بھیجاؤ تا مین زکوۃ کو دون اور حضرت
سید المرسلین و ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے بطریق صحیحہ منقول ہے کہ جو شخص طلا
ونقرہ رکھتا ہوا اور زکوۃ اُسکی نہ دے تو حق تعالے اُسکو روز قیامت اِس زمین پر محشور فرمائیگا
کہ تفتیدہ ہوا اور پاؤن اسکے اُس زمین پر نہ ٹھرینگے اور اُس شخص پر ایک سانپ کو مسلط کریگا
کہ زہر اسکا اور سانپون سے زیادہ ہوگا اور وہ سانپ اُس شخص کے پیچھے دوڑے گا
اور وہ اسکے آواز سے بھاگے گا جب سانپ اُس تک پہونچیگا اور وہ جانے گا کہ اُس سے جان
بری نہ ہوگی تو اپنی ہاتھ کو اُسکے منھ مین دیگا پس وہ مذاق اسکے اس طرح اس مین فرو ہونگے کہ جیسے
شیر نر کسی چیز مین اپنی دانتون کو فرو کرے اور وہ سانپ اسکی گردن مین مثل ایک طوق کے

ہوجاے گا **فصل پہلی اُن جنسون کے بیان مین جسمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہی**

(فصل بیان اموال زکوٰۃ)

وہ نو چیزین ہین پہلی طلا یعنے سونا سکہ دار جبکہ بقدر بیس دینار شرعی ہو تو چالیسون حصہ زکوٰۃ دینا
چاہیے اور دینار موافق تحقیق جناب غفران مآب قبلہ سید دلدار علی اعلی اللہ مقامہ انیس ماشہ
اور تین رتی کا ہوتا ہی پس بیس دینار وزن سار ہی پانچ تولہ اور ڈیڑہ ماشہ کے ہوتے ہین اگر
یہ مقدار سال بھر بجنسہ رہجای تو زکوٰۃ دینا واجب ہوا اور احتیاط یہ ہی کہ پانچ تولہ اور پانچ ماشہ مین
بھی زکوٰۃ دی پھر جب سونا سکہ دار بقدر چار دینار کہ بقدر ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ ہوتا ہی زیادہ ہو تو
اس زیادتی کی زکوٰۃ چالیسون حصہ پھر دینا ہوگی اسی طرح جب چار چار دینار بڑہتے جائین تو زکوٰۃ
دینا چاہیے اور اگر زیادتی چار سی کم ہو تو اُس مین زکوٰۃ نہین ہی اور احتیاط یہ ہی کہ جب ایک تولہ
ایک ماشہ بڑہی تو چالیسوان حصہ زکوٰۃ مین دی دوسری نقرہ یعنی چاندی جب بقدر دوسو
درہم شرعی کی ہو اور سال بھر رہی تو چالیسون حصہ یعنی پانچ درہم زکوٰۃ دی اور ایک درہم
بقدر دو ماشہ اور کچھ کم تین رتی ہوتا ہی پس دوسو درہم ظاہرا برابر اکتالیس روپیہ چہرہ دار
انگریزی اور ایک ماشہ کے ہونگے زکوٰۃ مین اسکا چالیسوان حصہ دی اور احتیاط یہ ہی کہ پوری
اکتالیس مین بھی زکوٰۃ دی بعد اسکے دوسرا نصاب چالیس درہم شرعی ہین جب چالیس درہم
اور ہون علاوہ مقدار سابق کے تو اسی حساب سی ہر چالیس درہم مین ایک درہم دیا کرے
اور چالیس درہم بقدر آٹھ روپیہ چہرہ دار اور ڈہائی ماشہ کے ہوتے ہین یعنی جب آٹھ
روپیہ چہرہ دار اور ڈہائی ماشہ اضافہ ہون تو زکوٰۃ دی اور اگر اس سے کم اضافہ ہون تو زکوٰۃ
واجب نہین ہی سوم شتر اُسکے بارہ نصاب مین ہین پانچ نصاب پانچ پانچ کے ہین پس جب
پانچ شتر ہوین تو عوض مین اسکے ایک گوسفند سال بھر کا دینا یا ایک بز دو برس کا دے کہ
تیسرے سال مین داخل ہوا ہو دینا چاہیے اور یہ بھی لازم ہے کہ گوسفند یا بز جو دی تو وہ
بیماری اور کوئی عیب نہ رکھتی ہو اور تازہ جنی نہو اور زکوٰۃ اُسوقت واجب ہوتی ہے کہ
حیوان چرتے ہون دانہ اور گہانس اُنکو نہ ملتا ہو اور اُنپر ایک سال گذر جاے اور بوجھ

دربیان زکوٰۃ

اُٹھانے والے نہ ہون اور پانچ اونٹ سی زیادہ مین زکوۃ نہین ہی جبتک دس نہ ہون جب دس ہوین تو دو
گوسفند یا دو بز دی اور جب پندرہ ہون تو تین گوسفند یا تین بز اور جب بیس ہون تو چار گوسفند
یا چار بز اور جسوقت پچیس ہون تو پانچ گوسفند یا پانچ بز بنابر مشہور دی چھٹی نصاب بنابر مشہور چھبیس
مین ہی جب چھبیس شتر ہون تو ایک شتر مادہ کہ وہ ایک برس تمام کر کی دوسرے برس مین داخل ہوئی
ہوا اور اگر شتر مادہ نہ رکھتا ہو تو اُس حالت مین ایک شتر نر دو برس کا کہ تیسرا سال اسی شروع ہوا ہو دینا چاہئی
ساتوین نصاب چھتیس مین ہی جب چھتیس شتر ہون تو زکوۃ اُسکی ایک شتر مادہ ہی کہ تیسری برس مین
ہوئی ہوا اور آٹھوین نصاب چھیالیس مین ہی زکواۃ اُسکی ایک شتر مادہ ہی کہ چوتھی برس مین داخل ہوئی ہو اور نوین نصاب ایکسٹھ
مین ہی جب اکسٹھ شتر ہون تو اُس حالت مین زکوۃ ایک شتر مادہ ہی کہ پانچوین برس مین داخل ہوئی
ہوا اور دسوین نصاب چھہتر مین ہی جب چھہتر شتر ہون تو زکوۃ اُسکی دو شتر مادہ ہین کہ تیسری برس مین
داخل ہوئے ہون گیارہوین نصاب بنابر مشہور اکانوین ہی زکوۃ اوسکی دو شتر مادہ ہین کہ چوتھے
سال مین داخل ہوے ہون بارہوین نصاب ایک سو اکیس مین ہی ہر پچاس مین ایک شتر مادہ کہ چوتھے
سال مین داخل ہوئے ہوں یا چالیس مین دو شتر مادہ جو تیسری برس مین داخل ہوئے ہووی چہارم گاؤ کا
عدد مین تیس ہون ورتیس سی کم مین زکوۃ نہین ہوتی اور تیس مین ایک بچہ گاؤ کا جو دوسری برس مین
داخل ہوا ہو دینا چاہیے اور مادہ کا دینا ظاہرا احوط ہی اور جب چالیس ہون تو ایک مادہ گاؤ کہ پورے
دو برس کی ہوا ور تیسری برس مین داخل ہوئی ہو تیسرے پنجم گوسفند جب چالیس ہون تو زکوۃ اُسکی
ایک گوسفند ہی اور جب ایک سو اکیس ہون تو دو گوسفند اور جب دو سو ایک ہون تو تین گوسفند
دینا واجب ہوتے ہین اور جب تین سو ایک ہون تو اُس حال مین بنابر قول احوط چار گوسفند
دینا چاہیے اور جب چار سو ہون یا اُس سی زیادہ ہون تو اُسوقت لازم ہی کہ سو سو راس
مین ایک راس زکوۃ مین دے اور جس عدد مین زکواۃ واجب ہوتی ہی اُسکو اصطلاح فقہا مین
نصاب کہتی ہین پس ان چیزون مین سی جو چیز کہ حد نصاب سی کم ہو یا دو نصاب مین واقع ہو
اور دوسری نصاب تک نہ پہونچی تو اُس مین زکوۃ واجب نہین ہی ششم گندم ہفتم جو ہشتم خرما نہم مویز

کمی شرطین ہین شرط اول یہ کہ آپ خود بوے کہ جو اور گیہون دانہ سخت ہونی سی پہلی اور خرما زرد اور سرخ
ہونے سے پہلے اور انگور دانہ بندھنے سی پہلے مالک کی ملک مین داخل ہون اور اگر بعد دانہ بندھنی یا
زرد و سرخ ہونی کی ملک مین آوین تو بنا بر قول بعض علما زکوۃ واجب نہین ہی اور احوط یہ ہی کہ اگر
قبل اسکے مالک ہو کہ جب گندم پر اطلاق گندم ہو یا دانہ سخت نہ ہوا ہو تو زکوۃ دی اور اگر دو وصفون
مین سی کوئی وصف پا یا جا وی تو زکوۃ دینا ضرور نہین ہی اور جو وغیرہ کا بھی یہی حکم ہی دوم یہ کہ
حد نصاب کو پہونچی اور نصاب ان چیزون کا تین سو صاع شرعی ہین اور صاع شرعی کا وزن سیر قدیم
لکھنو سے کہ چھیا نوے روپئے کا گیارہ ماشہ کی روپئی سے ہی دو سیر و نصف سیر تخمیناً ہوتا ہے و
فصل دوم بیان فطرہ کا — تین سو صاع تخمیناً اٹھارہ من تیس سیر ہوی اور جو کچھ نصاب پر زیادہ ہوا گرچہ کمتر ہو زکوۃ
اسکی واجب ہی اور زکوۃ ان چیزون کے دس حصہ مین ایک حصہ ہی بشرطیکہ مینہہ کی پانی سی
پیدا ہوے ہون یا آب جاری مثل چشمہ وغیرہ بی مشقت حاصل ہوے ہون اور اگر کنوین کے
پانی سے خواہ کھینچکر یا ہاتھ سے یا اونٹ اور گاؤ وغیرہ کی اعانت سی پانی نکال کر دین تو چاہیے
کہ بیس حصہ مین ایک حصہ زکوۃ دیجای اور اگر باران وغیرہ سی بھی اور کنوین کی پانی سے بھی
زراعت حاصل ہوئی ہو تو حکم اوپر اغلب کی کیا جائے گا **فصل دوسری** زکوۃ فطرہ کی بیان
مین زکوۃ فطرہ ہر مکلف پر واجب ہی بشرطیکہ وہ مکلف اپنی عیال واجب النفقہ کی قوت یکسالہ
پر قادر ہو پس چاہیئے کہ اپنی ذات کا اور اپنی واجبان نفقہ کی ذات کا فطرہ نکالی اور عیال کا فطرہ
اوس صورت مین واجب ہی کہ اگر شب فطر اسکی عیال دوسری شخص کی عیال نہ ہو جائین پس
اگر شب فطر اس شخص کے عیال کا نفقہ دوسری سی متعلق ہو جاے گا تو اوس شخص پر فطرہ واجب
نہ رہیگا اور مہمان کا فطرہ بلکہ اوس شخص کا جو روز آخر ماہ رمضان قبل شام کسی کے مکان پر اکر
شریک افطار ہو تو اسکا بھی فطرہ دی اور جو شخص کہ اپنی اور اپنی عیال کی قوت یکسالہ پر قادر نہ ہو
تو اوسکو فطرہ دینا مستحب ہی اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ آدمی فطرہ نکالے اور اپنی عیال مین ایک کو دی
اور وہ دوسری کو دی پھر آخر مین کسی مستحق کو دیدی یہ اوس صورت مین ہی کہ سب عیال بالغ

اور مکلف ہون اور فطرہ نکالنی کا وقت شب عید کی اول شام سے ہے اور صبح عید کو پیش از نماز عید
بھی نکال سکتا ہی اور نماز کی بعد تک تاخیر کرنا نہ چاہیے اور احوط ہی کہ رات کو فطرہ نکالی اور عید کی نماز
کے پہلے دی اور اگر فطرہ نکال چکا ہو اور دوسری روز تک بسبب مستحق نہ ملنی کی تاخیر کری تو کچھ
مضائقہ نہین ہی اور مقدار فطرہ کے ایک صاع ہی اور صاع کا وزن سابق مین لکھا گیا ہی کہ بحساب
سیر قدیم لکھنو تخمیناً اڑہائی سیر ہوتا ہی مگر پونے تین سیر بحساب سیر قدیم دینا احوط ہی اور فطرہ مین
اُس جنس کو دینا چاہیے کہ اکثر اوقات اُس شخص کا قوت ہو مثل گندم وغیرہ اور قیمت دینا بھی کافی
ہی اور اگر ظہر روز عید تک فطرہ نہ دیا ہو تو احوط ہی کہ شام تک بقصد قربت دی اور قصد ادا و قضا
نہ کری اور اگر عید کا دن گذر جاوی تو بعد اُسکے بقصد قربت دی اور خاص فطریکا قصد نہ کری
اور فطرہ دینے کے وقت نیت کری کہ مین زکوٰۃ فطرہ دیتا ہون واجب قربۃً الی اللہ

فصل تیسری بیان مین مستحقان زکوٰۃ کے جاننا چاہیے کہ مستحق زکوٰۃ سات فرقی ہین اول
و دوم فقرا و مساکین یعنی وہ شخص کہ اپنے اور اپنی عیال کا قوت یکسالہ نہ رکھتا ہو اور کوئی
صنعت بھی نہ جانتا ہو کہ وہ صنعت نفقہ کی لئی کافی ہو سوم وہ لوگ کہ امام علیہ السلام یا مجتہد
کی طرف سی تحصیل زکوٰۃ کی لئی یا جمع زکوٰۃ اور حساب لکھنی کی واسطے مقرر و معین ہون پس اپنا
حصہ مال زکوٰۃ سے جسقدر کہ امام مقرر کری پا سکتے ہین چہارم وہ کافر کہ جنکو اہل اسلام مدد کے
واسطے اپنا شریک کرین مگر اِس زمانِ غیبت امام مین یہ مصرف زکوٰۃ محل کلام ہی پنجم وہ غلام
کہ اپنی آقا کے خدمت مین مشقت اور آزار کھینچتا ہو اُسکو مال زکوٰۃ سے مول لینا اور راہ
خدا مین آزاد کرنا ہو سکتا ہی اسی طرح وہ غلام کہ جو اپنے آقا سے مکاتب ہو یعنی آقا نے اُسسے
یہ کہا ہو کہ اگر تو مبلغ معین پہونچاوے گا تو آزاد ہو جاوے گا اور وہ غلام حاصل کرنی سی
کل مبلغ مشروط یا بعض کی عاجز ہو اِس صورت مین تمام یا بعض مبلغ مال زکوٰۃ سی لے کر
اُسکے آقا کو دینا جائز ہی تا وہ غلام آزاد ہو جاوے ششم وہ جماعت کہ قرضدار ہو اور وہ قرض
امور معصیت مین نہ کیا ہو اگر ادا کرنے سے اُسکے وہ لوگ عاجز ہون تو مال زکوٰۃ سے لے

بیان مستحقین زکوٰۃ

سکتے ہین تاکہ اپنی قرضکو ادا کرین ہفتم خدا کی راہ مین صرف کرنا مثل خرچ جہاد اور حاجیون کا اور زائران
آئمۂ اطہار علیہم السلام کو دینا اور پل یا مسجد بنانا یا مدرسہ کا طلبۂ علوم کے لیئے بنا کرنا تاکہ وہ علم دینکی
تحصیل مین مشغول ہون ہشتم وہ شخص کہ مسافرت مین پریشان پڑا ہوا اور اپنی گھر کے جانی کا خرچ
نہ رکھتا ہوا اُسی اُسقدر دینا چاہیئے کہ مکان پر پہونچ جای بشرطیکہ سفر اُسکا سفر معصیت نہ ہو اور یہ بھی
شرط ہی کہ مستحقین زکوۃ سوای قسم چہارم شیعۂ اثنا عشریہ ہون اور اگر عادل بھی ہون تو احوط ہی
مگر عادل ہونا لازم نہین ہی اور یہ بھی شرط ہی کہ جس شخص کو زکوۃ دی جای وہ زکوۃ دینی والے کا
واجب النفقہ نہ ہو اور واجب النفقہ وہ لوگ ہین کہ جنکا نفقہ آدمی پر واجب ہو مثل پدر و مادر و جد
و جدہ اور فرزند اور فرزندون کی فرزند اور زوجہ اور بندہ اور غیر سید کی زکوۃ سید کو لینا جائز
نہین ہی اور غیر سید پر مباح ہی اور احوط یہ ہی کہ شریف کو زکوۃ نہ دین شریف اُسکو کہتے ہین کہ باپ
اُسکا غیر سید ہو اور ماں اُسکی سیدہ ہو **باب چھٹا مسائل خمس کے بیان مین** یہ باب
بھی رسالہ تحفۂ سی کہ جو مطابق فتاوی جناب میرزا مد ظلہ ہی مطابق کیا گیا ہی اس مین دو فصلین
ہین **فصل اول بیان مین اس جنس کی ہی کہ جس مین خمس دینا واجب ہی** اور وہ سات
ہین اول لوٹ کا مال کہ جو کفار حربی سے جہاد مین ہات آئے خواہ جنگگاہ مین دستیاب ہو خواہ
جنگگاہ سے باہر دستیاب ہو دوم معادن یعنی کان جس چیز کی ہو خواہ طلا و نقرہ و مس و سرب
کی ہو خواہ یاقوت و زبرجد یا سرمہ و قیر و نفط و گندھک کی ہو ان سب مین یہ شرط ہی کہ بعد وضع
اخراجات ضروری مثل خرچ کھودنے و صاف کرنے کی جسقدر کہ باقی رہی اُسکا خمس دیوی سوم
جو کچھ کہ دریا می غوطہ لگا کے نکالا جای مثل موتی یا مونگی وغیرہ کی بشرطیکہ قیمت اُسکی ایک مثقال
طلا ہو یا زیادہ چہارم جسوقت مال حلال مال حرام مین ملجای اور صاحب مال کو مقدار حرام
معلوم نہ ہو تو پانچوان حصہ اسکا نکالنا چاہیے اور اگر مقدار حرام کو صاحب مال جانتا ہی تو اُس
مقدار حرام کو نکال کر اگر مالک کو جانتا ہی تو اُسی حوالہ کر دی اور اگر مالک کو جانتا ہی مگر مقدار
کو نہین جانتا تو لازم ہی کہ صاحب مال سی صلح کری یا زیادہ دے کی اُسی راضی کری اور اگر مقدار

بیان خمس

حرام کو جانتا ہی لیکن مالک کو نہین جانتا تو اُس صورت مین سعی و تلاش لازم ہی شاید کہ صاحب مال مل جای اور اگر بعد سعی اُسکی ملنی سی ناامید ہو تو اُسقدر مال کو اُسکی لئی تصدق کر دی اس صورت کو اور صورت اول کو رد مظالم کہتی ہین پنجم وہ زمین کہ کافر ذمی مسلمان سی خرید کری ششم گنج یعنی وہ مال کہ زمین مین گڑا ہوا ملی اگر بلاد کفار مین دستیاب ہو خواہ اثر اسلام اُس مال مین پایا جای یا نہ پایا جای خمس اُسکا نکالنا واجب ہی اور اگر بقدر نصاب زکوۃ ہو تو بعد اخراج خمس جسقدر باقی رہی وہ اُسکا مال ہی کہ جسنے پایا ہی اور اگر بلاد اسلام مین زمین غیر آباد مین پایا جای کہ جس زمین پر کسی مسلم کا قبضہ نہ ہوا ور اثر اسلام بھی اُس مال مین نہ ہوا ور قرائن سی پتہ ثابت نہ ہو کہ یہ مال کنوز اسلام سی ہی تو اُس صورت مین بھی یہی حکم ہی ہفتم جو فائدہ کہ تجارت یا زراعت یا حرفہ وغیرہ سی حاصل ہوی اگر وہ فائدہ تمامی اخراجات سال سی اس شخص کی زیادتی ہو تو واجب ہی کہ اُس زیادتی سی پانچوان حصہ نکالی مثلاً سو روپے تجارت سی کسیکو حاصل ہوی اور اخراجات سال کی لائق حال ساٹھ روپے ہوتی ہین تو لازم ہی کہ چالیس روپے سی پانچوان حصہ کہ آٹھ روپے ہوتے ہین نکالی

فصل دوم بیان تفصیل مستحقان خمس مین خمس کی چھ حصہ ہوتے ہین تین حصہ اُس مین مخصوص مال حضرت صاحب الزمان علیہ السلام ہین اور نصف باقی ماندہ اُن سادات کو دینا چاہیئے کہ جو یتیم او مسکین اور ابن السبیل ہون مراد سید سی وہ شخص ہی کہ باپ کی جانب سی اُسکا نسب حضرت ہاشم جد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچے اور یتیم اُس لڑکی کو کہتے ہین کہ باپ نہ رکھتا ہوا اور یتیم مین بھی فقیر ہونا شرط ہی اور ابن السبیل سے مراد مرد مسافر ہی کہ غربت مین کسی بلد غیر مین معطل پڑا ہو تو مال خمس مین سی اُسی اُسقدر دینا چاہیے کہ اپنی شہر مین پہونچ جای اور زمان غیبت مین حصہ سادات اگر مجتہد جامع شرائط کی خدمت مین پہونچا دین تو اُس سی بہتر ہی کہ اپنی ہاتھ سی تقسیم کرین اسلیے کہ مجتہد مستحق خمس کو بہتر پہچانتا ہی لیکن حصہ صاحب الزمان علیہ السلام کہ نصف خمس ہی اُسی واجب لازم ہی کہ مجتہد کو دین یا باجازت مجتہد سادات مستحقین کو تقسیم کرین

باب ساتوان بیان حج و عمرہ اور زیارت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زیارت ائمہ بقیع مین مسائل اس باب کی مسائلہ

مستحقان

حج حجۃ الاسلام مرحوم شیخ مرتضی النجفی اعلی اللہ مقامہ سے نقل ہوی ہین کہ جو بحوشی مجتہد العصر حجۃ الاسلام
میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی محشی ہی اور قبل اسکے ایک مقدمہ ہین فضائل و ثواب حج و عقاب
ترک حج مین چند حدیثین لکھی جاتی ہین مقدمہ جان تو کہ فضیلت حج و عمرہ کی حد سی زیادہ ہے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جو شخص مرجاوی اور حجۃ الاسلام نہ بجالای تعزیر بے حج
اُس حال مین کہ اُسی حج کرنے سے کوئی حاجت ضروری یا مرض شدید یا ممانعت بادشاہ جابر
مانع نہ ہو تو ایسا شخص دنیا سی مانند موت یہودی یا نصرانی کی انتقال کریگا اور حدیث صحیح مین
وارد ہوا ہی کہ ایک اعرابی جناب پیغمبر خدا کی خدمت مین حاضر ہوا اُسنی عرض کی یا رسول اللہ مین
اپنے گھر سے بارادہ حج نکلا تھا لیکن حج کو نہ پہونچ سکا اور میری پاس مال بہت ہی پس آپ مجھی کسی
ایسے عمل خیر کا حکم دیجیے کہ بسبب اُسکے مجکو ثواب حج ملی پیغمبر خدا نے یہ سنکر منھ اپنا اُسکی طرف کیا اور
فرمایا کہ تو اُس کوہ ابو قبیس کو دیکھ تحقیق کہ اگر یہ کوہ ابو قبیس تمام طلای سُرخ ہو جای اور تو
اُسکا مالک ہوا اور اُس طلا کو تمام بفراہ خدا مین صرف کری تو بھی تجھی ثواب حج نہ ملیگا بعد اسکے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تحقیق کہ جسوقت حاج تہیۂ حج کرتا ہی تو کوئی
چیز نہین اُٹھاتا اور کسی چیز کو نہین رکھتا مگر یہ کہ خداوند عالم اُسکے لیئ دس حسنہ تحریر فرماتا ہی اور
اُسکے دس گناہ محو کرتا ہی اور اُسکے لیے دس درجی بلند فرماتا ہی پس جسوقت وہ اونٹ پر سوار
ہوتا ہی تو اونٹ اُسکا قدم نہین اُٹھاتا اور زمین پر قدم نہین رکھتا مگر یہ کہ بعوض قدم اُٹھانے
اور بعوض قدم رکھنے کی دس حسنہ ملائکہ اُسکے نامۂ عمل مین ثبت کرتے ہین اور دس گناہ اُسکے محو
کرتے ہین اور اُسکے لیے دس درجہ بلند کرتے ہین پس جسوقت طواف خانۂ کعبہ کرتا ہی تو گناہون
سے اپنے نکل جاتا ہی پس جسوقت درمیان صفا و مروہ سعی کرتا ہی تو اُسوقت گناہون سے بری
ہو جاتا ہی پس جسوقت وقوف عرفات کرتا ہی تو اُسوقت اُسپر کوئی گناہ باقی نہین رہتا پس
جب وقوف مشعر الحرام کرتا ہی تو سیئات سی پاک ہوتا ہی پس جب رمی جمرات کرتا ہی یعنی سنگریزے
لگاتا ہی تو معصیت سی مبرا ہو جاتا ہی پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک ایک

موقف کو فرماتی تھی یہانتک کہ آخر عمل کو ارشاد فرمایا کہ جسوقت حاج اس عمل کو عمل مین لاتا ہی تو
اپنی گناہون سی منزہ ہوجاتا ہی پھر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہوسکتا ہی کہ کوئی شخص کسی عمل و
ثواب حج کنندہ کو پہونچ سکے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ چار مہینہ تک
بعد حج کی ملائکہ حاج کی گناہ نہین لکھتی اُسکے حسنات ہی لکھتی ہین مگر یہ کہ گناہ کبیرہ کری حضرت امام محمد
باقر علیہ السلام جسوقت مکہ مین تشریف رکھتی تھے اور لوگون سے حدیثین بیان فرماتی تھی تو حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص انصار مین سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین ایک مسئلہ
دریافت کرنی کی لئی حاضر ہوا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اگر تجھے منظور ہو تو
خود سوال کر ورنہ مین تجھی خبر دون کہ تو مجھسے کیا سوال کرنی آیا ہی یہ سنکر اُس مرد انصاری نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہی مجھے میری سوال سی خبر دیجیے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو مجھسے یہ سوال کرنے آیا ہی کہ تیرے واسطے حج اور عمری مین کیا ثواب
ہوتا ہی پس بدرستیکہ جسوقت تو ارادہ حج کا متوجہ ہوتا ہی اور اپنی راحلہ پر سوار ہوتا ہی اور بسم اللہ
والحمد للہ کہتا ہی اور راحلہ تیرا روانہ چلتا ہی تو وہ راحلہ زمین پر قدم نہین رکھتا اور قدم نہین
اُٹھاتا مگر یہ کہ ملائکہ تیرے واسطے حسنہ لکھتی ہین اور تیری گناہ محو کرتے ہین پس جب تو احرام
باندھتا ہی اور تلبیہ کہتا ہی تو بعد ہر تلبیہ کی ملائکہ تیری نامہ عمل مین دس حسنہ لکھتی ہین اور دس
گناہ محو کرتے ہین پس جب تو سات مرتبہ گرد بیت اللہ الحرام پھرتا ہی تو بسبب اسکے تجھکو حق سبحانہ
وتعالی کی جانب سے ایک عہد اور ذخیرہ حاصل ہوتا ہی کہ خداوند عالم کو شرم آتی ہی کہ بعد اُسکے
پھر کبھی تجھپر عذاب کری پس جب دو رکعت نماز طواف عقب مقام ابراہیم بجالاتا ہی تو بسبب
اُس دو رکعت نماز کے دو ہزار رکعت مقبول کا ثواب حق سبحانہ وتعالی تجھکو عطا فرماتا ہی پس جب
تو سعی درمیان صفا و مروہ کرتا ہی تو خداوند عالم تجھکو اُس شخص کا ثواب عطا کرتا ہی جسنے اپنی شہر
سے پیادہ حج کیا ہو اور ثواب اُس شخص کا دیتا ہی کہ جسنے ستر بندہ مومن راہ خدا مین آزاد کیے
ہون پس جب تو وقوف عرفات کرتا ہی تو تو مین کو ذبح کے غروب آفتاب تک اگر تجھپر گناہ مثل

ریگ بیابان ہون یا بعدد ستارہ ہای آسمان یا بعدد قطرات باران ہون تو اُن سبکو خدا بخشدیتا ہی
پس جب تو سنگریزی لگاتا ہی تو حق سبحانہ و تعالی بعدد ہر سنگریزی کی دس حسنہ تجھی عنایت فرماتا ہی
کہ وہ حسنہ تیری عمر آیندہ کی لئی تحریر ہوتے ہین پس جب تو سر منڈاتا ہی تو بعدد ہر بال کے تیری
عمر آیندہ کے لئی حسنہ لکہا جاتا ہی پس جب تو اپنی ہدی کو ذبح کرتا ہی یا اپنے اونٹ کو نحر کرتا ہی تو عوض
مین اسکے ہر قطرۂ خون کے تیری عمر آیندہ کے واسطے حسنہ مرقوم ہوتا ہی پس جب تو خانہ کعبہ کی زیارت
کرتا ہی اور دو رکعت نماز عقب مقام ابراہیم بجالاتا ہی تو ایک فرشتہ تیری دونون شانون پر ہاتھ
مارتا ہی اور تجھسے کہتا ہی کہ خداوند عالم نے تیرے گناہ گذشتہ و آیندہ بخشدیے ایک سو بیس دن
تک تیرے گناہ نامۂ عمل مین نہین لکھے جائینگے **کیفیت اعمال حج بطور اجمال رسالہ**
جناب شیخ مرتضے النجفی سے نقل ہوے ہین جاننا چاہیے کہ حجۃ الاسلام تمام عمر مین
ہر مکلف پر جبکہ شرطین وجوب کی پائی جائین ایک مرتبہ واجب ہوتا ہی اور حج کی تین قسمین
ہین حج تمتع حج قران حج افراد چونکہ اہل فارس و اہل ہند کو بیشتر حج تمتع کا اتفاق ہوتا ہے
لہذا اس رسالہ مین اسی قسم خاص کے بیان پر اکتفا منظور ہی جاننا چاہیئے کہ حج تمتع مرکب ہی دو
عبادتون سی ایک کو عمرۂ تمتع کہتے ہین دوسری کو حج تمتع کہتے ہین حج تمتع کا اطلاق دو عبادتون
پر ہوتا ہی اور ایک جزو مرکب پر بھی اطلاق ہوتا ہی جزو اول یعنی عمرہ تمتع مقدم ہے حج تمتع
پر مثل اسکے کہ اگر کسی کو ممکن نہ ہو کہ عمرۂ تمتع قبل از حج تمتع بجالاوی بسبب کسی عذر کی اس صورت
مین حج افراد ہوگا بعد از فراغ بیان افعال عمرہ انشاء اللہ تعالے تفصیل اسکی مذکور ہوگی
اور جاننا چاہیے کہ مکلف کو جس طرح قبل از شروع نماز اجزای نماز پر مطلع ہونا لازم ہے اسی طرح
قبل از شروع صورت اجمالی حج تمتع پر مطلع ہونا ضرور ہی اور صورت اجمالی اسکی یہ ہے
کہ حج کنندہ عمرۂ تمتع کی لئی پہلے احرام باندھیگا چنانچہ تفصیل اسکی آگے مذکور ہوگی اور جب وقت
داخل مکہ معظمہ ہوگا طواف عمرہ کریگا یعنی سات مرتبہ خانہ کعبہ کی گرد پھریگا اور ہر اسکے
ہر دوری کو شوط کہتے ہین بعد اسکے مقام ابراہیم علے نبینا و آلہ علیہ السلام مین دو رکعت

بیان عمرہ تمتع

نماز طواف پڑہیگا پہر درمیان صفا و مروہ کہ یہ نام دو مقاموں کا ہے سات مرتبہ سعی کریگا یعنی راہ چلیگا اور جانا صفا سی مروہ تک ایک مرتبہ حساب کیا جائیگا اور پہر نا مروہ سے صفا تک دوسرا مرتبہ حساب کیا جائیگا بعد اسکے تقصیر کریگا یعنی تہوڑی سے بال یا ناخن اپنے کاٹیگا جسوقت ان امور سے فارغ ہوگا وہ چیزین کہ بسبب احرام کے اسپر حرام ہوگئی تہین وہ سب حلال ہو جائینگے چنانچہ اسی عمرہ تمتع اور اسکے حج کو حج تمتع اسوجہ کہتے ہین کہ شخص مکلف بعد ادا اسکے عمرہ ہو سکتا ہے کہ متمتع ہووے یعنی وہ چیزین کہ بعد احرام اسپر حرام ہوگئین تہین انسے متمتع اور متلذذ ہوا اور جب نوین تاریخ نزدیک ہوگی پہر دوبارہ حج کے لیئے مکہ سے احرام باندہیگا اور عرفات کی طرف جائیگا عرفات ایک مقام کا نام ہے کہ وہ مکہ معظمہ سے چار فرسخ کے فاصلہ پر واقع ہے اور ذیحجہ کی نوین تاریخ ظہر کے وقت سے تا وقت مغرب عرفات مین رہیگا شبکو وہانسے کوچ کریگا اور مشعر الحرام مین آویگا یہہ ایک مقام ہے کہ جسکا فاصلہ اس مقام سے اور مکہ معظمہ سے دو فرسخ کا فاصلہ ہوگا وہان روز عید قربان طلوع صبح سے تا غروب آفتاب رہیگا پہر منی مین آویگا اور یہہ بہی ایک مقام کا نام ہے اور یہ مقام قریب مکہ واقع ہے وہان تین عمل بجا لائیگا پہلے رمی یعنی جمرہ عقبہ پر سنگریزی مارے گا دوسری ہدی کو ذبح کرے گا یا نحر کرے گا تیسرے سر منڈائیگا یا بال یا ناخن کاٹے گا بعد اسکے مکہ مین مراجعت کرے گا اور بدستور سابق طواف زیارت بجا لائیگا بعد ازین بعنوان سابق درمیان صفا و مروہ سعی کرے گا پہر طواف نساء بجا لائیگا اور طواف نساء مین زن و مرد و بچہ ایک حکم مین ہین بعد اسکے دو رکعت نماز طواف پڑہے گا پہر منی مین رہنے کے لیے آئیگا گیارہوین شب اور بارہوین شب اور گیارہوین دن اور بارہوین دن دوبارہ رمی جمرات کریگا بعد بجا لانے ان اعمال کے منی مین تمام اعمال حجۃ الاسلام سے کہ اوسپر بجا لانا اونکا واجب تہا فارغ ہوگا اور اگر شخص مکلف نے ابتدای احرام مین ان اعمال سے لا علم ہو لیکن حج واجب جو اسکے ذمہ ہے اوس نے بجا لانیکا قصد کرے کہ بعد ازین آن اعمال مین مشتغل ہوگا اور اوسکو کیفیت مشخص ہوگی جیساکہ اکثر عوام قصد کرتے ہین کہ موافق رسالے کے جو اونکی پاس ہوتا ہے اعمال بجا لائینگے یا موافق اقوال آن مجتہدین کی کہ اونکے ہمراہ ہوتے ہین عمل کرین گے ظاہرا عمل ایسی شخص کا صحیح ہوگا جیساکہ بعض روایات و مستفاد ہوتا ہے اور

بیان حج تمتع

حج تمتع کی صورت تفصیلی یہ ہی کہ اول فعال حج تمتع سی عمرہ تمتع ہوتا ہی چنانچہ سابق ازین معلوم ہوا
اور چونکہ واجبات عمرہ کی پانچ ہین اور واجبات حج کی پندرہ ہین اور یہ مجموعاً بیس واجبات ہوئے
ان سب کا بیان دو باب اور بارہ فصلون مین ہوگا **باب اول بیان عمرہ مین ہی** اور اس
مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی** بیان مین احرام و عمرہ کی ہی اور اس مین چند مقصد ہین
مقصد اول بیان مین مستحبات کی ہی کہ قبل احرام و درمیان احرام و بعد احرام اون مستحبات
کو بجا لانا چاہیے اور مکروہات احرام بھی اس مقصد مین مذکور ہوئی ہین جاننا چاہیے کہ وقت
احرام مستحب ہی کہ یہ شخص احرام کی نئی ارادہ ہوا اور اپنا بدن کثافات سی پاک کرے اور ناخن
کاٹے اور شارب لی اور بغل کی بال اور موی زہار نوری سی دور کرکے غسل کرے اور اگر
بعد غسل وہ لباس پہنے یا وہ چیز کہای کہ محرم کو جائز نہین ہی تو اعادہ غسل مستحب ہی اور جس
صورت مین خوف اس بات کا ہوگا کہ میقات مین پانی دستیاب نہ ہوگا تو جائز ہے کہ پہلے سے
غسل کرلے اور اگر میقات پر پہونچکر پانی دستیاب ہو تو مستحب ہی کہ پھر غسل کرے اور اگر
شب کے لیٔ اول روز یا دن کے لیٔ شبکو غسل کرے تو بھی کافی ہوگا اور اگر پیشاب یا
پاخانے یا سوجانے یا ریح کی صادر ہونے کی وجہ سے غسل مین خلل واقع ہو تو اعادہ کری
اور غسل کے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ نُوْرًا وَطَهُوْرًا وَ
حِرْزًا وَاَمْنًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ
وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مَحَبَّتَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ فَاِنَّهُ لَا قُوَّةَ لِيْ
اِلَّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِيْنِي التَّسْلِيْمُ لَكَ وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
اور جس وقت احرام باندھے تو دو کپڑے ہونا چاہیے تا ایک کو لنگ قرار دے اور دوسرے
کو چادر اور احرام باندھنے کے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ رَزَقَنِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاُؤَدِّيْ فِيْهِ فَرْضِيْ وَاَعْبُدُ فِيْهِ رَبِّيْ
وَاَنْتَهِيْ فِيْهِ اِلٰى مَا اَمَرَنِيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَصَدْتُهُ فَبَلَّغَنِيْ وَاَرَدْتُهُ فَاَعَانَنِيْ وَ

باب اول بیان عمرہ مین

قبلني ولو يقطع بي وجهة اردت فسلمني فهو حصني وكهفي وحرزي وظهري
وملاذي ورجائي ومنجاي وذخري وعدتي في شدتي ورخائي

اور مستحب ہے کہ بعد ظہر احرام باندھے اور اگر بعد نماز ظہر ممکن نہ ہو تو کسی اور نماز واجبی یا نماز قضا کے بعد احرام باندھے اور اگر اس شخص کی ذمہ نماز قضا نہ ہو تو چھ رکعت نماز نافلہ پڑھکر احرام باندھے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دو رکعت نماز اس نہج پر پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد حمد قل ہو اللہ احد اور دوسرے رکعت میں بعد حمد قل یا ایہا الکافرون پڑھے بعد نماز احرام کی نیت کرے اور قبل از نیت حمد و ثنای الہی بجا لاوے اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور اس دعا کو پڑھے اللهم اني اسئلك ان تجعلني ممن استجاب لك وآمن بوعدك واتبع امرك فاني عبدك وفي قبضتك لا اوقى الا ما وقيت ولا اخذ الا ما اعطيت وقد ذكرت الحج فاسئلك ان تعزم لي على كتابك وسنة نبيك صلواتك عليه وآله وتقويني على ما ضعفت وتسلم لي مناسكي في يسر منك وعافية واجعلني من وفدك الذي رضيت وارتضيت وسميت وكتبت اللهم اني خرجت من شقة بعيدة وانفقت مالي ابتغاء مرضاتك اللهم فتمم لي حجتي وعمرتي اللهم اني اريد التمتع بالعمرة الى الحج على كتابك وسنة نبيك صلواتك عليه وآله فان عرض لي عارض يحبسني فحلني حيث جلستني بقدرك الذي قدرت علي اللهم ان لم تكن حجة فعمرة احرم لك شعري وبشري ولحمي ودمي وعظامي ومخي وعصبي من النساء والثياب والطيب ابتغي بذلك وجهك والدار الآخرة

اور جس وقت کہ احرام کی نیت کرے تو سنت ہے کہ الفاظ نیت زبان پر جاری کرے اور بوقت نیت یہ دعا پڑھے اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك لبيك لبيك ذا المعارج لبيك لبيك داعيا

اِلیٰ دَارِ السَّلَامِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَہْلَ التَّلْبِیَۃِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ تُبْدِئُ وَالْمَعَادُ اِلَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ تَسْتَغْنِیْ وَیُفْتَقَرُ اِلَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ مَرْغُوْبًا وَمَرْھُوْبًا اِلَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْحَقِّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ذَا النَّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ کَشَّافَ الْکُرَبِ الْعِظَامِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ یَا کَرِیْمُ لَبَّیْکَ — اور مستحب ہے کہ ان فقرات کو بھی پڑھے لَبَّیْکَ اَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ بِحَجَّۃٍ اَوْ عُمْرَۃٍ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَھٰذِہٖ عُمْرَۃٌ مُتْعَۃٌ اِلَی الْحَجِّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَہْلَ التَّلْبِیَۃِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ تَلْبِیَۃً تَمَامُہَا وَبَلَاغُہَا عَلَیْکَ

اور مرد کو سنت ہے کہ تلبیہ باواز بلند کہے اور مکرر کہے خصوصاً جسوقت سو کر اٹھے اور بعد ہر نماز واجب اور سنت کی اور جسوقت اونٹ پر سوار ہوا اور اونٹ کھڑا ہونے لگے یا جسوقت اونٹ کسی بلندی پر چڑھنے لگے یا کسی بلندی سی اُترنے لگے یا جسوقت اس شخص کو اثنای راہ مین لوگ سوار ملین اور ہر سحر کو بھی تلبیہ کہی اور اکثر کہتا رہے اگرچہ حالت جنابت مین ہو یا عورت حالت حیض مین ہو بہر حال عمرۂ تمتع مین تلبیہ کو قطع نہ کری یہانتک کہ مکہ معظمہ کے مکانات دکھائی دین اور حج تمتع مین روز عرفہ وقت ظہر تک تلبیہ کہی اور جاننا چاہیے کہ سیاہ کپڑے مین بلکہ ہر قسم کے رنگین لباس مین علما احرام کو مکروہ جانتے ہین لکن ظاہر بعض اخبار معتبرہ سے سبز کپڑے مین کراہت نہین معلوم ہوتی ہے اور سیاہ فرش پر سونا اور سیاہ تکیہ پر سر رکھنا اور میلے بچھونے پر سونا بھی مکروہ ہے اور اگر احرام مین فرش میلا ہو گیا ہو تو بہتر ہے کہ جبتک محل نہ ہو اُس فرش کو نہ دھوئے اور احوط ہے ترک استعمال حنا بقصد زینت جس صورت مین اسکا احتمال ہو کہ احرام تک رنگ باقی رہیگا اور حمام جانا اور بدن ملنا اور کسی کے جواب مین لبیک کہنا یہ سب مکروہ ہے اور احوط ہے کہ پھولون کا استعمال نہ کرے اور پھولون کو نہ سونگھے اور بعض علما نے بیری کی پتی اور خطمی سی سر دھونا اور آب سرد سے بدن دھونا اور زیادہ

مسواک کرنا اور زیادہ منہ دہونا اور کشتی لڑنا بھی مکروہ جانا ہی مقصد دوسرا بیان ہین مواقیت
احرام کے جاننا چاہی کہ جس مقام پر احرام باندہتے ہین اُسی میقات کہتے ہین اور مواقیت جمع
میقات کی اور میقات مختلف ہوتے ہین اسلیے کہ راہین مکہ معظمہ کی مختلف ہین جس راہ سی عازم حج
مکہ جائیگا ایک میقات اُسکا معین ہی پس جو شخص مدینہ منورہ کی راہ سے جائے میقات اُسکا
مسجد شجرہ ہی اور اُسکو ذوالحلیفہ کہتے ہین اور اُس راہ سی جانے والے کو جائز ہے کہ وقت ضرورت
تا میقات اہل شام تاخیر کری اور جو شخص راہ عراق یا راہ نجد سے جاسے میقات اُسکا وادی
عقیق ہے اُسکی ابتدا کو مسلخ کہتے ہین اور وسط کو غمرہ اور آخر کو ذات عرق اور یہ مقام اہل
سنت کی احرام باندہنے کا ہی اور بہترین مقام احرام مسلخ ہی بشرطیکہ یقیناً معلوم ہو جاسے اور
جس صورت مین معلوم نہ ہو تو احوط یہ ہی کہ اُتنی تاخیر کری کہ یقین حاصل ہو کہ وادی عقیق
مین پہونچا اگرچہ مقتضای احتیاط یہ ہی کہ تا ذات عرق تاخیر نہ کرے بلکہ علما تا ذات عرق تاخیر جائز
نہین جانتی اور اگر بسبب تقیہ تاخیر کرنا ناگزیر ہو تو قبل ذات عرق پہونچنے کی نیت احرام کری
اور تلبیہ کو آہستہ کہے اور کپڑے نہ اُتاری اور اگر ممکن ہو تو بطور مخفی اُتار ڈالے اور جامۂ
احرام پہن لے اور پھر اُس جامۂ احرام کو اُتار کر کپڑے پہن لے اور اُسکے لیے فدیہ دی بیان
اُسکا تصریحاً آگے آئے گا اور ان دونون احتیاطون کو ترک نہ کرے اور بحالت تقیہ مین
جبتک ذات عرق تک نہ پہونچے علانیہ جامۂ احرام نہ پہنے بلکہ ذات عرق مین پہونچکر اظہار کرے
کہ اب مین محرم ہوتا ہون اور جس شخص کی راہ طائف سے ہو میقات اُسکا قرن المنازل
ہی اور جو شخص یمن کی راہ سے جاسے میقات اسکا یلملم ہی اور یلملم ایک پہاڑ کا نام ہے
اور جو راہ شام سے جاسے میقات اُسکا جحفہ ہی بتقدیم جیم و تاخیر حائے بے نقطہ اور جاننا
چاہیے کہ احوط و اقوی یہ ہی کہ پہلے مقامات میقات کا علم حاصل کری اور اگر علم ممکن نہ ہو
تو بعید نہین کہ ایک اہل معرفت سی جب دریافت کرے اور گمان حاصل ہو جاسے تو وہی
کافی ہو اور جس شخص کا مکان مکہ معظمہ سی قریب ہو بہ نسبت میقات کی یعنی میقات اور سے

دور ہو اور گہر اُسکا نزدیک ہو تو میقات اُسکا اُسکا مکان ہی اور جو شخص مکہ معظمہ اُس راہ سے جاوے کہ اِن مواقیت مذکورہ مین سے کوئی راہ مین نہ ملے تو اُسکے حق مین احوط یہ ہی کہ محاذی مین اُس میقات کے جو اُس شخص سے قریب تر ہو اگرچہ مکہ سی نسبت بمیقات دیگر دور تر ہو احرام باندہے اور بعد اُسکے دوسری مقام پر کہ جو مکہ سے نزدیک تر میقات ہو اُسکے محاذی پہونچکر پہر دوبارہ احرام باندہے اور اگر علم بمحاذات ممکن نہ ہو تو ظاہر گمان کافی ہوگا اور بعض علمانے فرمایا ہی کہ یہ شخص اُس جگہ سے احرام باندہے گا کہ قبل اُسکے اُس شخص کو احتمال محاذات نہ حاصل ہوا ہو اور اُس شخص کے لیے مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ کسی میقات پر آکر احرام باندہے اور جاننا چاہیے کہ اگر کسی شخص کو کسی قسم کا عذر یا سہو عارض ہوا ہو اور اُسنے اپنے میقات پر احرام نہ باندہا ہو بعد زوال عذر اگر ممکن ہو سکے تو میقات پر مراجعت کرے والا اُسی مقام سے کہ جہان وارد ہی احرام باندہ لے اور احوط یہ ہی کہ جسقدر میقات کی جانب اپنے تئین پہونچا سکے اُسقدر پہونچ جائے اور وہان سے احرام باندہے خصوصاً زن حائض کہ بسبب ناواقفیت مسئلہ اُسنے میقات سے احرام ترک کیا ہو یہ مسئلہ مورد نص صحیح ہے اور اسباب مین جناب شہید قدس سرہ و دیگر علماسے فتوی بہی منقول ہے اور اگر بعد دخول حرم عذر برطرف ہو تو اِس صورت مین واجب ہے کہ بشرط امکان حرم سے باہر نکلے اور احرام باندہے اور اگر ممکن نہ ہو تو اُسی مقام سے احرام باندہے اور اگر احرام باندہنا بہول جائے اور اُسے یاد نہ آئے یہانتک کہ جمیع واجبات بجالائے تو اُس صورت مین ایک جماعت علما اُس عمرہ کو باطل جانتے ہی اور بعض علما صحیح جانتے ہین اور عمرہ کا صحیح ہونا بعید نہین معلوم ہوتا مگر قول اول پر عمل کرنا احوط ہے اور اگر کوئی شخص عمداً احرام ترک کرے اور اُسے احرام باندہنا میقات سے ممکن نہ ہو لیکن قوی یہ ہے کہ عمرہ اُسکا فاسد ہوگا اگرچہ احوط یہ ہی کہ جس مقام پر ممکن ہو مثل سہو کنندہ احرام باندہ لے اور عمرہ تمام کرے اور پہر دوبارہ لاچار قضا عمرہ بجالاے اور اگر جاہل

مسئلہ ہو تو اقوی یہ ہی کہ عمرہ اُسکا صحیح ہوگا اور جاننا چاہیئے کہ طہارت حدث اصغر و حدث اکبر
سے احرام کے لیے شرط نہین ہی پس جائز ہی کہ جنب اور حائض و نفسا احرام باندہین بلکہ غسل احرام
حائض و نفسا کو مستحب ہی **مقصد تیسرا بیان مین واجبات احرام کے** اور بیان مین
اُن امور کی جو واجبات سے متعلق ہین احرام مین تین چیزین واجب ہین **پہلے نیت** یعنے
قصد کرے کہ مین احرام عمرۂ تمتع حجۃ الاسلام باندہتا ہون بسبب اطاعت و فرمابرداری خدا
اور معنی احرام کے یہ ہین کہ افعال ممنوعہ کی ترک کا ارادہ کرے تاکہ مکہ معظمہ مین حاضر ہوکی
افعال معہودہ بجالاوی **دوسری چار بار تلبیہ کہنا** صورت اُسکی بنا بر مشہور بلکہ اصح یہ
ہے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
اور تصحیح فقرات کی واجب ہی جسطرح تکبیرۃ الاحرام و قراءۃ حمد و سورۃ وغیرہ کے تصحیح نماز مین
واجب ہی اور احوط و اولی یہ ہی کہ اِن کی الف کو بکسرہ اور الملک کی کاف کو بفتح پڑھے اور
بعد الملک لک بھی کہی اور جاننا چاہیئے کہ اگر لاعلم ہو تو سیکھنا تلبیہ کا واجب ہے یا کوئی اور
شخص اُسکو تلبیہ پڑہاتا جاے اور یہ پڑہتا جاے اور اگر الفاظ تلبیہ نہ کہہ سکے تو جس طرح
ادا کر سکے ادا کرے اور اُسکا ترجمہ بھی کہے اور کسی دوسرے کو اپنا نائب کرے **تیسرے**
دو جامۂ احرام کا قبل نیت و قبل تلبیہ پہننا واجب ہے ایک جامہ سے ازار مین ناف تا زانو
پوشیدہ کرے اور اُسکو لنگ کہتے ہین اور دوسری کو ردا کہتے ہین وہ اسقدر ہونا چاہیے
کہ دونون شانے اُس سے چھپ جائین اور جاننا چاہیے کہ ظاہر اقوال علما یہ ہی کہ دو جامہ
احرام کا پہننا اور سیے ہوی کپڑون کا اُتارنا شرط احرام نہین ہے مگر واجب ہے اور ظاہر
بعض اقوال علما سے یہ ہوی کپڑون کا اُتارنا شرط احرام ہی اور احوط یہ ہی کہ قبل از نیت و
تلبیہ لباس احرام پہنے اور لباس احرام مین شرط ہی کہ اُس قسم کا کپڑا ہو کہ جس مین نماز جائز
ہو پس ریشمی کپڑا اور جلد غیر ماکول اللحم نہ ہو اور وہ نجاست کہ جو معفو نہ ہو اُس نجاست
سے نجس بھی نہ ہو اور لنگ ایسا باریک نہ ہو کہ جس سے بدن نمایان ہو اور احوط یہ ہی

بیان واجبات احرام
بیان تلبیہ
بیان دو جامہ

ہی کہ ردا مین بھی اس امر کی رعایت ملحوظ رہی اور احوط یہ ہی کہ اگر حالت احرام مین ردا یا لنگ نجس ہوجاین تو انھین پاک کری یا بدل ڈالی بلکہ احوط یہ ہی کہ بدن بھی نجس نہ رہی اور ایک جماعت علمانے نسوان کو بھی ریشمی کپڑی سے احرام باندہنے کی ممانعت کی ہی اور یہ ممانعت خالی از قوت نہین معلوم ہوتی اور احوط یہ ہی کہ جامۂ احرام پوست کی قسم سی نہ ہو اس لئی کہ عرف عرب مین پوست پہ کپڑ ےکا اطلاق نہین کرتے اور چاہیے کہ جامۂ احرام بنا ہوا ہو **مقصد چوتھا متروکات احرام مین** جسوقت معلوم ہو کہ حقیقت احرام کی یہ ہی کہ انسان اپنی نفس کو چند امرون کی ترک کرنی پر آمادہ کری کہ تفصیل جسکی آگے مذکور ہوگی پس لازم ہی کہ اُن امور کی معرفت حاصل کیجای بلکہ احوط یہ ہی کہ قبل نیت احرام اُن امور کو دریافت کرے تا اُنسے باز رہنے کا قصد کری لیکن اُن سب امور کا وقت احرام ذہن مین لانا لازم نہین ہی اور وہ چند امر ہین پہلے شکار جانور صحرائی کہ وحشی ہو مگر درصورت خوف اذیت اُسکا شکار جائز ہوجائیگا اور شکار کا گوشت کہانا بھی حرام ہی اور جس جانور کو شکار کر کی لائے اُسی اپنی پاس رکہنا بھی حرام ہی اگرچہ یہ شخص قبل احرام اُسکا مالک ہوا ور اپنی ہمراہ اُس جانور کو لایا بھی ہو اور شکار مین کسی شخص کی کسی قسم کی اعانت کرنا بھی حرام ہی اور جانور دریائی کہ جو دریا مین انڈے بچے دیتا ہو اُسکا شکار جائز ہی اور مرغ خانگی یا گائی یا گوسفند یا شتر جو پلا ہوا ہو اُسکا بھی شکار جائز ہی اور جن جانورون کا شکار کرنا حرام ہی اُنکے بچون کا شکار کرنا اور اُنکے انڈے اُٹھا لینا بھی حرام ہی اور اگر محرم صید کو ذبح کری تو بنا برمشہور محل و محرم دونون کے لیے وہ صید حکم میتہ مین ہوگا اور ملخ بھی حکم شکار جانور صحرائی مین ہے دوسری عورت سے جماع کرنا اور بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بشہوت اُسکی طرف دیکھنا بلکہ کسی قسم سی حظ و لذت چاہنا اور اگر کوئی شخص حالت احرام مین عمداً عورت یا مرد کی ساتھ جماع کری خواہ دُبر مین دخول ہو خواہ قبل مین اور یہ فعل از روے فراموشی یا نا واقفی مسئلہ واقع نہ ہو پس اگر عمرہ مین قبل سعی سرزد ہوا ہی تو عمرہ اُسکا فاسد ہوجائیگا اور کفارہ مین اُسکی ایک شتر لازم ہوگا مگر چاہیے کہ اُس عمرہ کو تمام کرے اور پھر اُسکا اعادہ کرے اور اگر عمرہ تمتع ہو تو پیش از حج اُسی بجالائی

مقصد چوتھا متروکات احرام

اور اگر وقت تنگ ہو تو حج اُسکا افراد ہو جائیگا پس بعد حج عمرہ مفردہ بجا لائے اور احوط
یہہ ہی کہ دوسری سال پھر حج کا اعادہ کری اور اگر بعد سعی جماع کری تو کفارہ مین فقط ایک
شتر دینا لازم ہی اور اگر احرام حج مین پیش وقوف عرفہ ومشعر جماع کری تو اجماعاً احرام وحج
دونون فاسد ہونگے اس صورت مین اُسپر واجب ہی کہ اُس حج کو تمام کری اور سال آیندہ
دوبارہ حج کری اور اگر بعد وقوف عرفہ وقبل مشعر ایسا فعل واقع ہو تو بھی بنا بر مشہور یہی حکم
ہی اور اگر بعد وقوف عرفہ ومشعر قبل اسکے کہ پانچ شوط طواف نسا کی بجا لایا ہو اور جماع
کری تو حج اُسکا صحیح ہی مگر کفارہ مین ایک شتر دینا لازم ہوگا اور اگر پانچ شوط کی بعد جماع
کری تو اظہر واشہر یہہ ہی کہ کفارہ لازم نہ ہوگا اگرچہ احتیاط اسی مین ہی کہ کفارہ دی اور
عورت کی بوسہ لینی کی کفارہ مین اختلاف ہی بعض علمانے فرمایا ہے کہ اگر از روی شہوت
بوسہ لیا ہو تو ایک شتر دی اور اگر از روی شہوت نہ ہو تو ایک گوسفند دی اور بعض علما
دونون صورتون مین ایک شتر تجویز فرماتے ہین اور یہہ مقتضای احتیاط ہی بلکہ خالی از
قوت نہین معلوم ہوتا اور اگر کسی عورت کو عمداً دیکھنے کی وجہ سی کسی شخص کو انزال ہو جای
تو احوط یہہ ہی کہ بشرط امکان ایک شتر دی والا ایک گای دی اور اگر یہہ بھی نہ ہو سکے تو ایک
گوسفند دی اور اگر اپنی زوجہ پر نظر کری اور انزال ہو جای تو مشہور یہہ ہی کہ ایک شتر دی
اور اگر کوئی شخص از روی شہوت مساس کری بے اسکے کہ انزال ہو بعض علمانے فرمایا ہے
کہ اسپر ایک گوسفند لازم ہی اور اگر انزال ہو جای تو ایک شتر لازم ہے تیسری کسی عورت
سی اپنی لئی خواہ کسی غیر کی لئی عام ہی اس سے کہ دوسرا شخص محرم ہو یا محل عقد پڑھنا
اور اسی طرح کسی کی عقد پر گواہ ہونا اور اقامہ شہادت کرنا ہر چند یہہ شخص قبل احرام اسکا
متحمل بھی ہوا ہو بلکہ احوط یہہ ہی کہ عورت سے خود خواستگاری بھی نہ کرے لیکن رجوع
بمطلقۂ رجعیہ مضایقہ نہین رکھتا اور احرام مین کنیز کا مول لینا قباحت نہین رکھتا اگرچہ بعد
فراغ از احرام تمتع اُس کنیز سے مقصود ہو البتہ اگر یہہ منظور ہو کہ احرام مین اُس کنیز سے متمتع

ہوگا تو احوط یہ ہی کہ اس قصد سی سول نہ لی بلکہ بعض علمانے اس قصد سی سول لینی مین یقین حرمت کیا ہی اور احوط یہ ہی کہ مالک کنیز سی اسکی بہی استدعا نہ کری کہ مالک اپنی کنیز کو اس شخص پر حلال کر دی بلکہ قبول تحلیل مین بہی احتیاط چاہیے اور جو شخص حالت احرام مین کسی محرم کا کسی عورت کی ساتھ عقد پڑہی اور وہ محرم اس عورت سی مجامعت کری تو اُن مین سے ہر ایک کو ایک شتر کفارہ مین دینا لازم ہی اور اگر دخول نہ ہو تو کسی پر کفارہ لازم نہ ہوگا اور اگر عقد پڑہنے والا محل ہو اور جسکا عقد پڑہا وہ محرم ہو اور وہ محرم دخول کری تو عقد پڑہنے والے پر کفارہ ہوگا اور اگر عقد پڑہنے والا محل ہو اور عورت بہی محل ہو مگر جانتی ہو کہ جسکے ساتھ عقد ہوتا ہی وہ محرم ہی باوجود علم عقد کری اور وہ محرم اس عورت سے جماع کرے تو اُن سبھون پر کفارہ لازم ہوگا چوتھی استمنا یعنی منی نکالنا خواہ ہاتھ سے خواہ بطرز دیگر عام ہی اس سی کہ تصور و خیال کری یا اپنی زوجہ سی یا کسی غیر عورت سی ساتھ بازی کری بعض علمانے مثل جماع انزال منی کو باستمنا بہی مفسد حج سمجہا ہی اور بعضون نے محض کفارہ واجب جانا ہی کہ استمنا کی کفارہ مین ایک شتر دینا چاہیے پانچوین استعمال خوشبو مثل مشک و زعفران و کافور و عود و عنبر سونگہنا یا بدن پر ملنا یا کہانا ان چیزون کا یا پہننا اُس لباس کا جو ان سی معطر ہون جائز نہین ہی اور اگر وہ چیزین کہ جن مین اشیای مذکورہ کا اثر خوشبو ہو یا وہ کپڑی جو ان سی معطر ہون بضرورت استعمال کری تو لازم ہے کہ دماغ بند کرلے اور احوط ہی بلکہ خالی از قوۃ نہین معلوم ہوتا کہ ترک استعمال ریاحین بہی واجب ہی اور منتہای احتیاط یہ ہی کہ جو میوی خوشبو دار ہون مثل سیب و بہی وغیرہ انہین بہی نہ سونگہے اگرچہ اس قسم کی میوون کا کہانا قباحت نہین رکہتا چنانچہ بعض احادیث ان دونون مطلبون پر دلالت کرتے ہین اور مشہور یہ ہی کہ خلوق کعبہ کی خوشبو مستثنا ہی مگر چونکہ مصداق مین اُسکی اشتباہ ہی لہذا اُسکا ترک بہی احوط ہی اور خلوق وہ چیز ہی کہ جس سی خانۂ کعبہ کو خوشبو کرتے ہین اور وہ خوشبو بہی مستثنا ہی کہ جو اُس بازار مین کہ ما بین صفا و مروہ واقع ہی اور عطارون کی

وہ امور جو محرم پر حرام ہین

دو کانون کی قریب گذرتی سی دماغ تک پہونچتی ہی مگر اجتناب احوط ہی اور کفارہ مین خوشبو کے
ایک گوسفند ذبح کرنا چاہیے اور احوط بلکہ اقوی یہ ہی کہ بوے بد سی دماغ بند کرنا حرام ہی البتہ جس مقام
پر بدبو ہو وہان سے دوڑ کر گذر جانا مضائقہ نہین رکہتا چھٹے لباس دوختہ کا پہننا اور جو شی
مثل دوختہ ہو مانند اُس لباس کی جو نمدی بنایا جاتا ہی مثل کلیجہ و کلاہ نمدی ان سب سے بھی
اجتناب چاہیے اور احوط یہ ہی کہ مطلق لباسِ دوختہ کا استعمال نہ کری اگرچہ بہت کم سیا ہوا ہو
یہانتک کہ ہمیانی کہ جس مین روپیہ رکہتی ہین اور اُسی کمر مین باندہتے ہین مگر اقوی یہ ہی کہ ہمیانی
کمر مین باندہنا جائز ہی اور اولی یہ ہی کہ ایسی تدبیر کری کہ اُس ہمیانی مین گرہ نہ لگائی اور احوط یہ ہی
کہ جو عارضہ فتق کی لئی لنگوٹ باندہا جاتا ہی وہ بھی سیا ہوا نہ ہو مگر جسوقت ضرورت داعی ہو تو باندہ
سکتا ہی اور ایسی صورت مین مقتضای احتیاط یہ ہی کہ فدیہ بھی دی مثل سکے کہ اگر کسی کو لباس دوختہ
کی پہننے کی احتیاج ہو تو اُسی لازم ہی کہ ایک گوسفند فدیہ دی اور مقتضای احتیاط یہ ہے کہ جا
احرام مین گرہ نہ لگای خصوصاً چادر مین اور گھنڈی لگانا یا سوئی یا کسی لکڑی سی دونون
پلے چادر کے ملا لینا بھی احتیاطاً نہ چاہیے اور سیا ہوا کپڑا پہننا بنا بر مشہور مرد کو حرام ہی عورت
کی لئی قباحت نہین معلوم ہوتی مگر قفازین سی بنا بر احوط و اقوی عورت کو بھی اجتناب
لازم ہی اور قفازین کی حقیقت یہ ہی کہ سابق ازین زنان عرب حفاظت سرما کی لئی روئی
ڈالکر مثل دستانون کے ایک شی ہاتون مین پہننے کے لئی بناتے تھین ساتوین سرمہ سیاہ لگانا
جس مین زینت ہو اگرچہ مقصود اس شخص کا زینت نہ ہو اور احوط یہ ہی کہ بقصد زینت ہر قسم
کے سرمہ سے اجتناب کری آٹھوین آئینہ دیکھنا اور بعض علمانے تصریح کی ہی کہ عینک بھی
نہ لگائی مگر بضرورت اور آب صاف مین بھی منہ نہ دیکھے اور اقوی ان دونون چیزون کا
جواز ہی نوین مرد کی لیے موزہ و چکمہ و جوراب کا پہننا یا جو چیز تمام پشت پا کو چھپاوے اور
بعض علمانے تصریح کی ہی کہ جو شی تھوڑی سی بھی ساتر ہو وہ مثل کل ساتر کے ہی مگر مقام
بند نعلین اور دلیل اسکی ظاہر نہین ہی لیکن احتیاط بہتر ہے اور جس حالت مین نعلین نہ ہون

چہاردہم زینت کرنا

اور موزے پہننے کی ضرورت ہو تو احوط یہ ہی کہ اُن موزون کو سلنے سی شگاف کر دے دسوین فسوق اور مراد فسوق سی دروغگوئی ہی بعض علما فی سباب کو یعنی زشت کلامی کو اور بعض علما نے مفاخرت کو بھی داخل کیا ہی اور بعض نے مفاخرت کو سباب کی طرف راجع کیا ہی اسلیے کہ مفاخرت کا نتیجا اپنی نسبت اظہار فضائل اور غیر سی سلب فضائل یا نسبت بغیر اثبات رزالت اور اپنی ذات سی سلب رزالت ہوتا ہی اور ان سب کی حرمت مین شبہہ نہین ہی گیارہوین جدال یعنی لا واللہ یا بلی واللہ کہنا اور احوط یہ ہی کہ اس باب مین ہر قسم کی قسم شامل کیجائے اور وقت ضرورت اثبات حق یا نفی باطل قسم کہانا جائز ہی اور اگر جدال صادق ہو اور تین بار سی کم زبان پہ جاری ہو تو اُسکے لئی استغفار کافی ہی اور اگر تین مرتبہ واقع ہو تو کفارہ اُسکا ایک گوسفند ہی اور قسم دروغ کی بارے مین مشہور یہ ہی کہ پہلی مرتبہ گوسفند دوسری مرتبہ گاے تیسری مرتبہ شتر دیا جائی بارہوین مارنا اُن جانورون کا جنکا مسکن بدن یا کپڑے مین ہو مثل جون یا پسو کی یا انکے جیسی ہندی مین کلی کہتی ہین اور وہ اونٹ کی بدن پہ ہوتی ہی اور اُن جانورون کا بدن یا کپڑے سی اُٹھا کر پھینکدینا یا بلکہ ایک جگہ سی دوسری جگہ رکھدینا کہ مقام اول اُس جانور کے لیئے زیادہ تر جائی محفوظ ہو تیرہوین انگوٹھی کا بقصد زینت پہننا مگر مین باب استحباب مضائقہ نہین رکھتا اور استعمال حنا کو بھی بخیال زینت حالت احرام بلکہ قبل احرام اگر استعمال بقائی اثر ہو تو علما نے حرام جانا ہی اور بعضون نے احتیاط کی ہی کہ بغیر قصد زینت بھی مہندی نہ لگائے چودہوین بقصد آرایش عورت کا زیور پہننا مگر وہ زیور جو قبل احرام ہمیشہ پہنی رہتی ہو اُسکا احرام کی لئی نہ اُتارنا اور پہنے رہنا مضائقہ نہین رکہتا لیکن چاہیے کہ اُسکی اپنے شوہر یا مرد غیر کو قصداً نہ دکھلائی پندرہوین بدن مین روغن ملنا اور مقتضائی احتیاط بلکہ اقوی یہ ہی کہ اگر روغن خوشبو بھی نہ ہو تو بھی اُسکا استعمال نہ کری مگر وقت ضرورت سولہوین بالون کا ازالہ کرنا اپنی بدن سے یا غیر کی بدن سے خواہ دوسرا شخص محل ہو خواہ محرم یہانتک کہ ایک بال بھی

بدن سے جدا نہ کرے مگر بضرورت مثل اسکے کہ اگر کسی شخص کی جوئیں پڑجائیں یا درد سر عارض ہو
یا آنکھ میں بال پڑجاے اور وہ باعث اذیت کا ہو تو ایسی صورتوں میں ازالہ ہو جاتا ہے اور جو بال
غسل یا وضو میں بلا قصد اکھڑ جاے اسکا کفارہ نہ ہوگا اور فدیہ سر منڈانے کا ایک گوسفند ہے یا تین
روزے رکھنا یا دس مسکینوں کو ایک ایک مد صدقہ دینا اور بعض علمانے فرمایا ہے کہ بارہ مد چھہ
مسکینوں کو دے اور مقتضاے احتیاط یہ ہے کہ گوسفند اختیار کرے اور جسوقت دونوں بغلوں
کے بالوں کا ازالہ کرے یا ایک بغل سے بھی ازالہ کرے تو علی الاحوط بلکہ اقوی یہ ہے کہ کفارہ مذکورہ
دے اور اگر سر پر یا داڑھی پر ہاتھ پھیرے اور ایک یا دو بال گرپڑیں تو مٹھی بھر گیہوں صدقہ
دے ستر ہویں مرد کا سر چھپانا اور مقتضاے احتیاط یہ ہے کہ مٹی یا مہندی بھی پانی میں گوندھ کر
سر پر نہ رکھے اور کوئی چیز بوجھ کو سر پر نہ اُٹھائے اور احوط اور اولی یہ ہے کہ سر کو اپنے اعضاے بدن
سے بھی نہ چھپاے مثل ہاتھ کی لیکن ہاتھ بھی سر پہ نہ رکھے اگرچہ اظہر جواز معلوم ہوتا ہے اور دونوں
کان بظاہر سر میں محسوب ہیں اور بعض اجزاے سر کا چھپانا بھی حکم میں سر چھپانے کی ہے مگر
تسمہ مشک آب سر پر کھینچ لینا یا مثل رومال وغیرہ سر کے بھی سر میں باندھ لینا مستثنی ہے اور
اظہر و اشہر یہ ہے کہ مرد کو منھ چھپانا مضائقہ نہیں رکھتا اور قول بہ مخالفت شاذ ہے اور پانی
بلکہ جو شے مثل پانی کے رقیق ہو اُس میں غوطہ لگانا سر چھپانے کی حکم میں ہے اور سر چھپانے کا
فدیہ ایک گوسفند ہے اور احوط یہ ہے کہ جی مرتبہ سر چھپانے اتنی گوسفند فدیہ دے خصوصاً جس
صورت میں بلا عذر یا اوقات مختلفہ میں سر چھپانے اٹھارہویں عورت کا نقاب وغیرہ سے
منھ چھپانا یا بعض اجزاے رو کا چھپانا لیکن جس صورت میں نماز کے لیے سر کو چھپاے اور من
باب مقدمہ منھ کے اطراف بھی چھپ جائیں تو مضائقہ نہیں رکھتا لیکن بعد نماز چاہیے کہ
فوراً کھول ڈالے اور نامحرم سے عورت کو اس طور پر منھ چھپانا جائز ہے کہ جو شے از قسم چادر
وغیرہ سر پر اوڑھی ہے اُسی محاذی بینی بلکہ ذقن تک کھینچ لے مگر بعض علما واجب جانتے ہیں
کہ اُس چادر کو ہاتھ یا لکڑی سے اپنے منھ سے جدا رکھے تاکہ مثل نقاب نہ ہونے پاوے اور اگر

مثل نقاب ہوجای تو کفارہ مین ایک گوسفند دی اور یہ قول احوط ہی بلکہ خالی قوت سی نہین
ہی اکیسوین منزل چلتی مین مرد کا بالای سر سایہ قرار دینا مثل سایہ ہودج وغیرہ خواہ سوار ہو
خواہ پیادہ علی الاحوط اور بمقتضای احتیاط یہ ہی کہ محمل کی پہلو مین یا جو شی کہ اسکی سر کی مقابلہ
مین نہ ہو اسکی سایہ مین نہ چلے مگر اسکا جائز ہونا خالی از قوت نہین معلوم ہوتا اور اگر منزل
پر پہونچکر یہ شخص اپنی کاروبار کے لیئے آمد و رفت کرتا ہو تو اس صورت مین خصوصاً وقت آمد
و رفت سایہ مین چلنا جائز ہی اگر احتیاط کری تو بہتر ہی اور وقت ضرورت بھی مثل ہنگام بارش
و شدت گرما و سرما سایہ کر لینا جائز ہی لیکن کفارہ بھی دی اور عورتون اور لڑکون کی واسطے
سایہ مین چلنا بغیر کفارہ جائز ہی اور سایہ کرنے کا کفارہ ایک گوسفند ہی اور احوط یہ ہی کہ جتنی
دن سایہ کیا ہو ہر دن کی عوض مین ایک گوسفند دی بیسوین اپنی بدن سی خون کا نکالنا
اور اگر یہ شخص جانتا ہو کہ کھجانے سے یا مسواک کرنے سے خون نکل آئے گا با این ہمہ کھجای
یا مسواک کری تو موجب کفارہ ہوگا اور وقت ضرورت خون کا نکالنا جائز ہی بعض علما
نے کفارہ مین اسکی ایک گوسفند اور بعضون نے ایک مسکین کا اطعام تجویز کیا ہی اکیسوین
ناخن کاٹنا خواہ سارا ناخن کاٹے خواہ کوئی جزو اسکا کاٹے اور جس صورت مین اذیت ہو
مثل اسکے کہ ایک جزو ناخن کا ٹوٹ جای اور باقی ماندہ ایذا پہونچای تو اسی کاٹ ڈالے اور
اسکے فدیہ مین ایک مد طعام دی اور فدیہ ساری ناخن کا بھی ایک ہی مد ہی اور اگر کل ہاتھ پاؤنکی
ناخن ایک مجلس مین کاٹی تو ایک گوسفند لازم ہی اور اگر ایک مجلس مین ہاتون کی ناخن کاٹے
اور دوسری مجلس مین پاؤن کی ناخن کاٹے تو دو گوسفند لازم ہین بائیسوین دانتوںکا
اکھیڑنا اگرچہ خون نہ نکلے بعض علما نے فرمایا ہی کہ کفارہ اسکا ایک گوسفند ہی اور یہ احوط ہے
تیئیسوین اس درخت کا یا اس گھانس کا اکھیڑنا جو حرم مین اوگے ہو مگر جس صورت مین اس
شخص کی زمین مملوکہ یا مقام استقامت پر اگے ہو یا اسنے خود اسی درخت یا گھانس کو بویا
ہو تو ایسی صورت مین اکھیڑنا مضائقہ نہین رکھتا اور گیاہ اذخر و درخت میوہ دار و درخت

خرما مستثنی ہی اور اگر کوئی شخص کسی درخت کو اکہیڑی تو ایک جماعت علما رضوان اللہ علیہم نے فرمایا ہی کہ
اگر وہ درخت بڑا ہو تو ایک گاے اور اگر چہوٹا ہو تو ایک گوسفند کفارہ دی اور اگر کوئی شاخ وغیرہ
توڑی تو قیمت اُسکی اُسکی کفارہ مین دی اور گہاس کے اکہیڑنے مین استغفار کافی ہی اور حرم مین
اونٹ چرنے کو چہوڑ دینا جائز ہی مگر آپ اُسکے لیے گہاس نہ کاٹے اور اس حکم مین محرم مخصوص نہین
ہی بلکہ ہر فرد لیے شامل ہی اور اگر کوئی شخص بعنوان متعارف راہ چلی اور بعض اجزای گیاہ کچلجاوین
یا ٹوٹ جاوین تو کوئی قباحت نہین ہی چہ پہین ہتیار بامذ مضا مثل تلوار و نیزہ یا جو شی سامان
حرب یا آلہ حرب سے ہو مگر وقت ضرورت اور بعض علما نے تصریح کی ہی کہ مانند زرہ وخود یا جو مثل
اُنکے آلات حفاظت سے ہون نہ آلات دفع سے وہ بہی داخل اسلحہ ہین اور احوط یہ ہی کہ ہتیار اپنے
ہمراہ بہی نہ رکہے ہر چند اُنکو بدن پر نہ لگائے واللہ العالم

فصل دوسری بیان مین طواف عمرہ

کے اور اس فصل مین تین مقصد ہین مقصد پہلا بیان مین اُن اعمال مستحبہ کی کہ جنہین تا زمان
آرادہ طواف ہنگام دخول مکہ معظمہ و مسجد الحرام بجالانا چاہیے سنت ہے کہ جسوقت حرم مکہ
معظمہ مین پہونچی اونٹ سے اُترے اور دخول حرم کے لئیے غسل کرے یا برہنہ نعلین ہاتہ مین
لیکے بہیئت داخل حرم ہو حدیث مین وارد ہوا ہی جو شخص حق تعالے کے لئیے من باب
تواضع و فروتنی اس ہیئت کو اختیار کرتا ہے خداوند عالم اُس شخص کے نامہ اعمال سے لاکہہ گناہ
محو فرماتا ہے اور اسکے لئے لاکہہ حسنہ لکہتا ہے اور لاکہہ حاجتین اُسکی برلاتا ہی اور حرم مین داخل ہونے
کی وقت یہ دعا پڑہی اللھم انک قلت فی کتابک وقولک الحق
وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ
مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَکَ
وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّۃٍ بَعِیْدَۃٍ وَّفَجٍّ عَمِیْقٍ سَامِعًا لِنِدَائِکَ مُسْتَجِیْبًا
لَکَ مُطِیْعًا لِاَمْرِکَ وَکُلُّ ذٰلِکَ بِفَضْلِکَ عَلَیَّ وَاِحْسَانِکَ اِلَیَّ فَلَکَ الْحَمْدُ

فصل دوم در بیان اعمال طواف عمرہ

عَلٰی مَا وَفَّقْتَنِیْ اَنْ اَبْتَغِیَ بِذٰلِكَ الزُّلْفَةَ عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ اِلَیْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَیْكَ وَ
الْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِیْ وَالتَّوْبَةَ عَلَیَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَحَرِّمْ بَدَنِیْ عَلَی النَّارِ وَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
اور مستحب ہی کہ اگر ممکن ہو تو مکہ معظمہ مین داخل ہونے کی لئی دوسرا غسل کری اور جس وقت داخل ہو تو باآرام بدن و اطمینان قلب داخل ہوا ور چاہیے کہ جو راہ بالائی مکہ معظمہ واقع ہی اُس راہ سی داخل ہو مگر بعض علما نے فرمایا ہی کہ اُس راہ سے داخل ہونا مخصوص اُن لوگون کے لیئے ہی جو مدینہ منورہ سے جاتے ہین اور بعض علما نے مسجد حرام مین بھی داخل ہونے کے لیئے غسل ذکر کیا ہی اور چاہیے کہ ثنیہ شیبہ سے داخل ہو اور زبان زد خلائق ہے کہ وہ در فی الحال باب السلام کی برابر واقع ہی اور چاہیے کہ جس وقت باب السلام سی داخل ہو تو سیدھا ستون تک چلا جاے اور بکمال خضوع و خشوع آرام بدن و اطمینان قلب سی درحالیکہ تکبیر کہتا ہوا اور یہ کلمات جو حدیث صحیح مین وارد ہوے ہین زبان پر جاری کرے
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ
خَلِیْلِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ یہ دعا پڑھے
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَی اللّٰهِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَخَیْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ
اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ
الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ

وترحمت علی ابراهیم وآل ابراهیم انک حمید مجید اللهم صل
علی محمد وآل محمد عبدک ورسولک اللهم صل علی ابراهیم
خلیلک وعلی انبیائک ورسلک وسلم علیهم وسلام علی المرسلین
والحمد لله رب العالمین اللهم افتح لی ابواب رحمتک و
استعملنی فی طاعتک ومرضاتک واحفظنی بحفظ الایمان ابدا ما
ابقیتنی جل ثناء وجهک الحمد لله الذی جعلنی من وفده وزواره
وجعلنی ممن یعمر مساجده وجعلنی ممن یناجیه اللهم انی عبدک
وزائرک فی بیتک وعلی کل مأتی حق لمن اتاه وزاره وانت خیر
مأتی واکرم مزور فاسئلک یا الله یا رحمن بانک انت الله
لا اله الا انت وحدک لا شریک لک وبانک واحد احد صمد لم تلد
ولم تولد ولم یکن لک کفوا احد وان محمدا عبدک ورسولک
صلی الله علیه وعلی اهل بیته یا جواد یا کریم یا ماجد
یا جبار یا کریم اسئلک ان تجعل تحفتک ایای بزیارتی
ایاک اول شیء تعطینی فکاک رقبتی من النار
بعد اسکے تین مرتبہ کہے اللهم فک رقبتی من النار پھر کہے واوسع علی
من رزقک الحلال الطیب وادرء عنی شر شیاطین الانس
والجن وفسقة العرب والعجم بعد اسکے داخل مسجد ہوا اور کہے بسم الله وبالله وعلی
ملة رسول الله صلی الله علیه وآله بعد اسکے ہاتھوں کو اٹھاوے
اور کعبہ کی طرف منہ کرے اور یہ دعا پڑھے اللهم انی اسئلک فی مقامی
هذا فی اول مناسکی ان تقبل توبتی وان تتجاوز عن خطیئتی
وان تضع عنی وزری الحمد لله الذی بلغنی بیته الحرام اللهم انی اشهدک

إِنَّ هٰذَا بَيْتُكَ الْحَرَامُ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا مُّبَارَكًا وَّهُدًى
لِّلْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ الْعَبْدُ عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ
أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَأَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُطِيْعًا لِأَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَدَرِكَ
أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْفَقِيْرِ الْبَائِسِ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِكَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ
أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ

دعا وقت خطاب کعبہ

پھر کعبہ کی طرف خطاب کرے اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَظَّمَكِ وَشَرَّفَكِ وَكَرَّمَكِ
وَجَعَلَكِ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا مُّبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ

دعا وقت دیکھنے حجر اسود کی

اور جسوقت حجر الاسود کو دیکھے منہ اسکی طرف کرکے کہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ مِمَّنْ
خَلَقَهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِمَّا أَخْشٰى وَأَحْذَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَسَلَامٌ عَلٰى جَمِيْعِ
النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ
أُؤْمِنُ بِوَعْدِكَ وَأُصَدِّقُ رُسُلَكَ وَأَتَّبِعُ كِتَابَكَ اور آہستہ آہستہ

دعا وقت نزدیک پہنچنے حجر اسود

چلے اور خوف الٰہی سے قدم چھوٹے اٹھاوے اور جسوقت حجر اسود کی نزدیک پہونچے ہاتھونکو
بلند کرے اور حمد وثناے الٰہی بجالاوے اور محمد اور آل محمد پر صلوات بھیجے اور کہے
اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ اور ہاتھونکو اور منہ کو اور بدن کو حجر اسود سے مس کرے اور اسکا
بوسہ لے اور بوسہ لینا ممکن نہو تو حجر اسود سے اپنے ہاتھ کو مس کرے اور اگر یہ بھی ممکن

تو اشارہ کرے اور یہ دعا پڑھے اللّٰہم امانتی ادیتہا ومیثاقی تعاہدتہ لتشہد
لی بالموافات اللّٰہم تصدیقا بکتابک وعلی سنۃ نبیک صلواتک
علیہ والہ اشہد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا
عبدہ ورسولہ امنت باللّٰہ وکفرت بالجبت والطاغوت وباللات
والعزی وعبادۃ الشیطان وعبادۃ کل ند یدعی من دون اللّٰہ اور اگر سارا نہ پڑھ
سکے تو جسقدر ممکن ہو پڑھے اللّٰہم الیک بسطت یدی وفیما عندک عظمت
رغبتی فاقبل سبحتی واغفر لی وارحمنی اللّٰہم انی اعوذ بک من
الکفر والفقر ومواقف الخزی فی الدنیا والاخرۃ

مقصد دوسرا واجبات طواف اور بعض احکام طواف

مقصد دوسرا واجبات طواف اور بعض احکام طواف میں جو شخص عمرہ
تمتع کا مکلف ہو بعد دخول مکہ معظمہ اسی واجب ہی کہ طواف خانہ کعبہ سی ابتدا کری اور طواف
عمرہ ایک رکن ہی جو شخص عمداً اسی ترک کری یہانتک کہ قبل از وقوف عرفات طواف بجا نہ لاسکے
تو عمرہ اسکا باطل ہی خواہ عالم مسئلہ ہو خواہ جاہل مسئلہ ہو اور ظاہراً ترک طواف سی حج اسکا حج افراد
ہو جائیگا اور سال آئندہ وجوب قضای حج قوی معلوم ہوتا ہی اگر جس شخص کا حج تمتع بسبب
عذر بدل بحج افراد ہو جاے تو وہ معذور ہی تفصیل اسکی آگے مذکور ہوگی اور اگر کسی نے
سہواً ترک طواف کیا ہو تو اسپر لازم ہی کہ جسوقت ممکن ہو طواف کو بجا لاوی اور اگر سعی کر چکا
ہو تو سعی کا بھی اعادہ کرے اور مریض کے لیئے اگر ممکن ہو تو کسی کی کندہی پہ سوار ہو کر طواف
کری اور اگر کندہی پر ممکن نہ ہو تو اپنی طرف سی نائب معین کری اور جاننا چاہیے کہ طواف

واجبات طواف

میں بارہ امر واجب ہیں پانچ امر خارج شرط طواف ہیں اور سات امر واجب داخل طواف
ہیں پہلے ان میں سی طہارت ہی حدث سی پس محدث کو طواف واجب جائز نہیں ہی اور اگر
اسنے غفلۃً طواف کیا ہو تو باطل ہی اور اگر اثنای طواف میں محدث ہو پس اگر بعد تجاوز
نصف طواف محدث ہوا ہی تو اس طواف کو قطع کری اور طہارت کرکے جس مقام سے

قطع کیا ہے اُسی مقام سے پھر شروع کر کی اُس طواف کو تمام کری اور اگر نصف طواف سے قبل محدث ہوا ہی تو طہارت کر کی از سر نو طواف کری اور اگر بعد حدث شک ہو کہ آیا طہارت کے یا نہین کی یا بعد طہارت شک ہو کہ حدث صادر ہوا یا نہین ہوا خواہ وہ شک قبل طواف واقع ہو یا بعد طواف یا اثنای طواف مین تو حکم اِس شک کا حرف بحرف مثل حکم اُس شک کے ہی جو طہارت نماز مین واقع ہوتا ہی اور طواف کنندہ اگر غسل و وضو سی معذور ہو تو اُسے واجب ہی کہ طواف مباح ہونے کے لئے تیمم کری جس طرح سی نماز مباح ہونے کے لئے تیمم مقرر ہی اور اگر پانی یا وہ چیز کہ جسپر تیمم جائز ہی ممکن نہ ہو تو حکم اسکا مثل اُس شخص کے ہوگا جو طواف پر قادر نہ ہو یعنی جب اپنی طواف سے مایوس ہو تو اپنی جانب سی نائب مقرر کریگا مگر احوط یہ ہی کہ خود بھی طواف کری اور اسی طرح اگر جنب نے تیمم سی طواف کیا ہو تو مقتضای احتیاط یہ ہی کہ بعد طواف اپنی طرف سے نائب بھی کری دوسری شرط یہ ہی کہ بدن اور لباس طاہر ہو بلکہ مقتضای احتیاط یہ ہی کہ جو نجاست نماز مین مثل خون کمتر از درہم و خون جروح و قروح معفو ہی وہ بھی بدن و لباس مین نہ ہو اسلئے کہ بعض علما مطلق نجاست کا مسجد مین داخل کرنا حرام جانتے ہین اگرچہ اسکے خلاف اقوی معلوم ہوتا ہی اور اگر کوئی شخص طواف کری اور بعد طواف نجاست پر مطلع ہو تو اظہر یہ ہی کہ طواف اُسکا صحیح ہوگا اور اگر اثنای طواف مین نجاست پر مطلع ہو تو بعض علما کا یہ مختار ہی کہ طواف کو قطع کرے اور نجاست دور کرکے جس مقام سے قطع طواف کیا ہی اُسی مقام سے پھر شروع کرکے طواف کو تمام کرے اور احوط یہ ہی کہ بعد اتمام از سر نو طواف کو بجا لاے خصوصاً جس صورت مین چار شوط کامل نہ ہوی ہون اور ایسا فعل کثیر کہ موجب قطع طواف ہو واقع ہوا ہو اور اگر حالت طواف مین بدن یا لباس نجس ہو جاوی تو اُسکا بھی حکم مثل حکم سابق کے ہی مگر اِس حالت مین اظہر یہ ہی کہ اتمام طواف کافی ہوگا اور اگر کوئی شخص نجاست کو بھول گیا ہو اور اُسی حالت سے طواف کری تو اقوی و احوط یہ ہی کہ اُس طواف کا اعادہ کری تیسری شرط

مردون کی لیی ختنہ کرنا ہی پس جس شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو طواف اُسکا باطل ہوگا اور نسوان کی
نسبت یہ شرط نہین ہی اور بنا بر احتیاط ثبوت اِس شرط کا لڑکون کے لیی بھی پایا جاتا ہی پس اگر بدون
ختنہ لڑکا طواف کری یا کوئی شخص لڑکون کو طواف کرای تو طواف نسا اُنکا باطل ہوگا اور نسوان
اُنکے لیے بعد بلوغ حلال نہ ہونگے مگر جبکہ خود جا کر طواف نسا بجا لائین یا اپنی جانب سے نائب
معین کرین چوتھی شرط بنا بر احوط بلکہ اقوی ستر عورت ہی لیکن جس کپڑی سے ستر عورت کیا جای
اُسکا مباح ہونا لازم ہی بلکہ احوط یہ ہی کہ جمیع شرائط لباس مصلی ملحوظ رہین بسبب اسکے کہ حدیث مین
وارد ہی کہ طواف حکم نماز مین ہی پانچوین شرط نیت ہی چاہیے کہ نیت اِس طرح کری کہ سات
دوری طواف خانہ کعبہ کی بجا لاتا ہون طواف عمرۂ تمتع فرض حجۃ الاسلام سے بجہت اطاعت
و فرمانبرداری خداوند عالم اور وہ واجبات کہ داخل حقیقت طواف ہین پہلے اُن مین سے
ابتدا کرنا ہی حجر اسود سی اِس نہج پر کہ تمام بدن طواف کنندہ کا تمام حجر اسود پر مرور کرے مگر
چونکہ تحقق اسکا بروجہ حقیقت بہت مشکل ہی بلکہ متعذر لہذا اسقدر کافی ہوگا کہ اول اجزای
بدن اول اجزای حجر اسود کے مقابل واقع کرے بالجملہ علمانے تعین مین اُس جزو کے جو
انسان مین جملہ اجزای بدن پر مقدم ہی کلام فرمایا ہے اب دیکھا چاہیے کہ آیا وہ جزو طرف
بینی ہی یا دونون پاؤن کے انگوٹھون کے سری ہین یا وہ جزو مقدم مختلف ہوجاتا ہے
اشخاص مین جیسا بعض لوگون مین بسبب بزرگی شکم جز اول اُن کا ایک جزو شکم ہوتا ہے
اور حجر اسود کا جزو مقدم چاندی کی تہ کے نیچی پوشیدہ ہی اِس حالت مین یہ ظاہر ہے کہ
مراعات محاذات نہایت مشکل ہوگی خصوصاً بسبب اژدہام شیعہ و سنی کہ طواف کے لیے
مجتمع ہوتی ہین حالانکہ دو پتھر نصب کئے ہین کہ بسبب اُنکے طواف کنندہ کو علم یا مظنہ محاذات
حجر اسود حاصل ہوتا ہی لہذا علمای متاخرین رحمہم اللہ نے رفع اس مشقت و حرج کا مختلف
وجوہ سے کیا ہی پہلے واجب نہ ہونا ابتدا کرنے مین اول حجر اسود سی بلکہ جسقدر واجب ہی فقط
ابتدا کرنا حجر سی ہی نہ یہ کہ اول حجر سے دوسری وجہ یہ ہے کہ محاذات عرفیہ کفایت کرتی ہی

یعنی اتنا کافی ہی کہ عرف مین کہین کہ طواف کنندہ مقابل اول حجر ہی تیسری وجہ یہ کہ شخص
مکلف کسی قدر مقدم ہونے کی رعایت رکھکر محاذات حجر سی طواف کری اور یہ قصد کری کہ
ابتدا دورہ واجب کی محاذی حجر اسود سے ہوگی اور انتہا اُس دوری کی اُسی مقام محاذی
پہ ہوگی اور جو کچھ اس دوری مین زائد ہوگا وہ من باب مقدمہ علیہ ہوگا اور جب تک
حجر اسود کی محاذی ہو اس قصد کو اپنے ذہن مین رکھے اور اگر قلب مین اس قصد کی استدامت
بھی دشوار ہو تو اسکی بھی حاجت نہین ہی بسبب اسکے کہ نیت ایسا ارادہ ہی کہ قلب سے تعلق
رکھتا ہی اور باعث عمل کا ہوتا ہی اور یہ تیسری وجہ اقوی واحوط ہی اور جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوار ہوکر طواف بجالانا کہ حدیث صحیح سی پایا جاتا ہی اسی وجہ پہ محمول
ہوسکتا ہی دوسری ختم کرنا ہر دوری کا حجر اسود پہ اور اُسکا تحقق نہین ہوسکتا مگر جبکہ
آخر طواف مین جزو اول بدن کی محاذات جزو اول حجر سے حاصل ہو اور اس مقام پہ
بھی اگر بنا اسکے کہ یقین حاصل ہو کہ دوری حجر اسود پہ تمام ہوئی کسی قدر دور سے
بڑھ جاوے اور یہ ارادہ کری کہ زیادتی من باب مقدمہ ہی اور داخل دورہ نہین ہے
بلکہ مقصود یہ ہی کہ محاذات کا یقین حاصل ہو جاوی تو کافی ہوگا تیسری یہ کہ طواف کی
ہر حال مین خانہ کعبہ کو دست چپ کی جانب رکھے پس اگر طواف کنندہ بعض اجزاے
طواف مین ارکان کی بوسہ لینی کو مثلاً خانہ کعبہ کی طرف منہ کرے یا یہ کہ وقت اژدحام
حاجیون کے ریلون کی وجہ سے خانہ کعبہ کی طرف منہ یا پشت ہو جاوی اتنا جزو دوری
کا طواف مین محسوب نہ ہوگا اور اعادہ اُس جزو کا واجب ہی اور اس مقام پہ اُس وقت کہ
جب طواف کرنے والا دروازے حجر اسمعیل کے گذرتا ہی ایک اشکال واقع ہوتا ہے
اور وہ اشکال یہ ہی کہ مثلاً یہ شخص حجر اسود کی طرف سے چلا آتا ہی اور خانہ کعبہ اسکے
بائین شانے کی طرف ہی اب اگر باب حجر اسمعیل سی جس طرح کہ آتا ہی اُسی طرح سیدھا گذر جاوی
تو وقت محاذات باب حجر خانہ کعبہ بائین شانے کے مقابل نہ رہیگا بلکہ پشت کی جانب

پڑیگا اگرچہ حجر اسمعیل بائین شانے پر پڑیگا مگر وہ خانہ کعبہ کا مصداق نہین ہی اسوجہ سے بعض محتاطین
باب حجر تک پہونچنے سے پہلے تھوڑا سا اپنی بدن کو بائین جانب کج کر لیتے ہین کہ شانہ چپ انکا
خانہ کعبہ سے منحرف نہ ہو اور اسیطرح دوسری باب حجر تک پہونچنے سے قبل بدن اپنا تھوڑا سا
داہنی جانب کج کر لیتے ہین تا شانہ چپ خانہ کعبہ سے منحرف نہ ہو اور اسی وقت کو اسوقت
جب ارکان پر پہونچتے ہین ملحوظ رکھتے ہین اسلیے کہ اگر انسان اسی خط مستقیم پر کہ خانہ کعبہ کی
کونون تک پہونچا ہی وہان سے جب آگے بڑھا تو خانہ کعبہ اسکے بائین شانے کے مقابل نرہیگا
اور یہان پر زیادہ اشکال ہی لیکن ان وقتون کا ملحوظ رکھنا کلمات علما سے نہین نکلتا بلکہ
انکے ظاہر کلمات سے معلوم ہوتا ہی کہ طواف بخط مستقیم جمیع اجزای مطاف مین کفایت کرتا
ہی اور احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہی خصوصاً اُن احادیث سے کہ جن مین حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنا منقول ہی اور اگر حجر اسمعیل
داخل خانہ کعبہ قرار دیا جاوے جیسا کہ مشاہیر علما کی طرف نسبت دیجاتی ہے تو اس صورت
مین اشکال اول اصل ہی سے رفع ہوجائیگا چوتھے حجر اسمعیل کا طواف مین داخل کرنا
کہ یہ مقام مدفن جناب ہاجرہ مادر حضرت اسمعیل و دیگر انبیا علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام کا ہی
اور چاہیے کہ حجر اسمعیل کے گرد دورہ واقع ہو اور داخل ہو کر دورہ نہ کرے پس اگر اثنای
طواف مین داخل حجر اسمعیل ہوجائیگا تو وہ دورہ تمام باطل ہی اور تدارک اسکا اس مقام
سے کہ جہانسے داخل حجر ہوا ہی کافی نہوگا بلکہ تمام دورہ از سر نو کرنا چاہیے چنانچہ ایک
جماعت علما نے اس باب مین تصریح کی ہی بلکہ بعض علما نے اس طواف کا باطل ہونا نقل
فرمایا ہی اور ظاہر بعض اخبار کا بھی یہی ہی لہذا بعد اتمام اعادہ کل طواف کا احوط ہے
پانچوین واقع ہونا طواف کا درمیان خانہ کعبہ و مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر جانب
سے بایں معنی کہ دیکھا جاتا ہی کہ مسافت درمیان خانہ کعبہ و مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام
تخمینا ساڑھے چھبیس ہاتھ ہے لہذا ملاحظہ اس مقدار کا ہر جانب سے ملحوظ رہے یعنی

کسی جانب مین وقت طواف اس مقدار سے زیادہ دور نہ ہو بلکہ اس مقدار کی اندر رہے پس
اگر طواف کنندہ بعض حالت طواف مین مقدار مذکور سی خانہ کعبہ سی زیادہ دور ہو جای تو
اتنا طواف کہ جتنا مقدار مذکور سی دور تر واقع ہوا ہی باطل ہوگا اور حجر اسمعیل کی مقدار تخمیناً ۶ در بیان مطاف
بیس ہاتھ ہی اور یہ حجر بنا بر احوط بلکہ اظہر شامل مقدار مذکور ہی پس حجر کی علاوہ محل طواف
ساڑھی چھ ہاتھ سی زیادہ نہین ہی اگر اس مقدار معین سی کوئی شخص حجر سی دور ہو جای تو
مطاف سے خارج ہو جای گا اور اسقدر طواف کا جو خارج مین واقع ہوا ہی اعادہ کرنا مطاف
کی اندر احوط بلکہ اظہر ہوگا چھٹے خروج طواف کنندہ خانہ کعبہ سی اور جو کچھ خانۂ کعبہ مین محسوب
ہو اُس سی کہ وہ بطور چھوٹی سی چبوترے کے گرد خانہ کعبہ بنا ہوا ہی اور نام اُسکا شاذروان
ہی پس اگر بعض حالتون مین طواف کنندہ اُس چبوتری پر راہ چلے تو وہ جزو طواف کا باطل
ہوگا اور اعادہ اُس جزو کا لازم ہوگا اور اسی طرح اگر اثنای طواف مین دیوار حجر اسمعیل
پر چڑھ جائی تو بھی اعادہ طواف لازم ہی بلکہ احوط یہ ہی کہ اثنای طواف مین شاذروان
کی طرف سی خانہ کعبہ کی دیوار کی جانب اپنی ہاتھ کو ارکان وغیرہ سی مس کرنے کی لئی بھی بلند
نہ کری اور دیوار حجر پر بھی ہاتھ نہ رکھی ساتوین یہ کہ سات شوط یعنی سات دوری طواف
کی کری نہ کم ہون نہ زیادہ پس اگر کسی شوط کو عمداً کم یا زیادہ بجالاوی تو در صورت کمی اگر ۶ در بیان سہو و کمی بیشی طواف
فعل کثیر واقع نہ ہوا ہو کہ جس سے موالات فوت ہوتی ہی تو اُس شوط کا اتمام واجب ہی اور
اگر موالات فوت ہوئی ہی تو یہ صورت قطع طواف مین داخل ہی اور حکم قطع طواف کا آگے
مذکور ہوگا اور اگر کوئی شخص از روی سہو طواف مین کمی کری تو اُس حالت مین تفصیل
مشہور ہی یعنی اگر نصف طواف سی تجاوز کیا ہی تو اُسے تمام کرے گا اور اگر نصف
طواف سے کم کیا ہی تو اُس طواف کو از سر نو بجالاوی گا اور اگر کسی شخص کو اپنے طواف
کی کمی وطن مین پہنچکر یاد آئی تو اُسی چاہیے کہ اپنی جانب سی نائب معین کرے اور بعض
علما نے اس ہیچ پر تفصیل کی ہی کہ اگر طواف کنندہ ایک شوط بھولا ہی تو اُس طواف کو بجالائیگا

اور اگر ایک سعی زیادہ بھولا ہی تو از سر نو طواف کرے گا اور یہ قول احوط ہی اور اس سے
زیادہ احوط یہ ہی کہ جو کمی واقع ہوئی ہو اُسے تمام کر کے ساتون شوط از سر نو بجا لاوی اور
اگر ایک شوط بجا لا کر نصف شوط یا دو شوط بقصد جزئیت طواف دیگر یا بقصد لغویت زیادہ
بجا لاوی تو کسی قسم کا طواف ہین ضرر نہ ہوگا چاہے یہ قصد اول ہین ہو چاہو اثناء طواف ہین
چاہو سات شوط کی بعد ہو اگر اس طواف کی جزئیت کا قصد کری پس اگر ابتداے
طواف ہین قصد جزئیت کیا تہا پہلے ہی سے بلا اشکال وہ طواف باطل ہی اور اگر اثنائی
طواف ہین یہ قصد کریگا تو جسوقت سی کہ یہ قصد کیا ہی اُسوقت سے طواف باطل ہوگا
اور اگر آخر ہین یہ قصد کرے گا تو بہی مشہور بطلان طواف ہی اور مثال اسکی یہ ہی
کہ جیسے کوئی شخص نماز ہین کسی رکعت کو زیادہ کردے اور اگر سہواً کسی طواف کو
زیادہ بجا لاوے پس اگر ایک شوط سے کم ہی تو اُسی قطع کرے گا اور اگر ایک شوط
ہی یا ایک شوط سے زیادہ ہے تو بہی طواف واجب صحیح ہوگا مگر طواف کنندہ
کو مستحب ہی کہ بقصد مطلق قربت اُس دوری کی بہی ساتون شوط تمام کرے اور
اولی یہ ہی کہ اگر سہواً زیادتی ہوئی ہو تو بہی طواف کا اعادہ کرے اور اگر طواف
کنندہ شوطہای طواف کی عدد ہین شک کری پس اگر بعد فراغ طواف شک عارض
ہو تو اُس شک کا اعتبار نہ ہوگا اور اگر اثنای طواف ہین واقع ہوا اور وہ شک
دائر ہوا تمام اور زیادتی ہین مثل اسکے کہ آخر شوط ہین شک کری کہ یہ شوط ساتوان
ہی یا آٹھوان تو شک اُسکا معتبر نہ ہوگا اور اگر اثنای شوط ہین شک واقع ہو کہ
آیا یہ شوط ساتوان ہی یا آٹھوان تو بعض علمانے فرمایا ہے کہ طواف اُسکا باطل ہی اور
یہ قول احوط ہی اور اگر طواف کنندہ اس بات کا یقین کرے کہ سات شوط سے زیادہ
نہین ہوئی تو مشہور یہ ہی کہ جملہ شک کی صورتون ہین طواف از سر نو کرنا لازم ہوگا اور
ایک جماعت علمانے فرمایا ہی کہ بنا اقل پر رکہے گا مگر قول اول قوت سے خالی نہین ہی

حالانکہ فی الجملہ احوط بھی ہی اور اس سے زیادہ احوط یہ ہی کہ اقل پر بنا کرکے طواف کو
تمام کرے اور پھر از سر نو طواف بجالاے اور جاننا چاہیئے کہ طواف واجب کا قطع
نہ کرنا احوط ہی یعنی یہ نہ چاہیئے کہ طواف مین سے کچھہ باقی رہجاے کہ اسکو دوسری
وقت زیادہ فاصلے سے بجالائے غرض یہ ہی کہ ساتون شوط تمام کری اور بلا عذر
بمحض خواہش نفس موالات عرفیہ طواف مین فوت نہ ہونے پاے اسلیئے کہ بعض علمانے
قطع طواف کو تصریحاً منع فرمایا ہی اور اگر مرتکب قطع طواف ہو تو احوط اگرچہ قوی یہ ہے
کہ از سر نو طواف کرے ہرچند چار شوط بجالا چکا ہو لیکن اگر عذر عارض ہو کہ مانع اتمام
طواف ہو مثل مرض یا حیض یا حدث بے اختیار پس ایسی صورت مین مشہور تفصیل
ہی یعنی اگر چار شوط ادا کرچکا ہو تو جس جگہ سے قطع طواف کیا ہے پھر وہین سے شروع
کرکے تمام کرے اور اگر چار شوط نہین بجالایا تو از سر نو طواف کریگا اور اگر طواف
کنندہ اتمام پر قادر نہ ہو تو احوط یہ ہی کہ صبر کرے یہانتک کہ وقت طواف تنگ
ہوجاے اور جس صورت مین قادر نہ ہو تو اسی کا نہ ہے پر سوار کرکے طواف
کرایا جائیگا اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اسکی طرف سے اتمام طواف کے لیئے نائب
کیا جائےگا مقصد سیوم استحبابات حال طواف مین سنت ہی کہ وقت طواف
برہنہ پا اور مشغول دعا و ذکر خدا رہے اور کلام عبث زبان پر جاری نہ کرے اور
قدم چھوٹے اُٹھاے اور وہ افعال کہ جو نماز مین مکروہ ہین انکو بھی ترک کری اور
بسند معتبر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص وقت
زوال سر برہنہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اور قدم چھوٹے اُٹھاے اور نامحرم پر نظر نہ
کرے اور کسی شخص کی عورتون کو نہ دیکھا اور اپنے ہاتھ اور بدن کو ہر شوط مین حجر
اسود سے مس کرے بلا اسکے کہ اس مس کرنے مین لوگون کو آزار پہونچے اور ذکر خدا
زبان پر جاری رکھے تو حق تعالی اُس شخص کے لیے عوض مین ہر قدم کے ستر

ہزار حسنہ لکھیگا اور اُس شخص سے ستر ہزار گناہ محو کریگا اور بہشت میں ستر ہزار درجہ اُسکے لیئے
بلند فرمائیگا اور ستر ہزار بندی آزاد کرنے کا ثواب کہ ہر بندی کی قیمت دس ہزار درہم
ہوں اُسکے نامہ عمل میں لکھیگا اور اُس شخص کو ستر ہزار آدمی کہ اُسکے اہل بیت سے ہونگے اُنکا
شفیع قرار دیگا اور اُس شخص کی ستر ہزار حاجتیں بر لائیگا خواہ حوائج دنیویہ کا طالب
ہو خواہ حوائج اخرویہ کا خواہاں ہو اور سنت ہے کہ حالت طواف میں یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی طَلَلِ الْمَآءِ كَمَا
یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی جُدَدِ الْاَرْضِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یَهْتَزُّ لَهٗ عَرْشُكَ وَاَسْئَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذِیْ تَهْتَزُّ لَهٗ اَقْدَامُ مَلٰٓئِكَتِكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ
الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَ
اَلْقَیْتَ عَلَیْهِ مَحَبَّةً مِّنْكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ عَلَیْهِ نِعْمَتَكَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا اور حاجت
اپنی خدا سے طلب کرے اور سنت ہے کہ حال طواف میں یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اِلَیْكَ
فَقِیْرٌ وَاِنِّیْ خَآئِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ فَلَا تُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَلَا تُبَدِّلِ اسْمِیْ اور سنت ہے
جسوقت در خانہ کعبہ پر پہونچے صلواۃ محمد اور آل محمد پر بھیجے اور اس دعا کو پڑھے
سَآئِلُكَ فَقِیْرُكَ مِسْكِیْنُكَ بِبَابِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهِ بِالْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ الْبَیْتُ
بَیْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِكَ الْمُسْتَجِیْرِ بِكَ
مِنَ النَّارِ فَاَعْتِقْنِیْ وَوَالِدَیَّ وَاَهْلِیْ وَوُلْدِیْ وَاِخْوَانِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ
النَّارِ یَا جَوَادُ یَا كَرِیْمُ اور جس وقت حجر اسمعیل تک پہونچے ناودان طلائی پر نگاہ کرے
اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ وَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِیْ مِنَ
السُّقْمِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اور جسوقت حجر سے گذر جائے اور پشت

خانہ کعبہ پر پہونچے تو یہ دعا پڑھے یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ اِنَّ عَمَلِیْ
ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْہُ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور جسوقت
رکن یمانی پر پہونچے تو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے یَا اَللّٰہُ یَا وَلِیَّ الْعَافِیَۃِ وَخَالِقَ الْعَافِیَۃِ
وَرَازِقَ الْعَافِیَۃِ وَالْمُنْعِمَ بِالْعَافِیَۃِ وَالْمَنَّانَ بِالْعَافِیَۃِ وَالْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِیَۃِ
عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ رَحْمَانَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَہُمَا صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا الْعَافِیَۃَ وَتَمَامَ الْعَافِیَۃِ وَشُکْرَ الْعَافِیَۃِ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پس خانہ کعبہ کی طرف سر اٹھا کرکے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَکِ وَعَظَّمَکِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِیًّا
وَجَعَلَ عَلِیًّا اِمَامًا اَللّٰہُمَّ اہْدِ لَہٗ خِیَارَ خَلْقِکَ وَجَنِّبْہُ شِرَارَ
خَلْقِکَ اور جسوقت درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کی پہونچے تو یہ دعا پڑھے
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اور جسوقت ساتوین شوط مین مستجار تک پہونچے کہ یہ خانہ کعبہ کی پشت ہے نزدیک
رکن یمانی مقابل در خانہ کعبہ کھڑے ہو کر ہاتھون کو کھولکر خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے
اور پیٹ اپنا کعبہ تک پہونچا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَالْعَبْدُ
عَبْدُکَ وَہٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰہُمَّ مِنْ قِبَلِکَ الرَّوْحُ وَ
الْفَرَجُ وَالْعَافِیَۃُ اَللّٰہُمَّ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْہُ لِیْ وَاغْفِرْ لِیْ مَا اطَّلَعْتَ
مِنِّیْ وَخَفِیَ عَلٰی خَلْقِکَ اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ اور بعد اسکے یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ اِنَّ
عِنْدِیْ اَفْوَاجًا مِنْ ذُنُوْبٍ وَاَفْوَاجًا مِنْ خَطَایَا وَعِنْدَکَ اَفْوَاجٌ مِنْ رَحْمَۃٍ
وَاَفْوَاجٌ مِنْ مَغْفِرَۃٍ یَا مَنِ اسْتَجَابَ لِاَبْغَضِ خَلْقِہٖ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی
یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ اسْتَجِبْ لِیْ پس حاجت اپنی طلب کرے اور دعا مین بہت مبالغہ
کرے اور جن گناہون کو جانتا ہے انکا مفصلاً اور جنکو نہین جانتا ہے انکا

دعا وقت دیدن کعبہ درمیان رکن یمانی و حجر اسود

دعا در شوط ہفتم مع علیہ

مجملاً اقرار کرے اور اُن گناہوں کے عفو کی دعا کرے کہ انشاءاللہ تعالی وہ سب بخشی جائینگے بعد اسکے جسوقت حجر اسود تک پہونچے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا آتَيْتَنِي اور چاہیے کہ اس بارے مین نہایت اہتمام کرے کہ جسوقت اثنای طواف سے حجر اسود کے بوسہ دینے کو جاے یا ارکان سی ہاتھ مس کرنے کو یا مستجار سے بدن مس کرنے کو جاوے تو ہر مرتبہ اُس مقام پر نشان کرے اور جب مس وغیرہ سے فارغ ہو تو اپنے مقام پر جاکر وہان سے چلے کہ طواف مین کمی و زیادتی حاصل نہ ہو

فصل تیسری نماز طواف کے بیان مین

واجب ہی کہ بعد طواف عمرہ دو رکعت نماز طواف مثل نماز صبح بجالاوے اور یہہ بھی واجب ہے کہ ان دونون رکعت کو قریب مقام ابراہیم علیہ السلام بجالانے اور احوط یہ ہے کہ بعد طواف اس نماز کے پڑھنے مین جلدی کرے اور مقتضاے احتیاط یہ ہی کہ مقام ابراہیم علیہ السلام کی پشت پر اس نماز کو پڑھے اور اگر قریب مقام ممکن نہ ہو اور اسقدر دوری ہو جای کہ قریب کا اطلاق نہ رہے اور اس مسافت کو بعید کہین تو ایسی حالت مین مقام ابراہیم علیہ السلام کی دونون جانبون سے ایک جانب اس نماز کو بجالاے اور اگر یہہ بھی ممکن نہ ہو تو جانب پشت مقام ابراہیم یا دونون پہلو ونکی رعایت قربت جسقدر ہو سکے ملحوظ رکھکر نماز بجالای لیکن نماز طواف مستحب مین اختیار ہی مسجد الحرام مین جہانچاہی بجالای بلکہ علمانی فرمایا ہی کہ نماز طواف مستحب کو ترک کرسکتا ہی اور اگر کوئی شخص نماز طواف کو بھول جاے تو جسوقت یاد آنے قریب مقام بجالای یا مسجد مین قربت مقام بقدر امکان ملحوظ رکھکر بجالاے اور بظاہر معلوم ہوتا ہی کہ جسقدر سعی وغیرہ اس شخص نے کی ہی اسکا اعادہ بھی لازم نہ ہوگا اگرچہ احوط یہ ہی کہ بعد نماز اعادہ بھی کرے اور بعض علمانے فرمایا ہی کہ نماز طواف و افعال باقی ماندہ مین ترتیب واجب ہے یعنی اعمال عمرہ بعد نماز طواف واقع ہون پس جو شخص واجبات نماز مثل قراءۃ وغیرہ نہ جانتا ہو تو عمرہ اُسکا باطل ہوگا اور اسی طرح حج بھی اُسکا باطل ہوگا پس

حجۃ الاسلام سی بری الذمہ نہ ہوگا لہذا مکلف کو لازم ہی کہ کمال مین خصوصاً وقت ارادہ
حج بیت اللہ الحرام اپنی نماز کی تصحیح کرلے اور اگر ممکن ہو تو نماز طواف مقام ابراہیم
مین بجماعت پڑھی کہ قراءۃ حمد و سورہ کی فکر سی فارغ ہو جائیگا اور جو شخص کہ نماز طواف
بھول گیا ہو اگر اُسی مسجد الحرام تک حاضر ہونا دشوار ہو تو جس مقام پر یاد آوی اُسی مقام پر
بجالاوی گو کسی اور شہر مین بھی چلا جاوی مگر احوط یہ ہی کہ اگر دشوار نہ ہو تو حرم مین حاضر ہو کر
نماز طواف قریب مقام بجالاوی اور حالت عذر مین بعض علما نائب کا مسجد الحرام مین بھیجنا
لازم جانتا ہی پس بنا بر این قول کی احوط یہ ہی کہ جس مقام پر نماز یاد آوی اُسی مقام پر بقصد
قضا نماز طواف ادا کری اور اپنی طرف سی نائب بھی معین کرے تاکہ وہ نائب ان دونون
رکعتون کو قریب مقام ابراہیم بجالاوی اور اگر یہ شخص مرجاوی تو اسکی ولی کو قضای نماز
طواف مثل قضای نمازہای یومیہ وغیرہ کہ جو میت سی فوت ہوئی ہون واجب ہوگی اور
نماز طواف مین مستحب ہی کہ پہلی رکعت مین سورہ قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت مین سورہ
قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور جسوقت نماز سی فارغ ہو حمد و ثنا ے الٰہی بجا لاوے اور
محمد و آل محمد پر صلوۃ بھیجے اور حق سبحانہ و تعالیٰ سے اعمال کے مقبول ہونیکی دعا کرے
اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَلَا تَجْعَلْہُ آخِرَ الْعَھْدِ مِنِّیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِمَحَامِدِہٖ کُلِّھَا
عَلٰی نَعْمَائِہٖ کُلِّھَا حَتّٰی یَنْتَھِیَ الْحَمْدُ اِلٰی مَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ
مِنِّیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَزَکِّ عَمَلِیْ اور بعض روایتون مین ہے کہ یہ کہے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِطَوَاعِیَتِیْ
اِیَّاکَ وَطَوَاعِیَتِیْ رَسُوْلَکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ اَنْ اَتَعَدّٰی
حُدُوْدَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُّحِبُّکَ وَیُحِبُّ رَسُوْلَکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ
مَلٰئِکَتَکَ وَعِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ پس سجدہ مین جاوے اور کہے سَجَدَ
لَکَ وَجْھِیْ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ حَقًّا حَقًّا اَلْاَوَّلُ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّالْاٰخِرُ
بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ وَّھَا اَنَا ذَا بَیْنَ یَدَیْکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ فَاغْفِرْ لِیْ

إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرُكَ فَاغْفِرْ لِي فَإِنِّي مُقِرٌّ بِذُنُوبِي عَلَى نَفْسِي وَلَا يَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرُكَ

فصل چوتھی بیان کیفیت سعی میں

اس فصل میں تین مقصد ہیں مقصد پہلا کیفیت آداب سعی مابین صفا و مروہ اور بیان مستحبات میں کہ جنہیں قبل سعی بجا لانا چاہیے جس وقت سعی کا ارادہ کرے سنت ہے کہ حجر اسود کے قریب جا کر اسی بوسہ دے اور ہاتھوں کو یا بدن کو حجر اسود سے مس کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو اشارہ ہی کر لے بعد اسکے چاہ زمزم پر جا کر ایک ڈول یا دو ڈول پانی کے اس ڈول سے کہ جو مقابل میں حجر اسود کی ہے اپنے ہاتھ سے کھینچے اور وہ پانی سر اور پشت و شکم پر ڈالے اور تھوڑی پانی میں سے تھوڑا پی لے اور اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ بعد اسکے اس در سے کہ جو حجر اسود کے مقابل واقع ہوا ہے اور یہ وہ در ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس در سے با آرام دل و آرام بدن کوہ صفا پر تشریف لے گئے تھے جاوے یہاں تک کہ خانہ کعبہ نظر آئے اس وقت رکن یمانی کی طرف منہ کرکے حمد و ثنا ہی الٰہی بجا لاوے اور نعمتہائے الٰہیہ کا دل میں اپنے خیال کرے اور سات مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سات مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سات مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور تین مرتبہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بعد اسکے محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا اَوْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الدَّائِمِ اور تین بار یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ اور تین بار ان کلمات کو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِينَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ پھر تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا

فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ بعد اسکے سو مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ
اور یہ دعا پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَاَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَہٗ فَلَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَحْدَہٗ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ظُلْمَۃِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ فِیْ ظِلِّ عَرْشِکَ
یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ بعد اسکے اپنے دین و نفس کو اور اہل و مال کو خدا
کے سپرد کرنے مین نہایت مبالغہ کرے اور یہ دعا پڑھے اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ الرَّحْمٰنَ
الرَّحِیْمَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ اَللّٰھُمَّ
اسْتَعْمِلْنِیْ عَلٰی کِتَابِکَ وَسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ
مِنَ الْفِتْنَۃِ بعد اسکے تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر دو مرتبہ دعای سابق کو پڑھے پھر ایکمرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور اس دعا کو پھر پڑھے بعد اسکے تمام عمل کو دوبارہ بجا لاوے اور اگر
نہ ہوسکے تو جسقدر ممکن ہو اسی قدر بجا لاے اور مستحب ہے کہ اس دعا کو بھی پڑھے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ قَطُّ فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَیَّ بِالْمَغْفِرَۃِ فَاِنَّکَ اَنْتَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ
اَھْلُہٗ تَرْحَمْنِیْ وَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ وَاَنَا مُحْتَاجٌ
اِلٰی رَحْمَتِکَ فَیَا مَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِہٖ اِرْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ
لَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ تُعَذِّبْنِیْ
وَلَمْ تَظْلِمْنِیْ اَصْبَحْتُ اَتَّقِیْ عَدْلَکَ وَلَا اَخَافُ جَوْرَکَ فَیَا مَنْ ھُوَ
عَدْلٌ لَا یَجُوْرُ اِرْحَمْنِیْ بعد اسکے کہے یَا مَنْ لَا یَخِیْبُ سَائِلُہٗ وَلَا یَنْفَدُ
نَائِلُہٗ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعِذْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ
اور حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص چاہے کہ مال اسکا زیادہ ہو تو چاہیے کہ صفا پر توقف

کو طول دے اور دیر تک کھڑا رہے اور پایہ چہارم پر کعبہ کے طرف منہ کر کے یہ دعا
پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهٖ وَغُرْبَتِهٖ وَوَحْشَتِهٖ
وَظُلْمَتِهٖ وَضِيْقِهٖ وَضَنْكِهٖ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ فِیْ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ
لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ بعد اسکے اس پایے سے نیچے اترے اور پشت لیے برہنہ
کرے اور کہے يَا رَبَّ الْعَفْوِ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ هُوَ اَوْلٰى بِالْعَفْوِ يَا مَنْ
يُثِيْبُ عَلَى الْعَفْوِ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ يَا قَرِيْبُ
يَا بَعِيْدُ اُرْدُدْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ

مقصد دوسرا وجوب سعی اور بیان واجبات اور بعض احکام متعلق

سعی مین واجب ہی بعد نماز طواف سعی کرنا یعنے درمیان صفا و مروہ جانا اور آنا اور یہ دونون مقام قریب مسجد الحرام واقع ہین اور سعی بھی مثل طواف ایک رکن ہی جو شخص عمداً یا سہواً اسی ترک کرے حکم اسکا وہی ہے جو بحث طواف مین مذکور ہو چکا مگر طہارت حدث اور نجاست سے یا ستر عورت سعی مین معتبر نہین ہی لیکن مقتضای احتیاط یہ ہے کہ رعایت طہارت حدث سے لحاظ رہے اور واجب ہی کہ بعد طواف و نماز طواف سعی بجا لاوے اور اگر طواف کو بھول جاوی اور پہلے سعی بجا لاوے تو احوط یہ ہی کہ سعی کا اعادہ کرے اور جاہل مسئلہ کا بھی یہی حکم ہے اور واجب ہی کہ سعی مین جزو اول صفا سے ابتدا کرے یعنی پاؤن کی ایڑی کو جزو اول مسافت سے چسپیدہ کر کے سعی شروع کرے اور یہ بھی احوط ہی کہ اول صفا سے چار درجے تک اوپر جاوے اور نیت کرے اور اسی نیت کو آن درجون سے اترنے کے وقت تک مستمر رکھے اور یہ نیت کرے کہ مین درمیان صفا و مروہ سات مرتبہ سعی بجا لاتا ہون کہ یہ سعی ایک فرض ہے عمرہ تمتع سے اطاعت فرمان خدا کے لیئے بعد اسکے خواہ پیادہ خواہ کسی جانور پر سوار ہو کر خواہ آدمی کے کاندہے پر چڑھ کر روانہ ہو یہانتک کہ مروہ مین پہونچے لیکن چاہیے کہ پاؤن کی انگلیان ان

دونوں درجوں سی کہ جن درجوں سے مروہ کے اوپر جاتے ہین چسپیدہ کرے اور فقط
اس جانے کا ایک شوط محسوب ہوگا اور احوط یہ ہی کہ درجات مروہ کے اوپر بھی جاسے
اور وہان سے اس نہج پر پھرے کہ جس طرح صفا سی ابتدا کی تھی اور مروہ سے صفا تک
اسطور پہ آئے کہ جس طرح کہ مروہ مین ختم کیا تہا پس ہر مرتبہ آنے اور جانے مین دو شوط
حاصل ہونگے اور ساتوان شوط مروہ مین ختم ہوگا اور واجب ہی کہ جو راہ متعارف ہی
اسی راہ سے آے اور جائے پس اگر مثلاً مسجد الحرام سے ہوکر یا سوق اللیل کی طرف سے
مروہ جاے یا صفا مین آے تو جائز نہ ہوگا اور واجب ہے کہ جانے کے وقت رخ مروہ
کے جانب ہوا ور ہنگام مراجعت منہ صفا کے جانب ہو پس اگر کوئی شخص اُلٹے پاؤن
چلے گا اور پشت کے رخ چلکر مسافت طے کرے گا تو جائز نہ ہوگا ہان دہنے جانب یا بائین
جانب یا کبھی پشت کی طرف دیکھ لینا مضائقہ نہین رکھتا اور اگر دم لینے کو صفا یا مروہ
پہ بیٹھ جاے تاکہ کسی قدر راحت حاصل ہو تو جائز ہے اور احوط یہ ہی کہ ما بین صفا و مروہ
بدون عذر نہ بیٹھے اور تاخیر کرنا سعی مین بعد طواف دفع خستگی و کمی حرارت آفتاب کے
لیے جائز ہے لیکن اگر دوسرے دن تک تاخیر کرے تو جائز نہین ہے مگر تا وقت شب
بنا بر اقوی جائز ہے اور احوط یہ ہے کہ بدون عذر شب تک بھی تاخیر نہ کرے اور سعی
مین عمداً سات شوط سے زیادہ کرنا مبطل سعی ہے جیسا کہ بحث طواف مین مذکور ہوا
اور اگر سہواً زیادہ کرے گا پس اگر ایک شوط سے کم ہو تو اسے قطع کرے گا اور سعی اُسکی
صحیح ہوگی اور اگر ایک شوط سے زیادہ ہو تو بھی سعی صحیح ہے اور ایک جماعت علما نے
فرمایا ہے مستحب ہے کہ سات شوط مین یہ جو زیادتی واقع ہوئی ہے اُسکے بھی سات
شوط بجا لاے تا دوسری سعی ہو جاے اور اس قول کے مطابق ایک حدیث صحیح بھی وارد
ہوئی ہی اور اگر سہواً کوئی شرط کم ہو جاے تو واجب ہے کہ جسوقت یاد آے اُسے
بجا لاے اگر اپنے شہر مین جا کر یاد آئے تو بشرط امکان مراجعت کرے اور سعی اتمام کو

پہونچا ہی ورنہ اپنی طرف سے نائب معین کریں اور مقتضای احتیاط یہ ہی کہ اگر چار شوط کامل نہ کئی ہوں تو سعی از سر نو بجالاوی اور اس شخص پر وہ چیزیں کہ جو احرام سے حرام ہوئی ہیں جبتک سعی نہ بجالائیگا حلال نہ ہونگی اور ایک جماعت علما نے ذکر کیا ہے کہ اگر بعض اجزائے سعی بھول گیا ہوا اور یہ شخص عمرۂ تمتع میں ہوا اور اتمام اعمال عمرۂ تمتع کا گمان کرکے اپنے تئیں محل سمجھی اور نسوان سے مجامعت کرے تو اسپر واجب ہے کہ ایک گائے کفارہ میں ذبح کرے اور سعی کو تمام کرے اور مطابق اس مضمون کے ایک حدیث معتبر بھی ہے بلکہ ایک جماعت علمانے حکم جماع میں ناخنوں کا کاٹنا بھی شامل کیا ہی اور اسکے بھی موید ایک حدیث ہی لیکن اس قول پر عمل کرنا احوط ہی اور اگر اعداد شوط میں شک واقع ہو تو بعد ختم سعی اس شک کا اعتبار نہ ہوگا اور اگر اثنای سعی میں شک ہو پس اگر یقین رکھتا ہی کہ سات شوط تمام کیے ہیں یا زیادہ چونکہ زیادتی متصور نہیں ہو سکتی خصوصاً اس وقت میں کہ یہ شخص اپنے تئیں مقام مروہ میں پاوی اور اس بات کو نہ جانتا ہو کہ آیا سات شوط ہوئی ہیں یا نو تو اس صورت میں شک اسکا معتبر نہ ہوگا بنا تمام پر کرے گا اور اگر درمیان میں شوط کے شک واقع ہو تو ظاہر سعی اسکی باطل ہے اور اگر شک متعلق کمی سے ہے یعنی شک ہو سات شوط سے کم میں تو سعی باطل ہے چاہیے کہ از سر نو سعی بجالاوی

مقصد ششم در مستحبات سعی

مقصد ششم استحبات سعی میں سنت ہے کہ وقت سعی پیادہ پا ہووے اور چاہیے کہ صفا سے منارہ تک رفتار اسکی نہ تیز ہو نہ آہستہ اور منارہ سے تا بازار عطاران مثل رفتار شتر دوڑتا ہوا جائے اور اگر سوار ہو تو اپنے مرکب کو اچکاتا ہوا چلے مگر اس حالت میں یہ رفتار اختیار کرے کہ لوگوں کو اذیت نہ پہونچے اور وہاں سے مروہ تک نہ تیز چلے نہ آہستہ رفتار میانہ روی اختیار کریں اور نسوان کو ہروَلہ کی ضرورت نہیں ہی اور جس وقت قریب منارہ پہونچی تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ

الاکرم واھدنی للتی ھی اقوم اللھم ان عملی ضعیف فضاعفہ لی
وتقبل منی اللھم لک سعیی وبک حولی وقوتی تقبل منی عملی یا من
یتقبل عمل المتقین پس دوسری منارہ تک دوڑتا ہوا جاوے جب اُس منارہ سے
گذرے تو یہ دعا پڑھے یا ذا المن والفضل والکرم والنعماء والجود اغفر لی
ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اور جس وقت مروہ پر پہونچے وہ دعائین
کہ صفا مین پڑہی تہین انہین پڑھے اور یہ کہے اللھم یا من امر بالعفو یا من یحب
العفو یا من یعطی علی العفو یا من یعفو علی العفو یا رب العفو العفو
العفو العفو اور حالت سعی مین روتا جاوی اور اپنے تئین رونے پر آمادہ رکھے بلکہ
متصل گریہ کرتا رہے اور دعا مین نہایت مبالغہ کرے اور حال سعی مین اس
دعا کو پڑھے اللھم انی اسئلک حسن الظن بک علی کل حال
وصدق النیۃ فی التوکل علیک اور اگر دوڑ کر چلنا بھول جاوے تو جس
مقام پر یاد آوے وہین سے اُلٹے پاؤن پشت کی طرف چلے اور اُس مقام پر کہ جہان
سے دوڑتا ہوا لاتہا اپنے تئین پہونچاوے اور پھر دوڑتا ہوا چلے فصل پانچوین بیان
تقصیر مین بعد فراغ سعی تقصیر کرنا یعنی کسی قدر ناخنون کا یا شارب کا کاٹنا واجب
ہے اور یہ نیت کرے کہ تقصیر کرتا ہون مین محل ہونے کے لیے عمرہ تمتع سے کہ فرض حجۃ الاسلام
ہے بجہت طاعت فرمان خدا اور عوض مین تقصیر کے بالون کا مونڈنا کافی نہ ہوگا بلکہ حرام
ہے اور اگر کوئی شخص تقصیر کو اُسوقت تک بھولا رہے کہ احرام حج اسکا منعقد ہو تو عمرہ اسکا
ختم ہو جائیگا اُسی چاہیے کہ بنا بر احتیاط ایک گوسفند فدیہ دی اور اگر عمداً ترک کرے
یہانتک کہ محرم بحج ہو تو ایک جماعت علما نے تصریح کی ہی کہ عمرہ تمتع اسکا فاسد ہے اور
حج اسکا حج افراد ہو جاوے گا بعد اسکے وہ شخص عمرہ مفردہ بجا لاوے گا اور بعض علما
نے تصریح فرمائی ہے کہ سال آیندہ اس حج کا اعادہ کرنا چاہیے اور بعض احرام ثانی

فصل پانچوین بیان تقصیر مین

کو باطل جانتے ہین اور جس صورت مین حج تمتع بجالانے کے لیے وسعت وقت حاصل ہو
تو تقصیر کو اُس شخص پر لازم جانتے ہین اور محرم کی بیچ بعد تقصیر سوای سر منڈانے کے
وہ چیزین کہ بسبب احرام حرام ہوئی تہین حلال ہوجاتے ہین بنا برینکہ درمیان علمای
امامیہ رضوان اللہ علیہم یہ امر مشہور ہی کہ طواف نسا حج اور عمرۂ غیر تمتع کے لیے مخصوص
ہی اور عمرہ تمتع مین طواف نسا مشروع نہین ہے اگرچہ شیخ شہید قدس سرہ نے بعض
اصحاب سے طواف نسا کا واجب ہونا نقل کیا ہی مگر اس قول کے قائل کی تصریح نہین
فرمائی ہی اور علامہ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اس مسئلہ مین کچھی اختلاف نہین معلوم ہوتا
اگرچہ نکہ مظنہ خلاف ہے اور بعض احادیث ضعیفۃ السند وجوب طواف پر دلالت کرتے
ہین پس بلاشبہ امر دین مین مقتضاے احتیاط یہ ہے کہ طواف نسا مع نماز بعد تقصیر بجا
لانا چاہیے اور اگر مکلف کو عمرہ تمتع بجالانا ممکن نہ ہو کہ بسبب اسکے کہ وقت تنگ مین وارد مکہ
ہوا ہے یا اسعال کو بسبب حیض عمرہ تمتع بجالانا ممکن نہ ہو کہ اگر وہ پاک ہونے کا انتظار
کرین تو وقت وقوف مشعر وعرفات گذر جاے تو اس حالت مین احرام عمرہ اگر تمتع
کے لیے باندہا ہے تو نیت کو بدلکر نیت حج افراد کرنا چاہیے والا مکہ معظمہ سے احرام باندہنا
چاہیے اور عرفات اور مشعر ومنی کے طرف جانا اور پھر مکہ معظمہ کی طرف مراجعت کرنا
چاہیے اور طواف وسعی وحج اور طواف نسا بجالانا چاہیے بعد اسکے عمرۂ مفردہ بجالانا چاہیے
کہ اسقدر اس مکلف کو حج تمتع سے اسپر واجب تہا کافی ہوگا مگر مکہ معظمہ کا قبل احرام حج تمتع
ہونا محتاج تامل ہے اور اگر اس شخص نے اختیاراً اپنے عمرہ کو ایسے وقت مین کہ اعادہ
کا زمانہ باقی نہ ہو باطل کیا ہے تو بھی ظاہرا حج اسکا حج افراد ہو جاے گا اور
بعد اسکے یہ شخص عمرہ مفردہ بجالائے گا لکن براءت ذمہ کے لیے کافی ہونا اس
حج افراد کا اس شخص کے نسبت جو مکلف بحج تمتع ہو محل تامل ہے چنانچہ اشارہ اس
مطلب کا فصل طواف مین ہوچکا ہی

باب ۲ افعال

باب دوسرا بیان مین افعال حج کے

اِس باب مین سات فصلین ہین فصل پہلی بیان مین احرام حج تمتع کے اِس فصل مین دو مقصد ہین مقصد پہلا بیان وجوب احرام حج اور احکام لوازم مین جسوقت معلوم ہوا کہ آدمی بعد تقصیر کے محل ہوجاتا ہے یعنی سب چیزین جو بسبب احرام کے حرام ہوگئی تہین وہ حلال ہوجاتے ہین تو اُسوقت مکلف پر دوسرا احرام حج تمتع کے لیے واجب ہوتا ہی اور وقت اُسکا وسیع ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ قبل روز ترویہ یعنی ذیحجہ کی آٹھوین تاریخ کے پہلے مکہ سے باہر نہ جاوے اور اِس احرام کا وقت اُس ہنگام مین تنگ ہوجاتا ہے کہ جب وقت وقوف عرفات ذیحجہ کی نوین تاریخ تنگ ہوجاوے یعنی جب تاخیر کرنے سے وقوف عرفات فوت ہوجاوے تو اُسوقت وقت احرام بہی تنگ ہوجاتا ہے اس حالت مین فوراً احرام باندہنا واجب ہی اور مستحب ہی بلکہ احوط ہی کہ روز ترویہ ہشتم ماہ ذیحجہ کو احرام باندہے اسواسطے کہ بعض علما نے روز ترویہ احرام کو واجب جانا ہی اور نیت اِس طرح کرے کہ احرام باندہتا ہون مین یعنی اپنے نفس کو محرمات معینہ سے باز رکہتا ہون حج تمتع مین بسبب اطاعت فرمان خدا اور کیفیت احرام حج کی مثل احرام عمرہ کے ہی اور جو چیزین کہ اِس احرام سے حرام ہوتے ہین وہی ہین جنکا بیان بحث احرام عمرہ مین ہوچکا ہے اور مقام احرام حج مکہ معظمہ ہی جس مقام سے چاہے مکہ مین احرام باندہے اگرچہ مستحب ہے کہ خاص مسجد الحرام مقام ابراہیم مین یہ احرام باندہے یا حجر اسماعیل مین باندہے اور اگر کوئی شخص احرام بہول جاوے یہانتک کہ منی یا عرفات مین وارد ہو تو مکہ معظمہ مین احرام باندہنے کے لیے پہر آنا لازم ہوگا اور اگر بسبب تنگی وقت کے یا کسی اور عذر کی وجہ سے مراجعت ممکن نہ ہو تو اُسی مقام سے احرام باندہے اور اگر تا فراغ کل افعال احرام باندہے نہ آئے تو بظاہر حج صحیح ہوگا چنانچہ یہی قول مشہور ہی ہے اور اگر بعد گذر جانے

وقت وقوف عرفات و وقوف مشعر یا قبل فراغ حج کسی مقام پر احرام یاد آئے تو احتیاط یہ ہی کہ حج کو تمام کری اور سال آیندہ پھر دوبارہ حج بجالاوی اور جاہل مسئلہ کا بھی وہی حکم ہی جو سہو کنندہ کا حکم ہی البتہ اگر کوئی عمداً احرام ترک کری یہانتک کہ وقت وقوف عرفات و مشعر جاتا رہی تو حج اسکا باطل ہی مقصد دوسرا بیان مین مستحبات احرام حج کی تا وقت وقوف عرفات جو شخص کہ حج تمتع بجالاوی اُسکے لیے بعد فراغ عمرۂ تمتع افضل اوقات احرام روز ترویہ ہی چاہیے کہ بعد نماز ظہر اور اگر بعد نماز ظہر نہ ہو سکے تو بعد نماز عصر احرام باندہے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکی تو اور کسی نماز واجب کے بعد احرام باندہے اگرچہ وہ نماز نماز قضا ہو اور اگر کسی شخص پر نماز قضا نہ ہو تو نماز احرام کے بعد احرام باندہے اور اقل نماز احرام دو رکعت ہی جیسا کہ مذکور ہوا اور حج تمتع کرنیوالے کو تمام مکہ مین افضل مقام احرام مسجد الحرام ہی اور مسجد الحرام مین افضل حجر اسمٰعیل یا مقام ابراہیم ہی پس وہان نیت احرام کرے جیسا کہ بیان ہو چکا بعد اسکے تلبیہ کہے جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا اور جب ابطح و مکانی سے تو تلبیہ باواز بلند کہے اور جب متوجہ منی ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ اَرْجُوْ وَاِيَّاكَ اَدْعُوْ فَبَلِّغْنِيْ اَمَلِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ عَمَلِيْ اور باآرام تن و باآرام دل تسبیح و تقدیس و ذکر حقتعالے کرتا ہوا چلے جب منی مین پہونچے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقْدَمَنِيْهَا صَالِحًا فِيْ عَافِيَةٍ وَبَلَّغَنِيْ هٰذَا الْمَكَانَ پس کہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنٰى وَهِيَ مِمَّا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَيْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ اور سنت ہی کہ شب عرفہ کو منی مین بسر کرے اور مشغول عبادت رہی اور بہتر یہ ہی کہ جملہ عبادات کو خصوصاً نمازین مسجد خیف مین بجالاوے اور بعد نماز صبح طلوع آفتاب تک مشغول دعا و تعقیب رہی بعد اسکے جانب عرفات روانہ ہو اور بعد طلوع صبح بھی روانہ ہو سکتا ہی لیکن سنت بلکہ احوط یہ ہی کہ قبل طلوع آفتاب وادی محسر سے تجاوز نہ کرے اور قبل صبح عرفہ عرفات کی طرف جانا مکروہ ہی بلکہ بعض علمانے حرام جانا ہی مگر جبکہ کوئی ضرورت ہو مثل بیماری یا خوف از دحام خلق تو اس صورت مین مضائقہ

شخصے کہ مستحبات احرام حج

نہین رکہتا اور جب متوجہ عرفات ہو تو یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ صَمَدْتُ وَاِیَّاکَ اعْتَمَدْتُ
وَوَجْھَکَ اَرَدْتُ اَسْئَلُکَ اَنْ تُبَارِکَ فِیْ رِحْلَتِیْ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَاجَتِیْ وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ تُبَاھِیْ بِہٖ
اَلْیَوْمَ مَنْ ھُوَ اَفْضَلُ مِنِّیْ اور تلبیہ کہتا جاوی یہانتک کہ عرفات پہونچی اور جب عرفات مین پہونچی
تو خیمہ اپنا نمرہ مین نصب کری کہ وہ ایک مقام ہی متصل عرفات مگر مقام عرفات سی خارج
ہی **فصل دوسری وقوف عرفات مین** وقوف عرفات واجب ہی اور عرفات (فصل در وقوف عرفات)
کے حدود معین اور معروف ہین اور مراد وقوف سی یہ ہی کہ مقام عرفات مین رہے خواہ
سواری پر خواہ پیادہ خواہ چلتے پہرتے خواہ بیٹہی بیٹہی بسر کری البتہ اگر تمام مدت وقوف مین
سوتا رہے گا یا بیہوش رہے گا تو وقوف اسکا باطل ہوگا اور بنا بر احوط واجب ہی کہ زوال
کے بعد سی تا وقت غروب شرعی کہ جو وقت افطار اور وقت نماز مغرب ہی عرفات مین رہی
پس تا وقت عصر مثلاً عرفات مین رہنا کافی نہ ہوگا اور واجب ہی کہ نیت وقوف کی اسطرح کرے کہ
وقوف عرفات کرتا ہون یعنی رہتا ہون مقام عرفات مین آج کی دن ظہر سی تا شام فرمان
برداری خدا کے لیے کہ یہ وقوف ایک امر واجب ہی حج تمتع مین حجۃ الاسلام سے اور اس
مقدار مدت تک عرفات مین رہنا واجب ہی مگر رکن نہین ہی پس اگر کوئی شخص اس مقدار مدت
تک عرفات مین نہ رہے اور اثنا مین مثلاً کہین چلا جاوی تو ترک واجب کیا اور گناہگار ہوا
لیکن حج اسکا صحیح ہی باطل نہ ہوگا ہان مسمی وقوف کا یعنی بعض مدت عرفات مین رہنا رکن ہی
اگر یہ عمداً ترک کرے گا تو حج اسکا باطل ہوگا اور اگر وقوف عرفات بالکل بہول گیا تو اس صورت
مین اگر وقوف مشعر بجا لاسکے کیا ہی تو بہی حج صحیح ہوگا اور اگر اسکو بہی بہول گیا تو حج باطل ہی
اور اس مقام مین چند مسئلہ ہین مسئلہ پہلا جو شخص وقوف مین وقت ظہر سے تاخیر کری یعنی ظہر
سے دیر کر کے حاضر عرفات ہو تو بنا بر قول احوط گناہگار ہوگا جیسا کہ مذکور ہوا دوسرا
مسئلہ اگر کوئی شخص عرفات سے عمداً قبل غروب کوچ کری اور حد عرفات سی نکل جاوی
پس اگر پشیمان ہو کر عرفات مین پہر آئے تو اس صورت مین بہی کفارہ دینا احوط ہے اور اگر

مراجعت نہ کری تو کفارہ واجب ہی اور کفارہ اسکا یہ ہی کہ ایک شتر مکہ معظمہ مین رضای خدا کے
لیئے بروز عید نحر کری اور اگر قدرت نہ رکھتا ہو تو اٹھارہ دن متوالی روزہ رکھی اور اگر عرفات سی
از روی سہو کوچ کری لیکن اگر یاد آجای تو عرفات مین پھر چلا آئے اور جو شخص یاد آنے پر بھی
نہ پھری تو حکم اسکا ظاہراً مثل اس شخص کی ہی جو عمداً چلا جای اور اگر بالکل یاد نہ آوی تو کچھ مضائقہ
نہین ہی اور جاہل مسئلہ کا بھی حکم مثل سہو کنندہ کی ہی تیسرا مسئلہ جو شخص عمداً وقوف ترک کرے
حج اسکا باطل ہی جیسا کہ مذکور ہوا اور اسکے حق مین وقوف شب عید قربان کافی نہ ہوگا اور شب
عید وقوف کرنا حق مین اس شخص کے جو وقوف کو بھول جای وقوف اضطراری ہی مگر یہ وقوف
کافی ہی جیسا کہ آیندہ بیان ہوگا چوتھا مسئلہ اگر کسی شخص نے بسبب کسی عذر کے مثل نسیان
یا تنگی وقت وقوف عرفہ بالکل نہ کیا ہو تو عرفات مین شب عید کسی وقت کا بھی رہنا کافی ہوگا
اگرچہ تھوڑی دیر رہی اسکو وقوف اضطراری عرفات کہتی ہین اور جو شخص اس وقوف اضطراری
کو عمداً ترک کری ظاہراً مثل اسکے ہے کہ جسنے وقوف اختیاری کو عمداً ترک کیا یعنی دونون صورتون
مین حج اسکا باطل ہے اگرچہ وقوف اسکو ملجائے پانچوان مسئلہ جو شخص وقوف عرفات
وقت اختیاری مین بھی اور اضطراری مین بھی سہو کری تو اسے زمانہ اختیار مین صحت حج تمتع کے
لیئے وقوف مشعر الحرام کافی ہوگا چنانچہ اسکا ذکر آگے آئیگا چھٹا مسئلہ اگر قاضی اہل سنت کے
نزدیک ہلال ثابت ہو جای اور وہ ثبوت ہلال کا حکم دی اور شیعون کی نزدیک ہلال ثابت
نہ ہوا اور اہل سنت عرفہ اس روز قرار دین جو شیعون کے نزدیک آٹھوین تاریخ ہی پس اگر عرفات
جانے مین انکی مخالفت اس طرح ممکن ہو کہ وہ آٹھوین کو جائین اور شیعہ نوین کو جائین یا یہ
ہو سکے کہ شیعہ آٹھوین کو سنیون کے ہمراہ داخل عرفات ہون اور عرفات مین دوسرے
دن تک رہجائین تاکہ عرفہ کو وقوف عرفات کرین یا انکے ساتھ آٹھوین کو جائین پھر دوبارہ
دوسری دن عرفات جا سکین بہرحال اگر وقوف اختیاری عرفات کا ممکن ہو تو بجا لائین
اور اگر ممکن نہ ہو تو وقوف اضطراری کرین یعنی بعد غروب آفتاب روز عرفہ شب عید

عرفات مین ہین پھر مشعر مین جایئن تا وقوف مشعر اختیاری اور اعمال عید منی مین بجا لایئن اور اگر وقوف عرفہ اصلا ممکن ہو نہ اختیاری نہ اضطراری تو وقوف مشعر پر اکتفا کرین یعنی اگر وقوف مشعر بجا لایئن تو کفایت کرتا ہی حج صحیح ہوگا اور اگر وقوف مشعر بھی میسر نہو تو حج اُس سال کا فاسد ہی اور تفقیہ اس مقام مین بنا بر قول احوط بحسب صحت عمل ہوگا واللہ العالم مقصد پہلا مستحبات وقوف عرفات مین سنت ہی کہ وقت وقوف با طہارت ہو اور غسل کری اور یہ چیزین کہ موجب پریشانی خاطر ہون اور انکی جہت سی حواس پراگندہ و پریشان ہون انکو دور کری تا کہ دل جناب اقدس الٰہی کی طرف متوجہ ہی اور وقت نماز ظہر و عصر اول وقت ایک اذان و دو اقامت سی بجا لاوے اور پہاڑ کی بایئن جانب یعنی جو شخص کہ سی آتا ہو اسکی بایئن طرف جو میدان واقع ہی اس مین وقوف کری اور پایئن کوہ زمین ہموار و مساوی مین متوقف ہو اور اپنے اصحاب کے ساتھ ہی اور بعد نماز کھڑا ہو اور مشغول دعا ہو اور پہاڑ کے اوپر جانا اور حال وقوف مین سوار رہنا اور بیٹھنا با وجود قدرت قیام مکروہ ہی اور اگر کھڑے رہنے پر قدرت نہو تو جسقدر ممکن ہو کھڑا رہی اور چاہیی کہ رو بقبلہ ہو اور دلکو حق سبحانہ تعالی کیطرف متوجہ کری اور حمد و ثنا خدا اور تحمید و تہلیل بجا لاوے اور اللہ اکبر سو مرتبہ کہی اور الحمد للہ سو مرتبہ اور سبحان اللہ سو مرتبہ اور لا الہ الا اللہ سو مرتبہ اور آیۃ الکرسی سو مرتبہ و صلوٰۃ محمد و آل محمد پر سو مرتبہ اور سورہ توحید اور انا انزلناہ سو سو مرتبہ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ سو مرتبہ پڑھی اور جو دعا چاہی کری کہ حق تعالی مستجاب فرماویگا اور دعا مانگنے مین سعی و کوشش کری کہ یہ دن خدا سے دعا مانگنی اور سوال کرنے کا ہی اور شیاطین کو اس امر سی زیادہ تر کوئی شی خوشتر نہین معلوم ہوتی کہ تجھے جناب اقدس الٰہی سی غافل کردین پس خدا سی شر شیاطین کی پناہ کا خواہنگار ہو اور نہ اسی لوگون کی طرف نظر نہ کر اور اپنی حال کا متوجہ رہ اور دل سی اور زبان سی استغفار کر اور سب گناہون کو اپنی شمار کر اور گریہ و زاری کر اور اگر رونا آوی تو اپنی تئین گریہ پر آمادہ رکھ اور پدر و مادر و برادران ایمانی کیلئی دعا کر اور کم سی کم یہ ہی کہ چالیس برادران مومن کیلئی دعا کر حدیث مین ہی کہ ایک فرشتہ خدا کی طرف سی معین ہی کہ جو شخص برادر مومن کی واسطی کوئی چیز خدا سی طلب کرتا ہی وہ فرشتہ خدا سی لاکھ برابر اس چیز کے واسطے اس دعا کرنی والیکیلئی طلب کرتا ہی اور تمام زمانہ وقوف کا دعا و استغفار و ذکر

روز عرفہ وقت عصر حضرت سید الشہدا علیہ السلام مع اہل بیت بیرون خیمہ تشریف لائے اور
پہاڑ کی بائیں جانب کھڑے ہوئے اور منہ جانب کعبہ کیا اور ہاتھوں کو بلند فرمایا اور نہایت ذلت
سے یہ دعا پڑھی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ليس لقضائه دافع ولا لعطائه مانع ولا كصنعه صنع صانع
وهو الجواد الواسع فطر اجناس البدائع واتقن بحكمته الصنائع ولا تخفى
عليه الطلائع ولا تضيع عنده الودائع جازي كل صانع ورائش كل قانع
وراحم كل ضارع ومنزل المنافع والكتاب الجامع بالنور الساطع وهو للدعوات
سامع وللمطيعين نافع وللدرجات رافع وللكربات دافع وللجبابرة
قامع وراحم عبرة كل ضارع ودافع صرعة كل ضارع فلا اله غيره و
لا شيء يعدله وليس كمثله شيء وهو السميع البصير اللطيف الخبير
وهو على كل شيء قدير اللهم اني ارغب اليك واشهد بالربوبية
لك مقرا بانك ربي وان اليك مردي ابتدأتني بنعمتك قبل ان اكون
شيئا مذكورا وخلقتني من التراب ثم اسكنتني الاصلاب آمنا
لريب المنون واختلاف الدهور فلم ازل ظاعنا من صلب الى رحم في
تقادم الايام الماضية والقرون الخالية لم تخرجني لرأفتك بي ولطفك
بي واحسانك الي في دولة ايام الكفرة الذين نقضوا عهدك وكذبوا رسلك
لكنك اخرجتني رأفة منك وتحننا علي للذي سبق لي من الهدى الذي
ليسرتني وفيه انشأتني ومن قبل ذلك رأفت بي بجميل صنعك
وسوابغ نعمتك فابتدعت خلقي من مني يمنى ثم اسكنتني في ظلمات
ثلاث بين لحم وجلد ودم ولم تشهرني بخلقي ولم تجعل الي شيئا

مِنْ أَمْرِهِ ثُمَّ أَخْرَجْتَنِي إِلَى الدُّنْيَا تَامًّا سَوِيًّا وَحَفِظْتَنِي فِي الْمَهْدِ طِفْلًا صَبِيًّا
وَرَزَقْتَنِي مِنَ الْغِذَاءِ لَبَنًا طَرِيًّا وَعَطَفْتَ عَلَيَّ قُلُوبَ الْحَوَاضِنِ وَ
كَفَّلْتَنِي الْأُمَّهَاتِ الرَّحَائِمَ وَكَلَأْتَنِي مِنْ طَوَارِقِ الْجَانِّ وَسَلَّمْتَنِي مِنَ
الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فَتَعَالَيْتَ يَا رَحِيمُ يَا رَحْمٰنُ حَتّٰى إِذَا اسْتَهْلَلْتُ نَاطِقًا بِا
لْكَلَامِ أَتْمَمْتَ عَلَيَّ سَوَابِغَ الْإِنْعَامِ وَرَبَّيْتَنِي زَائِدًا فِي كُلِّ عَامٍ حَتّٰى إِذَا اكْتَمَلَتْ
فِطْرَتِي وَاعْتَدَلَتْ سَرِيرَتِي أَوْجَبْتَ عَلَيَّ حُجَّتَكَ بِأَنْ أَلْهَمْتَنِي مَعْرِفَتَكَ
وَرَوَّعْتَنِي بِعَجَائِبِ فِطْرَتِكَ وَأَنْطَقْتَنِي لِمَا ذَرَأْتَ فِي سَمَائِكَ وَأَرْضِكَ
مِنْ بَدَائِعِ خَلْقِكَ وَنَبَّهْتَنِي لِذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَأَوْجَبْتَ طَاعَتَكَ وَعِبَادَتَكَ
وَفَهَّمْتَنِي مَا جَاءَتْ بِهِ رُسُلُكَ وَيَسَّرْتَ لِي تَقَبُّلَ مَرْضَاتِكَ وَمَنَنْتَ
عَلَيَّ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ بِعَوْنِكَ وَلُطْفِكَ ثُمَّ إِذْ خَلَقْتَنِي مِنْ خَيْرِ الثَّرٰى لَمْ تَرْضَ
لِي يَا إِلٰهِي بِنِعْمَةٍ دُونَ أُخْرٰى وَرَزَقْتَنِي مِنْ أَنْوَاعِ الْمَعَاشِ وَصُنُوفِ الرِّيَاشِ
بِمَنِّكَ الْعَظِيمِ عَلَيَّ وَإِحْسَانِكَ الْقَدِيمِ إِلَيَّ حَتّٰى إِذَا أَتْمَمْتَ عَلَيَّ
جَمِيعَ النِّعَمِ وَصَرَفْتَ عَنِّي كُلَّ النِّقَمِ لَمْ يَمْنَعْكَ جَهْلِي وَجُرْأَتِي عَلَيْكَ
أَنْ دَلَلْتَنِي عَلٰى مَا يُقَرِّبُنِي إِلَيْكَ وَوَفَّقْتَنِي لِمَا يُزْلِفُنِي لَدَيْكَ فَإِنْ دَعَوْتُكَ
أَجَبْتَنِي وَإِنْ سَأَلْتُكَ أَعْطَيْتَنِي وَإِنْ أَطَعْتُكَ شَكَرْتَنِي وَإِنْ شَكَرْتُكَ
زِدْتَنِي كُلُّ ذٰلِكَ إِكْمَالًا لِأَنْعُمِكَ عَلَيَّ وَإِحْسَانِكَ إِلَيَّ فَسُبْحَانَكَ
سُبْحَانَكَ مِنْ مُبْدِئٍ مُعِيدٍ حَمِيدٍ مَجِيدٍ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ وَعَظُمَتْ
آلَاؤُكَ فَأَيَّ نِعَمِكَ يَا إِلٰهِي أُحْصِي عَدَدًا وَذِكْرًا أَمْ أَيَّ عَطَايَاكَ أَقُومُ
بِهَا شُكْرًا وَهِيَ يَا رَبِّ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصِيَهَا الْعَادُّونَ أَوْ يَبْلُغَ عِلْمًا بِهَا
الْحَافِظُونَ ثُمَّ مَا دَرَأْتَ وَصَرَفْتَ عَنِّي اللّٰهُمَّ مِنَ الضُّرِّ وَالضَّرَّاءِ
أَكْثَرُ مِمَّا ظَهَرَ لِي مِنَ الْعَافِيَةِ وَالسَّرَّاءِ وَأَنَا أَشْهَدُ يَا إِلٰهِي بِحَقِيقَةِ

إيماني وعقد عزمات يقيني وخالص صريح توحيدي وباطن مكنون
ضميري وعلائق مجاري نور بصري وأسارير صفحة جبيني و
خرق مسارب نفسي وخذاريف مارن عرنيني ومسارب
صماخ سمعي وما ضمت وأطبقت عليه شفتاي وحركات لفظ لساني
ومغرز حنك فمي وفكي ومنابت أضراسي وبلوغ حبائل بارع عنقي
ومساغ مأكل مطعمي ومشربي وحمالة أم رأسي وجمل
حمائل حبل وتيني وما اشتمل عليه تامور صدري ونياط حجاب
قلبي وأفلاذ حواشي كبدي وما حوته شراسيف أضلاعي و
حقاق مفاصلي وأطراف أناملي وقبض عواملي ودمي وشعري
وبشري وعصبي وقصبي وعظامي ومخي وعروقي وجميع جوارحي
وما انتسج على ذلك أيام رضاعي وما أقلت الأرض مني ونومي ويقظتي
وسكوني وحركاتي وحركات ركوعي وسجودي أن لو حاولت و
اجتهدت مدى الأعصار والأحقاب لو عمرتها أن أؤدي شكر
واحدة من أنعمك ما استطعت ذلك إلا بمنك الموجب علي به شكرك
أبداً جديداً وثناءً طارفاً عتيداً أجل ولو حرصت أنا والعادون
من أنامك أن نحصي مدى إنعامك سالفة وآنفة لما حصيناه
عدداً ولا أحصيناه أبداً هيهات أنى ذلك وأنت المخبر عن نفسك
في كتابك الناطق والنبأ الصادق وإن تعدوا نعمة الله لا تحصوها
صدق كتابك اللهم ونبأك وبلغت أنبياؤك ورسلك ما
أنزلت عليهم من وحيك وشرعت لهم من دينك غير أني
يا إلهي أشهد بجهدي وجدي ومبلغ طاقتي ووسعي وأقول

مؤمناً موقناً الحمد لله الذي لم يتخذ ولداً فيكون موروثاً ولم يكن
له شريك في الملك فيضاده فيما ابتدع ولا ولي من الذل فيرفده فيما
صنع سبحانه سبحانه سبحانه لو كان فيهما آلهة الا الله
لفسدتا وتفطرتا فسبحان الله الواحد الحق الاحد الصمد الذي
لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً احد الحمد لله حمداً يعدل حمد
ملائكته المقربين وانبيائه المرسلين وصلى الله على خيرته من خلقه
محمد خاتم النبيين وآله الطيبين الطاهرين المخلصين

پس امام حسین نے دعا اور طلب حاجات میں مبالغہ شروع فرمایا اور چشم مبارک سے آنسو جاری ہو گئے بعد اس کے یہ کلمات زبان پر
جاری کئے اللهم اجعلني اخشاك كأني اراك واسعدني بتقواك ولا تشقني
بمعصيتك وخر لي في قضائك وبارك لي في قدرك حتى لا احب
تعجيل ما اخرت ولا تأخير ما عجلت اللهم اجعل غناي
في نفسي واليقين في قلبي والاخلاص في عملي والنور في بصري
والبصيرة في ديني ومتعني بجوارحي واجعل سمعي وبصري
الوارثين مني وانصرني على من ظلمني وارني فيه ثاري
ومآربي واقر بذلك عيني اللهم اكشف كربتي واستر عورتي
واغفر لي خطيئتي واخسأ شيطاني وفك رهاني واجعل لي
يا الهي الدرجة العليا في الآخرة والاولى اللهم لك الحمد كما
خلقتني فجعلتني سميعاً بصيراً ولك الحمد كما خلقتني
فجعلتني حياً سوياً رحمة بي وقد كنت عن خلقي غنياً رب
بما برأتني فعدلت فطرتي رب بما انشأتني فأحسنت صورتي
يا رب بما احسنت بي وفي نفسي عافيتني رب بما كلاتني

متعلق صفحہ (۳۱۵) دعاے حضرت امام حسین علیہ السلام بروز عرفہ

و وفقتني رب بما انعمت علي فهديتني رب بما اوليتني من كل
خير اعطيتني رب بما اطعمتني وسقيتني رب بما اغنيتني و
اقنيتني رب بما اعنتني واعززتني رب بما البستني من ذكرك
الصافي ويسرت لي من صنعك الكافي صل على محمد وآل محمد واعني على
بوائق الدهر وصروف الايام والليالي ونجني من اهوال الدنيا وكربات
الآخرة واكفني شر ما يعمل الظالمون في الارض اللهم ما اخاف فا
كفني وما احذر فقني وفي نفسي وديني فاحرسني وفي سفري فاحفظني
وفي اهلي ومالي فاخلفني وفيما رزقتني فبارك لي وفي نفسي فذللني
وفي اعين الناس فعظمني ومن شر الجن والانس فسلمني وبذنوبي فلا تفضحني
وبسريرتي فلا تخزني وبعملي فلا تبتلني ونعمك فلا تسلبني والى غيرك
فلا تكلني الهي الى من تكلني الى القريب يقطعني ام الى البعيد يتجهمني
ام الى المستضعفين لي وانت ربي ومليك امري اشكو اليك غربتي
وبعد داري وهواني على من ملكته امري اللهم فلا تحلل بي غضبك
فان لم تكن غضبت علي فلا ابالي سواك غير ان عافيتك اوسع لي فاسألك
بنور وجهك الذي اشرقت له الارض والسموات وانكشفت به
الظلمات وصلح عليه امر الاولين والآخرين ان لا تميتني على
غضبك ولا تنزل بي سخطك لك العتبى حتى ترضى قبل ذلك لا اله
الا انت رب البلد الحرام والمشعر الحرام والبيت العتيق الذي احللته
البركة وجعلته للناس امنه يا من عفا عن العظيم من الذنوب بحلمه
يا من اسبغ النعمة بفضله يا من اعطى الجزيل بكرمه يا عدتي في شدتي
يا صاحبي في وحدتي يا غياثي في كربتي يا مونسي في حفرتي

بأولى نعمتي يا الهي واله آبائي ابراهيم واسمعيل واسحق ويعقوب
ورب جبرئيل وميكائيل واسرافيل ورب محمد خاتم النبيين
وآله المنتجبين ومنزل التوراة والانجيل والزبور والفرقان ومنزل
كهيعص وطه ويس والقرآن الحكيم انت كهفي حين تعييني
المذاهب في سعتها وتضيق علي الارض برحبها ولولا رحمتك
كنت من الهالكين وانت مقيل عثرتي ولولا سترك اياي لكنت
من المفضوحين وانت مؤيدي بالنصر على الاعداء ولولا نصرك
اياي لكنت من المغلوبين يا من خص نفسه بالسمو والرفعة فاولياؤه بعزه
يعتزون يا من جعلت له الملوك نير المذلة على اعناقهم فهم من سطواته
خائفون يعلم خائنة الاعين وما تخفي الصدور وغيب ما تأتي به الازمان
والدهور يا من لا يعلم كيف هو الا هو يا من لا يعلم ما هو الا هو يا من كبس
الارض على الماء وسد الهواء بالسماء يا من له اكرم الاسماء يا ذا المعروف
الذي لا ينقطع ابدا يا مقيض الركب ليوسف في البلد القفر ومخرجه
من الجب وجاعله بعد العبودية ملكا يا راده على يعقوب بعد
ان ابيضت عيناه من الحزن فهو كظيم يا كاشف الضر والبلاء عن
ايوب يا ممسك يدي ابراهيم عن ذبح ابنه بعد كبر سنه وفناء
عمره يا من استجاب لزكريا فوهب له يحيى ولم يدعه فردا وحيدا
يا من اخرج يونس من بطن الحوت يا من فلق البحر لبني اسرائيل
فانجاهم وجعل فرعون وجنوده من المغرقين يا من ارسل الرياح
مبشرات بين يدي رحمته يا من لم يعجل على من عصاه من خلقه يا من
استنقذ السحرة من بعد طول الجحود وقد غدوا في نعمته يأكلون

(رزقه)

رِزْقَهُ وَيُعْبَدُ غَيْرُهُ وَقَدْ جَحَدُوهُ وَعَادُّوهُ وَكَذَّبُوا رُسُلَهُ يَا اَللهُ يَا بَدِيعُ
لَا بَدْءَ لَكَ يَا دَائِمًا لَا نَفَادَ لَكَ يَا حَيًّا حِينَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتَى يَا مَنْ هُوَ
قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ يَا مَنْ قَلَّ لَهُ شُكْرِي فَلَمْ يَحْرِمْنِي وَ
عَظُمَتْ عِنْدَهُ خَطِيئَتِي فَلَمْ يَفْضَحْنِي وَرَآنِي عَلَى الْمَعَاصِي فَلَمْ يَخْذُلْنِي
يَا مَنْ حَفِظَنِي فِي صِغَرِي يَا مَنْ رَزَقَنِي فِي كِبَرِي يَا مَنْ أَيَادِيهِ
عِنْدِي لَا تُحْصَى يَا مَنْ نِعَمُهُ عِنْدِي لَا تُجَازَى يَا مَنْ عَارَضَنِي بِالْخَيْرِ
وَالْإِحْسَانِ وَعَارَضْتُهُ بِالْإِسَاءَةِ وَالْعِصْيَانِ يَا مَنْ هَدَانِي بِالْإِيمَانِ
قَبْلَ أَنْ أَعْرِفَ شُكْرَ الْامْتِنَانِ يَا مَنْ دَعَوْتُهُ مَرِيضًا فَشَفَانِي وَعُرْيَانًا
فَكَسَانِي وَجَائِعًا فَأَطْعَمَنِي وَعَطْشَانًا فَأَرْوَانِي وَذَلِيلًا فَأَعَزَّنِي وَجَاهِلًا
فَعَرَّفَنِي وَوَحِيدًا فَكَثَّرَنِي وَغَائِبًا فَرَدَّنِي وَمُقِلًّا فَأَغْنَانِي وَمُنْتَصِرًا
فَنَصَرَنِي وَغَنِيًّا فَلَمْ يَسْلُبْنِي وَأَمْسَكْتُ عَنْ جَمِيعِ ذَلِكَ فَابْتَدَأَنِي
فَلَكَ الْحَمْدُ يَا مَنْ أَقَالَ عَثْرَتِي وَنَفَّسَ كُرْبَتِي وَأَجَابَ دَعْوَتِي وَ
سَتَرَ عَوْرَتِي وَغَفَرَ ذُنُوبِي وَبَلَّغَنِي طَلِبَتِي وَنَصَرَنِي عَلَى عَدُوِّي وَإِنْ
أَعُدَّ نِعَمَكَ وَمِنَنَكَ وَكَرَائِمَ مِنَحِكَ لَا أُحْصِيهَا يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الَّذِي
أَنْعَمْتَ أَنْتَ الَّذِي أَحْسَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَجْمَلْتَ أَنْتَ الَّذِي أَفْضَلْتَ أَنْتَ
الَّذِي مَنَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَكْمَلْتَ أَنْتَ الَّذِي رَزَقْتَ أَنْتَ الَّذِي وَفَّقْتَ
أَنْتَ الَّذِي أَعْطَيْتَ أَنْتَ الَّذِي أَغْنَيْتَ أَنْتَ الَّذِي أَقْنَيْتَ أَنْتَ الَّذِي آوَيْتَ
أَنْتَ الَّذِي كَفَيْتَ أَنْتَ الَّذِي هَدَيْتَ أَنْتَ الَّذِي عَصَمْتَ أَنْتَ الَّذِي
سَتَرْتَ أَنْتَ الَّذِي غَفَرْتَ أَنْتَ الَّذِي أَقَلْتَ أَنْتَ الَّذِي مَكَّنْتَ
أَنْتَ الَّذِي أَعْزَزْتَ أَنْتَ الَّذِي أَعَنْتَ أَنْتَ الَّذِي عَضَدْتَ أَنْتَ الَّذِي
أَيَّدْتَ أَنْتَ الَّذِي نَصَرْتَ أَنْتَ الَّذِي شَفَيْتَ أَنْتَ الَّذِي عَافَيْتَ

أنت الذي أكرمت تباركت ربي وتعاليت فلك الحمد دائماً
ولك الشكر واصباً ثم أنا يا إلهي المعترف بذنوبي فاغفرها لي وأنا الذي
أسأت أنا الذي أخطأت أنا الذي أهملت أنا الذي جهلت أنا الذي
هممت أنا الذي سهوت أنا الذي اعتمدت أنا الذي تعمدت أنا الذي
وعدت أنا الذي أخلفت أنا الذي نكثت أنا الذي أقررت أنا يا إلهي
أعترف بنعمك عندي وأبوء بذنوبي فاغفرها لي يا من لا تضره ذ
نوب عباده وهو الغني عن طاعتهم والموفق من عمل منهم صالحاً
بمعونته ورحمته فلك الحمد يا إلهي أمرتني فعصيتك ونهيتني
فارتكبت نهيك فأصبحت لا ذا براءة فأعتذر ولا ذا قوة فأنتصر
فبأي شيء أستقبلك يا مولاي أبسمعي أم ببصري أم بلساني
أم بيدي أم برجلي أليس كلها نعمك عندي وبكلها
عصيتك يا مولاي فلك الحجة والسبيل علي يا من سترني
من الآباء والأمهات أن يزجروني ومن العشائر والإخوان
أن يعيروني ومن السلاطين أن يعاقبوني ولو اطلعوا يا مولاي
على ما اطلعت عليه مني إذاً ما أنظروني ولرفضوني وقطعوني
فها أنا ذا بين يديك يا سيدي خاضعاً ذليلاً حصيراً حقيراً
لا ذو براءة فأعتذر ولا ذو قوة فأنتصر ولا حجة لي فأحتج بها و
لا قائل لم أجترح ولم أعمل سوءاً وما عسى الجحود ولو جحدت
يا مولاي ينفعني فكيف وأنى ذلك وجوارحي كلها شاهدة
علي بما قد عملت يقيناً غير ذي شك أنك سائلي
عن عظائم الأمور وأنك الحكيم العدل الذي لا تجور

وَعَدَلْتَ مُهْلِكِي وَمِنْ كُلِّ عَدُوٍّ لَكَ مُظْهِرِي فَإِنْ تُعَذِّبْنِي فَبِذُنُوبِي يَا إِلٰهِي بَعْدَ حُجَّتِكَ عَلَيَّ
وَإِنْ تَعْفُ عَنِّي فَبِحِلْمِكَ وَجُودِكَ وَكَرَمِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ
مِنَ الْمُوَحِّدِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْخَائِفِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْوَجِلِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ السَّائِلِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
إِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّاجِينَ الرَّاغِبِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُهَلِّلِينَ الْمُسَبِّحِينَ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ رَبِّي وَرَبُّ آبَائِيَ الْأَوَّلِينَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا ثَنَائِي عَلَيْكَ مُمَجِّداً
وَإِخْلَاصِي لِذِكْرِكَ مُوَحِّداً وَإِقْرَارِي بِآلَائِكَ مُعَدِّداً وَإِنْ كُنْتُ مُقِرّاً أَنِّي لَا
أُحْصِيهَا لِكَثْرَتِهَا وَسُبُوغِهَا وَتَظَاهُرِهَا وَتَقَادُمِهَا إِلَىٰ حَادِثٍ مَا لَمْ تَزَلْ تَتَعَهَّدُنِي بِهِ مَعَهَا
مُنْذُ خَلَقْتَنِي وَبَرَأْتَنِي مِنْ أَوَّلِ الْعُمُرِ مِنَ الْإِغْنَاءِ بَعْدَ الْفَقْرِ وَكَشْفِ الضُّرِّ وَ
تَسْبِيبِ الْيُسْرِ وَدَفْعِ الْعُسْرِ وَتَفْرِيجِ الْكَرْبِ وَالْعَافِيَةِ فِي الْبَدَنِ وَالسَّلَامَةِ فِي
الدِّينِ وَلَوْ رَفَدَنِي عَلَىٰ قَدْرِ ذِكْرِ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ جَمِيعُ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
لَمَا قَدَرْتُ وَلَا هُمْ عَلَىٰ ذٰلِكَ تَقَدَّسْتَ وَتَعَالَيْتَ مِنْ رَبٍّ عَظِيمٍ كَرِيمٍ
رَحِيمٍ لَا تُحْصَىٰ آلَاؤُكَ وَلَا يُبْلَغُ ثَنَاؤُكَ وَلَا تُكَافَىٰ نَعْمَاؤُكَ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَأَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ وَأَسْعِدْنَا بِطَاعَتِكَ سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ
تُجِيبُ دَعْوَةَ الْمُضْطَرِّ إِذَا دَعَاكَ وَتَكْشِفُ السُّوءَ وَتُغِيثُ الْمَكْرُوبَ وَتَشْفِي السَّقِيمَ وَ
تُغْنِي الْفَقِيرَ وَتَجْبُرُ الْكَسِيرَ وَتَرْحَمُ الصَّغِيرَ وَتُعِينُ الْكَبِيرَ وَلَيْسَ دُونَكَ ظَهِيرٌ
وَلَا فَوْقَكَ قَدِيرٌ وَأَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ يَا مُطْلِقَ الْمُكَبَّلِ الْأَسِيرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ
يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَأَعْطِنِي فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ أَفْضَلَ مَا أَعْطَيْتَ وَأَنَلْتَ أَحَداً مِنْ عِبَادِكَ
مِنْ نِعْمَةٍ تُولِيهَا وَآلَاءٍ تُجَدِّدُهَا وَبَلِيَّةٍ تَصْرِفُهَا وَكُرْبَةٍ تَكْشِفُهَا وَدَعْوَةٍ تَسْمَعُهَا

وحسنة تتقبلها وسيئة تغفرها انك لطيف خبير وعلى كل شيء قدير
اللهم انك اقرب من دعي واسرع من اجاب واكرم من عفا واوسع من اعطى
واسمع من سئل يا رحمان الدنيا والآخرة ورحيمهما ليس كمثلك مسئول ولا
سواك مأمول دعوتك فاجبتني وسألتك فاعطيتني ورغبت اليك فرحمتني
ووثقت بك فنجيتني وفزعت اليك فكفيتني اللهم فصل على محمد عبدك ورسولك
ونبيك وعلى آله الطيبين الطاهرين اجمعين وتمم لنا نعماءك وهنئنا عطاءك
واجعلنا لك شاكرين ولآلائك ذاكرين آمين آمين رب العالمين اللهم يا من
ملك فقدر وقدر فقهر وعصي فستر واستغفر فغفر يا غاية رغبة الراغبين
ومنتهى امل الراجين يا من احاط بكل شيء علما ووسع المستقيلين رأفة ورحمة
وحلما اللهم انا نتوجه اليك في هذه العشية التي شرفتها وعظمتها بمحمد نبيك
ورسولك وخيرتك من خلقك وامينك على وحيك البشير النذير السراج
المنير الذي انعمت به على المسلمين وجعلته رحمة للعالمين اللهم فصل على
محمد وآله كما هو اهل ذلك يا عظيم فصل عليه وعلى آل محمد المنتجبين الطيبين
الطاهرين اجمعين وتغمدنا بعفوك عنا فاليك عجت الاصوات بصنوف اللغات
واجعل لنا في هذه العشية نصيبا في كل خير تقسمه ونور تهدي به ورحمة
تنشرها وعافية تجللها وبركة تنزلها ورزق تبسطه يا ارحم الراحمين اللهم اقلبنا في هذا الوقت
منجحين مفلحين مبرورين غانمين ولا تجعلنا من القانطين ولا تخلنا من
رحمتك ولا تحرمنا ما نؤمله من فضلك ولا تردنا خائبين ولا من بابك
مطرودين ولا تجعلنا من رحمتك محرومين ولا لفضل ما نؤمله من
عطائك قانطين يا اجود الاجودين واكرم الاكرمين اليك اقبلنا موقنين
ولبيتك الحرام آمين قاصدين فاعنا على مناسكنا واكمل لنا حجنا واعف

اللهم

اللّٰهُمَّ عَنَّا فَاعْفُنَا فَقَدْ مَدَدْنَا اِلَيْكَ اَيْدِيَنَا وَهِيَ بِذِلَّةِ الْاِعْتِرَافِ مَوْسُوْمَةٌ اَللّٰهُمَّ فَاَعْطِنَا
فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ مَا سَاَلْنَاكَ وَاكْفِنَا مَا اسْتَكْفَيْنَاكَ فَلَا كَافِيَ لَنَا سِوَاكَ وَلَا رَبَّ لَنَا
غَيْرُكَ نَافِذٌ فِيْنَا حُكْمُكَ مُحِيْطٌ بِنَا عِلْمُكَ عَدْلٌ فِيْنَا قَضَاؤُكَ اقْضِ لَنَا الْخَيْرَ وَاجْعَلْنَا
مِنْ اَهْلِ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ اَوْجِبْ لَنَا بِجُوْدِكَ عَظِيْمَ الْاَجْرِ وَكَرِيْمَ الذُّخْرِ وَدَوَامَ الْيُسْرِ وَ
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اَجْمَعِيْنَ وَلَا تُهْلِكْنَا مَعَ الْهَالِكِيْنَ وَلَا تَصْرِفْ عَنَّا رَاْفَتَكَ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ مِمَّنْ سَاَلَكَ فَاَعْطَيْتَهُ وَشَكَرَكَ فَزِدْتَهُ
وَتَابَ اِلَيْكَ فَقَبِلْتَهُ وَتَنَصَّلَ اِلَيْكَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كُلِّهَا فَغَفَرْتَهَا لَهُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ
الْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ وَنَقِّنَا وَسَدِّدْنَا وَاعْصِمْنَا وَاقْبَلْ تَضَرُّعَنَا يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَ
يَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ يَا مَنْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ اِغْمَاضُ الْجُفُوْنِ وَلَا لَحْظُ الْعُيُوْنِ وَلَا مَا
اسْتَقَرَّ فِي الْمَكْنُوْنِ وَلَا مَا انْطَوَتْ عَلَيْهِ مُضْمَرَاتُ الْقُلُوْبِ اَلَا كُلُّ ذٰلِكَ
قَدْ اَحْصَاهُ عِلْمُكَ وَوَسِعَهُ حِلْمُكَ سُبْحَانَكَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا
كَبِيْرًا تُسَبِّحُ لَكَ السَّمٰوَاتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ وَعُلُوُّ الْجَدِّ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ وَالْاَيَادِي
الْجِسَامِ وَاَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيْمُ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ
وَعَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ وَدِيْنِيْ وَاٰمِنْ خَوْفِيْ وَاَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِيْ وَلَا
تَسْتَدْرِجْنِيْ وَلَا تَخْذُلْنِيْ وَادْرَاْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ پس حضرت امام حسین نے سر
مبارک اپنا جانب آسمان بلند کیا اور آنکھوں سے متصل آنسو جاری تھے اور باآواز بلند کہتے تھے يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ وَيَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ
وَيَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ السَّادَةِ الْمَيَامِيْنِ وَاَسْاَلُكَ
اَللّٰهُمَّ حَاجَتِيَ الَّتِيْ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْهَا لَمْ يَضُرَّنِيْ مَا مَنَعْتَنِيْ وَاِنْ مَنَعْتَنِيْهَا لَمْ يَنْفَعْنِيْ
مَا اَعْطَيْتَنِيْ اَسْاَلُكَ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ
وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا رَبِّ يَا رَبِّ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام روز عرفہ یہ دعا پڑھتے تھے

متعلق صفحہ (۳۱۵) دعائے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام روز عرفہ

الحمد لله رب العالمين اللهم لك الحمد بديع السموات والارض ذا الجلال و
الاكرام رب الارباب واله كل مالوه وخالق كل مخلوق ووارث كل شيء
ليس كمثله شيء ولا يعزب عنه علم شيء وهو بكل شيء محيط وهو على كل
شيء رقيب انت الله لا اله الا انت الاحد المتوحد الفرد المتفرد وانت الله لا اله
الا انت الكريم المتكرم العظيم المتعظم الكبير المتكبر وانت الله لا اله الا انت
العلي المتعال الشديد المحال وانت الله لا اله الا انت الرحمن الرحيم العليم الحكيم
وانت الله لا اله الا انت السميع البصير القديم الخبير وانت الله لا اله الا انت الكريم
الاكرم الدائم الادوم وانت الله لا اله الا انت الاول قبل كل احد والآخر بعد
كل عدد وانت الله لا اله الا انت الداني في علوه والعالي في دنوه وانت الله لا اله
الا انت ذو البهاء والمجد والكبرياء والحمد وانت الله لا اله الا انت الذي انشأت
الاشياء من غير سنخ وصورت ما صورت من غير مثال وابتدعت
المبتدعات بلا احتذاء انت الذي قدرت كل شيء تقديرا ويسرت كل شيء
تيسيرا ودبرت ما دونك تدبيرا انت الذي لم يعنك على خلقك شريك
ولم يوازرك في امرك وزير ولم يكن لك مشاهد ولا نظير انت الذي اردت
فكان حتما ما اردت وقضيت فكان عدلا ما قضيت وحكمت فكان
نصفا ما حكمت انت الذي لا يحويك مكان ولم يقم لسلطانك سلطان
ولم يعيك برهان ولا بيان انت الذي احصيت كل شيء عددا وجعلت
لكل شيء امدا وقدرت كل شيء تقديرا انت الذي قصرت الاوهام
عن ذاتيتك وعجزت الافهام عن كيفيتك ولم تدرك الابصار موضع
اينيتك انت الذي لا تحد فتكون محدودا ولم تمثل فتكون موجودا ولم
تلد فتكون مولودا انت الذي لا ضد معك فيعاندك ولا عدل

فيكاثرك

فيكاثرك ولا ندّ لك فيعارضك انت الذي ابتدأ واخترع واستحدث
وابتدع واحسن صنع ما صنع سبحانك ما اجلّ شأنك واسنى في الاماكن
مكانك واصدع بالحقّ فرقانك سبحانك من لطيف ما الطفك ورؤف
ما ارأفك وحكيم ما اعرفك سبحانك من مليك ما امنعك وجواد ما اوسعك
ورفيع ما ارفعك ذو البهاء والمجد والكبرياء والحمد سبحانك بسطت
بالخيرات يدك وعرفت الهداية من عندك فمن التمسك لدين او دنيا
وجدك سبحانك خضع لك من جرى في علمك وخشع لعظمتك
ما دون عرشك وانقاد للتسليم لك كلّ خلقك سبحانك لا تحسّ ولا
تجسّ ولا تمسّ ولا تكاد ولا تماط ولا تنازع ولا تجارى ولا تمارى ولا
تخادع ولا تماكر سبحانك سبيلك جدد وامرك رشد وانت حيّ صمد
سبحانك قولك حكم وقضاؤك حتم وارادتك عزم سبحانك لا رادّ لمشيتك
ولا مبدّل لكلماتك سبحانك باهر الآيات فاطر السموات بارئ النسمات
لك الحمد حمداً يدوم بدوامك ولك الحمد حمداً خالداً بنعمتك ولك
الحمد حمداً يوازي صنعك ولك الحمد حمداً يزيد على رضاك ولك الحمد حمداً
مع حمد كلّ حامد وشكراً يقصر عنه شكر كلّ شاكر حمداً لا ينبغي الّا لك
ولا يتقرّب به الّا اليك حمداً يستدام به الاوّل ويستدعى به دوام الاخر
حمداً يتضاعف على كرور الازمنة ويتزايد اضعافاً مترادفة حمداً يعجز
عن احصائه الحفظة ويزيد على ما احصته في كتابك الكتبة حمداً
يوازن عرشك المجيد ويعادل كرسيّك الرفيع حمداً يكمل لديك ثوابه
ويستغرق كلّ جزاء جزاؤه حمداً ظاهره وفق لباطنه وباطنه وفق
لصدق النيّة فيه حمداً لم يحمدك خلق مثله ولا يعرف احد سواك فضله

محمد ابوالحسن

حَمْداً يُعَانُ مَنِ اجْتَهَدَ فِي تَعْدِيدِهِ وَيُؤَيَّدُ مَنْ اَغْرَقَ نَزْعاً فِي تَوْفِيَتِهِ حَمْداً
يَجْمَعُ مَا خَلَقْتَ مِنَ الْحَمْدِ وَيَنْتَظِمُ مَا اَنْتَ خَالِقُهُ مِنْ بَعْدُ حَمْداً لَا حَمْدَ
اَقْرَبُ اِلَى قَوْلِكَ مِنْهُ وَلَا اَحْمَدَ مِمَّنْ يَحْمَدُكَ بِهِ حَمْداً يُوجِبُ بِكَرَمِكَ الْمَزِيْدَ
بِوُفُوْرِهِ وَتَصِلُهُ بِمَزِيْدٍ بَعْدَ مَزِيْدٍ طَوْلاً مِنْكَ حَمْداً يَجِبُ لِكَرَمِ وَجْهِكَ
وَيُقَابِلُ عِزَّ جَلَالِكَ رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ الْمُصْطَفَى
الْمُكَرَّمِ الْمُقَرَّبِ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اَتَمَّ بَرَكَاتِكَ وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِ
اَمْتَعَ رَحَمَاتِكَ رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلٰوةً زَاكِيَةً لَا تَكُوْنُ صَلٰوةٌ اَزْكَى
مِنْهَا وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلٰوةً نَامِيَةً لَا تَكُوْنُ صَلٰوةٌ اَنْمَى مِنْهَا وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلٰوةً
رَاضِيَةً لَا تَكُوْنُ صَلٰوةٌ فَوْقَهَا رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلٰوةً تُرْضِيْهِ وَتَزِيْدُ
عَلَى رِضَاهُ وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتَزِيْدُ عَلَى رِضَاكَ لَهُ وَصَلِّ عَلَيْهِ
صَلٰوةً لَا تَرْضَى لَهُ اِلَّا بِهَا وَلَا تَرَى غَيْرَهُ لَهَا اَهْلاً رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
صَلٰوةً تُجَاوِزُ رِضْوَانَكَ وَيَتَّصِلُ اتِّصَالُهَا بِبَقَائِكَ وَلَا يَنْفَدُ كَمَا لَا تَنْفَدُ
كَلِمَاتُكَ رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلٰوةً تَنْتَظِمُ صَلَوَاتِ مَلٰئِكَتِكَ وَاَنْبِيَائِكَ
وَرُسُلِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ وَتَشْتَمِلُ عَلَى صَلَوَاتِ عِبَادِكَ مِنْ جِنِّكَ وَاِنْسِكَ
وَاَهْلِ اِجَابَتِكَ وَتَجْتَمِعُ عَلَى صَلٰوةِ كُلِّ مَنْ ذَرَأْتَ وَبَرَأْتَ مِنْ اَصْنَافِ خَلْقِكَ
رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَآلِهِ صَلٰوةً تُحِيْطُ بِكُلِّ صَلٰوةٍ سَالِفَةٍ وَمُسْتَأْنَفَةٍ وَصَلِّ عَلَيْهِ
وَعَلَى آلِهِ صَلٰوةً مَرْضِيَّةً لَكَ وَلِمَنْ دُوْنَكَ وَتُنْشِئُ مَعَ ذٰلِكَ صَلَوَاتٍ تُضَاعِفُ
مَعَهَا تِلْكَ الصَّلَوَاتِ عِنْدَهَا وَتَزِيْدُهَا عَلَى كُرُوْرِ الْاَيَّامِ زِيَادَةً فِي تَضَاعِيْفَ
لَا يَعُدُّهَا غَيْرُكَ رَبِّ صَلِّ عَلَى اَطَايِبِ اَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِيْنَ اخْتَرْتَهُمْ لِاَمْرِكَ وَ
جَعَلْتَهُمْ خَزَنَةَ عِلْمِكَ وَحَفَظَةَ دِيْنِكَ وَخُلَفَاءَكَ فِي اَرْضِكَ وَحُجَجَكَ عَلَى
عِبَادِكَ وَطَهَّرْتَهُمْ مِنَ الرِّجْسِ وَالدَّنَسِ تَطْهِيْراً بِاِرَادَتِكَ وَجَعَلْتَهُمُ الْوَسِيْلَةَ

إليك والمسالك إلى جنتك رب صل على محمد وآله صلوة تجزل لهم بها
من نحلك وكرامتك وتكمل لهم الأشياء من عطاياك ونوافلك وتوفر
عليهم الحظ من عوائدك وفوائدك رب صل عليه وعليهم صلوة لا أمد
في أولها ولا غاية لأمدها ولا نهاية لآخرها رب صل عليهم زنة عرشك
وما دونه وملء سمواتك وما فوقهن وعدد أرضيك وما تحتهن
وما بينهن صلوة تقربهم منك زلفى وتكون لك ولهم رضى ومتصلة
بنظائرهن أبدا اللهم إنك أيدت دينك في كل أوان بإمام أقمته علما
لعبادك ومنارا في بلادك بعد أن وصلت حبله بحبلك وجعلته الذريعة
إلى رضوانك وافترضت طاعته وحذرت معصيته وأمرت بامتثال
أوامره والانتهاء عند نهيه وأن لا يتقدمه متقدم ولا يتأخر عنه متأخر فهو عصمة
اللائذين وكهف المؤمنين وعروة المتمسكين وبهاء العالمين اللهم
فأوزع لوليك شكر ما أنعمت به علينا وأوزعنا مثله فيه وآته من لدنك
سلطانا نصيرا وافتح له فتحا يسيرا وأعنه بركنك الأعز واشدد أزره
وقو عضده وراعه بعينك واحمه بحفظك وانصره بملائكتك وامدده
بجندك الأغلب وأقم به كتابك وحدودك وشرائعك وسنن رسولك
صلواتك اللهم عليه وآله وأحي به ما أماته الظالمون من معالم دينك
واجل به صدأ الجور عن طريقتك وأبن به الضراء عن سبيلك وأزل
به الناكبين عن صراطك وامحق به بغاة قصدك عوجا وألن جانبه لأوليائك
وابسط يده على أعدائك وهب لنا رأفته ورحمته وتعطفه وتحننه
واجعلنا له سامعين مطيعين وفي رضاه ساعين وإلى نصرته والمدافعة
عنه مكنفين وإليك وإلى رسولك صلواتك اللهم عليه وآله بذلك متقربين

اللهم

اللّٰھمّ وصلّ علی اولیائھم المعترفین بمقامھم المتّبعین منھجھم المقتفین
آثارھم المستمسکین بعروتھم المتمسّکین بولایتھم المؤتمّین بامامتھم
المسلّمین لامرھم المجتھدین فی طاعتھم المنتظرین ایّامھم المادّین
الیھم اعینھم الصّلوات المبارکات الزّاکیات النّامیات وسلّم علیھم
وعلی ارواحھم واجمع علی التّقوی امرھم واصلح لھم شؤونھم وتب
علیھم انّک انت التوّاب الرّحیم وخیر الغافرین واجعلنا معھم فی
دار السّلام برحمتک یا ارحم الرّاحمین اللّھمّ ھذا یوم عرفة یوم شرّفته
وکرّمته وعظّمته نشرت فیه رحمتک ومننت فیه بعفوک واجزلت
فیه عطیّتک وتفضّلت به علی عبادک اللّھمّ وانا عبدک الّذی انعمت
علیه قبل خلقک له وبعد خلقک ایّاه فجعلته ممّن ھدیته لدینک و
وفّقته لحقّک وعصمته بحبلک وادخلته فی حزبک وارشدته لموالات
اولیائک ومعاداة اعدائک ثمّ امرته فلم یأتمر وزجرته فلم ینزجر
ونھیته عن معصیتک فخالف امرک الی نھیک لا معاندة لک ولا استکبارا
علیک بل دعاه ھواه الی ما زیّلته والی ما حذّرته واعانه علی ذلک عدوّک
وعدوّه فاقدم علیه عارفا بوعیدک راجیا لعفوک واثقا بتجاوزک وکان
احقّ عبادک مع ما مننت علیه الّا یفعل وھا انا ذا بین یدیک صاغرا ذلیلا
خاضعا خاشعا خائفا معترفا بعظیم من الذّنوب تحمّلته وجلیل من
الخطایا اجترمته مستجیرا بصفحک لائذا برحمتک موقنا انّه لا یجیرنی
منک مجیر ولا یمنعنی منک مانع فعد علیّ بما تعود به علی من اقترف
من تغمّدک وجد علیّ بما تجود به علی من القی بیده الیک من عفوک
وامنن علیّ بما لا یتعاظمک ان تمنّ به علی من امّلک من غفرانک واجعل لی فی

ھذا الیوم

نعمائك وظاهر لدي فضلك وطولك وأيدني بتوفيقك وتسديدك وأعني على صالح
النية ومرضي القول ومستحسن العمل ولا تكلني إلى حولي وقوتي دون حولك وقوتك
ولا تخزني يوم تبعثني للقائك ولا تفضحني بين يدي أوليائك ولا تنسني ذكرك ولا
تذهب عني شكرك بل ألزمنيه في أحوال السهو عند غفلات الجاهلين لآلائك
وأوزعني أن أثني بما أوليتنيه وأعترف بما أسديته إلي واجعل رغبتي إليك فوق
رغبة الراغبين وحمدي إياك فوق حمد الحامدين ولا تخذلني عند فاقتي إليك
ولا تهلكني بما أسديته إليك ولا تجبهني بما جبهت به المعاندين لك فإني لك مسلم
أعلم أن الحجة لك وأنك أولى بالفضل وأعود بالإحسان وأهل التقوى وأهل
المغفرة وأنك بأن تعفو أولى منك بأن تعاقب وأنك بأن تستر أقرب منك إلى
أن تشهر فأحيني حياة طيبة تنتظم بما أريد وتبلغ ما أحب من حيث لا آتي ما تكره
ولا أرتكب ما نهيت عنه وأمتني ميتة من يسعى نوره بين يديه وعن يمينه وذللني
بين يديك وأعزني عند خلقك وضعني إذا خلوت بك وارفعني بين عبادك
وأغنني عمن هو غني عني وزدني إليك فاقة وفقرا وأعذني من شماتة الأعداء
ومن حلول البلاء ومن الذل والعناء تغمدني فيما اطلعت عليه مني بما يتغمد
به القادر على البطش لولا حلمه والآخذ على الجريرة لولا أناته وإذا أردت
بقوم فتنة أو سوءا فنجني منها لواذا بك وإذ لم تقمني مقام فضيحة في دنياك
فلا تقمني مثله في آخرتك واشفع لي أوائل مننك بأواخرها وقديم فوائدك
بحوادثها ولا تمدد لي مدا يقسو معه قلبي ولا تقرعني قارعة يذهب لها بهائي ولا تسمني
خسيسة يصغر لها قدري ولا نقيصة يجهل من أجلها مكاني ولا ترعني روعة أبلس بها
ولا خيفة أوجس دونها اجعل هيبتي في وعيدك وحذري من إعذارك وإنذارك
ورهبتي عند تلاوة آياتك واعمر ليلي بإيقاظي فيه لعبادتك وتفردي بالتهجد لك

متعلق صفحہ (۳۱۵) دعائے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام روز عرفہ

وتجرد بسكوني اليك وانزال حوائجي بك ومنازلتي اياك في فكاك رقبتي من نارك واجارتي مما فيه اهلها من
عذابك ولا تذرني في طغياني عامها ولا في غمرتي ساهيا حتى حين ولا تجعلني عظة لمن اتعظ ولا نكالا لمن
اعتبر ولا فتنة لمن نظر ولا تمكر بي فيمن تمكر به ولا تستبدل بي غيري ولا تغير لي اسما ولا تبدل لي
جسما ولا تتخذني هزوا لخلقك ولا سخريا لك ولا تبعا الا لمرضاتك ولا ممتهنا الا بالانتقام لك واوجدني
برد عفوك وحلاوة رحمتك وروحك وريحانك وجنة نعيمك واذقني طعم الفراغ لما تحب بسعة من
سعتك والاجتهاد فيما يزلف لديك وعندك واتحفني بتحفة من تحفاتك واجعل تجارتي رابحة
وكرتي غير خاسرة واخفني مقامك وشوقني لقاءك وتب علي توبة نصوحا لا تبق معها ذنوبا صغيرة و
كبيرة ولا تذر معها علانية ولا سريرة وانزع الغل من صدري للمؤمنين واعطف بقلبي على الخاشعين
وكن لي كما تكون للصالحين وحلني حلية المتقين واجعل لي لسان صدق في الغابرين وذكرا ناميا في
الآخرين ووافِ بي عرصة الاولين وتمم سبوغ نعمتك علي وظاهر كراماتها لدي املأ من فوائدك
يدي وسق كرائم مواهبك الي وجاور بي الاطيبين من اوليائك في الجنان التي زينتها لاصفيائك
وجللني شرائف نحلك في المقامات المعدة لاحبائك واجعل لي عندك مقيلا آوي اليه مطمئنا
ومثابة اتبوؤها واقر عينا ولا تقايسني بعظيمات الجرائر ولا تهلكني يوم تبلى السرائر وازل عني
كل شك وشبهة واجعل لي في الحق طريقا من كل وجهة واجزل لي قسم المواهب من نوالك و
وفر علي حظوظ الاحسان من افضالك واجعل قلبي واثقا بما عندك وهمي مستفرغا لما
هو لك واستعملني بما تستعمل به خالصتك واشرب قلبي عند ذهول العقول طاعتك واجمع لي الغنى
والعفاف والدعة والمعافاة والصحة والسعة والطمانينة والعافية ولا تحبط حسناتي بما يشوبها من معصيتك
ولا خلواتي بما يعرض لي من نزغات فتنتك وصن وجهي عن الطلب الى احد من العالمين وذبني عن التماس ما عند
الفاسقين ولا تجعلني للظالمين ظهيرا ولا لهم على محو كتابك يدا ونصيرا وحطني من حيث لا اعلم حياطة
تقيني بها وافتح لي ابواب توبتك ورحمتك ورأفتك ورزقك الواسع اني اليك من الراغبين واتمم لي انعامك انك
خير المنعمين واجعل باقي عمري في الحج والعمرة ابتغاء وجهك يا رب العالمين وصلى الله على محمد وآله الطيبين
الطاهرين والسلام عليه وعليهم ابد الابدين ۰

هذا اليوم نصيبا أنال به حظا من رضوانك ولا تردني صفرا مما ينقلب به المتعبدون
لك من عبادك وإني وإن لم أقدم ما قدموه من الصالحات فقد قدمت توحيدك
ونفي الأضداد والأنداد والأشباه عنك وأتيتك من الأبواب التي أمرت
أن تؤتى منها وتقربت إليك بما لا يقرب أحد منك إلا بالتقرب به ثم أتبعت
ذلك بالإنابة إليك والتذلل والاستكانة لك وحسن الظن بك والثقة بما
عندك وشفعته برجائك الذي قل ما يخيب عليه راجيك وسألتك مسألة
الحقير الذليل البائس الفقير الخائف المستجير ومع ذلك خيفة وتضرعا وتعوذا
وتلوذا لا مستطيلا بتكبر المتكبرين ولا متعاليا بدالة المطيعين ولا مستطيلا بشفاعة
الشافعين وأنا بعد أقل الأقلين وأذل الأذلين ومثل الذرة أو دونها فيا من لم
يعاجل المسيئين ولا ينده المترفين ويا من يمن بإقالة العاثرين ويتفضل بإنظار الخاطئين
أنا المسيء المعترف الخاطئ العاثر أنا الذي أقدم عليك مجترئا أنا الذي عصاك
متعمدا أنا الذي استخفى من عبادك وبارزك أنا الذي هاب عبادك وأمنك أنا الذي
لم يرهب سطوتك ولم يخف بأسك أنا الجاني على نفسه أنا المرتهن ببليته أنا القليل الحياء
أنا الطويل العناء بحق من انتجبت من خلقك ومن اصطفيته لنفسك بحق من اخترت
من بريتك ومن اجتبيت لشأنك بحق من وصلت طاعته بطاعتك ومن جعلت معصيته
كمعصيتك بحق من قرنت موالاته بموالاتك ومن نطت معاداته بمعاداتك
تغمدني في يومي هذا بما تتغمد به من جار إليك متنصلا وعاذ باستغفارك تائبا
وتولني بما تتولى به أهل طاعتك والزلفى لديك والمكانة منك وتوحدني بما
توحد به من وفى بعهدك وأتعب نفسه في ذاتك وأجهدها في مرضاتك
ولا تؤاخذني بتفريطي في جنبك وتعدي طوري في حدودك ومجاوزة
أحكامك ولا تستدرجني بإملائك لي استدراج من منعني خير ما عنده

ولم يشهد كلك في حلول نعمتك بي وتنبهني من رقدة الغافلين وسنة المسرفين ونعسة المخذولين
وخذ بقلبي الى ما استعملت به القانتين واستعبدت به المتعبدين واستنقذت به المتهاونين
واعذني مما يباعدني عنك ويحول بيني وبين حظي منك ويصدني عما احاول لديك
وسهل لي مسلك الخيرات اليك والمسابقة اليها من حيث امرت والمشاحة فيها على
ما اردت ولا تمحقني فيمن تمحق من المستخفين بما اوعدت ولا تهلكني مع من تهلك
من المتعرضين لمقتك ولا تتبرني فيمن تتبر من المنحرفين عن سبلك ونجني من
غمرات الفتنة وخلصني من لهوات البلوى واجرني من اخذ الاملاء وحل
بيني وبين عدو يضلني وهوى يوبقني ومنقصة ترهقني ولا تعرض عني اعراض
من لا ترضى عنه بعد غضبك ولا تؤيسني من الامل فيك فيغلب علي القنوط
من رحمتك ولا تمنحني بما لا طاقة لي به فتبهظني مما تحملنيه من فضل
محبتك ولا ترسلني من يدك ارسال من لا خير فيه ولا حاجة بك اليه ولا
انابة له ولا ترم بي رمي من سقط من عين رعايتك ومن اشتمل عليه الخزي
من عندك بل خذ بيدي من سقطة المتردين ووهلة المتعسفين وزلة المغرورين وورطة
الهالكين وعافني مما ابتليت به طبقات عبيدك وامائك وبلغني مبالغ من عنيت به
وانعمت عليه ورضيت عنه فاعشته حميدا وتوفيته سعيدا وطوقني طوق الاقلاع عما
يحبط الحسنات ويذهب بالبركات واشعر قلبي الازدجار عن قبائح السيئات وفواضح الحوبات
ولا تشغلني بما لا ادركه الا بك عما لا يرضيك عني غيره وانزع من قلبي حب دنيا دنية
تنهى عما عندك وتصد عن ابتغاء الوسيلة اليك وتذهل عن التقرب منك وزين لي
التفرد بمناجاتك بالليل والنهار وهب لي عصمة تدنيني من خشيتك وتقطعني عن
ركوب محارمك وتفكني من اسر العظائم وهب لي التطهير من دنس العصيان واذهب
عني درن الخطايا وسربلني بسربال عافيتك وردني رداء معافاتك وجللني سوابغ

آلہی میں صرف کرے اس واسطے کہ بعض علما قائل وجوب ہیں اور چاہیے
کہ دعاہاے منقول کو پڑھے خصوصاً دعاے حضرت سید الشہدا علیہ الصلوٰۃ
والسلام اور دعاے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
اور سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنْ اَخْیَبِ
وَفْدِكَ وَارْحَمْ مَسِیْرِیْ اِلَیْكَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِیْقِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ كُلِّهَا
فُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّیْ
شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِیْ وَلَا تَخْدَعْنِیْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِیْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَوْلِكَ وَجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَمَنِّكَ وَفَضْلِكَ
یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ یَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ یَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا
اور حاجت اپنی بیان کرے پس ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ حَاجَتِیْ
اِلَیْكَ الَّتِیْ اِنْ اَعْطَیْتَنِیْهَا لَمْ یَضُرَّنِیْ مَا مَنَعْتَ وَاِنْ مَنَعْتَنِیْهَا لَمْ یَنْفَعْنِیْ
مَا اَعْطَیْتَ اَسْئَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ
وَمِلْكُ یَدِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ وَاَجَلِیْ بِعِلْمِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُوَفِّقَنِیْ
لِمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ وَاَنْ تُسَلِّمَ مِنِّیْ مَنَاسِكِیَ الَّتِیْ اَدَیْتَهَا خَلِیْلَكَ
اِبْرَاهِیْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَدَلَلْتَ عَلَیْهَا نَبِیَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ رَضِیْتَ عَمَلَهٗ وَاَطَلْتَ
عُمْرَهٗ وَاَحْیَیْتَهٗ بَعْدَ الْمَوْتِ حَیٰوةً طَیِّبَةً پھر کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ
لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِمَّا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا یَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَآبِیْ وَبِکَ حَوْلِیْ
وَمِنْکَ قُوَّتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ
وَمِنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ
الرِّیَاحِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَجِیْءُ بِهِ الرِّیَاحُ وَاَسْئَلُکَ خَیْرَ اللَّیْلِ وَ
خَیْرَ النَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا
وَفِیْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ وَعُرُوْقِیْ وَمَقْعَدِیْ وَمَقَامِیْ وَمَدْخَلِیْ
وَمَخْرَجِیْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا یَا رَبِّ یَوْمَ الْقَالِ اِنَّکَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور جہاں تک ہو سکے اسدن نیکی اور تصدقات میں کمی نہ کرے بخصوص
بندہ آزاد کرنا سنت موکدہ ہے اور پھر رو بقبلہ ہوا ور کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ سو مرتبہ اور
اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سو مرتبہ پس یہ دو آیہ اول سورہ بقرہ پڑھے
یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
پھر قل ہو اللہ احد تین مرتبہ پڑھے اور آیۃ الکرسی اور آیہ سخرہ جو سورہ اعراف میں ہے
یعنی اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی
الْعَرْشِ یُغْشِی اللَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ
اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَکَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھے پھر معوذتین یعنی سورہ فلق اور سورۃ الناس
پڑھے اور نعمتہای خدا جو معلوم ہوں از قبیل اہل و اولاد و مال وغیرہ اور دور ہونا بلاؤں کا
ایک ایک چیز کو شمار کرکے کہے اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی نَعْمَآئِکَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی بِعَدَدٍ وَّلَا
تُکَافَئُ بِعَمَلٍ اور حمد خدا کرے اور تکبیر کہے اور تہلیل بجا لائے اس حد سے اور تکبیر اور

تہلیل سے جو خداوند عالم نے قرآن مجید میں اپنی ذات مقدس کے لئے تجویز فرمائی ہے
یعنی آیات تحمید و تکبیر و تہلیلات قرآن مجید سے پڑھے اور بکثرت محمد و آل محمد پر صلواۃ
بھیجے اور خدا کو اُن اسماے مقدسہ سے یاد کرے جو قرآن میں ہیں اور ان
اسماء سے جو اُس شخص کو معلوم ہوں اور اُن اسماء سے یاد کرے جو آخر سورۂ حشر میں ہیں اور کہے
اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ وَاَسْئَلُكَ بِقُوَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَعِزَّتِكَ
وَبِجَمِيْعِ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَبِاَرْكَانِكَ كُلِّهَا وَبِحَقِّ رَسُوْلِكَ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَبِاسْمِكَ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ مَنْ دَعَاكَ
بِهٖ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَرُدَّهٗ وَاَنْ تُعْطِيَهٗ مَا سَئَلَكَ اَنْ تَغْفِرَلِيْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِيْ
فِيْ جَمِيْعِ عِلْمِكَ فِيَّ اور جو حاجت کہ رکھتا ہو طلب کرے اور دعا کرے کہ سال آیندہ
خدا توفیق حج دے اور ہر سال حج سے مشرف فرمائے اور ستر مرتبہ کہے اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ اور
ستر مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پھر اس دعا کو پڑھے جو جبرئیل نے اس مقام میں
حضرت آدم علیہ السلام کو قبول توبہ کے لئے تعلیم کی تھی سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّكَ
اَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ
سُوْٓءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور جب
آفتاب غروب ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشَتُّتِ الْاَمْرِ
وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَمْسٰى ظُلْمِيْ مُسْتَجِيْرًا بِعَفْوِكَ وَاَمْسٰى
خَوْفِيْ مُسْتَجِيْرًا بِاَمَانِكَ وَاَمْسٰى ذُلِّيْ مُسْتَجِيْرًا بِعِزَّتِكَ وَاَمْسٰى
وَجْهِيَ الْفَانِيْ مُسْتَجِيْرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِيْ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَجْوَدَ مَنْ
اَعْطٰى يَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ جَلِّلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَاَلْبِسْنِيْ عَافِيَتَكَ
وَاصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ پس مشعر الحرام کی طرف باآرام بدن روانہ ہو اور

استغفار کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ ھٰذَا الْمَوْقِفِ
وَارْزُقْنِی الْعَوْدَ اَبَدًا اَمَا اَبْقَیْتَنِیْ وَاقْلِبْنِی الْیَوْمَ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا
لِیْ مَرْحُوْمًا مَغْفُوْرًا لِیْ بِاَفْضَلِ مَا یَنْقَلِبُ بِهٖ الْیَوْمَ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ
وَحُجَّاجِ بَیْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِی الْیَوْمَ مِنْ اَکْرَمِ وَفْدِكَ عَلَیْكَ
وَاَعْطِنِیْ اَفْضَلَ مَا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِنْھُمْ مِنَ الْخَیْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ
وَالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَرْجِعُ مِنْ اَھْلٍ اَوْ مَالٍ اَوْ
قَلِیْلٍ اَوْ کَثِیْرٍ وَبَارِكْ لَھُمْ فِیَّ اور بہت کہے اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ

فصل (۳) وقوف مشعر الحرام

فصل تیسری بیان وقوف مشعر الحرام مین اور اس مین دو مقصد ہین پہلا مقصد بیان واجبات وقوف مین جو وقت بعد عرفات شب عید قربان مشعر الحرام مین آئی تو اس مقام پر تمام شب رہی اور بعض علما شب کو مشعر مین رہنا واجب جانتی ہین اور یہ احوط ہی اور نیت اس طرح کری کہ شب عید بسر کرتا ہون مین مشعر الحرام مین واسطی رضای الٰہی کی اور جب طلوع فجر ہو تو نیت وقوف مشعر اس طرح کرے کہ مین طلوع آفتاب تک وقوف مشعر الحرام کرتا ہون کہ یہ وقوف اعمال واجبہ حج تمتع مین سی ہی قربۃً الی اللہ اور رہنا بہ قول مشہور و احوط مشعر مین طلوع آفتاب تک رہنا واجب ہی پس اگر عمدًا قبل از طلوع آفتاب مشعر سی باہر چلا جاے اور وادی محسر سے بھی تجاوز کر جاسے تو گناہگار ہوگا اور بعض علما نے کفارہ بھی اسکے ایک گوسفند ذبح کرنا واجب جانا ہی اور اس بحث مین چند مسئلہ ہین مسئلہ پہلا یہ کہ وقوف مشعر الحرام رکن ہی اور تمام وقوف واجب ہی پس اگر کوئی شخص وقوف کو بالکلیہ ترک کرے گا تو حج اسکا باطل ہے لیکن وقوف مشعر کبھی اس سے کہ جیسے مشعر مین بقصد وقوف شب بسر کیا ہو اور پھر بعد طلوع فجر مشعر مین رہنا مثل عورتون اور مردان ضعیف و مسن اور بیمارون کی کہ بسبب کثرت خلائق و شدت مشقت دشوار ہو یا وہ لوگ جنکو کوئی کام ضروری ہو تو ساقط بھی ہو جاتا ہی پس ان سبکو چاہیئے کہ قبل طلوع فجر مشعر سے منی کی طرف روانہ ہوں اور جو حضرات کسی طرح کا

عذر نہین رکھتی اُنکے حق مین اختلاف ہی بعض علمانی فرمایا ہی کہ قبل از طلوع فجر اگر کوئی شخص بلا عذر مشعر سے چلا جای بشرطیکہ شب کو مشعر مین رہا ہو اور وقوف عرفہ بھی اُس سی فوت نہ ہوا ہو تو حج اُسکا صحیح ہی لکن کفارہ مین اُسکی ایک گوسفند اُسپر لازم ہوگا اور احوط یہ ہی کہ اِس صورت مین بھی حج فاسد سمجھا جای اور یہ شخص اعادہ حج کری دوسرا مسئلہ جس شخص کو وقوف مشعر وقت مذکور مین دستیاب نہ ہو تو اُسکے حق مین کافی ہی کہ قبل زوال تھوڑی دیر مشعر مین رہے کہ یہ مشعر کا وقوف اضطراری ہوگا پس معلوم ہوا کہ وقوف مشعر کی لیے تین وقت ہین ایک شب عید اُن اشخاص کے لیے جو مشعر مین بعد طلوع فجر نہین رہ سکتے جیسا کہ مذکور ہوا دوسری طلوع صبح اور طلوع آفتاب کی درمیان مین تیسری طلوع آفتاب سی زوال تک تیسرا مسئلہ سابق کی بیان سے معلوم ہوا کہ وقوف عرفات دو طرح کا ہی ایک اختیاری دوسرا اضطراری اور وقوف مشعر بھی دو طرح کا ہے ایک اختیاری دوسرا اضطراری پس حاجیون کی باعتبار اسکے کہ دونون وقوف اختیاری اُنکو ہاتھہ آئین یا دونون اضطراری یا ایک اختیاری دوسرا اضطراری یا مطلقاً وقوف نہ کرین یہ سب نو قسمین ہونگی پہلے یہ کہ وقت اختیاری مین دونون وقوف بجا لائین تو اُس صورت مین کوئی اشکال صحت حج مین نہین ہی دوسری یہ کہ کسی وقوف کو نہ بجا لاسکے ہون نہ وقت اختیاری مین نہ اضطراری مین پس بطلان حج مین کوئی اشکال نہین معلوم ہوتا چاہیے کہ اُسے احرام حج سے عمرہ مفردہ بجا لائین یعنی طواف اور نماز اور سعی اور تقصیر اور طواف النسا اور اُسکی نماز بجا لائین کہ اسکو عمرہ مفردہ کہتے ہین کہ احرام سے محل ہو جائینگے یعنی جو چیزین حرام تھین حلال ہو جائینگی اور اگر کوئی شخص گوسفند ہمراہ رکھتا ہو تو ذبح کرے گا اور مستحب ہے کہ حجاج کے ساتھ منی مین رہے اور جب مکہ معظمہ جاے تو افعال عمرہ بجا لاے اور سال آیندہ اگر شرائط وجوب حج پاے جائین تو حج کرے تیسرے یہ کہ وقوف عرفہ کو وقت اختیاری مین بجا لاے اور وقوف مشعر وقت اضطراری مین بجا لاے چوتھے اسکے برعکس یعنی وقوف عرفہ وقت اضطراری مین

بجالاے اور وقوف مشعر وقت اختیاری مین بجالاے تو دونون صورتون مین حج صحیح ہے چنانچہ علمانے
ان دونون صورتون مین حج کے صحیح ہونے پر دعوی اجماع کیا ہے پانچوین یہ کہ دونون وقوف
اضطراری کیے ہون اس صورت مین اختلاف ہے کہ آیا حج صحیح ہوگا یا صحیح نہ ہوگا مگر صحت حج بعید
نہین ہے لیکن سال آیندہ اگر شرائط وجوب حج پائے جائین تو اعادۂ حج احوط ہے چھٹے یہ کہ فقط وقوف
مشعر وقت اضطراری مین بجالاے اور وقوف عرفہ نہ وقت اختیاری مین کیا ہو اور نہ اضطراری
مین اس صورت مین بھی اختلاف ہے اور عدم صحت حج بیان اقوی واشہر ہے ساتوین یہ کہ
فقط وقوف عرفہ وقت اختیاری مین بجالاے اور وقوف مشعر نہ وقت اختیاری مین کیا ہو
اور نہ اضطراری مین اس صورت مین قول مشہور یہ ہے کہ حج صحیح ہے اور بعض علمانے فرمایا ہے
کہ اس صورت مین صحت حج مین کسی نے اختلاف نہین کیا لیکن علما مین اختلاف پایا جاتا ہے
آٹھوین یہ کہ وقوف مشعر وقت اختیاری مین بجالاے اور وقوف عرفہ بالکل نہ کیا ہو نہ وقت
اختیاری مین اور نہ اضطراری مین ظاہرا اس صورت مین بھی حج ہوگا اور اس باب مین
ظاہرا اختلاف بھی نہین ہے نوین یہ کہ وقوف عرفہ وقت اضطراری مین بجالاے اور وقوف
مشعر بالکل نہ کرے تو اس صورت مین حج صحیح نہ ہوگا **مقصد دوسرا بیان وقوف**
مشعر الحرام مین سنت ہے کہ باآرام بدن وآرام دل مشعر کی طرف متوجہ ہو اور استغفار کرے
اور جب تل سرخ تک پہونچے کہ داہنی جانب راہ کی واقع ہے تو یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِی
وَزِدْ فِی عَمَلِی وَسَلِّمْ لِی دِیْنِی وَتَقَبَّلْ مَنَاسِکِی اور اونٹ کو تیز
نہ لیجلے تا کسی کو اذیت نہ پہونچے اور اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِی مِنَ النَّارِ کہا کرے اور نماز مغرب
وعشا مین مشعر پہونچنے تک تاخیر کرے اگرچہ ثلث شب بھی گذر جاے تو بھی مشعر ہی مین جاکر دونون
نمازین پڑہے اور اگر ثلث شب سے قبل پہونچنے مین کسی قسم کا مانع ہو تو نماز پڑہ لے اور
نماز مغرب وعشا ایک اذان و دو اقامت سے پڑہے اور نافلہ مغرب بعد مغرب نہ پڑہے
بلکہ بعد نماز عشا بجالاے اور احوط یہ ہے کہ جب مشعر الحرام مین آئے تو اس طرح نیت کرے کہ

مین مقام مشعر الحرام مین شب کو بسر کرتا ہون رضاء خدا کی لیۓ اور مشعر الحرام مین یہی شب بسر
کرنا ایک عمل ہی حج تمتع منی سے چنانچہ سابق مین بیان ہوا اور اظہر و احوط یہہ ہی کہ شب بسر کرنا مشعر الحرام
مین واجب ہی اور مستحب ہی کہ وسط وادی مین راہ کے داہنی جانب اترے اور یہہ دعا پڑہی
اللهم اسئلك ان تجمع لي فيها جوامع الخير اللهم لا تؤيسني من الخير
الذي سئلتك ان تجمعه لي في قلبي ثم اطلب منك
ان تعرفني ما عرفت اوليائك في منزلي هذا
وان تقيني جوامع الشر اور جہان تک ہو سکے اوس شب کو صبح تک عبادت و طاعت
الٰہی مین بسر کرے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ اس شب کو آسمان کے دروازے بند
نہین ہوتے اور آوازین مومنون کی بلند ہوتی ہین اور خداوند عالم فرماتا ہی کہ مین تمہارا خدا
ہون اور تم میرے بندے ہو تم نے میرا حق ادا کیا مجھ پر بھی لازم ہی کہ مین تمہاری دعا مین قبول
کرون پس خداوند عالم بعض حاجیون کے تمام گناہ بخشتا ہی اور بعضون کے بعض گناہ بخشتا ہی
اور سنت ہے کہ مشعر سے اسی شب کو رمی جمرات کے واسطے ستر کنکریان
اٹھائے اور سنت ہے کہ غسل کرے اور وقت وقوف مشعر الحرام باوضو ہو
اور جو دعا منقول ہے آہستہ سے وہ پڑہے اور حمد و ثناء الٰہی بجا لاۓ اور یہہ دعا
بھی پڑہے اللهم رب المشعر الحرام فك رقبتي من النار واوسع
علي من رزقك الحلال الطيب وادرء عني شر فسقة الجن والانس
اللهم انت خير مطلوب اليه وخير مدعو وخير
مسئول ولكل وافد جائزة فاجعل جائزتي في موضعي هذا ان
تقيلني عثرتي وتقبل معذرتي وان تجاوز عن خطيئتي ثم اجعل التقوى
من الدنيا زادي وتقلبني مفلحا منجحا مستجابا لي بافضل ما يرجع
به احد من وفدك وزوار بيتك الحرام

اور اپنی لیے اور اپنی ماں باپ اور بھائیوں کے لیے اور اہل اور مال اور فرزندوں کے لیے
دعا مانگے چنانچہ بعض علما رح قائل ہوے ہین کہ دعا مانگنا واجب ہی اور بہتر یہ ہی کہ قبل طلوع
آفتاب جیسے امام کے تمام حاجی مشعر الحرام سے روانہ ہون لیکن جبتک آفتاب طلوع نہو اسوقت
تک وادی محسر سے آگے نہ بڑہے اور جب شعاع آفتاب کوہ ثبیر پر پڑے تو سات مرتبہ اپنے
گناہون کا اقرار کرے اور سات مرتبہ استغفار کرے اور جب روانہ ہو تو باسکینہ و وقار
ذکر خدا اور استغفار کرتا چلے اور جب وادی محسر مین پہونچے تو ہرولہ کرتا ہوا چلے یا جس جانور
پر سوار ہو اسے تیز ہانکے اور اگر ہرولہ یعنی دوڑنا بہول جاے تو وادی محسر مین پہرے
اور ہرولہ کرتا ہوا راہ طی کرے اور وقت ہرولہ یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَهْدِیْ
وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَاخْلُفْنِیْ فِیْمَنْ تَرَكْتُ بَعْدِیْ اور کہے رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ فصل چوتھی بیان واجبات
منی مین مشعر الحرام سے کوچ کرنے کے بعد مقام منی مین پہرانا واجب ہی اور منی مین پہونچکر
تین امر بجالانا واجب ہین پہلا واجب رمی جمرہ عقبہ ہی یعنی کنکریون کا جمرہ کی طرف
پہینکنا اور جمرہ نام ایک مقام کا ہی اور وقت اسکا روز عید طلوع آفتاب کی بعد سے
غروب آفتاب تک ہے اور اگر اسدن بہول جاے تو تیرہوین تک بہی کر سکتا ہی
اور اگر یاد نہ آے تو دوسرے سال رمی جمرہ کرے یا کسی کو نائب معین کرے کہ وہ رمی
بجالاے اور شرطین اسکی یہ ہین کہ جن کنکریون کو پہینکے اونپر اسم سنگریزی صادق آتا ہو
اور لازم ہی کہ وہ کنکریان حرم کی ہون اور حرم مین جس مقام سے چاہے اوٹہا سکتا ہی
لیکن مستحب یہ ہی کہ شب عید مقام مشعر سے اوٹہاے اور یہ بہی شرط ہی کہ وہ سنگریزے مستعمل
نہ ہون یعنی کسی اور نے جمرہ کی طرف بطور صحیح ان سنگریزون کو نہ پہینکا ہو اور جمرہ
مین چند امر واجب ہین پہلی نیت پس چاہیے کہ نیت اس نہج پر کرے کہ مین سات سنگریزے
جمرہ عقبہ کی طرف پہینکتا ہون کہ یہ امر حج تمتع مین واجب ہی قربۃً الی اللہ دوسرے

اُن سنگریزوں کا پھینکنا پس اگر سنگ کو جمرہ پر رکھدے اسطرح کہ رمی صادق نہ آوے تو کافی
نہ ہوگا تیسرے یہ کہ اگر سنگریزہ پھینکے تو چاہیے وہ جمرۂ عقبہ تک پہونچے پس اگر وہ سنگریزہ
کسی اور انسان یا حیوان کی اعانت سے پہونچیگا تو کافی نہ ہوگا اور اگر سنگریزے کے
پہونچنے اور نہ پہونچنے میں شک واقع ہو تو از سر نو پھینکے چوتھے عدد معین ہو یعنی سات
کنکریاں ہوں پانچوین یہ کہ ان کنکریوں کو ایک دفعہ نہ پھینکے بلکہ واجب ہے کہ ایک ایک
کرکے پھینکے ہر چند ایک دفعہ جمرہ تک پہونچیں اور مستحب ہے کہ کنکریاں سرخی رنگ کی یا اور
کسی رنگ کے ہوں اور نقطہ دار ہوں اور ایک ایک کرکے چنی ہوں اور نرم ہوں
سخت نہ ہوں اور بقدر بند انگشت ہوں اور مستحب ہے کہ کنکریاں پھینکنے کے وقت پیادہ
ہو سوار نہ ہو اور با وضو ہو اور بعض علما با طہارت ہونا واجب جانتے ہیں اور جب کنکریاں
ہاتھ میں ہوں تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ حَصَیَاتِیْ فَاَحْصِھِنَّ لِیْ وَارْفَعْھُنَّ
فِیْ عَمَلِیْ اور جب کنکر پھینکے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ ادْحَرْ
عَنِّی الشَّیْطٰنَ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَعَلٰی سُنَّةِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَعَمَلًا مَقْبُوْلًا وَسَعْیًا مَشْکُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا
اور چاہیے کہ سنگریزہ پھینکنے والے اور جمرۂ عقبہ کے درمیان میں دس ہاتھ کا یا پندرہ ہاتھ
کا فاصلہ ہو اور منہ جمرہ کی طرف کرے اور پشت بقبلہ ہو اور سنت ہے کہ کنکری کو انگوٹھے پر رکھے
اور انگشت شہادت کی ناخن سے پھینکے اور جب کہ منی میں اپنے مقام پر آئے تو سنت ہے
کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ بِکَ وَثِقْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ
النَّصِیْرُ دوسرا واجب واجبات منی سے یہ ہے کہ ہدی کو ذبح کرے اور جو شخص حج تمتع بجا لاوے
ان میں سے ہر فرد بشر پر ایک ہدی کا ذبح کرنا واجب ہے پس بنا بر اشہر و اظہر و احوط کئی آدمیوں
کی طرف سے ایک ہدی کافی نہ ہوگی اور اگر ہدی مول لینے پر قادر نہ ہو تو اسکے عوض
میں دس روزے رکھے تین روزے حج میں رکھے اور سات روزے اپنے شہر میں پہونچکر

رکھی اور اگر ہدی دستیاب نہ ہو تو قیمت اُسکی کسی معتمد پاس رکھوا دی کروہ شخص تا آخر ماہ ذیحجہ
جس وقت ہدی ملی مول لیکر ہدی کو ذبح کری اور اگر تمام سال دستیاب نہ ہو تو سال آیندہ
مین لیکر ذبح کرے مگر احوط یہ کہ اِس صورت مین دس روزی بھی رکھی اور ہدی بھی ذبح کری
اور اگر روز عید ہدی کا ذبح کرنا بھول جاے یا بسبب کسی عذر کے ہدی ذبح نہ کی ہو تو تیرھوین
تاریخ بلکہ آخر ذیحجہ تک تاخیر جائز ہے اور ہدی مین واجب ہے کہ خواہ شتر ہو خواہ گاے ہو
خواہ دنبہ اگر شتر ہو تو اُسے پانچ برس تمام ہو کر چھٹا برس شروع ہوا ہو اور اگر گاے ہو
تو احوط یہ ہی کہ اُسے دو سال تمام ہو کر تیسرا شروع ہوا ہو اور اقسام گوسفند مین اگر بھیڑ ہو
تو سات مہینی اُسکے تمام ہو چکے ہون اور آٹھوان مہینہ شروع ہوا ہو اور احوط یہ ہی کہ ایکسال
تمام ہو کر دوسرا سال شروع ہوا ہو اور اگر بکری ہو تو احوط یہ ہی کہ اُسے دوسرا سال تمام ہو کر
تیسرا سال شروع ہوا ہو اور یہ بھی شرط ہی کہ ہدی مین کسی قسم کا نقصان نہ ہو سب عضو اُسکے
سالم ہون پس اگر جانور اندھا یا لنگڑا یا بیمار ہوگا تو کافی نہین ہی بلکہ اگر ذرا سا بھی کان کٹا
ہو یا اُسکے سینگون مین اندر یا باہر کسی قسم کا نقصان ہو تو بھی کافی نہ ہوگا اور چاہیے کہ
جانور دُبلا بھی نہ ہو اور علمای امامیہ مین یہ مشہور ہی کہ اگر گوسفند کی گردون مین چربی ہوگی
تو ذبح اُسکا مجزی ہوگا اور احوط یہ ہی کہ ایسا جانور لیوے کہ جسے عرف مین دُبلا نہ کہین
اور اگر جانور کا کان درمیان سے شگافتہ ہو یا کان مین سوراخ ہو تو کچھ مضائقہ نہین ہی
مگر احوط یہ ہی کہ جس جانور کا کان شگافتہ ہو یا کان مین سوراخ ہو یا جس جانور کے اصل
خلقت مین سینگ نہ ہون یا کان یا دُم نہ ہو تو اُسے بھی نہ لے اور جس جانور کی خصیتین
کی رگین مل ڈالی ہون اُسے ذبح نہ کرے اور ظاہر و اشہر یہ ہی کہ جانور خصے کا ذبح کرنا
کافی نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص اِس خیال سے کہ جانور بے عیب ہی مول لیکر ذبح کرے اور
بعد اُسکے معلوم ہو کہ جانور مین نقصان تھا تو ذبح کرنا اُس جانور کا بھی کافی نہین ہی اور
اگر پہلے سے یہ گمان ہو کہ جانور فربہ ہی مگر ذبح کے بعد دُبلا نکلے تو ذبح اُسکا کفایت کرتا ہی

اور اگر اس گمان سے ذبح کرے کہ یہ جانور دبلا ہے مگر امید یہ ہے کہ فربہ ہوگا اور مطلوب حقتعالی
کی موافق ہوگا اور بعد اسکے وہ جانور فربہ نکلے تو کافی ہوگا لیکن اگر یہ شخص پہلے سے اس جانور میں فربہ
ہونے کا احتمال نہ کرے یا فربہ ہونے کا احتمال کرے مگر احتمال فربہی واسطے موافقت حکم خدا و
ادای واجب کی نکیا ہو بلکہ از راہ بے پروائی جانور لیکر ذبح کر ڈالے اور اتفاقاً فربہ نکلے تو ظاہر
کافی نہ ہوگا اور احوط یہ ہے کہ کسی قدر ذبیحہ سے خود کہائے اور کسی قدر بطور ہدیہ دے اور
کسی قدر صدقہ کرے اور احتیاط یہ ہے کہ ایک ثلث ہدیہ کرے اور ایک ثلث فقرا سے
مومنین کو بطور صدقہ دے اور فی الحال منی میں جو ذبیحہ ہوتے ہیں اور انہیں غالباً
بلکہ دائماً مردمان طائفہ سوڈان کہ جو حوالی منی میں رہتے ہیں لیجایا کرتے ہیں تو انکو دینا
جائز نہیں ہے اسوجہ سے کہ ایمان بلکہ اسلام اس طائفہ کا معلوم نہیں ہے لہذا چاہیے کہ پہلے
تھوڑا سا گوشت اپنے لیے رکھلے اور بقیہ حصہ ذبیحہ کا حجاج میں سے کسی فقیر مومن کو دے
اور ایک ثلث اپنے بعض برادران ایمانی کو ہدیہ کرے اور اگر حصہ فقرا و حصہ برادران
ایمانی جدا کر چکا ہو بعد اسکے صاحبان صدقہ و ہدیہ اپنا اپنا حصہ سوڈان کو دیدین تو کچھ
مضائقہ نہیں ہے اور اگر قبل ان احتیاطون کے اتفاقاً طائفہ سوڈان ذبیحہ چرا کر یا لوٹ کر لیجاوین
تو باعث بطلان ذبح ہدی اور سبب وجوب اعادہ نہ ہوگا ہاں اگر خود سے کوئی شخص
اس طائفہ کو دیدے تو بنا بر احتیاط حصہ فقرا کا یہ شخص ضامن رہیگا اور جو شخص
ذبح ہدی پر قادر نہ ہوا اسے چاہیے کہ دس روزے رکھے تین دن ایام حج میں رکھے
اور سات روزے بعد گھر پہونچنے کے پس تین روزے تو ساتوین سے نوین تک پے
در پے حالت حج میں رکھے اور اگر ساتوین کو روزہ رکھنا ممکن نہ ہو تو آٹھوین نوین
تاریخ روزہ رکھے اور ایک روزہ منی سے جب مراجعت کرے اسوقت رکھے لیکن احوط
یہ ہے کہ اس صورت میں علاوہ ہفتم و نہم کے بعد مراجعت منی تین روزے پے در پے
رکھے یعنی جس روز منی سے کوچ کرے اس روز اور دو دن بعد اسکے روزہ رکھے

اور یہ قصد کرے کہ ان پانچ روزون مین تین روزے جو کہ مطلوب خدا ہون وہی بدل ہدی ہین اور اگر
آٹھوین تاریخ روزہ نہ رکھے تو اس صورت مین نوین کو بھی نہ رکھے بلکہ بعد رجعت منی صبر کرے اور منی سے
اگر تینون روزے پے درپے رکھے مگر احوط یہ ہے کہ ان تین روزون کے رکھنے مین تعجیل کرے اگرچہ اثنا شہر یہ ہے کہ ماہ
ذیحجہ مین جسوقت چاہے اسوقت ان روزون کو رکھ سکتا ہے اور وہ سات روزے کہ جو مکان پہنچکر رکھنا چاہیے
احوط یہ ہے کہ انکو بھی پے درپے رکھے ہرچند وجوب اسکا معلوم نہین ہوتا اور اگر ان تین روزون کے بعد
ذبح ہدی پر قادر ہو تو احوط یہ ہے کہ ہدی کو ذبح کرے اور مستحبات ہدی یہ ہین کہ ہدی مین پہلی اونٹ
کو اختیار کرے بعد اسکے گائے بعد گائے کی گوسفند اور چاہیے کہ ہدی نہایت فربہ ہو اور اگر اونٹ
یا گائے ہو تو مادہ ہو اور اگر گوسفند یا بکری ہو تو نر ہو اور مستحب ہے کہ اگر شتر کو نحر کرے تو چاہیے کہ شتر
کو کھڑا کرکے اسکے دونون ہاتھ زانو سے باندھے اور داہنی جانب خود کھڑا ہو اور چھری یا نیزہ یا خنجر
اسکے گودال گلو مین مارے اور وقت ذبح یہ دعا پڑھے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پس نحر یا ذبح کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ اور سنت ہے
کہ خود قربانی کرے اور اگر ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو جو شخص کہ ذبح کرتا ہے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھدے مسئلہ واجب ہے سر منڈانا
یا تقصیر کرنا ہے اور تقصیر کسی قدر سر کے بال منڈانے یا شارب یعنی یا ناخن کاٹنے کو کہتے ہین مگر
عورت اور خنثی کو سر منڈانا جائز نہین ہے اور جس شخص نے گوند یا شہد یا کسی اور چیز سے اپنے سر کے
بال جوؤن کی وجہ سے چپکائے ہون یا وہ شخص کہ جسنے سر کے بالون کو یکجا کرکے باندھ لیا ہو یا گوندھ
لیا ہو یا جسنے پہلا پہل حج کیا ہو تو احوط یہ ہے کہ وہ تمام سر منڈائے اور تقصیر پر اکتفا نہ کرے اور یہ
نیت کرے کہ مین سر منڈاتا ہون یا ناخن کاٹتا ہون کہ یہ بھی ایک فریضہ ہے فرایض حج تمتع مین سے
قربۃً الی اللہ اور بہتر ہے کہ جو شخص سر مونڈنے والا ہو یا ناخن کاٹنے والا ہو وہ بھی نیت کرے
اور جسوقت سر منڈانا یا حلق یا تقصیر کرتا ہے تو سب وہ چیزین حلال ہو جاتے ہین کہ جو بسبب احرام حرام

ہو گئی تھیں مثل شکار و بوی خوش اور بنا بر اشہر و اظہر رمی و ذبح اور سر منڈانے میں ترتیب لازم ہے اور اگر کوئی شخص مخالفت کرے اور ذبح کو رمی پر مقدم کرے یا سر منڈانے کو ذبح یا رمی پر مقدم کرے پس اگر از روی فراموشی ایسا کیا ہو تو مضائقہ نہیں رکھتا ہو اور اگر عمداً ایسا کیا ہو تو بھی بنا بر اشہر یہ اعادہ واجب نہیں ہے مگر اسکی دلیل میں کلام ہو اگر ممکن ہو تو احتیاطاً اعادہ کرے اور جس صورت میں عید کی دن سر منڈانے یا تقصیر کرنے کو بھول جاے اور منی سے روانہ ہو چکا ہو تو اسے سر منڈانے یا تقصیر کرنے کے لیے مراجعت واجب ہو اور اگر مراجعت ممکن نہ ہو تو جس مقام پر وارد ہو وہیں سر منڈاے اور بشرط امکان بالون کو منی میں بھیجے اور جس صورت میں منی کی طرف مراجعت کرے تو بعد حلق اعادہ طواف واجب ہو اور مستحب ہو کہ سر منڈانے کے وقت رو بقبلہ ہو اور جانب راست پیشانی کی طرف سے ابتدا کرے اور یہ دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي بِكُلِّ شَعْرٍ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور سنت ہو کہ سر کے بالون کو منی میں اپنے خیمہ کے مقام پر دفن کر دے اور احوط ہے کہ اطراف سر و ریش و شارب سے بھی بال منڈالے اور ناخن بھی کتروائے فصل پانچوین بیان میں اُن امور کے کہ جو بعد اداے مناسک منی واجب یا مستحب ہیں اس فصل میں دو مقصد ہیں پہلا مقصد بیان واجبات میں طواف زیارت و نماز طواف و سعی و طواف نسا اور نماز طواف نسا کہ یہ سب بعد منی کے مکہ میں آنا واجب ہو اور جسنے حج تمتع کیا ہو اگر گیارھوین تک مراجعت میں تاخیر کرنا جائز ہو اور گیارھوین سے زیادہ تاخیر میں خلاف ہو احوط یہ ہے کہ گیارھوین سے زیادہ تاخیر نہ کرے اگرچہ جواز تاخیر تیرھوین تک بلکہ آخر ذیحجہ تک بعید نہیں ہو اور عرفات و مشعر و منی پر طواف و سعی کا مقدم کرنا جائز نہیں ہو مگر جسے بعد از مراجعت مکہ معظمہ طواف و سعی کا بجا لانا ممکن نہ ہو اسے جائز ہو کہ سعی و طواف قبل عرفات و مشعر و منی بجا لاے مثل ایسے کہ عورتوں کو حیض و نفاس کا گمان ہو یا جسوقت حاجی منی سے پھرینگے تو بسبب ازدحام طواف نسا مرد پیر پر دشوار ہو ایسی صورت میں اظہر یہ ہو کہ طواف و سعی کی تقدیم وقوف عرفات و مشعر و منی پر ہو سکتی ہو مگر بعض علما اس حالت میں بھی تقدیم کو منع فرماتے ہیں پس احوط یہ ہو کہ اگر صاحب عذر تقدیم سعی و طواف کریں تو بشرط امکان اُس طواف و سعی کا ایام تشریق میں اعادہ کرے اور

اگر ممکن نہ ہو تو آخر ذیحجہ تک جب ممکن ہو سکے اعادہ کرلے اور اگر جانتا ہو کہ تا آخر ذیحجہ طواف و سعی ممکن نہ ہوگی تو بلا اشکال تقدیم واجب ہی مگر احوط یہ ہی کہ اپنی طرف سے نائب بھی مقرر کرلے اور کیفیت زیارت و نماز و سعی بحث عمرہ مین مذکور ہو چکی ہی اور بعد بجا لانے اس طواف کی مع نماز اور بجالانی سعی کی مابین صفا و مروہ اس شخص پر جو کچھ بعد حلق محرمات سی باقی رہا تھا اُس مین سی خوشبو حلال ہو جاتی ہی مگر صید و نسوان حرام رہینگی اور بعض علما نی فرمایا ہی کہ بمجرد طواف اور نماز طواف خوشبو حلال ہو جاتی ہی لیکن مراعات قول اول احوط و اقوی ہی اور بعد طواف نسا و نماز طواف نسا کہ اس طواف کی بھی کیفیت مثل طواف سابق کی ہی عورت حلال ہو جاتی ہی اور وہ صید کہ بسبب احرام حرام ہوا تھا حلال ہو جاتا ہی مگر چونکہ حرمت صید حرم کی بنفسہ ہی اور بسبب احرام یہ صید حرام نہین ہوتا ہی اسکی حرمت بدستور رہے گی اور احوط یہ ہی کہ قبل طواف النسا خوشبو سے اجتناب کری اگرچہ اقوی جواز ہی پس حج کنندۂ حج تمتع کو تین مرتبہ مین بتدریج محرمات احرام حلال ہوتے ہین پہلی مرتبہ بعد سر منڈانے کے دوسری مرتبہ بعد سعی مابین صفا و مروہ تیسری مرتبہ بعد نماز طواف النسا اور طواف النسا اگرچہ واجب ہی اور بے طواف کی عورت اسپر حلال نہین ہوتی مگر علما مین مشہور یہ ہی کہ یہ طواف ارکان حج سے نہین ہی پس ترک اس طواف کا عمداً مثل ترک طواف زیارت یا طواف عمرہ نہین ہی کہ باعث فساد حج یا عمرہ ہو بلکہ جو شخص ترک طواف نسا عمداً کرے اُسپر واجب ہی کہ طواف نسا بجالاے اور جب تک اس طواف کو نہ بجالائیگا عورت اُسپر حلال نہ ہوگی یہانتک کہ بنا بر احوط عقد کرنا یا عقد پر گواہی دینا بھی جائز نہ ہوگا **مقصد دوسرا بیان مستحبات طواف زیارت و سعی و طواف** نسا مین بہتر یہ ہی کہ بشرط امکان روز عید بعد اعمال منی مکہ معظمہ مین مراجعت کرے اور اگر نہ ہو سکے تو گیارہوین کو مراجعت کری اور احوط یہ کہ گیارہوین تاریخ سے زیادہ بدون عذر تاخیر نہ کری اور سنت ہی کہ غسل کرکے متوجہ مسجد الحرام ہو اور ذکر خدا زبان پر جاری رکھے اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور جس وقت در مسجد پر پہونچے یہ دعا پڑھے اللّٰھمّ اَعِنّی

عَلٰی نُسُکِی وَسَلِّمْنِی لَہٗ وَسَلِّمْہُ لِی اَللّٰہُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ
الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِہٖ اَنْ تَغْفِرَ لِی ذُنُوْبِی وَاَنْ تَرْجِعَنِی بِحَاجَتِی اَللّٰہُمَّ اِنِّی عَبْدُکَ وَالْبَلَدُ
بَلَدُکَ وَالْبَیْتُ بَیْتُکَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَکَ مُتَّبِعًا
لِاَمْرِکَ رَاضِیًا بِقَدَرِکَ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْمُضْطَرِّ اِلَیْکَ
الْمُطِیْعِ لِاَمْرِکَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِکَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِکَ
اَنْ تُبَلِّغَنِی عَفْوَکَ وَتُجِیْرَنِی مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ

بعد اسکے حجر اسود کی قریب جا کر حجر اسود سی ہاتھ مس کری اور حجر اسود کو بوسہ دی اور جو اعمال طواف عمرہ مین بجا لایا تھا انھین بجا لای اور تکبیر کہو اور نیت کرکے جس طرح پر طواف عمرہ مین مذکور ہو چکا ہی اُسی آداب سی سات شوط طواف بجا لاے اور کیفیت اُس طواف اور نماز کے اور سعی اور طواف نسا کی اُسی نہج پر ہی جو کہ سابق ازین طواف و سعی عمرہ مین مذکور ہو چکی ہی

فصل چھٹی بیان مین اسکے کہ شبہای ایام تشریق منی مین رہنا چاہیے

جسوقت حاجی مکہ معظمہ مین بروز عید طواف و سعی کی لیئے جاے تو اُسپر واجب ہی کہ گیارہوین اور بارہوین شب رہنے کی لیئے منی مین پھر آئے اور جس شخص نے احرام مین صید یا عورت سی پرہیز نہ کیا ہو اُسے تیرہوین شب بھی منی مین رہنا واجب ہی اور جس نے صید و عورت سے پرہیز کیا ہو اُسی بارہوین تاریخ بعد زوال شمس منی سی کوچ کرنا جائز ہی اور اگر اتفاقاً بارہوین تاریخ کوچ نہ کری اور تیرہوین شب آجاوی تو اُس شب کو رہنا بھی واجب ہو جائیگا اور تیرہوین تاریخ رمی بھی لازم ہوگی اور جسوقت رات ہو جای تو رہنے کی نیت کرنا واجب ہی اور مقدار حد یعنی جسقدر منی مین شب کا بسر کرنا لازم ہی یہ ہی کہ تا بعد نصف شب منی مین رہی پس اگر بعد نصف شب منی سی کوچ کری تو مضائقہ نہین ہی اور احوط یہ ہی کہ قبل طلوع صبح داخل مکہ نہ ہو اور جو شخص منی مین شب کا رہنا ترک کری اُسی بعوض ہر شب ایک گوسفند کفارہ مین ذبح کرنا واجب ہی اور احوط یہ ہی کہ جو شخص منی مین شب کا رہنا بھول جاے یا بسبب جاہل مسئلہ ہونے کے ترک

فصل ششم در بیان شبہای تشریق در منی

کرے تو حکم اسکا مثل اس شخص کی ہے کہ جو عمداً ترک کرے پس اس شخص کو چاہیے کہ ایک گوسفند کفارہ
مین ذبح کرے اور اسی طرح احوط ہے کہ جو شخص منی مین نہ ہو سبب معذور رہا ہو وہ بھی کفارہ دے ہر چند
جو معذور ہے وہ گنہگار نہ ہوگا اور معذور وہ شخص ہے کہ خود بیمار ہو یا کسی دوسرے کا بیمار
دار ہو یا خوف تلف مال رکھتا ہو یا شبان یعنی دنبیان چرانے والا ہو یا صاحب سقایت ہو یعنی
حجاج کو پانی پلاتا ہو مگر علما ان دونون یعنی شبان اور صاحب سقایت پر ظاہراً فدیہ واجب
نہین جانتے اور اسی طرح جو شخص منی مین نہ ہو مگر مکہ معظمہ مین تمام شب عبادت مین بسر کرے
اور بجز کار ضروری مثل کھانا کھانے یا پانی پینے یا تجدید وضو یا عجز از عبادت کسی امر مین
متوجہ نہ ہو تو اسپر بھی فدیہ لازم نہین ہے اور مستحب ہے کہ جس وقت مکہ سے منی جانے لگے یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ فصل ساتوین بیان وجوب رمی جمرات
اور کیفیت اعمال مستحبہ مین کہ جنھین منی مین بجالانا سنت ہے اور اس فصل مین دو مقصد
ہین پہلا مقصد بیان واجبات مین وہ ایام کہ جنکی شب کو حج کرنے والے پر منی مین
رہنا واجب ہے چاہیے کہ دنکو رمی جمرات ثلاثہ ترتیب بجالاوے یعنی پہلی رمی جمرہ اولے کرے
بعد اسکے جمرۂ وسطی بعد اسکے جمرۂ عقبہ اور اگر ترتیب مین فرق واقع ہو تو جسقدر فرق ہوا ہے
اُسکا اعادہ کرے ہان اگر چار سنگریزے جمرہ پہ مار چکا ہو بعد اسکے مشغول رمی وسطی ہو تو مانع
ترتیب نہ ہوگا بلکہ بعد فراغ رمی جمرۂ وسطی تین سنگریزے اور لگاوے اگرچہ مقتضای احتیاط
یہ ہے کہ اعادہ کرے اور واجبات رمی مناسک منی مین مذکور ہو چکے ہین اور اگر کوئی شخص رمی
جمرات بھول جاوے تو اُسے چاہیے کہ مکہ معظمہ سے پھر منی مین آکر رمی جمرات بجالاوے اور اگر یاد
نہ آئے یہانتک کہ مکہ سے چلا جاوے تو سال آئندہ چاہیے کہ خود یا نائب اسکا بجالاوے اور جو شخص
مریض ہو اور اُسکی مایوسی ہو کہ تا بقای وقت رمی پر قدرت نہ ہوگی تو اُسکی طرف سے دوسرا شخص
رمی کرسکتا ہے اور بعد صحت اعادہ لازم نہین ہے لیکن احوط یہ ہے کہ اگر صحیح ہو جاوے اور وقت

رمی باقی ہو تو اعادہ کری اور اگر ممکن ہو تو یہ صورت کری کہ مریض سنگریزی نیچ ہاتھ مین لے
اور دوسرا شخص اسکی عوض سی لگادی اور اگر کوئی شخص عمداً ترک رمی کری تو بنا بر مشہور واقوی حج
اسکا فاسد نہ ہوگا اور بعض علما نے فرمایا ہی کہ سال آیندہ قضای حج احوط ہی اور شبکو روز گذشتہ
یا روز آیندہ کی بیچ رمی کرنا جائز نہین ہی مگر اس شخص کو جائز ہی کہ جسے کسی قسم کا عذر ہو کہ دنکو اسکو رمی
ممکن نہ ہو تو وہ شبکو رمی کر سکتا ہی اور اگر کوئی شخص دوسری دن تک رمی بھولا رہی تو اسکو چاہیئے
کہ پہلے قضای رمی سابق بجالاسے پہر اسدن کی رمی واجب بجالای مقصد دوسرا بیان
مستحبات منی مین مستحب ہی کہ تین دن یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین تک منی مین رہی
اور منی سی نہ نکلے یہانتک کہ طواف مستحب کی بیچ بہی نہ جای اور جسوقت جمرۂ اول اور دوم کو
رمی کری تو روبقبلہ ہو اور جمرہ دست راست کی طرف ہو اور حمد وثنای الٰہی بجالاے اور
محمد و آل محمدؐ پر صلوات بہیجے پس تہوڑا سا آگے بڑہی اور دعا کری اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ
بعد اسکے تہوڑا سا آگے بڑہے اور دعای سابق وقت رمی جمرہ پڑہے اور جسوقت سنگریزی
لگاسے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور وقت رمی جمرۂ عقبہ چاہیے کہ پشت قبلہ کی طرف ہو اور منی مین
تکبیر کہنا بنا بر مذہب مشہور مستحب ہی مگر بعض علما واجب جانتے ہین پس احوط یہ ہی کہ منی مین ہو یا
کسی اور مقام پر ہو تکبیر کہنا ترک نہ کرے اور چاہیئے کہ منی مین بعد پندرہ نمازون کی ابتدای
ظہر روز عید سے تکبیر کہے اور بنا بر مشہور تکبیر مذکور یہ ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدٰينَا وَلَهُ الْحَمْدُ عَلٰى مَا اَوْلَانَا وَرَزَقَنَا مِنْ
بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ اور بعض روایتون مین اس طرح وارد ہی کہ بعد تکبیر سوم وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
عَلٰى مَا هَدٰينَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ کہے اور بعض روایتون مین بزیادتے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلَانَا وارد ہوا ہی اور اگر بارہوین تاریخ منی سے کوچ کرے تو سنت
ہی کہ اکیس سنگریزی منی مین دفن کری اور مستحب ہے کہ ان ایام کی نمازہاے واجبی وسنتی
مسجد خیف مین پڑہی اور حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص مسجد خیف مین سو رکعت نماز پڑہے

قبل اسکے کہ وہان سے باہر نکلے حق تعالی ستر برس کی عبادت کا ثواب اُسے عطا فرماتا ہی اور جو شخص ستر مرتبہ
سُبحان اللّٰہ کہے اسکے نامۂ عمل مین ایک بندہ آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہی اور جو شخص سو مرتبہ
لا الٰہ الا اللّٰہ کہے تو ثواب اسکا مثل اس شخص کی ہی کہ جسنے ایک آدمی زندہ کیا ہو اور جو شخص سو
مرتبہ الحمد للّٰہ کہے تو ثواب اس شخص کا مثل اس شخص کی ہی جسنے خراج عراقین راہ خدا مین تصدق کیا
ہو **خاتمہ کیفیت طواف وداع اور بیان مستحبات مین** کہ جنہین مکہ سے نکلنے اور
مدینہ منورہ پہونچنے تک بجا لانا چاہیے اگر یہ شخص طواف واجب و سعی اور طواف نسا پہلے
بجا لایا ہی تو منی سے مکہ معظمہ مین طواف وداع کے لیئے اسی مراجعت کرنا مستحب ہی اور چاہیے
کہ قبل از کوچ مسجد خیف مین چھہ رکعت نماز بجا لاوے اور جسوقت مکہ مین پہونچے تو سنت ہی کہ خانہ
کعبہ مین داخل ہو خصوصاً وہ شخص کہ جسنے پہلے پہل حج کیا ہو اور حدیث مین وارد ہی کہ خانہ کعبہ
مین داخل ہونا رحمت خدا مین داخل ہونا ہی اور خانہ کعبہ سے نکلنا گناہون سے باہر نکلنا ہی
اور خداوند عالم اس شخص کو تمام عمر گناہون سے محفوظ رکھتا ہی اور گناہان گذشتہ اُسکے
بخشدیتا ہی اور سنت ہی کہ خانہ کعبہ مین داخل ہونے کی لیئے غسل کرے اور پا برہنہ داخل خانہ
کعبہ ہو اور قبل داخل ہونے کے دونون حلقہ در پکڑ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَلْبَیْتُ بَیْتُکَ
وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَقَدْ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا فَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ وَاَجِرْنِیْ مِنْ سَخَطِکَ
بعد اسکے داخل ہو اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا فَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ عَذَابَ النَّارِ
پس درمیان دونون ستونون کی سنگ سرخ پر دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت مین بعد حمد سورہ
حم سجدہ پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد حمد بعدد آیات سورہ حم سجدہ آیات قرآن کی تلاوت
کرے اور گوشہ ہای کعبہ مین بھی نماز پڑھے بعد اسکے اُس رکن پر آئے کہ جس مین حجر اسود ہی اور
اپنے شکم کو اس رکن سے مس کرے اور ستون کے گرد پھرے اور اپنی پیٹ کو اور اپنے پیٹھ کو ستونون
سے مس کرے اور جب خانہ کعبہ سے نکل کے نیچے آوے تو سیڑھی کو دست چپ کی جانب رکھکر
قریب خانہ کعبہ دو رکعت نماز پڑھے اور مستحب ہی کہ جبتک مکہ مین رہے مکرر طواف کیا کرے اور

حجاج کی لیے نماز نافلہ سے طواف افضل ہی اور برادران ایمانی کے جانب سے طواف کرنیکا بہت ثواب ہی اور بہ نیابت جناب رسالت آبؐ و جناب سیدہؑ اور بارہ امام علیہم السلام طواف کرنا ثواب عظیم رکہتا ہی اور حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ آدمی کو مستحب ہی کہ مکہ مین تین سو ساٹہہ طواف بقدر ایام سال بجالا ئی اور اگر تین سو ساٹہہ طواف نہ ہو سکین تو تین سو ساٹہہ شوط بجالا ئی کہ یہ اکاون طواف اور تین شوط ہوتے ہین اور اون شوطونکو بعد و ایام سال تمام کرکے چار شوط اور بجالا ئی کہ باون ۵۲ طواف پوری ہو جائین اور مکہ معظمہ مین ختم قرآن کرنا بھی مستحب ہی چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جو شخص مکہ معظمہ مین ختم قرآن کرے دنیا سے نجائے گا مگر یہ کہ پیغمبر خداؐ کے زیارت سے مشرف ہوگا اور مقام اپنا بہشت مین دیکھ لےگا اور مکہ معظمہ مین اس مقام کی زیارت سے مشرف ہونا کہ جہان حضرت رسالت پناہ پیدا ہوے ہین مستحب ہی اور جناب خدیجہ کے بھی مکان کی زیارت مستحب ہی اور زیارت قبر حضرت ابی طالب علیہ السلام اور جانا اس غار مین کہ جس مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ابتدای بعثت مین عبادت فرماتے تھے اور زیارت کرنا اس غار کے کہ جس مین حضرت چھپی تھے کہ وہ غار کوہ ثور مین واقع ہی مستحب ہی اور جو شخص مکہ معظمہ مین رہتا ہی اسکے لیے مستحب ہی کہ عمرہ مفردہ بجالا ئی اور فصل کے بارہ مین کہ ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کسقدر فاصلہ ہونا چاہیے باہم علما مین اختلاف ہی ایک جماعت کثیر اسکے قائل ہی کہ فاصلے کی احتیاج نہین ہی اور کچہہ علما ایک مہینہ کی فاصلہ کو لازم جانتی ہین اور بعض علما ایک سال کا فاصلہ تجویز فرماتے ہین اور بعض دس روز کے فاصلہ کو کافی جانتے ہین اور یہہ قول قوت سے خالی نہین ہی اگرچہ سند اسکی ضعیف ہی اور مقام احرام عمرہ مفردہ کا وہ ہے کہ جو اطراف حرم مین مکہ معظمہ سے قریب تر ہی اور وہ مقام فی الحال مشہور و معروف ہی اور بعد احرام چاہیے کہ طواف اور نماز طواف اور سعی و تقصیر کرے کہ اس شخص پر سوا عورت کے سب چیزین حلال ہو جائینگی اور جسوقت طواف النسا بجالا ئے گا تو عورت بھی اسپر حلال ہو جائینگی اور جب مکہ معظمہ سے جانے لگے تو سنت ہی کہ غسل کرے اور طواف وداع بجالا ئی

اور ہر شوطین ہاتھہ یا بدن حجر اسود اور رکن یمانی سے مس کری اور جسوقت مستجار پر پہونچے
دعا ہای سابق پڑہی پس حجر اسود کی قریب آکر شکم اپنا خانہ کعبہ سے مس کری اور ایک ہاتھہ حجر اسود
پر رکھی اور دوسرا ہاتھہ خانہ کعبہ کی طرف اٹھا کر حمد و ثنای الٰہی بجا لا ی اور محمد و آل محمد پر
صلوات بھیجے اور سنت ہی کہ باب حناطین سے نکلے کہ یہ دروازہ رکن شامی کے مقابل واقع ہی
اور چاہیے کہ مکہ معظمہ مین پھر مراجعت کا قصد کرے اور خدا سے طالب توفیق مراجعت کرے اور
بسبب اس احتمال کی کہ اندر وہی غفلت حالت احرام مین بعض محرمات مثل جون اور پشہ
مارنے کے صادر ہوی ہون مکہ معظمہ سے وقت روانگی ایک درہم کے خرمے لے کر فقرا کو
تقسیم کری اور از جملہ مستحبات موکدہ یہ ہی کہ اپنے وطن راہ مدینہ سے جاے تا زیارت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ائمہ بقیع علیہم السلام سے مشرف ہو اور حدیث مین وارد ہوا ہی
کہ ترک زیارت جناب ختمی مآب بعد حج حضرت پر باعث جفا ہی مولف کہتا ہی کہ اس مقام مین
کچھہ آداب زیارت مدینہ منورہ بطور اختصار رسالۂ حج اخوند مجلسی علیہ الرحمہ سے لکھے جاتے ہین
اس رسالہ مین مذکور ہی کہ زیارت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مستحب موکد ہی اور چاہیے
زیارت جناب سیدہ علیہا السلام بھی تین مقام پر بجا لاے ایک زیارت آن معصومہ کی
دولت سرا مین کہ جہان حضرت کا مزار شریف متصل ضریح جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ کے واقع ہی دوسری درمیان روضہ و منبر جناب رسول خدا تیسری بقیع مین جہان
حضرت کی فرزند مدفون ہین اور زیارت ائمہ بقیع بھی مستحب موکد ہی اور حدیث مین وارد
ہی کہ ابتدا کرو مکہ معظمہ سے بعد اسکے ہماری قبور کی زیارت کو آو اور منقول ہی کہ جو شخص کہ امام
واجب الاطاعۃ کی زیارت کرتا ہی تو بہشت اسپر واجب ہو جاتا ہی اور ثواب حج مقبول
کا اسے ملتا ہی اور حدیثین تاکید زیارت مین اور فضائل زیارت مین بہت ہین کہ حصر انکا
نہین ہو سکتا اور جب داخل مدینہ منورہ ہو تو بقصد ورود مدینہ غسل کرے اور بعد اسکے
بقصد زیارت جناب رسول خدا دوسرا غسل کری اور باب جبرئیل سے داخل مسجد ہو اور جب

مسجد میں داخل ہو تو کہے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ
السلام علیک یا صفوۃ اللہ السلام علیک یا امین اللہ اشھد انک قد
نصحت لامتک وجاھدت فی سبیل اللہ وعبدتہ حتی اتاک الیقین
فجزاک اللہ افضل ما جزی نبیا عن امتہ اللھم صل علی محمد وال محمد افضل ما
صلیت علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید
پس آگے کو دو ستونوں تک جانب راست قبر مطہر نزدیک سر انور اگر قریب گوشہ قبر شریف
رو بقبلہ کھڑا ہووے اور دوش چپ اپنا قبر کی طرف کرے اور دوش راست منبر کی طرف
اور یہ کہے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ
ورسولہ واشھد انک رسول اللہ واشھد انک محمد ابن عبد اللہ
واشھد انک قد بلغت رسالات ربک ونصحت لامتک
وجاھدت فی سبیل اللہ وعبدت اللہ حق عبادتہ حتی اتاک الیقین
ودعوت الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وادیت الذی
علیک من الحق وانک قد رؤفت بالمؤمنین وغلظت علی الکفرین
فبلغ اللہ بک افضل واشرف محل المکرمین الحمد للہ الذی استنقذنا بک من الشرک
والضلالۃ اللھم فاجعل صلوتک وصلوات ملائکتک المقربین وعبادک
الصلحین وانبیائک المرسلین واھل السموات والارضین ومن سبح لک
یا رب العلمین من الاولین والاخرین علی محمد عبدک ونبیک وامینک
ونجیک وحبیبک وصفیک وخاصتک وصفوتک وخیرتک
اللھم اعطہ الدرجۃ الرفیعۃ واتہ الوسیلۃ من الجنۃ وابعثہ مقاما
محمودا یغبطہ بہ الاولون والاخرون اللھم انک قلت
ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ

واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما وانى اتيت
نبيك مستغفرا تائبا من ذنوبى وانى اتوجه بك
الى الله ربى وربك ليغفر لى ذنوبى اور اگر کوئی
حاجت رکھتا ہو تو پشت قبر کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف اور ہاتھ اپنے جانب
آسمان کے بلند کرے اور اپنی حاجت خدا سے طلب کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ برآوردہ ہوگی اور
اس حال میں یہ دعا پڑھے اللهم اليك الجأت امرى والى قبر محمد عبدك
ورسولك صلواتك عليه واله اسندت ظهرى والقبلة التى
رضيت لمحمد صلى الله عليه واله استقبلت اللهم انى اصبحت
لا املك لنفسى خير ما ارجو لها ولا ادفع عنها شر ما احذر
عليها واصبحت الامور بيدك فلا فقير افقر منى انى لما انزلت
الى من خير فقير اللهم ارددنى منك بخير فانه لا راد لفضلك اللهم
انى اعوذ بك من ان تبدل اسمى او تبديل نعمتك عنى
اللهم كرمنى منك بالتقوى وزينى بالنعم واغمرنى بالعافية وارزقنى شكر
العافية پس مقام جبرئیل پر آوے زیر ناودان کھڑا ای جواد ای کریم ای قریب
ای بعید اسئلك ان تصلى على محمد واهل بيته واسئلك ان ترد على
نعمتك اور جو عورت مبتلا بخون استحاضہ ہو یعنی اکثر اسکو استحاضہ آیا کرتا ہو تو جب اس دعا کو پڑھیگی
تو البتہ خدا اسکو اس مرض سے نجات دیگا پس نزدیک منبر آوے اور آنکھیں اور منہ اپنا رمانۂ
منبر پر ملے کہ آنکھیں مرض رمد سے محفوظ رہینگی بعد اسکے قریب منبر کھڑا ہو اور حمد و ثنائے الٰہی
بجا لاوے اور حاجت اپنی خدا سے طلب کرے اور حضرت پر اور انکے آل اطہار پر
صلوات بھیجے جب زیارت سیدہ کو بجا لاوے تو کہے السلام عليك يا سيدة نساء العالمين
السلام عليك يا والدة الحجج على الناس اجمعين السلام عليك

اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَمْنُوْعَةُ حَقَّهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ
الطَّاهِرَةُ الْمَظْلُوْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بَضْعَةَ النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
بعد اسکے کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمَتِكَ وَابْنَةِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَصِيِّ نَبِيِّكَ
صَلٰوةً تُزْلِفُهَا فَوْقَ زُلْفٰى عِبَادِكَ الْمُكْرَمِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَ
الْاَرَضِيْنَ پس جو حاجت رکھتا ہو خدا سے طلب کرے اور جب بقیع میں جاوے
تو جامہ ہاے پاک پہنے اور بخضوع وخشوع متوجہ ہوئے اور غسل زیارت کرے اور رخصت
طلب کرے پس اگر گریان ہوے تو داخل حرم ہو والا صبر کرے یہانتک کہ اُسے رقت آجئے پس جب
داخل حرم ہو تو داہنا پاؤں آگے رکھے اور اپنے تئیں ضریح مقدس تک پہونچاوے اور ضریح کا بوسہ لیوے اور
برابر قبر ائمہ کھڑا ہو اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ التَّقْوٰى
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمُ الْقُوَّامُ فِي الْبَرِيَّةِ
بِالْقِسْطِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الصَّفْوَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ النَّجْوٰى
اَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ وَكُذِّبْتُمْ وَاُسِيْءَ
اِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ وَاَشْهَدُ اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ الْمُهْتَدُوْنَ
وَاَنَّ طَاعَتَكُمْ مَفْرُوْضَةٌ وَاَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ وَاَنَّكُمْ
دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجَابُوْا وَاَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطَاعُوْا وَاَنَّكُمْ دَعَائِمُ الدِّيْنِ وَاَرْكَانُ
الْاَرْضِ لَمْ تَزَالُوْا بِعَيْنِ اللّٰهِ يَنْسَخُكُمْ فِيْ اَصْلَابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَيَنْقُلُكُمْ
مِنْ اَرْحَامِ الْمُطَهَّرَاتِ لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجَاهِلِيَّةُ الْجَهْلَاءُ وَلَمْ تَشْرَكْ
فِيْكُمْ فِتَنُ الْاَهْوَاءِ طِبْتُمْ وَطَابَ مَنْبَتُكُمْ مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنَا دَيَّانُ الدِّيْنِ
فَجَعَلَكُمْ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَجَعَلَ صَلٰوتَنَا
عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنَا وَكَفَّارَةً لِذُنُوْبِنَا اِذِ اخْتَارَكُمْ لَنَا وَطَيَّبَ خَلْقَنَا
بِكُمْ وَبِمَا مَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا مِنْ وِلَايَتِكُمْ وَكُنَّا عِنْدَهٗ مُسَمِّيْنَ بِفَضْلِكُمْ مُعْتَرِفِيْنَ بِتَصْدِيْقِنَا

إِيَّاكُمْ وَهٰذَا مَقَامُ مَنْ أَسْرَفَ وَأَخْطَأَ وَاسْتَكَانَ وَأَقَرَّ بِمَا جَنَىٰ وَرَجَا بِمَقَامِهِ
الْخَلَاصَ وَأَنْ يَسْتَنْقِذَهُ بِكُمْ مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكَىٰ مِنَ الرَّدَىٰ فَكُونُوا لِي
شُفَعَاءَ فَقَدْ وَفَدْتُ إِلَيْكُمْ إِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ أَهْلُ الدُّنْيَا وَاتَّخَذُوا
آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو وَدَائِمٌ لَا يَلْهُو
وَمُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِي وَعَرَّفْتَنِي بِمَا أَقَمْتَنِي
عَلَيْهِ إِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهِلُوا مَعْرِفَتَهُ وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّهِ
وَمَالُوا إِلَىٰ سِوَاهُ فَكَانَتِ الْمِنَّةُ لَكَ وَمِنْكَ عَلَيَّ مَعَ أَقْوَامٍ
خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِي بِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ إِذْ كُنْتُ
عِنْدَكَ فِي مَقَامِي هٰذَا مَذْكُورًا مَكْتُوبًا
فَلَا تَحْرِمْنِي مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِي فِيمَا دَعَوْتُ

بعد اسکے داہنا رخسار اپنا قبر پر رکھے اور تضرع وزاری سے دعا کرے بعد اسکے اپنے بائیں رخسار کو قبر پر رکھے اور حق سبحانہ وتعالی سے سوال کرے کہ حق سبحانہ وتعالی ان حضرات کو روز قیامت اس شخص کا شفیع گردانے پس آٹھ رکعت نماز پڑھے ہر امام کیلئے دو دو رکعت نماز ہدیہ کرے اور بعد نماز کی دعائیں منقول پڑھے وگرنہ جو دعا کرے بہتر ہے اور جب دعا کرے تو مومنین کو اپنی دعائیں شریک کرلے اور بعد اسکے قرآن مجید پڑھے اور ثواب اسکا ائمہ بقیع علیہم السلام کی ارواح طاہرہ کو ہدیہ کرے اور یہ خیال کرے کہ اس ہدیہ کا ان حضرات سے تجکو نفع حاصل ہوگا اور ان حضرات کو مجھہ سے کسی قسم کی نفع کی احتیاج نہیں ہے پس جو حاجت کہ ہووے خدا سے طلب کرے انشاء اللہ بر آویگی

باب آٹھواں بیان نکاح اور متعہ میں

اور اس باب میں چھہ مطلب ہیں

مطلب پہلا بیان میں فضائل تزویج کے

کتاب حلیۃ المتقین میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دوست رکھنا عورتوں کا اخلاق انبیا سے ہے اور حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میں گمان نہیں رکھتا کہ کسی کا ایمان زیادہ تر ہووے اس شخص سے کہ جو عورتوں سے محبت رکھتا ہے اور

باب آٹھواں بیان نکاح و متعہ میں

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جو کہ عورت کو اپنی عقد مین لاتا ہی اپنے نصف دین کے حفاظت کرتا ہی دوسری نصف مین احتیاط کرنا چاہیے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھی اچھا نہین معلوم ہوتا کہ جو کچھ دنیا وما فیہا مین ہی وہ میری پاس ہو حالانکہ مین ایک شب بی عورت بسر کرون پھر ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز تہجد اس نا کدخدا کی عبادت سے کہ تمام راتونکو نمازین پڑہین اور دنونکو روزہ رکہے بہتر ہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ تین عورتین خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئین ایک نے کہا شوہر میرا گوشت نہین کہاتا دوسری نے کہا شوہر میرا خوشبو نہین سونگہتا تیسری نے کہا شوہر میرا عورتون سے نزدیکی نہین کرتا حضرت باہر تشریف لائے اور غصہ سے ردا ے مبارک زمین پر کھینچے جاتے تھی بعد اسکے حضرت منبر پر تشریف لیگئے اور حمد وثنای خدا بجا لا کے اور فرمایا کہ کسواسطے جماعت میرے اصحاب کی گوشت نہین کہاتی اور خوشبو نہین لگاتی اور نزدیک عورتون کے نہین جاتی حالانکہ مین گوشت کہاتا ہون اور خوشبو بھی سونگہتا ہون اور نزدیک عورتون کی بھی جاتا ہون جو میری طریقے کا خواہان نہین ہی وہ شخص مجھسے نہین ہی اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ایک عورت خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہوئے اور اسنے شکایت کی کہ شوہر میرا مجھسے نزدیکی نہین کرتا حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے تئین خوشبو کرتا کہ وہ تیری پاس آئی اسنے عرض کی مین نے کوئی خوشبو نہین چھوڑی اور ہر طرحکی خوشبو سے اپنے تئین خوشبو کیا مگر وہ مجھسے دوری کرتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ جانتا کہ تیری پاس آنے مین کیا ثواب ہی تو وہ تجھسے دوری نہ کرتا بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب وہ تیری طرف متوجہ ہوتا ہی تو دو فرشتے اسکو گھیرتے ہین اور اسکو راہ خدا مین جہاد کرنے کا ثواب ملتا ہی پس جب تجھسے مجامعت کرتا ہی تو اسکے گناہ اس طرح گرجاتی ہین جیسے درخت سے پتی گرتے ہین اور جب غسل کرتا ہی تو گناہون سے پاک ہوجاتا ہے اور کتاب جمال الصالحین مین منقول ہی کہ جو شخص بسبب خوف پریشانی ترک تزویج کرتا ہی تو گویا وہ شخص نسبت بخدا بدگمانی رکھتا ہی حالانکہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہی کہ اگر پریشان

حال بھی ہو تو نکاح کرو کہ مین تمھین غنی کردونگا اور جو شخص اپنی اقربا سی کسی عزیز کا واسطے رضای
خدا اور صلۂ رحم کی بیاہ کری تو خدا تاج ملک پادشاہی اسکی سر پر رکھیگا اور جو کوئی کسی غریب کا
بیاہ کری تو اس جماعت مین سی ہوگا کہ جن لوگون پر حق تعالی روز قیامت نظر رحمت فرمائے گا
اور سعادت مردکی یہ ہی کہ لڑکی حائض ہونے کی قبل بیاہ دوی اور جو شخص مفارقت زن و شوہر
مین کوشش کری تو لعنت و غضب خدا مین گرفتار اور دوزخ مین معذب ہوگا اور جو کوئی
زن و شوہر کی اصلاح مین کوشش کری ہزار شہیدون کا اجر پائے گا اور جو اصلاح زن و شوہر
مین قدم اٹھائے گا اور جو کلمہ کہیگا تو کاتبان اعمال اسکے لیئے ہر قدم اور ہر کلمہ کی عوض مین
ایک برس کی اس عبادت کا ثواب جس مین دن روزون مین اور شب نمازون مین بسر کری
لکھینگے اور حدیث صحیح مین حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص حسن و جمال یا زر
و مال کے لیئے نکاح کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ دونون سی محروم رہیگا اور اگر اصلاح دین
کے لیئے چاہیگا تو خدا مال و جمال اسکو عنایت فرمائے گا اور احادیث حلیۃ المتقین کا حاصل
مضمون یہ ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایسی عورت سی نکاح کرو کہ گندم
گون اور فراخ پیشانی اور سیاہ چشم اور بزرگ سرین اور میانہ قد ہو اور احادیث سی ثابت
ہوتا ہی کہ ایسی عورت اختیار کرو کہ نسل تمھاری ہو اور گردن اسکی خوشبو ہو اور گوری ہو اور
شوہر کے دوست ہو اور صاحب عفت ہو اور اپنے اقربا مین عزیز ہو اور اپنے شوہر کے لیئے
زینت اور اسکے سامنے اظہار بشاشت کری اور غیر مردون سے شرم کرے اور جو کچھ شوہر
اس سے کہے اسی سنے اور جو کچھ فرمائش کری اسے بجا لاے اور خلوت مین شوہر جس امر کا
طالب ہو اس سے انکار نہ کری اور شوہر سے ایسا نہ لپٹے کہ اسے جماع کرنے مین تکلیف ہو
اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ بدترین عورت تمھاری عورتون مین وہ عورت ہی کہ اپنی قوم
مین ذلیل ہو اور شوہر پر مسلط ہو اور بے بچی نہ جنی اور کینہ ور ہو اور اعمال قبیحہ کے پروا نہ کری
اور جب شوہر نہ ہو تو بناؤ کرے اور اپنے تئین اوردن کو دکھاے اور جب شوہر آئے تو

ثواب اصلاح زن و شوہر

صفات عورت نیک و بد

اپنی تئین چہپاوی اور بات اسکی نہ سنی اور اطاعت اسکی نہ کری اور جب شوہر اس سی خلوت چاہی تو شل اتہہ یا پہ کی انکار کری اور شوہر کا عذر قبول نہ کری اور اسکی تقصیر سی درنہ گذری اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ سنت ہی کہ رات کو تزویج واقع ہو **مطلب دوسرا احکام نکاح دائمی مین** نکاح دو قسم پر ہی ایک نکاح دائم دوسرا منقطع جسکو متعہ کہتے ہین اور عقد دائم لفظ اَنْکَحْتُ اور زَوَّجْتُ دونوں سی واقع کرسکتا ہی لیکن دونون لفظون سی اجرای صیغہ اولی ہی اور لفظ نکاح اور تزویج موافق مشہور متعدی بطرف مفعول ثانی کلمہ من کی ساتہہ ہوتا ہی لیکن قرآن مجید اور لغت مین متعدی بنفس بی توسط حرف جارہ وارد ہی اور قرآن مین لفظ تزویج متعدی با کی ساتہہ بہی آیا ہی کمال رعایت احتیاط یہ ہی کہ ان سب صورتون سی اجرای صیغہ کری اگرچہ اقوی یہ ہی کہ تعدیہ بنفس یعنی بی واسطہ حرف بلا غدغہ کافی ہی اور کچہہ اشکال اس مین نہین ہی اور اگر عورت بالغہ عاقلہ رشیدہ کا ولی یعنی باپ یا دادا موجود ہو اسکو اپنی اختیار سی عقد کرنا محل اختلاف ہی احوط یہ ہی کہ بی اجازت ولی عقد نہ کری بلکہ عورت اور ولی دونون کی رضامندی سی عقد واقع ہو اور مخفی نہ رہی کہ عقد نکاح بلکہ اور عقود مین بہی مثل بیع و اجارہ وقوع ایجاب و قبول بلفظ ماضی سے لازم ہی اور ہر عقد مین تقدیم ایجاب احوط ہی اور بشرط امکان عقد نکاح اور متعہ زبان عربی مین ہونا چاہیے اور بغیر عربی بہی حالت عذر مین جب امکان نہ ہو تو جائز ہی پس اگر ایک شخص عربی جانتا ہو تو وہ عربی مین صیغہ جاری کری اور اگر دوسرا شخص عربی نہین جانتا تو اسی عبارت صیغہ تعلیم کر دی اور صیغہ قبول کا فوری کہنا ضرور ہی تا کوئی دوسرا کلام ایجاب و قبول کی درمیان مین نہ آئی اور نہ سکوت طویل چاہیے لیکن تنفس اور سرفہ اور مثل اسکے مضایقہ نہین رکہتا اور قبل تمام ہونے صیغہ ایجاب کے صیغہ قبول کا کہنا شروع نکری اور صیغہ مین قصد انشا لازم ہی باین معنی کہ بلفظ صیغۂ انکحت سے عقد واقع ہو جاتا ہی اور ضرور ہی کہ جو شخص وکیل ہو اعراب اور مد اور مخارج حروف کو بطور صحیح ادا کرے اور الفاظ غلط نہ کہے اور اگر صیغہ مین ایک حروف بہی عمداً یا سہواً غلط کہے کہ معنی مین تغیر ہو جاسے تو عقد باطل ہی اور چاہیے کہ وکیل نابالغ اور بیہوش اور مجنون و سفیہ

مطلب دوسرا احکام نکاح دائمی

اور محرم نہ ہو اور وکیل کرنے میں استعمال اس لفظ کا جو تعیین وکیل پر دلالت کرے کافی ہے خواہ کہے کہ میں نے تجھکو وکیل مقرر کیا خواہ کہے تو ہمارا وکیل ہے یا مثل ان الفاظ کی جو چاہے کہے اور الفاظ کا عربی ہونا ضرور نہیں ہے اور وکیل کو صیغہ قبول وکالت زبان پر جاری کرنا لازم نہیں ہے قبولیت کافی ہے اور عقد دائم میں تعیین مقدار مہر ضرور نہیں ہے لیکن مستحب ہے اور اگر تعیین نہ کریں تو مہر مثل قرار پائے گا اور اگر وقت اجرای صیغہ مہر معین کریں اور مختلف قسم کی سکہ رائج ہوں تو تعیین سکہ بھی کریں اور وکیل ہونے کے وقت اور نکاح کے وقت گواہوں کی حضوری لازم نہیں ہے اور واضح ہو کہ ہند کی عورتیں خصوصاً دیہات میں بسبب افراط شرم تعیین وکیل میں زبان سے اقرار نہیں کرتیں پس اگر باکرہ ہوں تو سکوت انکا کافی ہوگا اور اگر علم حاصل ہو کہ باکرہ نہیں ہیں تو صیغہ فضولی بدون وکالت ہو سکتا ہے پس اگر بعد اجراے صیغہ رضا واقع ہوا اور عورت و مرد کو صیغہ فضولی جاری ہونے کا حال بھی معلوم ہو تو یہ صیغہ کافی ہوگا اور در صورت عدم رضا بے کار ہوگا اور مستحب ہے کہ قبل صیغہ پڑھنے کی خطبہ پڑھے اور لا اقل الحمد للہ کہنا کافی ہے اور نکاح کے خطبے بہت ہیں از انجملہ ایک خطبہ یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِخْلَاصًا لِوَحْدَانِيَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِيَّتِهٖ وَعَلَى الْاَصْفِيَاءِ مِنْ عِتْرَتِهٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ كَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَى الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاهُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَهٗ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اجرای نکاح کے شقوق بہت ہیں کہ ذکر سب صیغوں کے شقوق کا موجب تطویل ہے ان میں سے بعض شقوق بیان ہوتے ہیں پہلے شق یہ ہے کہ اگر مرد اور عورت دونوں بالغ ہوں تو وکیل عورت کا مرد کے وکیل کے ساتھ صیغہ جاری کرے اور اس شق کو چند صورتوں سے پڑھتا جائے اگرچہ احوط یہ ہے کہ سب صورتوں سے پڑھے اور بعض صورتیں بقدر کفایت مذکور ہوتے ہیں پہلے صورت یہ ہے

صیغہائے نکاح

کہ عورت کا وکیل کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وکیل مرد کا اصل
کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ دوسری صورت وکیل عورت کا کہے
اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد کا کہے
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ تیسری صورت
عورت کا وکیل کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِکَ ھٰذَا عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ
مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ ھٰذَا عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ
چوتھی صورت عورت کا وکیل کہے اَنْکَحْتُ نَفْسَ مُوَکِّلَتِیْ وِکَالَۃً
عَنْہَا وَعَنْ اَبِیْہَا مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہو
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پانچوین صورت
عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ
مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ چھٹی
صورت عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَھْرِ
الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ
ساتوین صورت عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ
مُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ
لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ آٹھوین صورت عورت کا وکیل کہے
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہے
قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ نوین صورت
عورت کا وکیل کہے اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی
الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ
عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ صیغہ فضولی بین بدون وکالت عورت کی طرف سے

بیان صیغہ فضول

کہے اَنْکَحْتُ فُلَانَۃَ فُلَانًا عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کی طرف سے کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِفُلَانٍ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر احتیاطاً عورت کے طرف سے کہے زَوَّجْتُ فُلَانَۃَ فُلَانًا عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ اور مرد کی طرف سے کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِفُلَانٍ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ اور بہتر یہ ہی کہ عورت کی طرف سے کہے اَنْکَحْتُہَا اِیَّاہُ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ اور مرد کی طرف سے کہے قَبِلْتُ لَہٗ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ اور ضمیرون مین منکوحہ و ناکح مراد ہونا چاہیے شق دوسری یہ ہی کہ خود عورت اور مرد صیغہ جاری کرین پہلے عورت کہے اَنْکَحْتُ نَفْسِیْ مِنْ نَفْسِکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر مرد کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ تیسری شق یہ ہی کہ وکیل عورت کا خود مرد کے مقابلہ مین صیغہ پڑھے پس وکیل عورت کا کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ اسکے جواب مین مرد کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ چوتھی شق یہ ہے کہ عورت اور مرد دونون نابالغ ہون اور باذن ولی عقد واقع ہو تو وکیل عورت کے ولی کا کہے اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ مِنِ ابْنِ مُوَکِّلَاتِ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد کے ولی کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پانچوین شق یہ ہی کہ اگر عورت نابالغہ اور مرد بالغ ہو تو وکیل عورت کی ولی کا کہے اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ مُوَکِّلَاتَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ چھٹی شق یہ ہی کہ عورت بالغہ اور مرد نابالغ ہو تو وکیل عورت کا مرد کے ولی کے وکیل سے کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنِ ابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کے ولی کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ ساتوین شق یہ ہی کہ اگر کسی مقام مین دو شخص صیغہ پڑھنے والے ممکن نہ ہون تو ایک شخص دونون کا وکیل ہو پہلی عورت کی وکالت سے کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وہی شخص مرد کی وکالت سے بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ اور سب صورتون کی صیغون مین تنہا لفظ قَبِلْتُ اور بجای عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ کے

بیان صیغہ نکاح فضولی

عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ کہنا جائز ہے **مطلب تیسرا بیان متعہ میں** متعہ مستحب ہی اور موجب ثواب ہے اور آیہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ اسکے حلال ہونے پر دلیل قاطع ہی اور کوئی آیت منسوخ کرنے والی اس آیہ کی نازل نہین ہوئی جیسا کہ تفاسیر سے ظاہر ہوتا ہی اور حلال ہونا متعہ کا سنیون کی کتب سے بھی مثل جمع بین الصحیحین اور مسند احمد حنبل وغیرہ ثابت ہے چنانچہ صحیح ترمذی مین روایت کی ہی کہ ایک شخص نی الشام مین سے ابن عمر سے حال متعہ پوچھا ابن عمر نے کہا کہ متعہ حلال ہی اس شخص نے کہا کہ تمہاری باپ نے منع کیا ہی ابن عمر نے کہا تو بتا کہ اگر میری باپ نی متعہ سے ممانعت کی اور پیغمبر خدا نے اسکو حلال کیا تھا تو آیا مین سنت پیغمبر کو ترک کرون اور اپنے باپ کی قول کا تابع ہون دوسری سند متعہ کی حلال ہونی کی یہ ہی کہ خود خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب نے کہا ہے مُتْعَتَانِ كَانَتَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَنَا اُحَرِّمُهُمَا یعنی دو متعہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زمانہ مین حلال تھی اور مین انکو حرام کرتا ہون اور جلال الدین سیوطی نی تاریخ خلفا مین فصل اولیات عمر مین لکھا ہی کہ عمر پہلا وہ شخص ہی کہ جس نے ماہ رمضان مین تراویح پڑہنا مقرر کیا اور پہلا وہ شخص ہی کہ جسنے متعہ کو حرام کیا اس عبارت سے ثابت ہوتا ہی کہ آخر عہد ابوبکر تک تراویح نہ تھی اور متعہ حلال تھا کسواسطے کہ اگر عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین متعہ حرام ہو گیا ہوتا تو عمر پہلے حرام کرنے والے نہ ٹھہرتے اور تمام عہد ابوبکر اور بعض عہد عمر مین جاری کیونکر رہتا مخفی نہ رہی کہ متعہ مین مدت کا تعین کرنا کہ اتنے دن یا اتنے مہینے یا اتنے سال کے لیئے متعہ کیا جاتا ہی اور تعین مہر اور عورت کا مسلم ہونا لازم ہی پس زن کافرہ وبت پرست ودشمن اہلبیت سے متعہ کرنا حرام ہی اور زن یہودیہ اور نصرانیہ سے متعہ کرنے مین اختلاف ہی مشہور جواز ہی مگر چاہیے کہ اُسے استعمال شراب وگوشت خوک اور باقی محرمات سے ممانعت کرے اور زن فاحشہ سے متعہ کرنا مکروہ ہی اور باکرہ سے بھی بلا اجازت پدر متعہ نہ کرے اور صیغہ متعہ لفظ اَنْكَحْتُ یا زَوَّجْتُ یا مَتَّعْتُ سے منعقد ہوتا ہی پس اگر مرد وزن خود صیغہ پڑہین تو عورت کہے مَتَّعْتُكَ نَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ

مطلب بیان متعہ

المعلومۃ بالمبلغ المعلوم مرد کہے قبلت المتعۃ لنفسی اور اگر دونون طرف وکیل ہون تو عورت کا وکیل کہے متعت نفس موکلتی من موکلک فی المدۃ المعلومۃ بالمبلغ المعلوم اور مرد کا وکیل کہی قبلت المتعۃ لموکلی اور اگر عورت کی طرف وکیل ہو اور مرد اصالۃً ہو تو عورت کا وکیل کہے متعت نفس موکلتی فی المدۃ المعلومۃ علی المہر المعلوم مرد کہے قبلت المتعۃ لنفسی علی المہر المعلوم اور اگر مرد اور عورت دونون کی طرف سے ایک ہی شخص وکیل ہو تو وہ شخص عورت کی طرف سے متعت نفس موکلتی موکلی فی المدۃ المعلومۃ علی المہر المعلوم کہے پھر خود بوکالت مرد کہے قبلت المتعۃ لموکلی علی المہر المعلوم مطلب چوتھا نکاح کنیز مین مخفی نہ رہی کہ غیر کی کنیز نکاح سے حلال ہوتی ہی اس نکاح مین ایجاب و قبول اور اجازت مالک کنیز شرط ہی اور اذن مالکہ کنیز بھی ضرور ہی اور جس عورت کا شوہر مرد آزاد ہو اسکو چاہیے کہ دو کنیزون سے زیادہ خدمت مین نہ رکھے اور اگر شوہر غلام ہو تو چار کنیزون سے زیادہ نہ رکھے اور بعض علما فرماتے ہین کہ لونڈی سے نکاح جائز نہین مگر اس صورت مین جائز ہوجائے گا کہ زن آزاد میسر نہ ہو اور بسبب ترک جماع خوف وقوع زنا ہو لیکن چاہیے کہ ایک لونڈی سے زیادہ عقد نہ کری اور جس کنیز کو خرید کرے وہ بلا نکاح حلال ہی عدد کی بھی تعیین ضرور نہین ہی جسقدر چاہے لونڈیان خریدی اور اون سے جماع کرے جائز ہوگا بیان تحلیل کنیز کا تحلیل مالک سے کنیز اُس شخص پر کہ جسے مالک حلال کردی حلال ہوجائیگی اور صیغہ تحلیل یہ ہی کہ مالک کنیز اُس شخص سے کہ جسپر حلال کرتا ہی یہ کہے احللت لک وطی امتی ھذہ یعنی حلال کیا مین نے تیرے لیے جماع کرنا اس لونڈی سے اور وہ شخص جواب مین کہے قبلت اور شرط تحلیل یہ ہی کہ جو شخص تحلیل کری چاہیے کہ دیوانہ اور لڑکا اور مست اور نائم اور بیہوش نہ ہو اور وہ شخص کہ جسکو تحلیل کرے وہ کافر نہ ہو اور اس قسم مین تعیین مدت بھی شرط نہین ہی اور اگر مالک نے مساس کرنا یا خدمت لینا حلال کیا ہو تو جماع کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر جماع

مطلب چوتھا نکاح کنیز میں

بیان صیغہ تحلیل کنیز میں ۱۰

یعنی حالت خواب مین نہ ہو ۱۲

مطلب پانچوان مسائل متفرقہ نکاح و متعہ مین

کرنا حلال کیا ہی تو بوسہ و مساس بھی حلال ہی لیکن خدمت لینا حلال نہین ہی **مطلب پانچوان**
مسائل متفرقہ نکاح و متعہ مین جان تو کہ اگر نفس اس شخص کا اس مرتبہ پر مشتاق ہو کہ اگر نکاح
نہ کری تو زنا واقع ہونے کا خوف ہو تو اس صورت مین نکاح واجب ہو جائے گا اور اگر خوف
زنا نہ ہو اور مہر و نفقہ پر قادر ہو تو سنت ہو گا اور مرد آزاد کو چار عورتون سے زیادہ نکاح
دائمی کرنا حرام ہی اور متعہ کی کوئی عدد معین نہین ہی اور اگر کنیز سے نکاح کری تو دو کنیز سے زیادہ
نکاح کرنا حرام ہی اور کافرہ سے بھی نکاح حرام ہی اور زن مومنہ کا مرد سنی سے بھی بنا بر قول احوط
نکاح حرام ہے اور یہ احتیاط ترک نہ ہونے پائے **مسائل متفرقہ** مرد کو زن نامحرم کا دیکھنا
اور عورت کو مرد اجنبی کا دیکھنا دونون حرام ہین اور مرد کو اپنے بدن کا چھپانا باستثنای
عورتین واجب نہین ہی اور عورت کو اپنا بدن چھپانا واجب ہی اور نگاہ کرنا زن نامحرم
کے منھ اور ہاتھ پر اگر بقصد لذت ہو یا خوف فتنہ رکھتا ہو تو حرام ہی اور اگر نظر ان دونون
امرون سے خالی ہو تو اس مین اختلاف ہی احتیاط ترک مین ہی اور جو لڑکی تمیزدار ہو گئی ہو
اسی بھی بنا بر احتیاط نہ دیکھنا چاہیے **مسئلہ** نکاح دائم مین شوہر پر نفقہ اور کپڑا اور مکان
سکونت دینا واجب ہے بشرطیکہ قدرت رکھتا ہو اور زوجہ بھی اطاعت کری اور اگر باوجود
قدرت شوہر نفقہ واجب نہ دی گا تو زوجہ کا قرضدار رہے گا اور اگر زوجہ ان امور مین کہ
جن مین شوہر کی فرمانبرداری لازم ہی اطاعت نہ کریگی تو شوہر پر سے نفقہ ساقط ہو جائے گا
مگر جسوقت سے زوجہ اطاعت مین مصروف ہو گی اسوقت سے پھر نفقہ لازم ہو جائے گا اور
متعہ مین نفقہ واجب نہین ہے **مسئلہ** نکاح دائم مین زن و شوہر ایک دوسرے کی وارث
ہوتے ہین اور متعہ مین جانبین کو ترکہ نہ ملیگا **مسئلہ** اگر مرد زن آزاد رکھتا ہو تو چار شبون
مین ایک ایک شب ہر ایک کی پاس رہنا چاہیے اور باقی کی دو شبون مین مرد کو اختیار ہی جہان
چاہے رہے اسی طرح اگر دو عورتون سے زیادہ ہون یس اگر چار عورتین رکھتا ہو تو ہر شب ایک
کے پاس رہنا چاہیے اور اگر عورت اطاعت نہ کرے تو یہ حق بھی ساقط ہو جائے گا

مسئلہ اگر عورت بے اذن شوہر گھر سے باہر چلی جاوے یا شوہر کو بلا عذر مانع مقاربت ہو تو نفقہ
وغیرہ سے محروم ہو جاویگی مگر مطالبہ مہر کر سکتی ہے مسئلہ ترک مقاربت منکوحہ دائمیہ سے چار مہینہ
سے زیادہ جائز نہین ہے **مطلب چھٹا بیان ہین ان عورتون کی جو مردون پر حرام**
ہین اور نکاح انکے ساتھ صحیح نہین ہے یہ کئی قسم پر ہین **قسم اول محرمات نسبی** وہ سات
ہین پہلے ماں اور ماں کی ماں یعنی نانی اور باپ کی ماں یعنی دادی جہان تک یہ سلسلہ
باقی رہے **دوسرے** بیٹی اور اولاد اسکی جہانتک سلسلہ منقطع نہ ہو **تیسرے** بہن پدری
ہو یا مادری ہو یا عینی ہو یعنی ماں باپ ایک ہون یا ایک باپ ہو دو مائین ہون یا ایک
ماں ہو دو باپ ہون **چوتھی** بھائی کی اولاد خواہ بیٹی ہو یا نواسی ہو یا پوتی ہو **پانچوین**
بہن کی بیٹی اور کل اولاد اسکے **چھٹے** عمہ یعنی پھوپی خواہ اپنی ہو یا ماں کی یا باپ کی ہو
ساتوین خالہ اپنی ہو یا ماں باپ کی ہو **قسم دوسرے محرمات رضاعی** یعنی جو بسبب دودہ
پلانے کے حرام ہو جاتی ہین اگر کوئی عورت کسی لڑکی کو بشرائط دودہ پلاوے تو وہ اس لڑکی
کے مثل ماں کی ہوتی ہے اور شوہر اسکا پدر رضاعی ہوتا ہے اور فرزندان صلبی اور رضاعی
شوہر مرضعہ کے بھائی اور بہن اس شخص کی ہوتے ہین اور اسی طرح فرزندان صلبی مرضعہ
بھی بھائی بہن اس رضیع کے ہوتے ہین اور بھائی اور بہن پدر رضاعی کی چچا اور پھوپی
اس طفل کے اور بھائی بہن مرضعہ کی ماموں اور خالا اس طفل کے ہوتے ہین یہہ سب
احکام اسوقت ہین کہ سب شرائط دودہ پلانے کے پائین جائین اور وہ چند شرطین
ہین ایک یہہ کہ مرضعہ اور طفل حال حیات مین دودہ پیوے **دوسرے** یہ کہ دودہ پستان
پیا ہو پس اگر دودہ کسی ظرف مین دوہ کر لڑکے کو پلاوے تو رضاع کا اطلاق نہ ہوگا **تیسری** یہ شیر
خالص پیوے اگر لڑکے کے منہہ مین کوئی چیز مثل شکر وغیرہ ہو اور دودہ اوس مین ملکر شکم طفل
مین جاوے تو بھی رضاع صادق نہ آویگا **چوتھی** دودہ اوس عورت کا لڑکا ہونے کے
وجہ سے ہو پس اگر بغیر حمل دودہ اوترا ہو تو بھی صدق رضاع نہ ہوگا **پانچوین** یہ کہ

مطلب چھٹا بیان ان عورتون کا جو مردون پر حرام ہین

دودہ عورت کا نکاح صحیح سے ہو پس اگر زنا سے دودہ حاصل ہوا ہو تو بھی رضاع نہ ہوگا چھٹی یہ کہ لڑکا اسقدر دودہ پیے کہ استخوان اُسکے اوس دودہ سے سخت ہوجائین اور اوس دودہ سے گوشت پیدا ہوا ہو یا یہ کہ بنا بر قول جو ڑا ایک شب و روز یا دس مرتبہ متوالی دودہ پیے اور قول مشہور یہ ہی کہ پندرہ مرتبہ متوالی پیے پس اگر اس مقدار سابق الذکر سے کم پیے تو بھی صدق رضاع نہ ہوگا اور دس مرتبہ یا پندرہ مرتبہ پینے سے مراد یہ ہی کہ بچہ ہر مرتبہ سیر ہو کر پیے کہ خود سے چھوڑ دے اور متوالی سے مراد یہ ہی کہ کسی اور عورت نے اس اثنا مین دودہ نپلایا ہو ساتوین یہ کہ جو لڑکا دودہ پیے وہ دو برس سے زیادہ کا نہ ہو اور بعض علما نے فرمایا ہی کہ دودہ پلانے والے کا لڑکا دو برس کا نہ ہو آٹھوین یہ کہ اگر ایک عورت دو لڑکون کو دودہ پلائے تو شرط یہ ہی کہ وہ دودہ ایک ہی شوہر کا ہو پس اگر ایک لڑکے کو دس مرتبہ مثلاً دودہ پلائے اور دوسری لڑکے کو بھی دس مرتبہ پلائے مگر دونون دودہ دو شوہرون سے حاصل ہوی ہون تو حکم رضاع صادق نہ آئیگا اور بعض علما نے فرمایا ہی کہ حکم رضاع ہو جائیگا

تیسری قسم محرمات مصاہرت ہین یعنی وہ عورتین کہ جو بسبب قرابت زوجیت حرام ہوجاتے ہین اُن مین سے پہلی ساس ہی یعنی زوجہ کی ماں اور علاوہ اسکے جو درجہ اعلے مین حکم مادر مین ہو یعنی مثلاً زوجہ کے دادی یا نانی **دوسری** زوجہ مدخولہ کی بیٹی اور جو اولاد زوجہ مدخولہ کی ہو مثل پوتی اور نواسی کے اور اگر کسی عورت سے عقد کیا ہو اور نوبت دخول کی نہ آئی ہو تو ہوسکتا ہی کہ اوسکو چھوڑ کر اوسکی دختر سے عقد کرے **تیسرے** زوجہ پدر پس جس عورت سے باپ نے یا کسی نے سلسلۂ اجداد سے عقد کیا ہو یا اونکی کنیز مدخول بہا ہو وہ بیٹی پر حرام ہے اور اسی طرح زوجہ پدر رضاعی بھی حرام ہی **چوتھی** زوجہ فرزند اور جو سلسلۂ اولاد مین ہو زوجہ یا کنیز مدخول بہا انکے باپ پر حرام ہوجاتے ہین **مسئلہ** زوجہ کی بہن حرام مطلق نہین ہی بلکہ جمع دونون بہنون مین حرام ہی اگر ایک بہن کو طلاق دے یا وہ مرجائے تو دوسری بہن سے عقد صحیح ہی اور اگر زوجہ کی حیات مین اوسکی بھتیجی

یا بھانجی سے عقد کرے تو اجازت زوجہ درکار ہوگی اور بلا اجازت زوجہ عقد صحیح نہوگا
قسم چوتھی وہ عورتین جو بسبب طلاق و زنا وغیرہ حرام ہو جاتے ہین یہ بھی متعدد ہین
پہلی وہ عورت جو شوہر رکھتی ہو یا عدہ شوہر مین ہو اوس سے کوئی شخص زنا کرے تو
وہ حرام ابدی ہو جاتی ہی پھر اوسکے ساتھ عقد نہین ہو سکتا ہان اگر بے شوہر عورت سے
زنا واقع ہو تو باہم عقد ہو سکتا ہے دوسری وہ عورت جسکو شوہر نے طلاق رجعی دیا ہو بیان اون عورتونکا جو بسبب طلاق وعدہ حرام ہوتی ہین
اور عدہ باقی ہو اور عدہ کی اندر کوئی شخص اوس سے نکاح کرے تو وہ بھی حرام موبد ہو جاتی
ہے اگرچہ دخول بھی نہ کیا ہو بشرطیکہ جانتا ہو کہ شرع مین یہ امر حرام ہی اور اگر بادانستہ نکاح
کیا ہی تو فقط عقد کرنے سے حرام نہوگی بلکہ بشرط دخول حرام موبد ہو جائیگی تیسری وہ
عورت جسے کوئی شخص حالت احرام حج مین عقد کرے حالانکہ صورت مسئلہ سے واقف ہو اور
اگر جاہل مسئلہ ہو اور نادانی سے عقد کرے اور دخول کی نوبت نہ آئے ہو تو عقد باطل ہوگا
اور وہ عورت حرام ابدی نہوگی چوتھی وہ عورت کہ شوہر نے اوسکے ساتھ لعان کیا ہو
اور لعان اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنی زوجہ کی نسبت زنا کی نسبت کرے اور گواہ نہ ہون
کہ اوس زنا کو ثابت کر سکے تو حاکم شرع اون زن و شوہر کو حکم فرماتا ہی کہ ایک دوسرے پر
لعنت کرے اور طریقہ اسکا بحث لعان مین بیان ہوگا پانچوین جو عورت کہ گونگی یا بہری
ہو اور شوہر اوس سے کہے کہ تو نے زنا کیا وہ عورت بمجرد اس کہنے کے حرام موبد ہو جاتی ہی
چھٹی یہ کہ اگر کوئی کسی شخص سے معاذ اللہ لواطہ کرے تو ماں اور بہن اور بیٹی مفعول کی اس شخص
فاعل پر حرام موبد ہو جاتے ہین ساتوین وہ عورت جسکو شوہر نے نو مرتبہ طلاق دیا ہو
اور تفصیل اسکی بحث طلاق مین بیان ہوگی آٹھوین وہ لڑکی کہ سن اوسکا نو برس سے
کم ہو پس جب تک نو برس تمام نہ ہون مقاربت اوس سے شوہر کو حرام ہے اگر مقاربت
کرے گا اور مخرج حیض اور مخرج بول اوس کا ایک ہو جائے گا یا مخرج بول و غائط ایک ہو جای
تو حرام موبد ہو جائیگی نوین اگر کوئی معاذ اللہ پھوپی یا خالہ سے زنا کا مرتکب ہو تو بیٹی اوسکی حرام ہو جاتی ہی

باب نوان بیان طلاق مین

فصل اول واضح ہو کہ طلاق دینا بالغ وعاقل کا بقصد واختیار بلا جبر واکراہ صحیح ہی پس اگر کوئی جبر کری
اور یہ شخص بسبب خوف وضرر طلاق دی تو یہ طلاق شرعی نہین ہی اور چاہیے کہ صیغہ طلاق
دو عادلون کے سامنے مجلس واحد مین خود یا وکیل اوسکا واقع کرے اور دونون عادل مجلس واحد
مین متوجہ ہو کر سنین اور دونون سامع ہون پس اگر غصہ مین یا بیہوشی مین یا بغیر قصد کے یا موجودگی
مین ایک عادل کے یا ایک مجلس مین ایک عادل کے سامنے اور دوسری مجلس مین دوسری
عادل کے سامنے یا فقط عورتون کے سامنے طلاق واقع ہو تو وہ طلاق صحیح نہ ہوگا اور جس
عورت کو طلاق دی چاہیے کہ اوس عورت کو معین ومشخص کردی اور وہ اوسکی زوجہ دائمی ہو اور
حیض ونفاس سے پاک ہو اور پاک ہونے کی شرط اوس صورت مین ہی کہ وہ زوجہ مدخولہ ہو
وشوہر اوسکا اوس شہر مین حاضر ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ جس طہر مین طلاق دی اوس طہر مین
اوس سے مقاربت نہ کی ہو اور اگر مقاربت کی ہو تو جبتک حیض نہ آئے اور وہ پھر پاک
نہ ہو طلاق دینا صحیح نہین ہی اور اسی طرح اگر زن منکوحہ مدخولہ کو ایام حیض مین یا نفاس مین
طلاق دے اور اوسی شہر مین شوہر حاضر ہو تو یہ بھی طلاق صحیح نہین ہی اور اگر پے در پے تین
مرتبہ طلاق دے کہ اوسکے درمیان مین رجوع نہ کی ہو تو علماے امامیہ کے نزدیک ایک
طلاق ہوگا اور موافق مذہب اہل خلاف تین طلاق ہونگے اور حقیقت مین یہ طلاق بدعت
ہی اور اگر غیر مدخولہ ہو یا شوہر غائب ہو کہ حال طہر وحیض سے واقف نہ ہو سکے تو طلاق
صحیح ہی اگرچہ ایام حیض ونفاس مین واقع ہو اور آزاد کرنا مملوکہ کا یا بیع کرنا یا ہبہ کرنا یا تحلیل
کرنا زن مملوکہ کا اور تمام ہونا مدت متعہ کا یا تحلیل کا یا بخشدینا بقیہ مدت کا زن متمتع بہا مین
بجاے طلاق کی ہے اور صیغہ طلاق یہ ہے کہ زوجتی زینب طالق یا ھذہ طالق یا انت طالق یا زوجتی طالق
بشرطیکہ زوجہ ایک ہے ہو اور اشتباہ واقع نہ ہو سکے والا جو لفظ تعین پر دلالت کری
اسکو کہے اور اگر کسی کا وکیل ہو تو اس طرح کہے زوجۃ موکلی ھذہ طالق اور

باب (۹)

چاہیے کہ صیغۂ طلاق انہین صیغونسے مذکورہ سے واقع کرے اور تا مقدور عربیت سے عدول نہ کرے اور باوجود قدرت زبان ہی سے کہے تحریر و اشارہ کافی نہ ہوگا اور چاہیے کہ لفظ صریح سے طلاق دے پس اگر کہے زوجتی طالق یا مرأتی المطلقۃ تو ان الفاظ سے کہنا صحیح نہین ہے اور اسی طرح اگر راسک طالق یا یدک طالق یا نصفک طالق یا ربعک طالق کہے تو بھی طلاق باطل ہے اور معلوم ہو کہ طلاق کی دو قسمین ہین **قسم اول** طلاق بدعت یعنی وہ طلاق کہ جو شرع مین روا نہین ہے وہ تین طلاق ہین پہلی یہ کہ شوہر حاضر ہو اور عورت مدخولہ کو حیض مین یا نفاس مین طلاق دے یا سفر مین گیا ہو اور اتنا زمانہ نہ گذرا ہو کہ عورت طہر موافقت سے نکلی ہو اور دوسرے طہر مین داخل ہوئی ہو تو اس صورت مین زن حائض کو طلاق دینا بدعت مین داخل ہے **دوسری** عورت کا اس طہر مین طلاق دینا کہ جس طہر مین دخول کیا ہو **تیسری** برابر تین طلاق دینا یعنی اس طرح سے کہ بیچ مین رجوع نہ کی ہو اور محقق نے یہ تینون صورتین طلاق کی علی الاطلاق باطل کہے ہین لیکن آخر کی صورت کی مطلقا باطل ہونے مین تامل ہے **قسم دوم** طلاق سنت بمعنی عام یعنی وہ طلاق کہ مذہب شیعہ مین جائز ہے اوسکی دو قسمین ہین بائن اور رجعی بائن وہ طلاق ہے کہ جس مین ابتداً رجعت نہ ہو اور وہ پانچ عورتین ہین ایک زن غیر مدخولہ دوسری وہ عورت کہ جو سن یاس کو پہونچی ہو یعنی حیض کے دیکھنے سے مایوس ہوگئی ہو اور سن یاس زن قریشی و نبطی مین ساٹھ برس کی بعد اور غیر قریشی و نبطی مین پچاس برس کی بعد ہوتا ہے تیسری وہ لڑکی کہ سن حیض کو نہ پہونچی ہو چوتھی زن مختلعہ یا مبارات یعنی جو عورت کچھ دیکر اپنے شوہر سے طلاق لے پس جب تک کہ وہ عورت اوس چیز کو نہ پھیرے شوہر رجوع نہین کر سکتا **پانچوین** زن مطلقہ کہ جسکو طلاق دے کی رجوع کی ہو اور پھر دوسری مرتبہ بھی طلاق دیکے رجوع کی ہو پس اگر تیسری مرتبہ طلاق دیگا تو وہ زوجہ حرام ہوجائیگی جب تک کہ ایک شوہر اور نہ کرے اس شخص پر حلال نہ ہوگی اور اس دوسرے شوہر کو محلل کہتے ہین خواہ وہ شوہر آزاد ہو خواہ بندہ مگر محلل مین نکاح دائمی اور مقاربت دونون شرط ہین پس جب شوہر ثانی بلا جبر و اکراہ بشرائط

بیان طلاق

بیان طلاق بدعت

بیان طلاق بائن

بیان طلاق رجعی

معتبرہ اوسکو طلاق دی اور عدہ طلاق گذرجاوی تب شوہر اول اوسسے نکاح کرسکتا ہی
اور طلاق رجعی وہ ہی کہ جسمین شرعًا رجوع کرسکتا ہی خواہ رجوع کرے خواہ نہ کری پس اگر زن
مختلعہ نے جو کچھ خلع مین دیا تہا پھیر لیا تو وہ طلاق رجعی کہلائے گا اسواسطے کہ اب مرد پہر رجوع
کرسکتا ہی اور یہ بائن بھی ہوسکتا ہی اسواسطے کہ شوہر ابتداءً رجوع نہین کرسکتا تہا اور طلاق
رجعی کے بہت اقسام ہین از انجملہ ایک طلاق عدی ہی یعنی وہ طلاق کہ جسمین شوہر اثنای
عدہ مین رجوع اور وطی کرے پہر جسوقت چاہے بشرایط معتبرہ طلاق دیدی دوسرے
طلاق سنت بمعنی خاص اور وہ یہ ہی کہ عدی مین رجوع نہ کرے بلکہ بعد انقضاء عدہ عقد جدید کری
تیسری قسم یہ ہی کہ بشرایط معتبرہ طلاق دی اور اثنای عدی مین رجعت اور مقاربت کری
پہر طہر مواقعت سے نکلنے کے بعد طلاق دی پہر رجوع اور مباشرت کری پہر دوسری طہر مین طلاق
دی پس وہ زوجہ حرام ہوجائیگی اور احتیاج محلل کی ہوگی اور بعد محلل کے اگر شوہر اول عقد
کرے اور بطور سابق تین مرتبہ نوبت طلاق کی آئی تو پہر تیسری مرتبہ محلل کی حاجت ہوگی اور
بعد طلاق دینی محلل کی اسی طرح پہر شوہر اول تین طلاق دی تو وہ عورت حرام موبد ہوجائیگی اور
اور اس قسم کو محقق نے شرایع مین طلاق عدی فرمایا ہی اور جسوقت عورت کو بشرایط مذکورہ
طلاق رجعی دیا جاوی اور وہ عورت علاوہ اون عورتون کی ہو کہ جو طلاق بائن مین مذکور
ہوئی ہین تو اثنای عدہ مین رجوع کرسکتا ہی اور جب تک وہ عورت عدہ تمام نہ کری حکم زوجیت
مین ہی یعنی مستحق نان و نفقہ کی ہی پس اگر اثنای عدی مین کوئی ان دونون مین مرجاوی
تو باہمدیگر ایک دوسری کا وارث ہوگا اور رجوع اوسے کہتے ہین کہ شوہر اثناء عدہ مین اوسسے
کہے راجعتک یا کہے کہ مین نے طلاق نہین دیا یا اوسسے مقاربت کری یا بوسہ لے یا شہوت سے
مس کری اور رجوع کرنا ایسے وقت مین کہ مقاربت اوس سے حرام ہو درست ہی مثل اسکے کہ
زوجہ مطلقہ حائض ہو یا احرام مین ہو اور جس طرح آگاہ کرنا زوجہ کا طلاق دینے مین ضرور
نہین ہی اسی طرح رجوع مین بہی اطلاع ضرور نہین ہی پس اگر زوجہ غائبہ کو طلاق دے اور

عدت مین رجوع کرلے تو درست ہی اور گواہ کرنا رجوع مین ضرور نہین ہی بلکہ مستحب ہی اور زوجہ
کو بی بخش کی اور حالت مرض مین طلاق دینا مکروہ ہی اور اگر مریض اپنی زوجہ کو طلاق دے خواہ
وہ طلاق رجعی ہو یا بائن تو زوجہ اوسکی ایک سال تک اوسکی وارث ہوگی مگر یہ کہ اثنای سال
مین اوسنے دوسرا شوہر کرلیا ہو یا زوج اچھا ہوگیا ہو تو پھر وارث نہ ہوگی اور جس وقت زوجہ کی
طرف سے دل مین کھٹکا ہو یا اوای حقوق سے اوسکے عاجز ہو یا آپس مین ایسی نزاع ہو کہ امید التیام
اور موافقت باقی نہ رہی ہو تو ایسی وقت مین طلاق دینا مستحب ہی اور اگر ترک وطی کی ایک مدت
تک قسم کہائی یا اظہار کری تو بعد حکم حاکم شرع طلاق دینا واجب ہی اور جب تک زوجہ عدۂ رجعی
مین ہو تو نان ونفقہ اوسکا اوسکی شوہر پر واجب ہی بشرطیکہ نافرمانی نہ کرے اور حرام ہی زن مطلقہ
پر کہ جب تک ایام عدہ تمام ہو تو اپنے شوہر کی مکان سے کسی اور مقام پر جاوی اور اگر کوئی ضرورت
داعی ہو تو بعد نصف شب کی جاوی اور قبل طلوع صبح چلے آئے اور عدۂ بائن اور عدۂ وفات
مین شب باشی خانہ شوہر مین واجب نہین ہی اور نان ونفقہ بائن کا شوہر پر لازم نہین ہی مگر یہ
کہ حاملہ ہو پس نفقہ اوسکا واجب ہوگا اور جس طرح مطلقہ خانہ شوہر سے نکل نہین سکتی اوسی طرح شوہر
پر بھی واجب ہی کہ اسکو گھر سے نہ نکالے مگر یہ کہ کوئی امر تازہ حادث ہو کہ وہ باعث ملال یا سبب
ایذای اہل وعیال ہو **فصل دوسری بیان عدہ مین** عدہ اوس مدت کو کہتے ہین کہ عورت
کو اوس مین دوسری شخص سے نکاح کرنا حرام ہی اور عدہ کی دو قسمین ہین ایک عدۂ طلاق دوسرا
عدہ وفات پس مخفی نہ رہی کہ جو عورت آزاد ہو اور مدخولہ شوہر اور صاحب عادت معین ہو
تو عدہ طلاق اوسکا علی الاشہر تین طہر ہین با این تفصیل کہ ایک طہر تو وہ ہی کہ جس مین اسے
طلاق دیا گیا ہی اگرچہ وہ طہر کامل نہ ہو بلکہ بقیہ طہر ہو اور پھر حیض کے بعد دوسرا طہر شروع ہو
اور بعد دوسری حیض کے تیسرا طہر ہو اور جب یہ تیسرا طہر بھی کامل ہو جای اور بعد اسکی اس
عورت کو حیض آئے تو عدہ اوسکا تمام ہو جائیگا خواہ شوہر اوسکا آزاد ہو خواہ غلام اور اگر
عورت حائض نہ ہوتی ہو باوجودیکہ سن یاس تک نہ پہونچی ہو تو عدہ طلاق اوسکا تین مہینے

ہین مثلاً اگر چاند دیکھتی ہی طلاق دی تو تین رویتون کا اعتبار کیا جائے گا اور اگر کچھ دن
چاند کے گذر گئے تھے تو اوسی قدر تیسری چاند مین بھی حساب ملحوظ رہیگا مسئلہ جو عورت
کہ یائسہ یا صغیرۃ السن ہو تو بنا بر مشہور اوسکے لیئے عدہ نہین ہی اور بنا بر قول سید مرتضیٰ رح اور
ابن زہرہ وغیرہ عدہ طلاق ان دونونکا بھی تین مہینہ ہین اور زوجہ غیر مدخولہ کے لیے بھی عدہ
نہین ہی مسئلہ عدہ طلاق زن حاملہ کا زمانہ وضع حمل ہی خواہ لڑکا سالم پیدا ہو خواہ ناقص مسئلہ
اگر زن متمتع بہا مدخولہ کی مدت متعہ تمام ہو گئی ہو یا شوہر نے مدت ہبہ کر دی ہو تو اوسکا عدہ
دو حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو پینتالیس دن ہین اور اسی طرح کنیز منکوحہ مدخولہ اگر عادت
معین رکھتی ہو تو عدہ طلاق اوسکا دو حیض ہین خواہ شوہر اوسکا آزاد ہو خواہ غلام اور
بعض روایات سے دو طہر ظاہر ہوتے ہین اور احتیاط اس مین ہی کہ دو حیض کامل کا اعتبار
کیا جائے کما فی شرح اللمعۃ اور اگر کنیز حائض نہ ہوتی ہو باوجودیکہ سن حایض رکھتی ہو تو عدہ
طلاق اوسکا پینتالیس دن ہین مسئلہ اگر اثناء عدہ مین کنیز آزاد ہو جائے تو مثل زن آزاد کے
ایام عدہ کو تمام کریگی

بیان عدہ وفات

یہ عدہ روز وفات شوہر سے شروع ہوتا ہی اور مدت اسکی زن آزاد کی واسطے چار مہینہ دس
دن ہی خواہ منکوحہ دائمی ہو یا متمتع بہا مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ صغیرہ ہو یا کبیرہ یائسہ ہو یا غیر یائسہ
عادت معین رکھتی ہو یا غیر معین شوہر اوسکا غلام ہو یا آزاد اور کنیز منکوحہ کا عدہ وفات
بنا بر مشہور دو مہینہ پانچ دن ہی اور اگر ام ولد تھی یعنی اپنے آقا سے صاحب اولاد ہو چکی اور
اوسکا عقد کسی دوسرے سے واقع ہوا اور شوہر مر گیا تو عدہ وفات اوسکا بھی چار مہینہ دس دن
ہی اور عدہ وفات مین بنا بر مشہور ترک زینت واجب ہی یعنی اچھے کپڑے اور رنگین لباس نہ پہنے
اور بعض علما نے فرمایا ہی کہ سرمئی رنگ مضائقہ نہین رکھتا اسلیے کہ سرمئی رنگ سے زینت منظور نہین
ہوتی اور حق یہ ہی کہ رنگ مین بحث بیکار ہی اور عدہ کا مدار زینت پہ ہے اور زینت

بیان عدہ وفات

کا حال باختلاف زمان و بلاد مختلف ہوتا ہی اور چاہیے کہ عورت خوشبو بھی نہ لگائے اور اگر بسبب
ضعف بصر وغیرہ سرمہ کی حاجت ہو تو سرمہ لگانا جائز ہی پس اگر شب کی لگانے اور صبح کی پونچھ ڈالنے
سے ضرورت مرتفع ہو جاوے تو ایسا ہی کرے اور اگر دن کے لگانے کی بھی احتیاج ہو تو دن کو بھی
بقدر ضرورت لگا سکتی ہی اور چاہیے کہ مہندی نہ لگائے اور جو چیز کہ عرفاً باعث زینت ہو اوسکو بھی
ترک کرے لیکن بالون میں کنگھی کرنا اور مسواک کرنا اور ناخن کاٹنا اور مکانات رفیع اور نفیس میں
رہنا اور اچھے فرش پر بیٹھنا حرام نہیں ہی اور اسی طرح لڑکون اور خادمونکو آراستہ رکھنا بھی حرام
نہیں ہی اور اس حکم میں سب ازواج برابر ہیں صغیرہ و کبیرہ یائسہ وغیر یائسہ کنیزہ و حرہ مدخولہ
وغیر مدخولہ سب کا ایک حکم ہی لیکن کنیز مملوکہ میں اختلاف ہی اور اگر زوجہ حاملہ ہو خواہ اس عقد
دائمی ہو یا منقطع کنیز ہو یا آزاد تو عدہ وفات اوسکا ابعد الاجلین ہی یعنے وضع حمل اگر پہلے
ہو جاوے پس اگر یہ عورت آزاد ہی تو چار مہینے دس دن تمام کرنے کا انتظار کرے گی اور اگر
کنیز ہی تو دو مہینہ پانچ دن کا انتظار کریگی اور اگر یہ مدت وضع حمل سے پہلے گذر جاوے تو وضع
حمل کا انتظار کرے کہ بعد وضع حمل عدہ تمام ہو گا مسئلہ جس عورت کا شوہر مفقود الخبر
ہو جائے تو اوسکو بہر حال صبر اولی ہی لیکن اگر کوئی نفقہ دینے والا نہ ہو اور صبر بھی نہ کر سکے
تو حاکم شرع سے اپنا حال بیان کرے اگر حاکم شرع مبسوط الید ہی یعنی قدرت و تسلط رکھتا ہی
تو ایسے وقت میں زمان مرافعہ سے چار برس تک انتظار کا حکم دے گا اور اس مدت میں جس
جانب وہ گیا تھا یا اگر کوئی جانب معین نہیں ہی تو چارون طرف اسکے شوہر کے تلاش کریگا
پس اگر خبر صحیح نہ ملے گی تو اوسکے شوہر کی طرف سے طلاق دے گا اور اولی یہ ہی کہ اگر اوسکے
شوہر کا ولی موجود ہو تو اوس ولی سے بھی اجازت حاصل کرے اور وہ عورت بنا بر مشہور
عدہ وفات رکھیگی اور نان و نفقہ ایام انتظار کا بیت المال سے اوسے ملیگا پس اگر اثنای عدہ
میں شوہر اوسکا آجاوے تو وہ اولی ہے اور اگر بعد انقضای عدہ آئے تو زوجہ پر شوہر کو تفحص نہیں
نہیں ہی خواہ اوسنے دوسرا شوہر کیا ہو خواہ نہ کیا ہو مسئلہ جب کوئی شخص کسی کنیز کا بطور خرید یا ہبہ

بیان عدہ حاملہ

بیان شوہر مفقود الخبر کا

بیان استبراء کنیز کا

یا بمیراث مالک ہو تو استبرا اوسکا واجب ہی یعنی اوس سے وطی نہ کری اور اگر اوس کنیز کو حیض آتا ہو
تو اوسکے حیض کا انتظار کری اور اگر حیض نہ آتا ہو باوجودیکہ سن حیض رکھتی ہو تو پینتالیس ۴۵ دن
تک منتظر رہے اور اگر کنیز مالک اول سے حاملہ ہو تو بنا بر قول شہید علیہ الرحمہ اوس سے وطی کرنا
حرام ہی اور باقی انواع تمتع مدت استبرا مین مباح اور درست ہین اور اگر دو عادل گواہی دین
کہ مالک اول نی استبرا کیا ہی یا یہہ کہ دوسرا شخص ایام حیض مین مالک ہوا ہی یا وہ کنیز صغیرہ یا یائسہ
یا غیر مدخولہ ہو یا مالک اوس کنیز کی عورت ہو تو ایسے وقت مین مالک ثانی سے استبرا ساقط ہی

فصل تیسری بیان خلع و مبارات مین اگر نزاع و بیزاری جانب زوجہ سے ہو اور
وہ کچھ بطور فدیہ دیکے شوہر سے طلاق لی تو اوس کو خلع کہتے ہین اور اگر جانبین سی بیزاری
ہو اور صیغہ طلاق واقع کیا جاوی تو اوسکو صیغہ مبارات کہتے ہین اور خلع کا صیغہ یہ ہی
کہ مرد کہے خَلَعتُكِ عَلٰی کَذَا یا یہ کہے کہ اَنتِ مُختَلِعَةٌ عَلٰی کَذَا اور صیغہ مبارات یہ ہے بَارَأْتُكِ عَلٰی کَذَا
اور کلمہ مختلعہ مین بکسر لام اور فتح لام دونون کا احتمال ہی پس دونون طرح سے کہنا احوط ہی اور
لفظ بارات مین بعد را کی ہمزہ ہی اور جسوقت کہ عوض معلوم ہو تو بعد لفظ علی اوس عوض کا
ذکر کری مثلاً اگر عوض مہر ہو تو کہے علی عوض المہر المعلوم اور تا مقدور عربیت ضرور ہی اور وکالت
دونون طرف سے اور ایک جانب سی بھی ہو سکتی ہی اور بعد صیغہ خلع یا صیغہ طلاق بھی واقع
کرنا ضرور ہی یا نہ اس مین اختلاف ہی احتیاط یہ ہی کہ صیغہ طلاق بھی واقع ہو پس صیغہ مذکور میں
فَاَنتِ طَالِقٌ اضافہ کری اور بعد صیغہ مبارات صیغہ طلاق کا واقع کرنا بھی ضرور ہی اور
چاہیے کہ کسی شرط پر معلق نہ کرے مثل اسکے کہ اگر مسافر سفر سے آئینگے تو تو مختلعہ ہو جائیگی اور
جو چیز ایسی ہو کہ مہر مین دینا اوسکا درست ہو تو عورت اوسے فدیہ مین دے سکتی ہی اور
جو چیز مہر مین نہین دی جا سکتی تو فدیہ مین بھی اوسکا دینا درست نہین ہی اور حد فدیہ کے
مقرر نہین ہی جس مقدار پر تراضی طرفین ہو وہی مقدار فدیہ قرار پائیگی لیکن مبارات مین زیادتی
فدیہ مہر سے نہین جائز ہے اور معین و مشخص ہونا فدیہ کا ضرور ہی اور چاہیے کہ شوہر

بالغ و عاقل ہوا ور بقصد و اختیار خلع و مبارات واقع کری اور جس صورت مین کہ زوجہ مدخولہ غیر
یائسہ کو خلع دی اور شوہر حاضر ہو تو بھی یہ شرط ہی کہ عورت حیض سی نہ ہو بلکہ جس طہر مین مباشرت کی
تھی اوس طہر سے نکل کے دوسری طہر مین داخل ہوئی ہو جیسا کہ بیان طلاق مین مذکور ہوا اور کنیز
مملوکہ اور زن متمتع بہا سی خلع اور مبارات درست نہین ہی اور خلع مین کراہت جانب زوجہ سے
اور مبارات مین کراہت طرفین سی ہونا چاہی پس باوجود الفت و التیام اگر خلع یا مبارات واقع
کری تو صحیح نہین ہی اور اس صورت مین فدیہ بھی مملوک زوج کا نہ ہوگا اور زوجہ حاملہ کا خلع درست
ہی اور ضرور ہی کہ دو شاہد عادل صیغہ خلع و مبارات کو سنین اور جب تک عورت اپنی فدیہ کو نہ پھیر لی
شوہر رجوع نہین کر سکتا اگرچہ ایام عدہ مین ہو بلکہ احتیاج عقد جدید کی ہی اور اگر درمیان عدہ
کے احدہما مر جای تو میراث ان دونون مین سی ساقط ہی بخلاف طلاق کہ اوس مین زمان عدہ تک
توارث فیما بین باقی رہے گا فصل چوتھی بیان ظہار و ایلا و لعان مین پوشیدہ

بیان ظہار وایلاء ولعان مین

نہ رہی کہ ظہار اوسی کہتی ہین کہ شوہر اپنی زوجہ کو اپنی مان کی پشت سی تشبیہ دی اور زوجہ سی یہ کلمہ کہی
کہ اَنتِ عَلَیَّ کَظَہرِ اُمّی تو یہ فعل حرام ہی اور جس صورت مین ایسا کرے گا تو جبتک کفارہ
ظہار نہ دے گا وہ عورت اس پر حرام رہیگی اور اگر محارم نسبی یا رضاعی کی پشت سے تشبیہ دی
مثل بہن اور پھوپھی کے تو اس مین اختلاف ہی مشہور یہ ہی کہ اس صورت مین بھی ظہار واقع
ہو جائے گا اور اگر سوای پشت مادر کے اور کسی عضو سے تشبیہ دی تو اوس مین دو قول ہین
صاحب جواہر نے فرمایا ہی کہ اس صورت مین بھی ظہار ہو جائے گا اور زوجہ متمتع بہا اور کنیز مملوکہ
سے ظہار واقع ہونے مین اختلاف ہی ایک جماعت علما قائل ہی کہ اگر زوج بالغ و عاقل نے
بقصد و اختیار ظہار کیا ہو اور دو گواہ عادل نے مجلس واحد مین سنا ہو اور ایام حیض مین واقع
نہ ہو بلکہ اوس طہر مین واقع ہو کہ جس مین شوہر نی مقاربت نہ کی ہو اور شوہر حاضر بھی ہو اور
وہ عورت حائض ہوتی ہو یا سن مین اون عورتون کی ہو کہ جو حائض ہوتے ہین تو ان قیود
سے کنیز و متمتع بہا مین بھی ظہار واقع ہو جائے گا اور جس صورت مین ظہار کو کسی شرط پر موقوف

کری تو آیا ظہار واقع ہو جائیگا یا نہین اکثر علما قائل ہین کہ واقع ہو جائیگا اور بجرد ظہار
جس صورتمین کہ ظہار کو معلق کسی شرط پر نکیا ہو اور اگر مشروط کیا ہو تو بعد حصول شرط اوس عورت
سے وطی حرام ہو جائیگی اور اگر قبل از کفارہ وطی کری تو دو کفارہ اوسپر واجب ہو جائینگے
اور کفارۂ ظہار ایک بندہ آزاد کرنا ہی اور اگر نہو سکے تو دو مہینے پی در پی روزہ رکھے اور اگر یہ بہی
نہو سکے تو ساٹھ مسکین کو کہانا کہلادے بیان ایلا اگر قسم کہائے کہ اپنی زوجہ سے وطی نکرونگا اور
اس امر سے اپنی زوجہ کا ضرر مقصود ہو تو اسے ایلا کہتے ہین اور ایلا مین شرط ہی کہ زوج بالغ وعاقل ہو
اور قصد واختیار رکہتا ہو اور حریت کی شرط نہین ہی پس مملوک سے بہی ایلا صحیح ہی اور زوجہ
مین شرط ہی کہ منکوحہ ومدخولہ ہو پس اپنی کنیز سے اور زن غیر مدخولہ سے ایلا صحیح نہین ہی اور زن
متمتع بہا مین اختلاف ہی مشہور علما مین یہ ہی کہ متعہ مین ایلا نہین ہوتا اور زمانہ ایلا کے تین
صورتین ہین ایک یہ ہی کہ کسیطرح کی قید نہو اسطور سے کہ قسم کہا کر کہے کہ تجہسے وطی نکرونگا
دوسرے یہ کہ قسم کہائی کہ کبہی تجہسے وطی نکرونگا تیسری یہ کہ مدت معین کرے یعنی اسطرح کہے
کہ اتنی مدت تک وطی نکرونگا پس دونون صورتونمین اول کی ایلا ہو جائیگا اور تیسری صورتمین
اگر مدت چار مہینہ سے زیادہ ہی تو ایلا ہو جائیگا اور اگر چار مہینہ ہی یا چار مہینہ سے کم ہی تو نہوگا اور قسم
مین یہ معتبر ہی کہ قسم شرعی ہو مثل واللہ یا باللہ اور صیغہ ایلا کا مختص زبان عربی مین ہونا ضرور نہین ہی بلکہ
جس زبان مین ترک وطی پر بشرائط مذکورہ قسم کہائے تو ایلا ہو جائیگا اور جسوقت مدت ایلا معین ہو
اور اثنای مدت مین رجوع کری تو کفارہ دیگا اور اگر بعد مدت کے رجوع کریگا تو کفارہ نہین ہی اور
اگر شرائط ایلا متحقق ہون اور عورت مرافعہ کری تو حاکم شوہر کو چار مہینہ کی مہلت دیگا کہ
اسمین یا کفارہ دیکر رجوع کری یا طلاق دے اور اگر انکار کرے گا تو حاکم اوسپر تنگی کریگا اور
کفارہ ایلا مثل کفارہ قسم ہی یعنی بندہ آزاد کرنا یا دس مسکینونکو کہانا کہلانا یا دس محتاجونکو لباس پہنانا اور
اگر یہ تینون امر نہوسکین تو تین روز پی در پی روزہ رکہنا بیان لعان اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو تہمت
زنا لگائے اور یہ کہے کہ مین نے خود مشاہدہ کیا ہی اور ارتکاب زنا کی گواہ نہون یا وہ فرزند کہ جو پیدا

بیان ایلا

بیان لعان

ہوا ہی باوجود احتمال اِس بات کی کہ شاید وہ فرزند اسی کا ہو مگر یہ شخص انکار کری اور شرط ہی کہ یہ شخص
بالغ و عاقل اور وہ عورت بھی بالغہ عاقلہ منکوحہ دائمی ہو اور مشہور بزنا نہ ہو بلکہ عفیفہ ہو اور
گونگی اور بہری بھی نہ ہو پس حد شرعی ساقط ہونے کے لئے اور لڑکے کو نسب سے خارج کرنے کے
لئے احتیاج لعان کی ہوتی ہی اور وہ عورت بعد لعان اوس شخص پر حرام موبد ہو جائیگی اور
اگر گونگی یا بہری ہوگی تو بمجرد تہمت کی حرام ہو جائیگی اور احتیاج لعان کی نہ ہوگی اور آیا
لعان میں مدخولہ ہونا بھی زوجہ کا شرط ہی یا نہیں اِس میں تین قول ہین اول یہ ہی کہ مدخولہ ہونا
شرط نہین ہی دوسرا قول یہ ہی کہ مدخولہ ہونا شرط ہی تیسرا قول یہ ہی اگر لعان بقذف ہو تو غیر
مدخولہ سے بھی ہو سکتا ہی اور اگر بسبب انکار ولد ہو تو مدخولہ ہونا زوجہ کا شرط ہی کیفیت لعان
حدیث صحیح میں صاحب جواہر الکلام وغیرہ نے ابن بابویہ علیہ الرحمہ سے اور ابن بابویہ نے
اپنے اسناد سے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہی کہ عباد بصری نے خدمت جناب صادق
علیہ السلام میں عرض کی اور میں اُسوقت حاضر تہا کہ مرد عورت کو لعان کس طرح کری حضرت نے
فرمایا کہ ایک مرد مسلمان خدمت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ میں حاضر ہوا اور اُس نے
عرض کی کہ ایک شخص اپنے گھر میں گیا اُسنے دیکھا کہ اسکی عورت سے ایک شخص ہم بستر ہی ایسی
حالت میں یہ شخص کیا کری حضرت نے اُسکی طرف سے منہہ پھیر لیا وہ شخص چلا گیا اور یہ امر
اسی شخص پر گذرا تہا جناب صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کا حکم جانب خدا سے
نازل ہوا پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اُس شخص کو بلوایا اور کہا کہ تو نے اپنی عورت
کے ساتھ کسی مرد کو خود مشاہدہ کیا تہا اُسنے عرض کی کہ ہان حضرت نے فرمایا جا اور اپنی زوجہ
کو لا کہ حکم خدا تیرے اور اُسکے باب میں نازل ہوا ہے وہ شخص گیا اور اپنی زوجہ کو لایا حضرت
نے اُن دونوں کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور شوہر سے فرمایا کہ چار مرتبہ خدا کو گواہ کر کہ تو اِس امر
مین سچا ہی جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ اُس نے ادائے شہادت کی پھر حضرت
نے فرمایا کہ ٹھہر اور اُسے پند و نصیحت کی پھر حضرت نے فرمایا پانچوین مرتبہ کہہ کہ لعنت خدا ہو مجھ پر

بیان طریقۂ لعان

اگر تو کاذب ہی اُسنے یہ کہا پھر حضرت نی اُسی امر سو فرمایا کہ ہٹ جا اور حضرت نی عورت سے ارشاد کیا کہ تو چار مرتبہ خدا کو گواہ کر کہ زوج تیرا اس امر مین کاذب ہی حضرت صادق فرماتی ہین کہ اُسنے یہ کہا پھر حضرت نے اُسے امر سکوت فرمایا اور نصیحت کی اور اُسی ارشاد کیا کہ غضب خدا شدید ہی غضب خدا سی خوف کر پھر فرمایا کہ پانچوین مرتبہ کہہ کہ غضب خدا ہو تجھپر اگر شوہر تیرا سچا ہو اس امر مین کہ جس مین تجکا او سنی متہم کیا ہی اُس نے یہ کہا پھر حضرت نے اُن دونون مین افتراق کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ تم نے ایک دوسری پر لعنت کی اب تم دونون آپس مین کبھی نکاح نہین کر سکتی اور صورت شہادت یہ ہی کہ مرد پہلے کہے اشھد باللہ انی لمن الصادقین فیما رمیت بہ زوجتی من الزنا وغیرہ پھر کہے پانچوین مرتبہ اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ اور اگر ولد کی بھی نفی کرتا ہے تو اتنی عبارت پانچوین مرتبہ زیادہ کر دے وَاِنَّ هٰذَا الْوَلَدَ الَّذِيْ وَلَدَتْهُ مِنَ الزِّنَا مَا هُوَ مِنِّيْ پھر عورت چار مرتبہ کہے اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ فِيْمَا رَمَانِيْ بِهٖ مِنَ الزِّنَا پھر پانچوین مرتبہ کہے اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ اور واجب ہی کہ وقت لعان مرد و عورت دونون یا وہ شخص کہ اُسکی طرف سے منصوب ہی حاکم شرع کے سامنے کھڑا ہو اور صیغہ لعان زبان عربی مین جس ترتیب سے کہ بیان ہوا ہی ادا کرین اور پہلی مرد لعان کرے پھر عورت لعان کرے اور شوہر کو چاہی کہ اگر عورتین متعدد رکھتا ہو تو زوجہ کا نام و نسب معین کرے اور اگر اُسکی طرف اشارہ بھی کرے تو بہتر ہی اور اگر ایک زوجہ ہی تو زوجتی کہنا کافی ہی اور مستحب ہی کہ وقت لعان حاکم شرع پشت بقبلہ بیٹھا ہو تا کہ منہ دونوں کا قبلہ کیطرف ہو اور مرد حاکم کے سامنے داہنی طرف اور عورت مرد کی داہنی جانب ہو اور اُس مجلس مین اور لوگ بھی ہون تا کہ سنین اور حاکم شرع مرد کو بعد ادای شہادت اور قبل صیغہ لعنت اور عورت کو قبل صیغہ غضب اور بعد شہادت نصیحت کرے پس جس لڑکے کا مرد نے انکار کیا ہی وہ اُسکا وارث نہ ہوگا اور نہ یہ اُسکا وارث ہوگا مگر یہ کہ اگر بعد لعان پھر اقرار کرے تو لڑکا اُسکا وارث ہوگا اور وہ لڑکے کا وارث نہ ہوگا پس

اگر مرد اثناء لعان میں اپنے دعوی کی تکذیب کری یعنی کہی کہ میں نے غلط کہا تھا تو حد قذف اُسپر جاری ہوگی اور حد قذف اسی تازیانہ ہیں اور اگر عورت امتناع کری تو اُسپر حد زنا جاری ہوگی کہ وہ سو تازیانہ ہیں اور باقی احکام اسکے کتب مبسوطہ میں مرقوم ہیں

باب دسواں کفارات کے بیان میں اکثر مطالب اس میں

باب دسواں کفارات کے بیان میں

کتاب زاد المعاد سے لکھی گئے ہیں کہ مطابق احتیاط ہیں اس باب میں دو فصلیں ہیں فصل پہلی اقسام کفارہ میں ایک قسم کفارات احرام حج و عمرہ کی ہی کہ بیان اسکا باب حج میں ہوچکا ہی اور باقی اقسام کفارہ سولہ ہیں اول کفارہ افطار ماہ رمضان ہی کہ اگر حلال سے روزہ افطار کیا ہے تو ایک روزے کی عوض میں ایک بندہ آزاد کری یا دو مہینے برابر روزہ رکھے یا ساٹھ مسکین کو کہانا کہلاوے اور بعض علما ترتیب کے قائل ہیں یعنی پہلی بندہ آزاد کرنا واجب ہی اگر یہ نہ ہو سکے تو دو مہینہ روزہ رکھے جب یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکین کو کہانا کہلاوے اور یہ قول احوط ہے اور اگر حرام سے افطار کرے تو بنابر قول احوط لازم ہے کہ تینوں کفارہ دی دوسرے کفارہ افطار روزۂ قضاے ماہ رمضان اگر بعد زوال افطار کرے تو بنا بر مشہور دس مسکین کو کہانا دے اگر اس پر قادر نہ ہو تو تین دن برابر روزہ رکھے تیسرا کفارہ ظہار ہی جیسا کہ بحث ظہار میں بیان ہوا چوتھی کفارہ ایلا ہی یعنی کوئی شخص قسم کہاے کہ میں اپنی زوجہ سے صحبت نہ کرونگا کفارہ اسکا کفارہ قسم ہی جیسا کہ بحث ایلا میں مذکور ہوا پانچوین کفارہ خلاف قسم کرنے کا ہے کہ ایک بندہ آزاد کرے یا دس مسکین کو طعام دے یا کپڑا پہناے اور اگر ان تینوں امر سے عاجز ہو تو تین روزہ رکھے چھٹی کفارہ خلاف نذر کرنے کا ہے اور وہ علی الاشہر مثل کفارۂ روزۂ ماہ رمضان ہی ساتوین کفارۂ خلاف عہد کرنے کا ہی اور وہ علی الاشہر مثل کفارہ نذر ہے اٹھوین کفارہ اُس قسم کا ہے کہ جو خدا و رسول اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے بیزاری کی قسم کہائی ایسے قسم کہانا حرام ہے اور کفارہ

بیان کفارات

اس قسم کا یہ ہی کہ دس مسکین کو کہانا دے اور استغفار کرے اور احوط یہ ہی کہ بجر قسم کفارہ دی
خواہ جہوٹ ہو خواہ سچ ہو خواہ مخالفت اس قسم کی کری خواہ نکری نوین اگر عورت کسی مصیبت
مین اپنے بالون کو کاٹے تو قول احوط یہ ہی کہ بندہ آزاد کرے یا دو مہینے پے درپے روزہ رکھے
یا ساٹھ مسکینونکو کہانا دے اور اگر عورت کسی مصیبت مین بالونکو نوچے یا مرد مصیبت فرزند
یا مصیبت زوجہ مین اپنے کپڑے پہاڑے تو کفارہ اسکا کفارۂ قسم ہی دسوین اگر کوئی مرد اپنی
زوجہ منکوحہ یا متمتع بہا یا کنیز کے ساتھ ایام حیض مین جماع کرے تو کفارہ اسکا یہ ہی کہ اگر اول
حیض مین جماع کیا ہی تو ایک دینار کہ وہ ایک مثقال طلائی سکہ دار ہی دے اور اگر وسط
حیض مین جماع کیا ہی تو نصف دینار اور اگر آخر حیض مین جماع کیا ہی تو ربع دینار دی اور
اگر نصف دینار دے تو احوط ہی اور ایک مثقال بقدر ایک درہم اور تین سبع درہم کے
ہوتا ہی اور ایک مثقال بحساب اس دیار کے تین ماشہ دو سرخ تخمیناً ہوتا ہی گیارہوین اگر
کوئی شخص بے نماز عشا پڑہے سو رہے اور آدہی رات گذر جاے تو کفارہ اسکا یہ ہی
کہ اسدن روزہ رکہے ہر چند وجوب صوم ثابت نہین لکن احوط ہی بارہوین اگر کسی
مومن کو عمداً قتل کرے تو ایک بندہ آزاد کرے اور دو مہینے کے روزے پے درپے
رکہے اور ساٹھ مسکین کو کہانا دے تیرہوین اگر کوئی شخص نادانستہ کسی مومن کو قتل
کرے اور ارادہ اسکے قتل کا نہ رکہتا ہو مثلاً کسی شخص سے از روے غفلت وہ امر صادر
ہو کہ اسکی وجہ سے کوئی شخص مرجاے جس طرح کہ معلم تعلیم کے لیے لڑکے کو مارے اور وہ
لڑکا مرجاے یا آہو کی طرف تیر لگاے اور وہ تیر کسی دوسرے کے لگا اور وہ مرجاے
تو کفارہ ان سب امور کا مثل کفارہ ظہار ہے چودہوین اگر کوئی شخص ایسی عورت
سے کہ جو دوسرے کے عدہ مین ہو نکاح کرے تو فوراً کنارہ کرنا اس عورت سے واجب
ہے اور کفارہ اسکا یہ ہے کہ پانچ صاع آٹا صدقہ مین دے پندرہوین یہ کہ اگر کوئی
شخص کسی غلام یا لونڈی کو اس سے زیادہ کہ جسکا سزاوار تہا مارے تو کفارہ اسکا یہ ہے

کہ اسکو آزاد کردے مگر آزاد کرنا بعض علما واجب جانتے ہین اور بعض مستحب جانتے ہین سولہوین
اگر کوئی شخص روزہ ماہ مبارک رمضان بیماری مین افطار کرے اور بعد اُسکے روزہ رکھنے پر قادر
ہوا اور بغیر کسی عذر کے اُسوقت تک تاخیر کرے کہ دوسرا ماہ رمضان آجاوے تو کفارہ اُسکا
یہ ہو کہ عوض مین ہر روزہ کے ایک مُد یا دو مُد طعام دے اور بعد ماہ رمضان قضا روزہ واجب
ہے اور مقدار کا وزن باب زکوۃ مین مذکور ہو چکا ہو اور اگر دوسرے رمضان تک بیمار رہے
تو قضا ساقط ہو لیکن چاہئے کہ ایک مُد یا دو مُد بعوض ہر روزہ کے دے **تتمہ** اور کفارات مین
وہ چند چیزین ہین **پہلی** یہ کہ اگر کوئی شخص بادشاہ ظالم سے کسی منصب کو لے تو کفارہ اسکا یہ ہو
کہ برادران ایمانی کی حاجتین بر لاوے **دوسرے** یہ کہ اگر کوئی شخص بہت ہنسے تو کفارہ
اسکا یہ ہو کہ اللّٰھم لا تمقتنی کہے یعنی خداوندا مجھے دشمن نہ رکھ **تیسری** یہ کہ اگر کسی شخص نے کسی کی
غیبت کی ہو تو کفارہ اسکا یہ ہو کہ اُس شخص کے لیے استغفار کرے اور تفصیل اس مسئلہ کی
بحث غیبت مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ **چوتھی** یہ کہ اگر کوئی شخص نماز کسوف یا خسوف کو عمداً
ترک کرے اور اگر گہن تمام قرص مین لگا ہو تو کفارہ اسکا یہ ہو کہ جب اس نماز کی قضا بجا لاوے
تو پہلے غسل کرے **پانچوین** یہ کہ اگر کوئی شخص اسطرح پر قسم کھاوے کہ مجھے قسم ہے اپنے باپ کی
حق کی یا اپنے باپ کی زندگی کی تو کفارہ اوسکا یہ ہو کہ کہے لا الٰہ الا اللہ **چھٹی** کفارہ
مجلس یہ ہو کہ اُٹھنے کے وقت سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین
والحمد للہ رب العالمین کہے **فصل دوسری احکام کیفیات کفارات** مین اور وہ
پانچ ہین **اول کفارہ** مین جس بندہ کو آزاد کرین چاہیے کہ وہ مسلمان ہو بلکہ احوط یہ ہو
کہ مومن ہو اور طفل کا بھی آزاد کرنا کافی ہو بشرطیکہ وہ مسلمان کا لڑکا ہو اور کفارہ
قتل مین احوط یہ ہو کہ بالغ ہو اور مرد ہو اور سوا کفارہ قتل کے عورت کا بھی آزاد
کرنا کافی ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ وہ بندہ ایسا عیب نہ رکھتا ہو کہ جس سے خود بخود آزاد
ہو جاتا ہو مثل اسکے کہ اندھا ہو یا زمین گیر ہو **دوسری** یہ کہ اگر کفارہ ماہ رمضان

مین دو مہینے روزہ رکھے پس اگر ایک مہینا ہلالی اور ایکدن پی در پی روزے رکھے ہین کہ تیس دن کامل ہوگئے ہون تو کافی ہی بعد اسکے اگر پے درپے نہ رکھے گا تو احتیاج اعادہ کی نہین ہی مگر احوط ہی کہ باقی روزہ بھی بعد اسکے متصل و پے درپے رکھے اور اگر اکتیس روز بغیر کسی عذر کے متصل نہ رکھے ہون تو چاہیے کہ پھر سے شروع کرے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے مانند حیض و نفاس اور بیہوشی اور دیوانگی اور بیماری اور سفر ضروری درمیان مین روزون کے فصل ہوگیا ہو تو بعد زوال عذر باقی روزہ رکھے اور احتیاج شروع سے رکھنے کی نہین ہی تیسری یہ کہ جس مقام مین کہانا کھلانا واجب ہے چاہیے کہ اسقدر کھلاوے کہ کہانیوالا سیر ہو جاوے اور اگر مسکین کو طعام دے تو لازم ہے کہ ایک مد سے کم نہ ہو اور دو مد کا دینا احوط ہی اور طعام کے ساتھ نان خورش مثل گوشت یا دال دینا اولی ہے چوتھی یہ کہ جس کفارہ مین کپڑا پہنانا واجب ہے اگر عورت کو پہناوے تو احوط یہ ہی کہ پیراہن و مقنعہ دے اور اگر مرد کو پہناوے تو پیراہن اور قبا یا پیراہن اور زیر جامہ یا قبا اور بالاپوش دے پانچوین اگر کوئی شخص بندہ آزاد کرنے مین عاجز ہو اور روزہ رکہنا شروع کرے اور بعد اسکے بندہ آزاد کرنے پر قادر ہو جاوے تو اسوقت مین بہتر ہے کہ روزہ ترک کرکے بندہ آزاد کرے اور جب کفارہ مین ماہ رمضان کے دو مہینے کے روزہ سے عاجز ہو تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو اٹھارہ دن پے درپے روزہ رکھے اور جب یہ بھی نہ ہو سکے تو بقدر وسعت و طاقت تصدق کرے اور جب یہ بھی نہ ہو سکے تو اَستَغفِرُاللہ بقصد توبہ کہے اور اکثر علما نے فرمایا ہے کہ جس شخص پر کسی کفارے یا نذر کی وجہ سے دو مہینے برابر روزے رکہنا واجب ہون اور وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو چاہیے کہ اٹھارہ روزے رکھے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عوض مین ہر روزہ کے ایک مد مسکین کو طعام دے اور اگر اسکی بھی طاقت نہ رکہتا ہو تو استغفار کرے اور اشہر اور اقوی یہ ہی کہ جس کفارے کے دینے

ہین عاجز ہو تو استغفار کرے مگر کفارہ ظہار ہین جبتک کفارہ نہ دے گا عورت سے وطی کرنا حلال
نہ ہوگا ہر چند عاجز ہو اور اگر عاجزی اوسکی بعد استغفار زائل ہو جای تو احوط یہ ہے کہ بروقت قدرت کفارہ

باب گیارہوان گناہان کبائر و صغائر ہین اور اس باب مین ایک مقدمہ

اور پانئیس فصلین ہین مقدمہ بیان شمار معاصی ہین علیین مکان سید العلما
جناب سید حسین صاحب مرحوم رسالہ گناہان کبیرہ مین لکھتے ہین کہ معنی کبیرہ مین احادیث
و اقوال علما مین اختلاف کثیر ہے بعضے کہتے ہین کبیرہ کا اطلاق اوس گناہ پر ہے کہ جسکے
ارتکاب کی وجہ سے خدا نے قرآن مین وعدہ عذاب کیا ہو اور بعض کہتے ہین کبیرہ وہ
گناہ ہے کہ شارع نے جسکی لیئے حد مقرر کی ہو یا وعدہ عذاب اوسکے لیئے ہوا ہو اور بعضے
کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے کہ جسسے گناہ کرنے والے کی بے اعتنائی دین کی طرف معلوم ہو
اور بعضی کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے کہ حرام ہونا اوسکا بدلیل قطعی معلوم ہوا ہو اور بعضے
کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے کہ جسکے ارتکاب کی وجہ سے قرآن یا احادیث مین وعید شدید
ہوا اور اسی طرح کبائر کی شمار مین بھی اختلاف کثیر ہے بعضی سات کہتے ہین بعضی بیس
بعضے چونتیس و بعضے چالیس اور بعضی اسی تک شمار کرتے ہین اور مجموع ان سب کا
بیاسی گناہ ہوتے ہین منجملہ اونکے چھبیس گناہ قرآن سے ثابت ہین یہ سب اجمالا لکھے جاتے
ہین بیان اون گناہ کبیرہ کا کہ جو قرآن سے ثابت ہین اول شرک بخدا
اور یہ سب گناہان کبیرہ سے عظیم تر ہے اور سب عقاید باطلہ اسیکے حکم مین داخل ہین
اور ریا بھی ایک قسم شرک کی ہے ۲ کسی مومن کو ناحق قتل کرنا ۳ زنان شوہردار کو
زنا کی نسبت دینا ۴ مال یتیم ظلم و ستم سے کہا جانا ۵ زن شوہردار سے اور محرمات
سے مثل ماں اور بہن اور بیٹی کے زنا کرنا بلکہ ہر قسم زنا ۶ جہاد واجب مین معرکہ جہاد سے
بھاگ جانا ۷ عقوق والدین اونکی نافرمانی اور بعض حدیثون مین یہی سات گناہ
کبیرہ وارد ہین اور حصر انہین سات مین ظاہرا محمول تقیہ پر ہے ۸ سود دینا اور لینا

مگر کافر سے سود لینا جائز ہی ۹ سحر یعنی جادو ۱۰ جھوٹی قسم کہانا ۱۱ شراب پینا ۱۲ جوا کھیلنا ۱۳ آنحضرت رسول خدا اور ائمہ ہدی علیہم السلام سے بیعت و عہد کرکے اُس بیعت و عہد کا توڑنا ۱۴ احرام مکہ مین وہ امور کرنا کہ جنھین شارع نے منع کیا ہو مثل شکار وغیرہ ۱۵ رحمت خدا سے مایوس ہونا ۱۶ عذاب خدا سے بے پروائی کرنا اور اپنے تئین امون سمجھنا ۱۷ خرید و فروخت مین کم دینا اور زیادہ لینا ۱۸ غنا یعنی گانا ۱۹ لواطہ اور عذاب اُسکا شدید ہی ۲۰ وہ مال جو کہ مجاہدین جہاد کرکے لاے ہون اُسکا چورانا بلکہ ہر قسم کی چوری کرنا ۲۱ غیبت مومنین سوا اُن مقامات کے جو کہ مستثنے ہین ۲۲ اُن فرائض کا ترک کرنا کہ جنکا واجب ہونا قرآن سے ثابت ہی مثل نماز وغیرہ ۲۳ اسراف یعنی بیجا مال کا صرف کرنا ۲۴ دروغ نسبت بخدا و رسول بلکہ ہر قسم کا دروغ ۲۵ مرے ہوے حیوان کا اور سور کے گوشت کا اور اُس حیوان کے گوشت کا بلا ضرورت کہانا کہ جو سوا نام خدا کے ذبح کیا گیا ہو ۲۶ گواہی حق کا چھپانا بیان اُن گناہون کا کہ بعض احادیث اور اقوال بعض علمای دین سے کبیرہ ہونا اُنکا ثابت ہوتا ہی ۲۷ مال کو حرام مین صرف کرنا ۲۸ جو شخص دیار کفر سے بلاد اسلام مین اکر مقیم ہوا ہو ایسے شخص کا بلاد اسلام سے پھر دیار کفر مین جا کے رہنا اور دور نہین ہی کہ اس زمانہ مین ایسے شہرون مین مقیم ہونا کہ جس مین کوئی عالم نہ ہون کہ اس سے مسائل دین دریافت کئے جائین اسی حکم مین شامل ہو ۲۹ گناہان صغیرہ پر اصرار کرنا ۳۰ گناہان صغیرہ کو حقیر سمجھنا ۳۱ سب سنتونکو خفیف جان کے ترک کرنا ۳۱ کعبۂ معظمہ کا خفیف سمجھنا ۳۲ مسلمانون پر ظلم کرنا ۳۳ لہو و لعب مین مثل دف و طنبور و نای وغیرہ مشغول ہونا ۳۴ رشوت لینا ۳۵ ظالمونکے ظلم کرنے مین مدد کرنا ۳۶ لوگون کے مال مین چوری کرنا ۳۷ لوگون سے خلاف عہد کرنا ۳۸ قطع رحم یعنی عزیزون سے رعایت نہ کرنا ۳۹ کہانت یعنی امور آیندہ کے بسبب تسخیر جن وغیرہ خبر دینا ۴۰ اس سال مین کہ استطاعت ہو جاے بدون عذر حج نہ کرنا ۴۱ مست کرنے والی چیز کا پینا اگرچہ غیر شراب انگور ہو ۴۲ کسی شخص پر بہتان

واقترا کرنا ۴۳ سیلاح پانے کا لوگونکو نہ لینے دینا ۴۴ پیشاب سے احتراز نہ کرنا ۴۵ ایسا کام کرنا
کہ جسکے سبب سے لوگ اس شخص کی مان اور باپ کو گالی دین ۴۶ ایسی وصیت کرنا کہ جسمین وارثون
کا ضرر ہو ۴۷ قضای خدا سے کراہت رکہنا اور قضای الہی کی شکایت کرنا ۴۸ تقدیرات خدا پر
اعتراض کرنا ۴۹ تکبر اور غرور کرنا ۵۰ حسد ۵۱ مومنون سے عداوت کرنا اور اونہین ڈرانا ۵۲
سخن چینی کہ باعث ضرر ہو ۵۳ کسی مومن کا ناحق کوئی عضو قطع کرنا ۵۴ حرام مین واسطہ ہونا
۵۵ بری باتون کا حکم کرنا اور اچھی باتون سے منع کرنا ۵۶ خلاف وعدہ کرنا بنا بر قول بعض
علما ۵۷ مومنون پر لعنت کرنا اور اونہین گالیان اور آزار دینا ۵۸ مومنون پر گمان بد لیجانا
۵۹ مومنون کو سرزنش بیجا کرنا ۶۰ مومنون کے چھپے ہوئے عیبون کا تجسس کرنا ۶۱ مومنون
کا حقیر جاننا ۶۲ غلام اور لونڈیکو اس حد سے کہ جسکے مستحق ہون سزا دینا ۶۳ شارع عام یعنی مسلمانو
کا راستہ بند کرنا ۶۴ اپنے عیال کو ضائع کرنا اور اونکی خبر گیری نہ کرنا ۶۵ امر ناحق مین حمیت
کو دخل دینا ۶۶ امر دین مین بدعت پیدا کرنا ۶۷ امر بمعروف اور نہی منکر ترک کرنا یعنی اگر
کوئی شخص واجبات کو ترک کرے مثل نماز وغیرہ تو خلق پر واجب ہے کہ اسسے کہین کہ نماز پڑہے
اور اگر نمانے تو اسپر شدت کرین اور اسی طرح اگر کوئی شخص کسی معصیت کا مرتکب ہو تو اوس
معصیت سے منع کرنا بھی واجب ہے اور امر دین مین نصیحت سے سکوت کرنا دران حالیکہ
شرائط وجوب پائے جائین گناہ کبیرہ ہے ۶۸ مجلس شراب مین بے ضرورت بیٹھنا ۶۹ اہل
بدعت کے ساتھ ہمنشینی کرنا ۷۰ جھوٹی گواہی دینا ۷۱ باوجود مقدرت حق مردم ندینا ۷۲ فحش
زبان پر جاری کرنا ۷۳ دوزبان ہونا ۷۴ خون پینا ۷۵ زکوۃ واجب کا نہ دینا ۷۶
داخل نسب اور خارج نسب ہونا یعنی اپنی قوم بدل کے دوسری قوم مین داخل ہونا ۷۷
حرام چیزون کا اور کل نجس چیزون کا کہانا ۷۸ ماہ رمضان کے روزے نرکہنا ۷۹ مسلمانون
کو فریب دینا ۸۰ اپنے شہر کے اور اپنے قوم و قبیلہ کے بد لوگون کو شہر غیر اور محلہ غیر
اور قوم غیر کے نیکو نسے بہتر جاننا ۸۱ غیبت کا سننا ۸۲ عبادتون مین سمعہ وریا کرنا

فصل پہلی سود کہانیکے عقاب مین

واضح ہو کہ سود کہانا اکبر کبایر سے ہی قرآن مین کئی مقام پر حق تعالی ربا کی مذمت فرماتا ہی اور حدیثین مذمت ربا مین کثرت سی وارد ہین چنانچہ کافی مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ ایک درہم ربا گناہ وعقوبت مین ستر زنا سے زیادہ ہی جو کہ محرم سے واقع ہو مثل مان اور بہن کے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سود کہانے والا اور کہلانے والا اور لکہنے والا اور گواہ سود کا سب برابر ہین اور ایک حدیث مین ان سب پر لفظ لعنت وارد ہے اور دوسرے حدیث معتبر مین سود خوار کے حق مین وارد ہوا ہے امام علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر خدا مجہے قدرت وتمکن دی تو مین سود خوار کے سر کو جدا کر دون اور مذمت ربا مین احادیث کثیرہ وارد ہین اس سے زیادہ کیا مذمت ہوگی کہ ایک درہم ربا ستر زنا سے کہ جو زنا ان محرم سے واقع ہو بدتر ہے اور احادیث مذمت کی بہت ہین معاذ اللہ من ذلک اور ربا کے معنی یہ ہین کہ جب کسی جنس کو اسی جنس کی عوض مین بیچے یا قرض دی یا کسی اور معاملہ مین دی اور وہ جنس پیمانہ سے بکتی ہو یا وزن اسکا کیا جاتا ہو تو جسقدر دیا ہی اس سے زیادہ لینا سود ہی اور جب جنس مختلف ہو جاے تو پہر زیادتی اور کمی مین اختیار ہی یعنی اگر تولہ بہر چاندیکو دو تولہ سونے کے عوض مین بیع کرین تو یہ بیع صحیح ہی اور اگر ایک روپیہ کو ایک اشرفی سے معاوضہ کرین تو بہی صحیح ہی مگر جب روپیہ کو بیع کرے یا معاوضہ کرے یا قرض دے تو عوض مین اسکے ایک روپیہ سے زیادہ نہین لے سکتا اگر ایک روپیہ اور دو پیسہ لے تو دو پیسہ لینا سود ہو جائے گا پس جو چیزین کہ تولنے کی نہ ہون اور پیمانہ سے بہی ان کا حساب نہ ہوتا ہو مثل کپڑے اور لباس کے تو اس مین سود نہین ہے یعنی ایک جامہ کو دو جامہ سے اور ایک گز کپڑے کو دس گز سے بیع کرنا درست ہی

طریقہ معاملہ شرعی

تا کہ سود سے نجات ہو جب ایسے معاملہ کی ضرورت ہی کہ جس مین سود لازم آتا ہی یا قرض لینا

منظور ہی اور قرض دینے والا بے سود نہین دیتا ہو تو چاہیئے کہ دو جنس سے معاملہ کرے مثلاً
سو روپیہ سے معاملہ کرتا ہی یا قرض لیتا ہی تو ایک اشرفی پندرہ روپیہ کی یا گنّی دس روپیہ کی
لیے باقی روپیہ ہون اور مجموع مقابل سو روپیہ کے ہوجاے اور اسکے عوض مین ایک سو
دس یا ایک سو بیس یا جسقدر زیادہ ہو دے سکتا ہی اور لے سکتا ہی یا سو روپیہ اسطور
پر دے یا لے کہ ایک روپیہ کے پیسہ ہون باقی ننانوی روپیہ ہون اسکے عوض مین ایک
سو دس روپیہ لینا اور دینا جائز ہی غرض ایک جانب روپیہ کے ہمراہ کوئی کپڑا یا رومال
یا ٹوپی یا مثل اسکے کوئی شے اگرچہ کم قیمت ہو اور مجموع کی بیع ہو یا معاملہ اس سے واقع ہو
تو عوض کے روپیہ مین زیادتی جائز ہے اور دونون طرف سے دو جنسین ہون تو یہ
درست ہے عوام اس حیلہ شرعی کو برا جانتے ہین اور طعن و تشنیع اس فعل پر کرتے ہین
یہ طعن انکے اغواے شیطان سے ہی جس امر کو خدا و رسول نے حرام کیا ہی وہ حرام ہی جسکو حلال
کیا ہی وہ حلال ہی اس طعن کا نتیجہ یہ ہی کہ آخر کو وقت ضرورت مرتکب فعل حرام ہوتے ہین
اور صریح سود کہاتے ہین شیطان کا مطلب حاصل ہوجاتا ہی سو مومنین کو چاہیئے کہ شیطان
کے اغوا پر عمل نہ کرین اور طریقہ معاملہ شرعی کو یاد رکہین تا حرام سے نجات ہو اور باعث
خوشنودی خدا و رسول کا ہو اسواسطے کہ کئی حدیثون مین معصوم نے اس طریقہ کی اجازت
دی ہی اور ایک حدیث کا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ قباحت نہین اگر ہزار درہم اور ایک
دینار کو بیچ عوض مین دو ہزار درہم کے اور اسی حدیث کے آخر مین ہی نِعْمَ الشَّیْءُ الْفِرَارُ
مِنَ الْحَرَامِ اِلَی الْحَلَالِ یعنی خوب چیز ہے بہاگنا حرام سے طرف حلال کے واضح ہو کہ یہ طریقہ
یعنی دو جنس کی بیع یا قرض یہ بہت خوب طریقہ ہے علاوہ اسکے اور طریقے بھی سود سے
نجات پانے کے ہین مثلاً یہ سو روپیہ ہبہ کرے دوسرا شخص ایک سو دس روپیہ کو ہبہ کرے
یا یہ کہ ایک شخص دوسرے شخص کو سو روپیہ قرض دے اور وہ شخص اسکو ایک سو دس روپیہ
قرض دے بعد اسکے ہر شخص اپنا حق معاف کردے مگر یہ لازم ہے کہ دیتے وقت شرط نکرے

کہ تم بھی ہمکو قرض دینا یا ہبہ کرنا مگر پہلی صورت بہتر ہے کہ نقصان کسی طرح کا اس مین نہ ہوگا اور
یہ بھی ایک طریقہ حیلہ شرعی کا ہے کہ زید نے سو روپیہ اپنا بعوض ایک نگینہ یا رومال کے بیع
کیا اور رومال یا نگینہ لیا بعد اسکے اس رومال کو اُسی شخص کے ہاتھ پھر ایک سو دس روپیہ
کو بیع کیا کہ وہ شخص چار مہینے کے بعد ایک سو دس روپیہ دی یہ صورت بھی جائز ہی مسئلہ
گیہون اور گیہون کا آٹا اور روٹی سب ایک حکم مین ہین یعنی سیر بھر آٹا تین پاؤ روٹی
سے بیع کرنا صحیح نہین ہے اگر آٹے کو روٹی کے عوض مین دے تو چاہیے کہ سیر بھر آٹے کے
عوض مین سیر بھر روٹی بھی دے اور جسوقت دودھ کو بالائی سے یا دہی سے بیع کرے
تو چاہیے کہ مساوی ہوا ور اسی طرح مسی ظروف کو اگر پیسہ سے بیع کرے مثلاً چار آنہ یا آٹھ
آنہ سے تو چاہیے کہ ظرف اور پیسہ مساوی ہون اور چاندی سے بیع کرنا بہتر ہے کہ پھر
اشکال نہ رہے گا مسئلہ درمیان مسلم اور کافر کے ربا نہین ہے یعنی اگر مسلم کافر سے زیادہ
لے تو جائز ہے اور اگر کافر کو سود دے تو جائز نہین ہے مسئلہ درمیان پدر و پسر کے
اور درمیان زن و شوہر کے بھی ربا نہین ہے یعنی ہر ایک کو دوسرے سے زیادہ لینا جائز
ہے اور درمیان دادا اور پوتے کے سود جائز نہین ہے اور اسی طرح مان اور بیٹا ایک
دوسرے سے معاملہ مین زیادہ نہین لے سکتا اسواسطے کہ حدیث مین اجازت خاص پدر و پسر کے باب مین وارد ہوئی ہے

فصل دوسری مذمت غیبت مین

حق تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے

یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا
ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم
یعنی اے گروہ مومنین پرہیز کرو اور ترک کرو بہت سے گمانون سے تحقیق کہ بعضے گمانون سے
گناہ ہے اور تجسس و تفحص عیوب کا آدمیون کے نہ کرو اور غیبت نہ کرین بعض لوگ تم مین سے
بعض لوگون کے یعنی آپس مین ایک دوسری کی غیبت نہ کرو آیا دوست رکھتا ہے کوئی شخص

تم مین سے کہ اپنے برادر مومن مردہ کا گوشت کہاے حالانکہ اپنے برادر مردہ کے گوشت کہانے سے کراہت رکہتے ہو پس غیبت سے بہی کراہت رکہو کہ یہی حال غیبت کا بہی ہے اور ڈرو اور پرہیز کرو عذاب الٰہی سے بتحقیق کہ حق تعالی زیادہ قبول کرتا ہے توبہ کو اور زیادہ مہربان ہی اور کتاب عین الحیواۃ مین منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے ابوذر غفاری سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر تم اپنے تئین غیبت سے باز رکہو پس بتحقیق کہ غیبت زنا سے سخت تر ہے ابوذر نے عرض کی ان باپ میرے فدا ہون آپ پر یارسول اللہ غیبت زنا سے کس لیئے سخت تر ہے حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اگر آدمی زنا کرتا ہے اور بعد اسکے توبہ کرتا ہے تو خدا اسکی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہ غیبت اسوقت تک نہین بخشا جاتا جب تک وہ شخص نہ عفو کرے کہ جسکی غیبت کی ہے اے ابوذر گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اسکا کفر اور کہانا اسکے گوشت کا گناہان الٰہی سے ہے اور حرمت اسکی مال کی مثل اسکے خون کے حرمت کی ہے ابوذر نے عرض کی یارسول اللہ غیبت کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا یاد کرنا اپنے برادر مومن کو ساتھ ایسی چیز کے کہ جسے وہ مکروہ جانے ابوذر نے عرض کی یارسول اللہ اگر اس شخص مین وہ صفت کہ جو ذکر کیا جاوے موجود ہو تو بہی غیبت کا اطلاق ہوگا حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنے برادر مومن کو اس چیز کے ساتھ یاد کرو کہ جو اس مین موجود ہو تو بتحقیق کہ تم نے اسکے غیبت کی اور جسوقت کہ تم اسکو ساتھ اس خصلت کے یاد کرو کہ جو اس مین نہ ہو تو وہ بہتان ہے اے ابوذر جو شخص کہ اپنے برادر مسلمان کی غیبت کو رد کرے خدا ے عزوجل پر واجب ہے کہ اسے آتش جہنم سے آزاد فرمائے اے ابوذر جس شخص کے سامنے اسکے برادر مسلمان کی غیبت کیجاے اور وہ شخص اس برادر مسلم کی نصرت کرے تو خدائے تعالے اسکی دنیا اور آخرت مین نصرت و مدد کرے گا اور اگر یہ شخص باوجود استطاعت نصرت نہ کرے تو خدا دنیا اور آخرت مین اسے ذلیل و خوار کرے گا اور

بیان غیبت

بیان معنی غیبت

بعضی علماء نے تعریف غیبت اس عبارت سے کی ہے کہ یاد کرنا مومن کا اُسکے حالت غیبت مین اس عنوان سے کہ اگر وہ سُنے تو ناخوش اور آزردہ ہو اور اکثر علماء رضوان اللہ علیہم نے اسطور سے تعبیر کی ہو کہ آگاہ کرنا حالت غیبت مین انسان معین کے اُس امر پر کہ اگر وہ امر اُسکے روبرو بیان کیا جاوے تو اسکو برا لگے اور وہ معلوم ہوا اور جو کچھ بیان ہو وہ اُس شخص مین پایا بھی جاوے اور وہ امر عرف مین نقص اور عیب سمجھا جاوے اور قید انسان معین کے اسواسطے ہے کہ اگر شخص معین نہ ہو تو غیبت نہین ہے مثلاً کوئی شخص بیان کرے کہ ایک شخص اس شہر کا فلان عیب رکھتا ہے تو اطلاق غیبت نہ ہوگا ہان اگر اسطور سے کہے کہ سامع قرینہ سے سمجھ جاوے تو البتہ غیبت ہو جائیگی ہر چند نام نہ لے اور یہ قید کہ عیب اُس شخص مین پایا جاوے اسواسطے ہے کہ اگر وہ صفت جو بیان ہوئی اُس شخص مین نہ ہو تو غیبت نہین ہے بلکہ بہتان ہے پس غیبت وہ ہے جو سچ ہو اور آگاہ کرنے کی لفظ اسواسطے ہے کہ اگر زبان سے نہ کہے بلکہ نقل اوسکے چلنے کی یا کلام کی یا لباس وغیرہ کرے تو یہ بھی غیبت ہے یا خط مین کسی عیب کو لکھے یا آنکھ سے اور ابرو سے اشارہ کرے تو بھی غیبت ہے یا اور یہ قید کہ وہ امر عرف مین عیب سمجھا جاوے اسواسطے ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی تعریف کرے اور وہ برا مانے تو یہ غیبت نہین ہے اور جو عیب کہ ذکر اوسکا باعث آزردگی مومن ہو تو وہ غیبت ہے خواہ وہ عیب خلقت مین ہو مثلاً کہے کہ بہرا یا لنگڑا یا کانا خواہ وہ عیب اعمال و افعال مین ہو مثلاً کہے کہ فلان شخص فاسق ہے یا بہت برا آدمی ہے یا کاذب یا بخیل ہے خواہ وہ عیب نسب کا ہو مثلاً کہے کہ نسب اسکا رذیل ہے یا جولاہے کا بیٹا ہے یا قوم کا پاجی ہے اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے معنی غیبت اس طرح منقول ہین کہ حضرت نے فرمایا غیبت وہ ہے کہ شان مین کسی برادر مومن کے وہ امر کہے کہ خدا نے اُسکو پوشیدہ رکھا ہو اور بہتان وہ ہے کہ حق مین کسی مومن کے وہ بات کہے کہ اُس مین نہ ہو اور کبھی اطلاق غیبت کا اون معنون پر ہوتا ہے

بیان تعریف غیبت

کہ جو مثال بہتان ہی چنانچہ روایت معتبرہ مین منقول ہی کہ راوی نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ غیبت کی تعریف کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ غیبت وہ چیز ہے کہ کسی مومن کو تم بدی کے نسبت دو کہ وہ برائی اُس مین نہ ہو یا یہ کہ وہ برائی اُسکی ظاہر کرو کہ خدا نے اُسکو پوشیدہ رکھا ہوا ور وہ برائی حاکم شرع کے سامنے گواہی سے ثابت نہ ہوتا کہ حد اُسپر جاری کیجاے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کی غیبت کرے بغیر اسکے کہ درمیان مین ان دونون کے عداوت ہو تو شیطان اُسکے نطفہ مین شریک ہے اور بسند معتبر جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ پرہیز کرو غیبت مسلمان سے تحقیق کہ مسلمان اپنے برادر مسلمان کی غیبت نہین کرتا اس لیئے کہ خدا نے قرآن مجید مین غیبت کی ممانعت فرمائی ہے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالے خانہ پر از گوشت اور گوشت خور کو دشمن رکھتا ہے بعض اصحاب نے عرض کی یا ابن رسول اللہ ہم گوشت کو دوست رکھتے ہین ہمارے گھر گوشت سے خالی نہین رہتے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ مراد نہین ہے جو تم سمجھے ہو بلکہ مراد خانہ پر از گوشت سے وہ گھر ہے کہ جسمین آدمیون کا گوشت غیبت سے کہاتے ہین یعنی اہل اُس مکان کے لوگون کی غیبت کرتے ہین اور گوشت خور سے یہ مراد ہے کہ چلنے مین تبختر کرے بسند معتبر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آدمیون پر گمان بد لیجانے سے پرہیز کرو تحقیق کہ گمان بد بدترین دروغ ہے اور بندہ خدا مین باہم دیگر برادری کرو جیسا کہ خدا نے تمہین حکم فرمایا ہے اور برے نام و لقب سے لوگون کو یاد نہ کرو اور اونکے عیبون کا تجسس و تفحص نہ کرو اور باہم فحش و غیبت اور تنازع اور دشمنی اور حسد نہ کرو ہر آئینہ حسد ایمان کو کہا جاتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑیکو کہا جاتی ہے اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے برادر مومن کو

اُسکے غیبت مین بہنیکی اور اون اوصاف سی یاد کرو کہ جن اوصاف کو تم غائبانہ اپنے
نسبت مین چاہتی ہو اور دوسرے حدیث مین ارشاد فرمایا کہ کوئی ورع اور پرہیزگاری
اس امر سی نافع تر نہین ہے کہ انسان محارم الٰہی اور ایذا رسانے اور غیبت مومن
سے پرہیزگری اور حدیث مین وارد ہے کہ حق تعالے نے حضرت موسی علی نبینا و
علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ صاحب غیبت اگر توبہ کرے گا تو سب اہل بہشت کے آخر
مین داخل بہشت ہوگا اور اگر توبہ نہ کرے گا تو سب اہل جہنم سے پہلے داخل جہنم ہوگا
اور بسند معتبر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ روزہ دار شمار ہوتا ہے
تک عبادت خدا مین ہے کہ جب تک کسی مسلمان سے غیبت نہ کرے بیان غیبت
سننے کا واضح ہو کہ اگر غیبت سننے والا اس غیبت کی تصدیق کرے یا از روے
خواہش غیبت مومن کان لگا کر سنے تو علما مین قول مشہور یہ ہے کہ وہ بھی مثل غیبت
کرنے والے کے ہوگا چنانچہ حضرت امیر المومنین علے بن ابی طالب علیہما السلام سے
منقول ہے کہ غیبت سننے والا بھی مثل غیبت کرنے والے کے ہے اور ظاہر بعض
احادیث معتبرہ اور کلام اکثر علما کا یہ ہے کہ جبتک ممکن ہو چاہیئے کہ سامع رد غیبت
کرے اور منع کرے اور اپنے برادر مومن کی مدد کرے اور اگر نہ ہو سکے تو اس جگہ
سے اٹھ جائے اگر اٹھ جانے پر بھی قادر نہ ہو تو دل سے کراہت رکھے اور اوس
غیبت پر راضی نہ ہو جیسا کہ روایت معتبرہ مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی برادر مومن کے کسی مومن کے سامنے غیبت کرے
اور یہ شخص اس دوسرے مومن کی نصرت و یاری کرے تو خدائے تعالے اوسکی دنیا
و آخرت مین مدد کرے گا اور جو شخص باوجود قدرت مدد نہ کرے اور رد غیبت
نہ کرے تو خدا اُسکو دنیا و آخرت مین پست کرے گا بیان کفارۂ غیبت مومن کو
لازم ہے کہ غیبت سے پرہیز کرین اور توبہ کرین چونکہ غیبت حق الناس ہی چاہیئے

جس شخص کی ہتک کی ہے جہان تک ممکن ہو اُسکو ذکر خیر سے یاد کرین اور ان معائب کو اُسکی خاطر سے دور کرین اور کفارۂ غیبت یہ ہے کہ اُس شخص سے کہ جسکی غیبت کی ہے بخشوائین اور عفو اور بحل کرائین چنانچہ حدیث ابو ذر سے اور دوسری حدیث سے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے معلوم ہوتا ہے کہ غیبت زنا سے بدتر ہے اور خدا غیبت کنندہ کی توبہ قبول نہین کرتا یہانتک کہ صاحب حق اوس شخص کو حلال کردے اور بعض حدیثون سے ثابت ہوتا ہے کہ کفارۂ غیبت اُس شخص کیواسطے کہ جسکی غیبت کی ہے استغفار کرنا ہے چنانچہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے پوچھا یا حضرت کفارۂ غیبت کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ جسوقت تو اوسکو یاد کرے تو حق تعالے سے اُسکے لئے استغفار کر جناب آخوند مجلسی فرماتے ہین کہ جمع ان حدیثون مین اس طرح ہوسکتی ہے کہ اگر صاحب حق نے سنا ہوا ور ابراء ذمہ اُس سے ممکن ہو تو براۃ ذمہ اوس سے طلب کرنا چاہئے اور اگر نہ سنا ہو یا اگر سنا ہو مگر وہ ذمہ اُس سے نہین کرسکتا اِس وجہ کہ وہ مر گیا ہو یا غائب ہو تو اُسکے لیے استغفار کرنا چاہیے اور احتیاط یہ ہے کہ اگر اُس نے نہ سنا ہو تو بھی اُس سے بخشوالے مگر یہ کہ باعث اوسکی آزردگی اور ایذا کا ہو اور اِس صورت مین مجمل طور پر اگر اُس سے بریٔ ذمہ کرسکے تاکہ وہ آزردہ نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ باجمال استغفار چاہے اور اسے ترک نکرے واللہ یعلم بالصواب

بیان کفارۂ غیبت

بیان ان مقامات کا جہان غیبت جائز ہے

مخفی نرہے کہ علمانے چند مقام مین غیبت کو استثنا کیا ہے پہلے یہ کہ اگر کسی شخص نے کسی پر ظلم کیا ہو اور وہ مظلوم کسی شخص کے پاس آئے اور اظہار کرے کہ فلان شخص نے مجھپر ظلم کیا ہے تاکہ وہ شخص کچھ تدبیر دفع ظلم کرے اگر وہ شخص قدرت رکھتا ہو کہ اس ظلم کو دور کرے تو اوسوقت مین کہنا اور سننا دونون جائز ہین دوسری

بیان ان مقامات کا جہان غیبت جائز ہے

بوقت مشورہ نصیحت کرنا یعنی اگر کوئی شخص کسی سے از راہ مشورہ پوچھے کہ زید کیسا شخص ہے
بدمعاملہ ہے یا نیک ہے ہمین منظور ہے کہ زید کے ساتھ عقد کیا جاسے یا کچھہ معاملہ اُس سے منظور ہے
تو لازم ہے کہ مشورہ نیک دے اور اگر بدی زید کی معلوم ہو تو بیان کرے تیسری بدعت اہل
بدعت کی ہے جو لوگ فریب خلائق کو دیتے ہین اور ضرر دین مین پہونچاتے ہین مثلاً وعظ
مین یا مجمع خلائق مین مضامین باطلہ و دروغ ذکر کرتے ہین پس واجب ہے لوگون پر
خصوصاً علما پر کہ اظہار و اعلان اونکی بدعت و دروغ کا کرین چوتھی اگر کوئی شخص مشہور ہو
ساتھہ کسی وصف کے ہو اور وہ صفت ظاہر ہو مثل اسکے کہ نابینا ہے یا لنگڑا ہے تو بعض علما
فرماتے ہین کہ اوس صفت کا بیان کرنا جاسے اور بعض فرماتے ہین کہ اُس صورت مین جائز ہے
کہ جب تمیز و پہچان اُس آدمی کی اِس صفت خاص سے ہو اور جناب اخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے
ہین کہ احتیاط یہ ہے کہ جب تک ممکن ہو اس عبارت سے بیان نہ کرین کہ وہ شخص سُنے تو آزردہ
ہو اور عرفاً موجب نقصان ہو مثلاً کہین کہ فلان شخص اندھا یا کانا یا تھا بلکہ اس عبارت
کی جگہہ اور عبارت سے تعبیر کرین مثلاً کہین کہ فلان بزرگ جو آنکہہ سے معذور ہین وہ
تشریف لائے تھے مگر بعض حدیثون سے ثابت ہوتا ہے کہ عیب ظاہر کہنا جائز ہے جیسا کہ
بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ غیبت وہ ہے کہ برادر مومن کے حق
مین ایسی بات کہے جو خدا نے پوشیدہ کی ہو مگر جو چیز کہ اُس شخص مین ظاہر ہو مثلاً تیزی اور
غصہ اور جلدی وغیرہ تو یہ غیبت نہین ہے اور بہتان وہ ہے کہ جو چیز اُس شخص مین نہ ہو
اُسے بیان کرے پانچوین مستثنیٰ ہے غیبت اُس جماعت کی جو علانیہ مرتکب گناہ ہوتے
ہین اور اظہار گناہون کا کرتے ہین مثل اہل منصب جور کہ منصب اُنکے عین فسق ہین اور علانیہ
مرتکب اوسکے ہوتے پس اگر اون گناہون کو جو علانیہ کرتے ہین اور سب لوگ جانتے ہین
کوئی شخص بیان کرے تو غیبت نہین ہے مثلاً کہے کہ فلان شخص فلان شہر کا حاکم ہے اور
یہ کہنا اُسے بھلا معلوم ہو اور یہ غیبت مین شرط ہے کہ وہ شخص اوس ذکر کو مکروہ جانے

اور اگر کوئی مجمع خلق مین گناہ کرتا ہے اور اخفا نہین کرتا لیکن اگر گناہ کو اسکے ذکر کرتے ہین
تو وہ آزردہ ہوتا ہی تو مشہور یہ ہے کہ یہ بھی غیبت نہین ہے پس اگر ایسے شخص کی مذمت کرین
تو جائز ہے اور جو گناہ اور عیب جس شخص کا مخفی ہو اگر اسکو ظاہر کرے تو اُس مین اختلاف
ہے جناب اخوند مجلسی اعلے اللہ مقامہ فرماتے ہین وہ یہ نہین ہے کہ مذمت اسکی اُس گناہ پہ
کہ جو گناہ علانیہ کرتا ہے باوصفیکہ شرائط نہی عن المنکر نپائے جائین جائز ہو لیکن گناہان
مخفی ذکر نہ کرنا اولے اور احوط ہے اور استثنا مین اِس فرقہ کی احادیث بکثرت وارد ہین
چنانچہ بسند معتبر حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہی کہ اگر کسی شخص کو غائبانہ کوئی
یاد کرے اوس چیز سے کہ اُس مین ہو اور لوگ اُسکو جانتے ہون تو یہ غیبت نہین ہے اور
اگر اُس چیز سے یاد کری یا اوس خصلت سے کہ لوگ اُس کو نجانتے ہون تو یہ غیبت ہے اور
اگر اُس چیز سے یاد کرے کہ اُس مین نہ ہو تو یہ بہتان ہے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت فاسق علانیہ فسق اور گناہ کرے تو اوسکا کچھ احترام
نہین ہے اور غیبت اوسکی حرام نہین ہے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ التحیۃ والثنا
سے منقول ہے کہ تین آدمیون کی حرمت نہین ہے اول اہل بدعت کہ اپنی طرف سے دین
مین کوئی بدعت پیدا کرے اور دوسرے امام جائر اور تیسرے فاسق کہ جو علانیہ فسق
کرتا ہو اور بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حرمت فاسق کی سب سے کمتر ہی

فصل تیسری مذمت بہتان اور تہمت مومن اور نسبت برادر مومن گمان بد کرنے مین

فصل (۳) در مذمت بہتان و تہمت مومن

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن یا مومنہ
پر اُس چیز سے بہتان کرے کہ جو اُس مین نہ ہو تو حق تعالی اوس شخص کو طینت خبال مین
رکھیگا تاکہ اپنے عہد کو پورا کرے اصحاب نے حضرت سے استفسار کیا کہ طینت خبال کیا چیز
ہے حضرت نے فرمایا کہ طینت خبال وہ چرک ہے کہ جو فرج زنا کارون سے نکلتی ہی اور

بسند معتبر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جو شخص کسی مومن یا مومنہ پر بہتان کرے اور اُسکے حق مین وہ بات کہے کہ جو اُس مین نہ ہو تو خدائے تعالے روز قیامت اُسکو ایک آتش کے ٹیلے پر بٹھائیگا تاکہ اپنے عہدۂ سخن کو پورا کرے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ لوگون پر گمان بد لیجانے سے پرہیز کرو گمان بد بدترین دروغ ہے اور بسند معتبر منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ درمیان حق و باطل کسقدر فاصلہ ہے حضرت نے فرمایا کہ چار انگشت کا بعد ازان حضرت نے چار انگلیون کو مابین آنکھ اور کان کے رکھا اور فرمایا کہ جو کچھہ تو اپنی آنکھ سے دیکھے وہ حق ہی اور جو کچھہ اپنے کان سے سُنے اکثر باطل ہی اور بسند معتبر اونہین حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص برادر مومن پر اتہام کرے تو اُسکے دل مین ایمان اس طرح گھل جاتا ہے کہ جس طرح نمک پانی مین گھل جاتا ہے اور دوسرے حدیث مین فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر دینی کو متہم کرے تو اس سے حرمت ایمانی زایل ہوجاتی ہے اور بسند معتبر جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے برادر مومن کے اُمور کو محمل نیک پر حمل کرو تاوقتیکہ دوسرا محمل نپاؤ اور گمان بد نہ لیجاؤ اُس کلمہ سے کہ جو تمہارے برادر مومن سے صادر ہو جہان تک کہ تمہارے لیے کوئی محمل نیک حاصل ہو اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ اپنے برادر مومن کے امور کے واسطے کوئی عذر ڈھونڈھو پس اگر کوئی عذر نہ ملے تو پھر تلاش کرو شاید کہ محمل نیک پایا جائے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہمارے شیعون کی نسبت بدی کا حکم کرنے مین جلدی نہ کرو کہ اگر ایک قدم اونکا لغزش کہاتا ہے تو دوسرا قدم ثابت رہتا ہی اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ نزدیک ترین احوال آدمی کا بکفر یہ ہے کہ کسی شخص دین مین برادری رکہتا ہوا اور اُسکے عیوب اور لغزشون کو یاد رکہے تا ایک روز اُسکو ان عیوب پر ملامت کرے اور بسند معتبر حضرت رسول صلی اللہ

دربیان مذمت بدگمان اور غیبت مومنان

علیہ

علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ جو شخص کسی مومن کا گناہ فاش کرتا ہی تو مثل اُسکی ہی کہ خود اُسنے گناہ کیا اور جو کسی مومن کو کسی گناہ پر سرزنش کری تو نہ مری گا یہان تک کہ اُس گناہ کا خود مرتکب ہوا اور دوسری حدیث مین منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو ملامت اور سرزنش کرے تو خدا اوسکو دنیا و آخرت مین سرزنش و ملامت کری گا

فصل چوتھی مذمت حسد مین

فصل (۴) مذمت حسد مین

کہ غیبت کا منشا و اصلی اکثر آدمیون مین یہی ہوتا ہے مخفی نہ رہے کہ حسد بدترین صفات ذمیمہ نفس سے ہی اور پہلا گناہ خدائے تعالے کا جو روے زمین پر واقع ہوا گناہ شیطان تھا کہ باعث اُس گناہ کا حسد ہوا تھا اور مشہور یہ ہی کہ اظہار حسد گناہان کبیرہ سے ہی اور منافی عدالت ہی اور اصل اُسکے گناہان قلب و امراض نفس سے ہی اور آدمی اسی خصلت سے دنیا مین بھی تکلیف و عذاب مین مبتلی رہتا ہی اور حسد اوسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص چاہے کہ دوسرے شخص سے زوال نعمت ہو جاے اور اُسکا عیش و راحت مین رہنا اپنے ناگوار ہو یعنی شخص معین جو کچھ قسم علم یا مال سے رکھتا ہی وہ اُسکے پاس سے جاتا رہے اور اگر اپنے واسطے بھی چاہیے کہ مثل دوسرے شخص کے اپنے بھی علم یا مال حاصل ہو جاے اور اُس شخص کے پاس بھی رہے تو یہ غبطہ ہے اور غبطہ اگر صفات نیک مین ہو تو ممدوح ہی اور حاسد چونکہ محسود سے زوال نعمت چاہتا ہے یعنی جس شخص کو کسی نعمت مین دیکھتا ہی تو آزردہ خاطر ہوتا ہی کہ یہ نعمت اسی کیون حاصل ہے اور یہ امر ممکن نہین ہے کہ نعمت خدا کل آدمیون سے زائل ہو جائے لہذا وہ ہمیشہ اپنی عادت بد سے شکنجہ محنت مین گرفتار رہتا ہی اور اسی طرح حریص چاہتا ہی کہ کل مال دنیا میرے قبضہ مین آجاے اور ہرگز یہ مطلب اوسکو میسر نہین ہوتا اسی وجہ سے ہمیشہ رنج مین مبتلی رہتا ہے اور صاحب خلق بد ہمیشہ خلق اللہ کے ساتھہ منازعہ کرتا ہی اور یہ ہو نہین سکتا کہ وہ ہمیشہ غالب ہو لہذا رنج و تعب مین مبتلی رہتا ہے اور کل اخلاق ذمیمہ اسی طور پر ہین اور حاسد کو چاہیے کہ تفکر

کرے اور سوچے کہ اہل نعمت نے اسکی تقدیر سے کچھ کم نہین کیا جس خدا نے ان نعمتون کو ان لوگون کو عطا فرمایا کہ وہ قادر ہے کہ وہ چند ان نعمتون کا اسے بھی دے بلے اسکے کہ انکی نعمتون سے کچھ کم کرے اور یہ خیال کرے کہ خدا نے مجھے نعمت جو عنایت نہ فرمائی تو اس راہ سے ہے کہ میری خیر اسی مین ہے اگر نعمت دیتا تو میرے واسطے وبال ہوتا اور یہ فکر کرے کہ حسد کرنا اور غم وغصہ کہانا میرے محسود کے حق مین کچھ ضرر نہین پہونچاتا اور ضرر دنیا و آخرت کا خود اسی شخص کے واسطے ہوتا ہے اور ان تفکرات سے خداوند تعالے سے متوسل ہوا ور اپنے نفس سے مجادلہ کرے تا حق تعالے اسکو ان صفات ذمیمہ سے نجات بخشے کہ کوئی صفت از روی عقل کے اس سے بدتر نہین ہے چنانچہ بسند ہای معتبر حضرات آئمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہے کہ حسد ایمان کو کہا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیکو کہا جاتی ہے اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن غبطہ کرتا ہے حسد نہین کرتا اور منافق حسد کرتا ہے غبطہ نہین کرتا

فصل پانچوین سخن چینی اور چغلی کہانے اور مومنین مین عداوت ڈالنے کی مذمت مین

عین الحیواۃ مین منقول ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر صاحب نمیمہ اور سخن چین راحت نہین پاتا عذاب خدا سے آخرت مین اور سخن چینی اسے کہتے ہین کہ ایک شخص کی بات دوسرے سے نقل کرے تاکہ درمیان انکے عداوت پیدا ہو اور بسند صحیح حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حضرت نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ مین تمکو خبر دون ان لوگون سے کہ جو تم مین بدترین مردم ہین اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ بدترین مردم وہ جماعت ہے کہ لوگون مین رفتار سخن چینی اختیار کرتے ہین اور دوستون مین باہمدیگر جدائی ڈالتے ہین اور اس جماعت کے خواہان عیب ہوتے ہین

کہ جو عیوب سے پاک ہین و بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار آدمی داخل
بہشت نہ ہونگے کاہن کہ جو باعانت جن خبر دی اور منافق اور جو شخص کہ مداومت کرے
شراب پینے مین اور سخن چین اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حضرت موسی علیہ السلام
جسوقت خداوند تعالے سے مناجات کرتے تھے انھون نے ایک شخص کو زیر عرش
الٰہی دیکھا عرض کی پروردگارا یہ کون ہی کہ عرش تیرا اسپر سایہ کیے ہی خطاب ہوا کہ یہ شخص
نیکوکار تہا اپنے ماں اور باپ کی نسبت مین اور سخن چینی نہین کرتا تہا اور حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین آدمی داخل بہشت نہ ہونگے جو خون کرے یا شراب
پیے یا سخن چینی کرے اور بسند صحیح منقول ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا
کہ شب معراج مین نے ایک عورت کو دیکھا کہ سر اُسکا مثل سر خوک کے تہا اور بدن اُسکا مانند
بدن خر کے تہا اور ہزار ہزار طرح کے عذابون مین معذب تھے صحابہ نے عرض کی
کہ عمل اُس عورت کا کیا تہا کہ مستحق ایسے عذاب کے ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ
سخن چین اور دروغ گو تھے

فصل چھٹی مذمت افشای راز مومن مین

واضح ہو کہ آداب ہمنشینی اور مصاحبت کے بہت ہین اور عمدہ آداب مجلس یہ ہے
کہ راز اہل مجالس فاش نہ کرین کہ اسپر بڑی بڑی مفاسد مترتب ہوتے ہین اور
ہمنشینون مین امور مخفی اکثر زبان پر آتے ہین آپس مین ایک دوسرے کی دوستی
اور آشنائی پر اعتماد کرکے اپنا راز مخفی نہین رکھتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اظہار
اور ذکر اس راز کا باعث قتل نفوس اور تلف اموال اور عداوت عظیم ہوتا ہی اور
یہ بھی ایک قسم سخن چینی کی ہے اور جو راز کہ برادر مومن اس شخص کو سپرد کرے وہ اُسکے
ایک امانت ہے اور نقل کرنا اُسکا بدترین خیانت ہے اسواسطے کہ جس طرح تو نے برادر
مومن کا راز دوسرے سے بیان کیا وہ دوسرا تیسرے سے کہے گا اسی طرح تیرے

مذمت افشای راز مومن

برادر مومن کا راز اسکے دشمن تک پہونچے گا اور فاش ہوجائے گا ہاں اگر غرض دینی
اوس راز کے اظہار سے متعلق ہو تو نقل کرنا اسکا جائز ہے چنانچہ حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو کچھ مجالس مین گذرتا ہے امانت ہے مگر تین مجلسون
کا ذکر امانت نہین ہے اول وہ مجلس کہ جس مین خون ریزی ہو اور دوسرے وہ
مجلس کہ جس مین فرج حرام کو حلال کیا جائے تیسرے وہ مجلس کہ جس مین کسی مال کو
ناحق و حرام لینا چاہین اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین
آدمی سایہ عرش الہی مین ہونگے جس روز کہ سوائے سایۂ عرش کوئی سایہ نہ ہوگا ایک
تو وہ شخص کہ اپنے برادر مومن کو کدخدا کرے دوسرے وہ شخص کہ اپنے برادر
مومن کو خادم ہدیہ کرے تیسرے وہ شخص کہ اپنے برادر مومن کا راز پوشیدہ کرے
اور واضح ہو کہ جس طرح اسرار مومن کا چھپانا لازم ہے اسی طرح اپنے راز کا بھی اخفا لازم
ہے اور لوگون کو اپنے اون امور مخفی پر کہ جنکا اظہار باعث خوف و ضرر ہو مطلع نہ کرنا
چاہیئے اور ہر دوست پر اعتماد کرنا یہ بھی خلاف مقتضائے عقلمندی ہے

فصل ساتوین مذمت ترک ملاقات مومن مین

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے ابوذر سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر اعمال
اہل دنیا خدائے عز و جل کے سامنے روز دوشنبہ و پنجشنبہ عرض کیے جاتے ہین جو کچھ
کہ اہل دنیا ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک عمل مین لاتے ہین پس ہر بندۂ مومن کے
گناہ بخشے جاتے ہین مگر اون دو شخصون کے نہین بخشے جاتے کہ جو دو برادر ایمانی
مین باہمدیگر عداوت و کینہ رکھتا ہو پس حکم ہوتا ہے کہ ان دونون کے اعمال چھوڑ
دیئے جائین یہانتک کہ یہ آپس مین صلح کرین اور ان دونون کے درمیان سے کینہ
برطرف ہوا اے ابوذر اپنے برادر مومن سے بسبب آزردگی دوری اختیار نہ کر تحقیق
کہ برادر مومن سے دوری اختیار کرنے کی وجہ سے اعمال مقبول نہین ہوتے اے

ابوذر مین مجھے کنارہ کشی برادر مومن سے منع کرتا ہون اگر تو کسی برادر مومن سے مجبوری دوری
اختیار کر تو وہ تیری دوری تین دن تک نہ ہو اور جو شخص اپنے برادر مومن سے تین روز تک
بخشم و غضب کنارہ کرے اور اس اثنا مین مرجای تو وہ سزاوار آتش جہنم ہے اور بسند
معتبر منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تم چاہتے ہو کہ مین تمکو اُن
لوگون سے مطلع کرون کہ جو بدترین مردم ہین اصحاب نے عرض کی ہان یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ حضرت نے فرمایا بدترین مردم وہ شخص ہی کہ جو لوگون کو دشمن رکھے
اور لوگ اُسے دشمن رکھین اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجکو وصیت کی کہ زنہار لوگون سے مخاصمہ و منازعہ نکرو
کہ یہ سر عیوب کو ظاہر کرتا ہی اور عزت کو زائل کرتا ہی اور دوسری حدیث مین منقول ہی
کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ اگر دو مسلمان ایک دوسرے سے دوری
اختیار کرین اور تین روز اُسی حال پر باقی رہین اور صلح نہ کرین تو اسلام سے نکل جاتے
ہین اور ان دونون مین محبت برطرف ہو جاتی ہے اور جو اُن مین سے بات کرنے مین
اپنے برادر مومن سے سبقت کری تو قیامت مین جلد تر داخل بہشت ہوگا اور بسند معتبر
جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیطان اُسوقت تک خوشحال رہتا ہے
جبتک دو مسلمان ایک دوسری سے کنارہ کش رہتے ہین اور جسوقت باہم اُنکس مین
ملاقات کرتے ہین تو زانو ہای شیطان مین لرزہ و رعشہ ہوتا ہے اور بند اور جوڑ اوسکے
ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہین اور فریاد کرتا ہے کہ وای ہو مجھپر یہ کیا مصیبت
ہے کہ جو مجھکو درپیش ہوئی اور دوسری حدیث مین ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک دو
آدمیون مین اصلاح کرنا بہتر ہے اس امر سے کہ مین دو دینار تصدق کرون

بیان مذمت ترک ملاقات مومن مین

فصل آٹھوین مذمت عقوق یعنی نافرمانی والدین مین

بیان مذمت عقوق یعنی نافرمانی والدین

واضح ہو کہ رعایت حرمت والدین عمدہ شرایع دین سے ہے اور والدین کا راضی رکھنا

عبادت عظیم ہے والدین کا عاق ہونا اور اُنکو آزردہ رکھنا گناہ کبیرہ ہی اور حق تعالے
قرآن مجید مین جابجا احسان والدین کا حکم فرماتا ہی اور اُنکی نسبت مین اُف کہنی کو منع کرتا ہی
چنانچہ فرماتا ہی وَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ اور دوسری مقام پر ارشاد کرتا ہی کہ اگر ماں باپ کافر ہون
اور تجھسے کہین کہ کافر ہوجا تو اُن کا یہ کہنا نہ مان لیکن دنیا مین اُنکے ساتھ سلوک نیک کر
اور کتاب حلیۃ المتقین مین مذکور ہی کہ ایک شخص خدمت حضرت رسول خدا مین حاضر ہوا
اور اُسنے عرض کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ مین تجھسے وصیت کرتا ہون
کہ نسبت بخدا شرک نہ کر ہر چند تجکو آگ مین جلائین اور اگر کوئی کلمہ مجبوری تیری زبان
پر جاری ہو تو چاہیئے کہ دل تیرا ایمان پر ثابت ہو اور تجکو وصیت کرتا ہون کہ ماں باپ
کی اطاعت کر اور اُنکے ساتھ نیکی کر خواہ زندہ ہون خواہ مردہ ہون اور دوسری حدیث
مین منقول ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا سے پوچھا کہ حق باپ کا فرزند پر کیا ہی
حضرت نے فرمایا کہ اُسکا نام نہ لے اور آگے اُسکے نہ چلے اور قبل اُسکے کہ وہ بیٹھے یہ نہ بیٹھے اور
وہ کام نہ کرے کہ لوگ اُسکے باپ کو گالیان دین اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا کہ تمھین اپنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے سے خواہ زندہ ہون خواہ مردہ
کون سا امر مانع ہے بعد انتقال اونکے لئے نماز پڑھو اور روزہ رکھو اور اُنکی طرف سی حج
کرو کہ ثواب اسکا اونکو ملیگا اور بسبب اسکے کہ تم نے اپنے ماں باپ کے ساتھ احسان
کیا تمھین بھی اجر ملیگا دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ ایک شخص خدمت حضرت رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مین حاضر ہوا اُسنے عرض کی یا رسول اللہ مجھے جہاد کا نہایت شوق
ہی حضرت نے فرمایا راہ خدا مین جہاد کر اگر مارا جائے گا تو حق تعالی کے نزدیک زندہ ہی
تجکو بہشت سے روزی ملیگی اور اگر مر جائے گا تو اجر اسکا خدا پر ہے اور اگر تو زندہ پھریگا
تو گناہون سے نکل جائیگا مثل اُس روز کے کہ اپنے ماں کی شکم سے متولد ہوا اُسنے
عرض کی کہ میرے ماں باپ پیر ہین اور مجھسے اُنس رکھتے ہین اور وہ نہین چاہتے ہین

بیان آداب سلوک والدین

کہ مین اُنسے جدا ہون حضرت نے فرمایا تجھی سزاوار ہے کہ تو اپنے ماں باپ کے پاس رہے مجھے قسم ہے اُس خدا کی کہ جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے کہ تیری ماں باپ کا تجھسے ایک شب و روز انس کرنا بہتر ہے اس امر سے کہ تو سال بھر راہ خدا مین جہاد کرے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ماں باپ کا حق کوئی فرد بشر ادا نہین کرسکتا مگر دو چیزون مین اول یہ کہ باپ بندہ ہو اور فرزند اُسکو لیکر آزاد کردے دوسرے یہ کہ ماں باپ پر قرض ہو اور فرزند اوسکو ادا کرے اور دوسری حدیث مین فرمایا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرزند ماں باپ کے زندگی مین اونکے ساتھہ نیکی کرتا تہا اور بعد اُنکے مرنے کے قرض اُنکا ادا نہ کیا اور اونکے لیے عمل خیر و استغفار نہ کی پس خدا اوسکو ماں باپ کا عاق لکھتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرزند ماں باپ کی حیات مین عاق ہوتا ہے اور جب والدین مرجاتے ہین تو قرض اُنکا ادا کرتا ہے اور اونکے لیے استغفار کرتا ہے پس خدا اُسکو نیکوکار لکھتا ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ تین چیزین ہین کہ حق تعالےٰ نے کسی حال مین اُن کی اجازت نہین دی پہلی امانت کا نہ دینا خواہ وہ امانت بدکار کی ہو خواہ نیکوکار کی ہو دوسری اپنے عہدوپیمان پر وفا نکرنا خواہ وہ عہدوپیمان نیک شخص سے کیا ہو خواہ بد سے کیا ہو تیسری ماں باپ کے ساتھہ نیکی نکرنا خواہ وہ نیکوکار ہون خواہ بدکار ہون اور ایک حدیث مین فرمایا کہ جب قیامت برپا ہوگی تو ایک پردۂ بہشت کھولا جائےگا پس ہر جاندار اُسکے خوشبو سونگھیگا اگرچہ پانسو برس کی راہ پر بہی ہو مگر جو کہ عاق پدر و مادر ہے وہ بوئی بہشت سے محروم رہیگا اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جو شخص ماں باپ کو اوس حال مین کہ جسوقت وہ اُسپر ظلم و ستم کرتے ہون نگاہ غیظ سے دیکھی تو خدا کوئی نماز اوسکی قبول نہ کریگا اور حدیث مین وارد ہے کہ والدین کی طرف نگاہ تیز سے دیکھنا بہی عقوق مین داخل ہے اور حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو دیکھا کہ بیٹا اُسکا اُسکے ساتھہ چلتا تہا اور اُسکے ہاتھہ پر تکیہ

کہیے تھا حضرت نے اُس لڑکے سے تا زمانہ حیات کبھی کلام نہین کیا اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے پدر سے نیکی کرو تا تمھارے فرزند تمسے نیکی کرین اور فرمایا
کہ جو شخص چاہے کہ سکرات موت اُسپر آسان ہو تو چاہیئے کہ اپنے اقارب سے احسان
کرے اور اپنے ماں باپ سے نیکی کرے اگر ایسا کرے گا تو موت کی سختیاں اُسپر آسان
ہونگی اور زندگی مین اُسکو پریشانی نہ پہونچیگی اور حدیث صحیح مین حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار خصلتین ہین کہ جس مومن مین وہ خصلتین جمع ہون
تو حق تعالے اُسکو اعلے علیین بہشت مین اور غرفہ عزت و شرف مین جگہہ دیتا ہی ایک تو یہ
کہ کسی یتیم کو پناہ دے اور اُسکے احوال کی طرف مانند پدر متوجہ رہے دوسرے یہ کہ کسی
فقیر شکستہ حال پر رحم کرے اور اُسکی اعانت کرے اور اُسکے کامونکا متکفل ہو تیسرے
یہ کہ اپنے ماں باپ کے مصارف کا متحمل ہو اور اُنسے مدارات کرے اور اُنکے ساتھ نیکی
کرے اور اونکو کبھی آزردہ نہ کرے اور ایک یہ کہ اپنے غلام کی اعانت کرے اور اُسکے
سفاہت و تندی اس سے نہ کرے اور اُسکی اعانت کرے اُن خدمتون مین جو اُس سے متعلق کرتا ہی
اور کار دشوار کی اُسکو تکلیف نہ دے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی
کہ جو فرزند نیکو کار آزروی شفقت و مہربانی اپنی ماں باپ پر نظر کرے تو ہر نظر پر ثواب
ایک حج مقبول کا اُسکے لیئے لکھا جاتا ہے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ اگرچہ ہر روز
سو دفعہ نظر کرے تو بھی ہر نظر مین ایک حج مقبول کا ثواب لکھا جاے گا حضرت نے فرمایا
کہ خدا بزرگ تر ہی اور کریم تر ہے اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ نظر کرنا روئے
عالم پر عبادت ہے اور نظر کرنا امام عادل پر عبادت ہی اور نظر کرنا پدر و مادر پہ
از راہ مہربانی و ترحم عبادت ہے اور نظر کرنا برادر مومن پر کہ اوس برادر مومن کو
رضاے خدا کے لیئے دوست رکھتا ہو عبادت ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا کہ اوسکو جریح کہتے تھے وہ اپنے صومعہ

مین متصل عبادت کرتا تہا ایک دن مان اُسکی آئی وہ مشغول نماز تہا مان نے آواز دی اوسنی جواب نہ دیا دوسری مرتبہ مان اُسکی آئی اور اوسکو بلایا وہ مشغول نماز رہا اور جواب نہ دیا پہر تیسری مرتبہ مادر جریج آئی اور اوسنے جریج کو پکارا لیکن جریج نے اپنی مان کی پکارنے پر التفات نہ کیا اور اوسکو جواب نہ دیا اور مشغول نماز رہا اوسکی مان نے کہا کہ مین خدا سے چاہتی ہون کہ تجہسے اس گناہ کا مواخذہ فرمائے دوسری دن ایک عورت زناکار آئی اور اُسکے صومعہ کی پاس آکے بیٹھی اُس مقام پر اُس زن زناکار کے یہان ایک لڑکا پیدا ہوا اُس نے بیان کیا کہ یہ لڑکا جریج کا ہے کہ وہ میری ساتھ مرتکب زنا ہوا تہا یہ امر بنی اسرائیل مین مشہور ہوا لوگ کہتے تہے کہ جو شخص تمام خلق کو زنا کی ممانعت کرتا تہا وہ خود مرتکب زنا ہوا پادشاہ نے حکم دیا کہ جریج کو سولی دیجائے جب یہ خبر مادر جریج نے سنی تو وہ آئی اور پیٹنے لگی جریج نے کہا کہ اماں خاموش رہ کہ یہ بلا تیری دعا بد سے مجہپر نازل ہوئی جب لوگون نے یہ سُنا تو اس واقعہ کا سبب پوچہا جریج نے جو واقعہ گزرا تہا اُسے بیان کیا لوگون نے کہا ہمین کسطرح معلوم ہو کہ تو سچ کہتا ہے جریج نے کہا اس لڑکے کو لاؤ جب اوس لڑکے کو لائے تو جریج نے پوچہا کہ تو کسکا فرزند ہے بحکم الٰہی طفل گویا ہوا اور اُسنے بیان کیا کہ مین فلان شخص کا فرزند ہون کہ وہ فلان شخص کی بکریان چراتا ہے پس جریج نے قتل سے نجات پائی اور قسم کہائی کہ جب تک زندہ ہون مان کی خدمت کرونگا اور مان سے جدا نہونگا

بیان قصہ جریج

فصل نوین مذمت کذب مین

اخبار کثیرہ اور کلام بعض اصحاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہوٹ بولنا گناہان کبیرہ سے ہے اور اخبار متعددہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہوٹ بولنا غیر مزاح و خوش طبعی اور خوش طبعی و ہزل مین یہ دونون حرام ہین اور مذمت اور حرمت کذب مین احادیث اور آیات بکثرت وارد ہین مگر بعض مقام مین بعض افراد کذب جائز ہین بلکہ جہوٹ بولنا کبہی واجب بہی ہوجاتا ہے مثل اسکے کہ سچ کہنے مین کسی مومن کا ضرر یا خوف قتل نفس محترم متصور ہو تو ایسے مقام مین سچ کہنا حرام ہے اور جہوٹ بولنا کہ جو باعث نجات مومن قتل سے

بیان مذمت کذب مین

یا قید سے یا کسی ضرر سے ہو تو واجب ہی شل سکے کہ کسی مومن کا مال ہمارے پاس ہے
اور حاکم ظالم کو معلوم ہوا اور وہ ہمسے طلب کرتا ہے تو اس صورت مین جائز ہے
کہ ہم کہین کہ ہمارے پاس نہین ہی یا حاکم ظالم ہمسے پوچھتا ہے کہ فلان مسلمان کا مال
بتاو و تو ہمین کہنا چاہیے کہ ہم نہین جانتے اگرچہ معلوم بھی ہو بلکہ اس مقام پر جھوٹی قسم
کہانا بھی جائز ہے تاکہ خود یا دوسرا مومن ضرر سے محفوظ رہے مگر ایسے وقت ضرورت
مین بھی اگر ہو سکے تو توریہ کرنا بہتر ہے اور توریہ اُسے کہتے ہین کہ اس طرح کی بات
کہے کہ واقع مین سچ ہوا ور ظاہر مین جھوٹ ہو یا ایسی بات کا ارادہ کرے کہ جو واقع
مین سچ ہو مثلاً کہے کہ ہمارے پاس روپیہ نہین ہی اور یہ مراد لے کہ روپیہ تیرے دینے
کا یا تیرے مال سے میری پاس نہین ہے یا شل سکے جو بات واقع مین ہو اُسکا ارادہ
کرے دوسرا وہ مقام کہ جہان جھوٹ بولنا جائز ہے وہ اصلاح ذات البین ہے
یعنی دو مومنون مین صلح کرانا پس اگر دو مومنون مین نزاع ہو یا ایک نے دوسرے
کو بد کہا ہو تو زبانی ایک کے دوسری سے حرف نیک کہنا چاہیے مثلاً کہے کہ فلان شخص
آپ کی تعریف کرتا تہا اور کوئی کلمہ بد اُس نے آپ کے حق مین نہین کہا تو اسطرح کا خلاف
واقع کہنا بھی جائز ہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کلام تین
قسم پر ہے سچ اور جھوٹ اور اصلاح راوی نے عرض کی اصلاح کیا چیز ہے حضرت نے
فرمایا کہ اصلاح یہ ہے کہ کسی شخص نے سُنا کہ فلان شخص نے مجکو برا کہا اور وہ شخص
بہت آزردہ ہوا تو اوس شخص سے کہنا چاہیئے کہ مین نے سنا ہے فلان شخص ہمکو
بہ نیکی و خوبی یاد کرتا تہا اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ خدا اصلاح مین جھوٹ کو دوست
رکھتا ہے واضح ہو کہ سوا ان مقامات کے یا مقام تقیہ کی جھوٹ بولنا حرام ہی اور احادیث
مذمت کذب مین بکثرت ہین منجملہ اُنکے یہ حدیث ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نے
فرمایا ای ابو ذر جو شخص خاموش رہا اُسنے نجات پائی اور اگر تم کلام کرو تو بھلے

بیان وہ مقام کہ جہان جھوٹ بولنا جائز ہے

کہ سچ بیان کرو اور زبان پر کبھی حرف دروغ جاری نہ کرو حضرت ابوذر فرماتے ہین کہ مین نے عرض کی یارسول اللہ کیا توبہ ہے اوس شخص کے لیے جو عمداً جھوٹ بولی حضرت نے فرمایا کہ استغفار اور نماز ہاے پنجگانہ اُس گناہ کو محو کرتے ہین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ دروغ شراب سے بدتر ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ دروغ گوئی باعث خرابی ایمان ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا جھوٹ بولنا خدا اور رسول پر گناہان کبیرہ سے ہی اور بسند معتبر حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کوئی بندہ ایمان کا ذائقہ نہین پاتا جب تک کہ جھوٹ کو مزاح مین ترک نہ کری اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص زیادہ جھوٹ بولتا ہی خوبی اسکی اور حسن اوسکا برطرف ہوجاتا ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حق تعالی جھوٹونکو بلائے فراموشی مین مبتلی کرتا ہے تاکہ جلد رسوا ہون جناب اخوند مجلسی علیہ الرحمہ عین الحیوۃ مین فرماتے ہین کہ منجملہ اشیاء مذموم بلکہ مشتمل بر غدغہ حرمت نقل کرنا قصہ ہاے دروغ کا ہی مانند داستان امیر حمزہ اور اسی طرح جملہ قصص دروغ آمیز چنانچہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہی کہ بدترین روایت روایت دروغ ہے بلکہ قصص است کہ لغو اور باطل ہین مثل شاہنامہ وغیرہ یا مثل قصص مجوس و کفار تو اُنکی نسبت مین بعض علما فرماتے ہین کہ اس طرح کے قصے بھی بیان کرنا حرام ہین کتب معتبرہ امامیہ مین حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہی اور حضرت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ سے روایت کرتے ہین کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یاد کرنا علی بن ابی طالب کا عبادت ہی اور منافق کی علامت یہ ہی کہ ذکر علی سی گریز کرے اور متنفر ہو اور قصص ہای دروغ اور افسانہ ہای مجوس کو سنی بعد اسکے امام علیہ السلام نے اس آیہ کو پڑھا اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ الخ لوگون نے حضرت سی اس آیہ کی تفسیر دریافت کی حضرت نی فرمایا

کیا تم نہین جانتے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ اپنے مجلسون مین ذکر فضائل علی بن ابی طالب کیا کرو بدرستیکہ یاد کرنا علی بن ابی طالب کا میرا یاد کرنا ہے اور میرا یاد کرنا خدا کا یاد کرنا ہی پس جو لوگ کہ ہاگتے ہین اور دل اونکے ذکر علی بن ابی طالب علیہ السلام سے منقبض ہوتے ہین اور اُنکے غیر کے ذکر سے خوش ہوتے ہین تو یہ لوگ آخرت کا ایمان نہین رکھتے اور اونکے واسطے عذاب خوار کنندہ ہے

فصل دسوین عقاب زنا اور مساس کرنے اور بوسہ لینے مین زن نامحرم کے

دربیان عذاب زنا

حق تعالے فرماتا ہی لا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃً وساء سبیلا کتاب عین الحیواۃ مین مین مذکور ہے کہ زنا گناہان کبیرہ سے ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو کوئی اپنے رحم مین نطفہ حرام کو قرار دے تو اُسکے لیئے بروز قیامت وہ عذاب ہی کہ جو بدترین مردم کا عذاب ہوگا اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہی کہ زنا سے پرہیز کرو اسواسطے کہ زنا روزی کو زائل کرتا ہی اور دین کو باطل کرتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ زناکار چھہ عذابون مین مبتلا ہوتا ہی تین عذاب دنیا کے اور تین عذاب آخرت کے عذاب دنیا تو یہ ہین کہ چہرۂ زانی کا نور جاتا رہتا ہی اور وہ فقر مین مبتلی ہوتا ہی اور اُسکی فنا نزدیک ہوتی ہی اور عذاب آخرت یہ ہین اول غضب پروردگار ہی دوم دشواری حساب ہی سوم ہمیشہ نار جہنم مین رہتا ہی اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جب میری بعد میری اُمت مین زنا کی کثرت ہوگی تو مرگ مفاجات زیادہ ہوجائیگی جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت یعقوب اپنے بیٹے سے فرماتے تھے کہ ای فرزند زنا نہ کرنا اگر مرغ زنا کرتا ہے تو پر اوسکے گرجاتے ہین اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حواریین خدمت حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام مین حاضر ہوے اور انھون نے عرض کی کہ معلم خیرات ہمین ہدایت فرمائے حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ ہمکو حضرت موسیٰ نے حکم کیا ہی کہ خدا کی

قسم دروغ نہ کہاؤ اور مین حکم کرتا ہون کہ نہ سچ کہاؤ نہ جہوٹ قسم کہاؤ اور تحقیق موسیٰ پیغمبر خدا نے
حکم کیا ہی کہ زنا نہ کرو اور مین حکم کرتا ہون کہ خیال زنا اپنے دل مین بھی نہ لاؤ چہ جائیکہ زنا کرو تحقیق
کہ جو شخص خیال زنا اپنے دل مین لاتا ہی تو مثل اسکے ہی کہ کسی خانۂ مزین بہ طلا مین آگ روشن
کیجاوی اور دہوان اُس آگ کا اُن نقوش اور زینت کو زائل کر دے اگرچہ وہ گھر نہ جلے
اور حضرت صادق علیہ السلام نے ابن عمر سے فرمایا کہ اے مفضل تو جانتا ہی کہ یہ کسواسطے
کہا ہی کہ جو شخص کسی کی حرمت کے ساتھہ زنا کرے تو لوگ ایک روز اُسکی حرمت کے ساتھہ
بھی زنا کرینگے مفصل نے عرض کی یا بن رسول اللہ مین نہین جانتا حضرت نے فرمایا کہ
بنی اسرائیل مین ایک مرد اور ایک زن زانیہ تھی وہ مرد اکثر بقصد زنا اُس عورت زنا
کار کے پاس جاتا تھا ایک روز جب اُس عورت کے پاس آیا تو خدا نے اُس عورت کی زبان پر
جاری کیا کہ جب تو اپنے گھر جائیگا تو ایک شخص کو اپنی عورت کے پاس دیکھیگا وہ مرد
حالت تشویش مین اُس عورت زانیہ کے مکان سے نکلا اور خلاف وقت یکایک
اپنے گھر مین داخل ہوا نا گاہ ایک شخص کو اپنی عورت کے ساتھہ ہم بستر دیکھا دونونکو حضرت
موسے کی پاس لے گیا اوسی وقت جبرئیل نازل ہوئے اور اونہون نے بیان کیا کہ جو شخص
زنا کرتا ہی ایک روز اُسکی حرمت کی ساتھہ بھی لوگ زنا کرتے ہین پس حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے حضار کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ مردمان غیر کی عورتون سے عفت اختیار کرو تاکہ تمھارے
عورتین باعفت رہین اور حضرت رسول خدا صلی علیہ و آلہ نے فرمایا کہ بوے بہشت دماغ مردم
مین ہزار برس کی راہ سے پہونچتی ہی لیکن عاق پدر و مادر اور قاطع رحم اور پیرمرد زناکار
بوے بہشت سے محروم رہتے ہین اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ
جو شخص بحرام کسی عورت کی دُبر مین جماع کرے یا کوئی مرد کسی لڑکے سے اغلام کرے تو خداوند
کریم بروز قیامت اُسے مردار سے گندیدہ تر محشور فرمائیگا کہ مردم اُسکی بو سے ستاذی
ہونگے یہانتک کہ وہ شخص جہنم مین داخل ہوا اور اُس سے کوئی عمل قبول نفرمائیگا اور اُسکے

بیان عذاب زنا و اغلام

تمام اعمال حبط کرے گا اور اسکو ایک تابوت مین داخل کرے گا اور فرمائے گا کہ اس شخص کو میخہاے آہن سے اس تابوت مین چسپیدہ کردین اور اسکو ایسا عذاب ہوگا کہ اگر ایک رگ اسکی رگون مین سی چار لاکھ آدمیون پر رکھے جائے تو ہر آئینہ سب ہلاک ہوجائین اور اس شخص پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا اور جو شخص زن یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا مسلمان سے زنا کرے خواہ آزاد ہو خواہ بندہ خداے عزوجل اسکے قبر پہ تین لاکھ در جہنم کھولے گا کہ ان درون سے سانپ اور بچھوا اور شہاب آتشین اسکے قبر مین داخل ہونگے اور وہ قیامت تک جلا کرے گا اور جب محشور ہوگا تو اہل قیامت اسکی فرج کی بدبو سے متاذی ہونگے تا وقتیکہ وہ داخل جہنم ہو اور جو شخص کسی ہمسایہ کے گھر مین نظر کرے اور نظر اوسکی کسی مرد کے اندام نہانی پر یا کسی عورت کے گیسو یا اسکی بدن پر پڑے تو خداے تعالی اوسکو ان منافقین کے ساتھ داخل جہنم کرے گا کہ جو مسلمانون کے مخفی امور کا تفحص کرتے تھے اور دنیا سے نہ اٹھے گا جب تک رسوا نہ ہو گا اور آخرت مین عیوب اسکے فاش ہون گے اور جو شخص کسی عورت یا کسی کنیزہ کہ اسپر حرام ہو قدرت بہم پہونچاے اور خوف الہی سے اسے ترک کرے تو خداوند کریم آتش جہنم اسپر حرام کرے گا اور اسکو خوف قیامت سے امن کرے گا اور اسکو داخل بہشت فرمائے گا اور جو شخص بحرام کسی عورت پر ہاتھ رکھے تو جب صحراے محشر مین آئے گا تو ہاتھ اسکا اسکی گردن مین بندھا ہوگا اور جو شخص کسی نامحرم عورت سے خوش طبعی کرے تو حق تعالے ہر کلمہ پر ہزار برس تک اسے محشر مین حبس کرے گا اور اگر کوئی عورت راضی ہو کہ مرد اسے بوس و کنار کرے یا بحرام اس سے ملاقات کرے یا اسکے ساتھ خوش طبعی کرے تو اس عورت پر بھی اس مرد کا گناہ ہوگا اور اگر مرد اسکو مجبور کرے تو اس عورت کا گناہ بھی اس مرد پر ہوگا اور جو کہ آنکھ بھر کے کسی عورت کو بحرام دیکھے تو خداوند قہار قیامت مین اسکے آنکھون پر میخ ٹھونکے گا

اور اُسکے آنکھ آگ سے بھرے گا تا وقتیکہ حساب خلائق سے فارغ ہو بعد اِسکے فرمائے گا کہ اسے جہنم مین لیجاؤ اور جو شخص کسی شوہر دار عورت سے زنا کرے تو فرج زن و مرد سے پرنالہ چرک و ریم کا پانچسو برس کی راہ تک جاری ہوگا اور سب اہل جہنم اُسکے بدبو سے متاذی ہون گے اور غضب الٰہی اوس عورت پر شدید ہو کہ شوہر دار ہوا ور نامحرم کی طرف نظر کرے اور اگر ایسا کرے گی تو خدا اُسکے اعمال کا ثواب حبط کریگا اور اگر کوئی عورت مرد بیگانہ کو فراش شوہر پر سلادے تو خدا کو لازم ہے کہ اُسکو آگ مین جلاے بعد اسکے کہ قبر مین عذاب فرمائے

فصل گیارھوین عقاب لواطہ و سحق مین

عقاب لواطہ و مساحقہ مین

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا حرمت اور گناہ اغلام زنا سے زیادہ ہے اسواسطے کہ حق تعالےٰ نے بسبب اغلام ایک امت کو ہلاک کیا اور بسبب زنا دنیا مین کسی کو ہلاک نہین فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جو شخص لڑکے سے جماع کرے تو روز قیامت جنب محشور ہوگا اور دنیا کا پانی اُسے پاک نہ کرے گا اور خدا اوسپر غضب نازل کرے گا اور اسکو لعنت کرے گا اور اُسکے لیے جہنم کو مہیا کرے گا اور جہنم اُسکے لیے بدترین محل بازگشت ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ خداوند عالمیان فرماتا ہے مین اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون کہ فرش استبرق اور حریر بہشت پر وہ شخص نہ بیٹھے گا کہ جسکے ساتھ لوگون نے وطی کی ہو اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جسوقت قیامت ہوگی تو اون عورتون کو لائینگے کہ جنھون نے عورتون سے ساحقہ کیا ہے حالت اونکی یہ ہوگی کہ اُنکے بدن مین آگ کا لباس ہوگا اور اُنکے سر پر مقنع آتشین ہوگا اور آگ کے زیر جامی پہنے ہونگے اور عمود آتشین اُنکے جوف فرج مین داخل کرکے اونہین جہنم مین لے جائین گے

اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ لواطہ یہ ہے کہ نیچے دُبر کے مرد سے
مباشرت کرے اور دُبر مین مباشرت کرنا کفر ہی

فصل بارھوین نامحرم کی طرف نظر کرنے اور نامحرم سے مساس کرنے کی عقاب مین

واضح ہو کہ نفس انسان مین اس آنکھ سے مفاسد عظیمہ راہ پاتی ہین بلکہ اکثر معاصی کا دروازہ آنکھ ہی اور اکثر معاصی نفس مین اسی آنکھ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہین اور نامحرم کی طرف نظر کرنا حرام ہی اور اسی طرح پسران سادہ و زلف دار پر بلذت و شہوت نظر کرنا بھی حرام ہی چنانچہ بسند معتبر حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہی کہ کوئی آدمی نہین ہی مگر یہ کہ زنا سی بہرہ و نصیب حاصل کرتا ہی چنانچہ آنکھ کا زنا نامحرم پر نظر کرنا اور منھہ کا زنا بوسہ لینا اور ہاتھہ کا زنا نامحرم کو مس کرنا ہی خواہ فرج ان اعضا کی تصدیق کرے خواہ تکذیب کرے یعنی زنا فرج کا ہو یا نہ ہو اور بسند معتبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد فرمایا حذر اور پرہیز کرو نظر کرنے سے اغنیا اور بادشاہون کے لڑکون پر اور اونکے ساتھہ صحبت کرنے سے کہ فتنہ ان لڑکون کا دختران پردہ نشین سے بدتر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے ایک حدیث مین ارشاد فرمایا کہ مکرر نظر کرنا دل مین شہوت بوتا ہی اور فتنہ اور فریفتہ ہونے کے لیئے بھی نظر کرنا کافی ہے اور دوسری حدیث مین ارشاد فرمایا کہ بے خوف نہ ہو وہ جماعت کہ جو لوگون کی عورتون کو نگاہ کرتے ہین اسباب سے کہ اور لوگ بھی انکے عقب مین اُنکی عورتون پر نظر کرین گے اور منجملہ نظرہای بد کہ جو مورث فساد ہوتی ہے از روی خواہش زینت ہای دنیا پر نظر کرنا ہے کہ باعث میل دنیا اور ارتکاب محرمات ہوتی ہے

فصل تیرھوین مذمت ظلم اور چوری اور خیانت و غصب حقوق مین

واضح ہو کہ ظلم و تعدی بندگان خدا پر گناہ عظیم ہی اور کسی مومن کو قتل کرنا یا مال اُسکا لے لینا یا اذیت پہونچانا یا آبرو اُسکی ضائع کرنا وہ گناہ ہی کہ خدا اُس سے در گذر نہ کریگا جبتک کہ وہ مظلوم راضی نہ ہو کتاب عین الحیواۃ مین منقول ہی کہ جو شخص کسی شخص پر ظلم کرتا ہی خدا اُسکو بسبب اُس ظلم کے کسی بلا مین مبتلی فرماتا ہی خواہ وہ بلا جان مین ہو خواہ مال مین ہو خواہ اولاد مین ہو اور منقول ہی کہ تین گناہ ہین کہ عقوبت اُنکی دنیا مین بہت جلد ملتی ہی ایک نافرمانی والدین دوسری خلق خدا پر ظلم کرنا تیسری کفران نعمت خدا و خلق خدا کرنا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح کرے اور اپنے دل مین کسی شخص کی نسبت ارادہ ظلم نہ رکھتا ہو تو خدا اوسکی اُسدن کی گناہ بخشدیتا ہی مگر یہ کہ وہ خون ناحق کرے یا کسی یتیم کا مال بحرام کھاے اور مکرر حدیثون مین وارد ہی کہ دعای مظلوم ظالم کی نسبت قبول ہوتی ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جسقدر ظالم مظلوم کا مال لیتا ہی اس سے زیادہ مظلوم کو دین ظالم سے بہرہ و نصیب حاصل ہوتا ہی یعنی ظالم کا نقصان دین نقصان مظلوم سے زیادہ ہوتا ہے اور احادیث معتبرہ مین وارد ہے کہ جب مومن مارا جاتا ہی تو سب گناہون سے پاک ہوجاتا ہی اور سب گناہ اُسکی قاتل کی گردن پر لکھے جاتے ہین اور جو شخص کہ مومن کو طمانچہ مارے یا کوئی امر مکروہ اُسکی نسبت واقع کرے تو جبتک کہ اُس مومن کو راضی نہ کرلے اور توبہ و استغفار نہ کرے تو ملائکہ اُسپر لعنت کرتے ہین اور جو شخص کہ مومن کو طمانچہ مارے تو خدا استخوان اُسکے بروز قیامت جدا جدا کرے گا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص کسی مومن کو بقصد ایذا رسانی اپنی حکومت و غلبہ سے ڈرائے تو جگہہ اُسکی جہنم مین ہو گی اور اگر ڈرا کے اور ایذا بھی پہونچاے تو جہنم مین فرعون و آل فرعون کے ساتھہ رہیگا اور دوسری حدیث مین مذکور ہی کہ جو شخص کسی مومن کے ضرر پہونچانے مین اعانت کرے اگرچہ نصف کلمہ سے ہو تو قیامت کے دن جسوقت اوٹھیگا تو اُسکے آنکھونکے درمیان مین لکھا ہوگا کہ یہ شخص ہماری

تین گناہون کی سزا جلد ملتی ہے

مومن کو مارنا اور ایذا دینا

رحمت سے نا امید ہو اور پھر منقول ہو کہ خدا وند عالم فرماتا ہو کہ جو میرے بندۂ مومن
کو ذلیل کرتا ہے مثل اسکے ہے کہ اُسنے علانیہ مجھسے جنگ کی بسند صحیح حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کا مال بظلم تصرف مین لاوے اور اُسکو
واپس نہ کرے تو اُس شخص نے اپنے لیئے روز قیامت آتش جہنم کو مہیا کیا اور جناب امام محمد
باقر علیہ السلام سے منقول ہو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہین کہ
جو شخص کسی مومن کے مال پر متصرف ہو تو خدا وند کریم ہمیشہ کے لیئے اپنا روے رحمت اُس سے
پھیرے گا اور اُسکے اعمال کو دشمن رکھے گا اور اُسے اوسکو اعمال خیر پر ثواب نہ دیگا تا وقتیکہ
توبہ نہ کرے اور اُس مال کو مالک کی طرف رد نہ کر دے اور جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ فرماتے ہین کہ جو شخص کسی مسلمان کے حق کو حبس کرے اور مالک کو نہ دے تو
حق تعالے روزی کی برکت اوسپر حرام کرتا ہو اور حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص
کے پاس کسی کا حق ہو اور مالک اُسے طلب کرے اور یہ شخص نہ دے یا دینے مین تاخیر کرے
تو ہر روز اُس شخص پر عشار کا گناہ لکھا جاتا ہو اور عشار اُسے کہتے ہین کہ جو مال مسلمین ہو
بظلم وہ چنگی لیتا ہو اور دوسری حدیث مین وارد ہو کہ جو شخص حق مومن حبس کرے
تو خدا وند کریم بروز قیامت اوسے پانسو برس تک کھڑا رکھے گا یہانتک کہ اوسکے
عرق کی نہرین جاری ہون اور جانب رب جلیل سے منادی ندا کرے گا کہ یہ وہ ظالم ہی
کہ جس نے حق خدا کو حبس کیا ہے پس چالیس دن اُسکو ملامت کی جائیگی بعد اسکے
اوسکو جہنم مین لیجائینگے

فصل چودھوین مزدوری نہ دینے اور ہمسایہ کی زمین سے لینے کے عقاب مین

من لا یحضر مین منقول ہو کہ جو شخص مزدور پر ظلم کرے اور مزدور کی مزدوری
نہ دے تو خدا اُسکے اعمال کا ثواب حبط کرتا ہو اور بوی بہشت اُسپر حرام فرماتا ہو

باوجود اسکے کہ بوئی بہشت پانسو برس کی راہ سے آتی ہی اور جو شخص کہ ہمسایہ کی ایک
بالشت زمین مین خیانت کرے اور اپنے گھر مین داخل کرے تو بروز قیامت حق تعالے
اُس زمین کو ساتوین طبقہ تک اُس شخص کے گردن مین طوق بناکر ڈالے گا اور وہ شخص
اُسی شکل سے مقام حساب مین آئے گا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے
منقول ہی جسوقت چار چیزین داخل خانہ ہون تو وہ گھر آباد نہین ہوتا خیانت کرنا
اور چوری کرنا اور شراب پینا اور زنا کرنا

فصل پندرہوین مذمت شراب مین

فصل ۱۵ مذمت شراب مین

خداوند عالم قرآن مین شراب کی مذمت فرماتا ہی اور احادیث سے ثابت ہوتا ہی
کہ شراب پینا بدترین معاصی ہی جو شخص ایک جرعہ شراب پئے تو خدا اُس پر لعنت
کرتا ہی اور ملائکہ و انبیا علیہم السلام اُسپر لعنت کرتے ہین اور کافی مین منقول ہی کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے شراب پر لعنت کی اور شراب کے نچوڑنے والے پر اور جس
شخص کے واسطے نچوڑے جاسے اُسپر اور شراب کے بیچنے والے اور مول لینے
والے اور پلانے والے اور اُسکی قیمت کہانے والے اور پینے والے پر اور اُس
شخص پر کہ جو شراب کو اُٹھائے اور جسکے واسطے اوٹھا کر لیجاوین اِن سب پر لعنت کی
ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مسکر کو یعنی
نشہ کرنے والی چیز کو پئے تو خدا تعالی نماز اوسکی چالیس دن قبول نفرماے گا
اور اگر وہ شخص چالیس دن کے اندر مرجاے تو موت اسکی جاہلیت کی موت ہوگی اور اگر توبہ کریگا تو خداے عز و جل
اُسکی توبہ کو قبول فرمائے گا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ شراب خواری ہر بُرائی
اور شر کے کلید ہی جو لوگ دنیا مین کسی نشہ کرنے والی چیز سے سیراب ہوتے ہین تو وہ پیاسے
مرتے ہین اور پیاسے محشور ہوتے ہین اور پیاسے داخل جہنم ہوتے ہین اور حضرت
صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے ارشاد فرمایا

کہ قسم بخدا میری شفاعت اُس شخص کو نصیب نہین ہوتی کہ جو نشہ کرنے والی چیز کو پئے قسم بخدا کہ وہ شخص ہرگز وارد حوض کوثر نہ ہوگا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ شراب پر مداومت کرنے والا خدا سے جبدن ملاقات کرے گا تو کفر کی حالت سے حاضر بارگاہ رب العزۃ ہوگا اور دوسری حدیث مین حضرت صادق علیہ السلام سے وارد ہے کہ شراب خوار مثل بت پرست کی ہے

فصل سولھوین گانے اور بجانے کے مذمت مین

عین الحیواۃ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا جس گھر مین غنا ہوگا وہ گھر نزول بلاہاے دردناک سے محفوظ نہ رہے گا اور دعا اُس مقام پر مستجاب نہ ہو گی اور فرشتے وہان نازل نہ ہونگی اور جناب صادق علیہ السلام سے تفسیر مین آیہ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور یعنی اجتناب کرو رجس و پلید سے کہ وہ بت ہین اور اجتناب کرو قول زور اور گفتار باطل سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مراد قول زور سے غنا ہے اور دوسرے حدیث مین حضرت نے فرمایا کہ لہو و غنا کا سننا دل مین نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزے کو رویدہ کرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے استفسار کیا گیا مول لینا کنیزان غنا کنندہ کا کیسا ہے حضرت نے فرمایا خریدنا اور بیچنا کنیزان مغنیہ کا حرام ہے اور تعلیم کرنا کفر ہے اور گانا سننا باعث نفاق ہے اور ایک حدیث مین فرمایا کہ غنا کرنے والی عورت ملعون ہے اور جو اُسکی کمائی کہائے وہ بھی ملعون ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے بسند معتبر منقول ہے کہ جو شخص اپنے نفس کو گانے سے پاکیزہ اور باز رکھے اور غنا نہ سنے تحقیق کہ بہشت مین ایک درخت ہے کہ خدا ہوا کو حکم فرمائے گا کہ اُس درخت کو حرکت دے پس اُس درخت سے ایسی آواز خوش

سنے گا کہ کبھی نہ سنی ہوا ور جس نے غنا کو سنا ہو وہ شخص اس آواز کے سننے سے محروم رہے گا۔ حق الیقین مین جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ حرام ہونے مین استعمال آلات لہو مثل طنبور و عود و نائے و دف وغیرہ کے اتفاق علما ہے مگر اسکے گناہ کبیرہ ہونے مین اختلاف ہے اور جو علما غنا کو کبیرہ جانتے ہین ان چیزون کو بھی کبیرہ جانتے ہین اس عبارت سے جناب مجلسی علیہ الرحمہ کے معلوم ہوتا ہے کہ استعمال ان چیزون کا غنا سے شدید تر ہی اور احادیث مذمت مین ان آلات کی بکثرت ہین چنانچہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین مروی ہے کہ جسکے گھر مین چالیس دن طنبور رہی تحقیق کہ وہ گھر سزاوار غضب الہی ہوگا

فصل سترہوین جوا کھیلنے کے اور شطرنج اور نردبازی کے عقاب مین

جوا کھیلنے کے سب قسمین حرام ہین اور قرآن مجید مین متعدد مقام پر اسکی مذمت وارد ہوی ہے اور احادیث مین منقول ہے کہ جن چیزون پر شرط لگائی جاے وہ سب میسر ہین اور کتاب حلیۃ المتقین مین مذکور ہے کہ احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ مسابقت اور شرط لگانا جائز نہین ہے مگر گھوڑے اور استر اور الاغ اور اونٹ اور اور باقی اور تیراندازی مین اور احادیث مذمت اقسام قمار مین بکثرت وارد ہین چنانچہ کافی مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے شطرنج سے اور نرد بازی سے ممانعت فرمائے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ کسی شخص نے حضرت سے شطرنج کا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ مجوسیت اہل مجوس کے لیے رہنے دو کہ حق سبحانہ وتعالے مجوسیت پر لعنت فرماتا ہے اور امام موسی کاظم سے روایت ہے کہ کسی شخص نے اہل بصرہ مین سے حضرت سے عرض کی کہ مین حضرت پر فدا ہون مجھے ایک جماعت کے ہمراہ

فصل ۱۶ در مذمت شراب بین

فصل ۱۷ در مذمت قمار بازی

بیٹھنے کا اتفاق ہوتا کہ وہ شطرنج کھیلتے ہین اور مین نہین کھیلتا مگر دیکھتا ہون حضرت نے فرمایا تجھے اس صحبت سے کیا کام ہو کہ جس صحبت کے لوگون پر حق تعالی نظر رحمت نہین کرتا حق الیقین مین مذکور ہے کہ جس قمار سے بالخصوص ممانعت وارد ہے مثل شطرنج و نرد و اربعہ عشر و سکا سکہانا اور سیکھنا اور کھیلنا اگرچہ بازی معین نہ کرین جب بھی حرام ہے اور بعضے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ نرد و شطرنج گناہ کبیرہ ہے اور باقی اقسام قمار مثل اس کے کہ دوڑنے مین یا کشتی لڑنے مین یا کسی بھاری چیز کے اوٹھانے مین یا گیند کھیلنے مین اگر شرط لگائی جاے اور بازی معین ہو تو حرام ہے اور اگر بازی مقرر نہ ہو محض کھیل کے طور سے ہو تو اسکے حرام ہونے مین اختلاف ہے اور بعض علمانے تصریح کی ہے کہ انگشت بازی اور طاق جفت اور پانی کے اندر ٹھہرنے کا امتحان کہ کون زیادہ ٹھہرتا ہے یہ سب حرام ہین اگرچہ شرط نہ قرار دین اور حدیث صحیح مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شطرنج بیچنا حرام ہے اور قیمت اسکی کھانا حرام ہے اور اسکی حفاظت کفر ہے اور اسکا کھیلنا شرک ہے اور جو شخص کہ شطرنج کھیلے اسپر سلام کرنا گناہ ہے اور شطرنج کبیرہ مہلکہ ہے جو شخص اس مین ہاتھ ڈالے مثل اسکے ہے کہ اسنے گوشت خوک مین ہات ڈالا جب تک ہاتھ نہ دھوے نماز اوسکی مقبول نہ ہوگی اور جو شخص کہ نرد و شطرنج کو دیکھے مثل اسکے ہے کہ اسنے اپنی ماں کی فرج پر نظر کی اور جو شخص شطرنج کھیلتے دیکھے اور جو کھیلتا ہو اسپر سلام کرے تو یہ دونون گناہ مین برابر ہین اور جو شخص مجلس شطرنج مین کھیلنے کی قصد سے بیٹھے تو اپنے جگہہ جہنم مین مہیا سمجھ لے اور یہ زندگانی اسکی اسکے لئے بروز قیامت باعث حسرت ہوگی حضرت فرماتے ہین اون لوگون کے ساتھ ہرگز ہمنشینی اختیار نکرو کہ جو اس کھیل سے مغرور ہین اسوجہ سے کہ مجلس شطرنج اون مجالس مین سے ہے کہ اہل اسکے ہر ساعت منتظر غضب الہی رہتے ہین

فصل اٹھارھوین مذمت عشق و مذمت لطیفہ مین

یعنی کم تولنا واضح ہو کہ غش حرام ہے اور معنی غش یہ ہین کہ اوچھے چیز کا اعلی چیز مین چھپا دینا یعنی کھوٹے چیز کا کھرے چیز مین ملانا مثلاً پانی کا دودھ مین ملا دینا اور احادیث اسکی مذمت مین متواتر وارد ہین کتاب مکاسب مین باسانید متعددہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے لیس من المسلمین من غشہم یعنی مسلمین سے نہین ہے وہ شخص کہ جو غش کرے اور مسلمانون کو فریب دے اور حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسلمان سے غش کرے یا اُسے فریب دے یا مسلمان سے مکر کرے تو وہ شخص ہم مین سے نہین ہے اور عقاب الاعمال مین اونھین حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مسلمان سے خرید یا فروخت مین غش کرے وہ ہم مین سے نہین ہے اور وہ بروز قیامت قوم یہود کے ساتھ محشور ہوگا اسواسطے کہ جو شخص غش آدمیون سے کرے وہ مسلمان نہین ہے یہانتک کہ اسی حدیث مین ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن سے غش کرے یا اُسے فریب دے تو خداوند عالم اُسکے رزق سے برکت زائل کر دے گا اور در عیش اُس پر مسدود فرما دیگا اور اسکے امور مین متوجہ نہ ہوگا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے حضرت نے ایک مرد آرد فروش سے فرمایا کہ تو اپنے تئین غش سے باز رکھ بتحقیق کہ جو شخص غش کریگا اُسکے مال مین بھی غش کیا جائے گا اور اگر مال مین غش نہ ہوا تو اوسکے اہل مین غش کیا جائے گا اور واضح ہو کہ تطفیف حرام ہے اور تطفیف سے یہ مراد ہے کہ بایع کا مشتری کو ناپ مین یا تول مین کم دینا جیسا کہ خداوند عالم قرآن مین فرماتا ہے ویل للمطففین الایۃ

فصل بیسوین حرمت سحر مین

سحر حرام ہے کتاب مکاسب مین شیخ مرتضے نجفی روایت کرتے ہین کہ معصوم علیہ السلام نے ضمن مین ایک حدیث کے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سحر کو سیکھے خواہ کم ہو خواہ زیادہ تحقیق کہ وہ شخص کافر ہے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ تین شخص داخل جنت نہ ہونگے اول شراب خوار دوسرے ساحر تیسرے قاطع رحم

فصل بیسوین عقاب ترک نماز مین

یہ مضمون باب صلواۃ مین مذکور ہو چکا ہے کچھ مختصر اس باب مین بھی تاکیداً لکھا جاتا ہی کافی ہین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہو کہ جو شخص نماز کی تحقیر کری وہ میرے شفاعت سے محروم رہیگا اور حوض کوثر پر وارد نہ ہوگا اسن لا یحضر مین منقول ہے کہ کسی نے حضرت صادق سے سوال کیا کہ کیا سبب ہی کہ آپ زانی کو کافر نہین کہتے اور تارک الصلوٰۃ کو آپ کافر کہتے ہین اس امر پر کیا دلیل ہی حضرت نے فرمایا اس واسطے کہ زانی اور مثل زانی کے بسبب خواہش نفس مرتکب گناہ ہوتے ہین اور تارک الصلوٰۃ ترک نماز نہین کرتا مگر یہ کہ نماز کو حقیر سمجھتا ہے

فصل اکیسوین زکوۃ و خمس نہ دینے کے عقاب مین

واضح ہو کہ زکوٰۃ نہ دینا فقرا مومنین پر ظلم ہے اور احادیث مذمت ظلم کی بیان ہو چکے ہین وہی کافی ہین علاوہ اسکے اور احادیث زکواۃ نہ دینے کی عقاب مین بحث زکواۃ مین بیان ہوئی ہین اور احادیث مین وارد ہے کہ حفاظت اموال زکواۃ سے ہی اور جو مال ہلاک و تلف ہوتا ہے وہ زکوۃ نہ دینے کی وجہ سے تلف ہوتا ہے اور اگر لوگ زکوۃ دیا کرین تو ایک مسلمان فقیر و محتاج نہ رہے اور زکواۃ دینا باعث قبولیت نماز ہے اور خمس حق اہلبیت علیہم السلام و حق سادات ہی پس خمس نہ دینا بدترین اقسام ظلم ہو

فصل بائیسوین عقاب ترک حج مین

ہدایۃ الائمہ مین جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا جو شخص مر جاے اور اس شخص نے باوجود استطاعت و تندرستی حج نہ کیا ہو تو وہ شخص اوس جماعت سے ہی کہ جنکے حق مین خدا نے فرمایا ہے ونحشرہ یوم القیمۃ اعمی یعنی ہم محشور کرینگے اوسکو بروز قیامت اندھا اور کتاب مذکور مین منقول ہی کہ حضرت رسول خدا فرماتے ہین کہ یا علی جو شخص حج کی بجالانے مین تاخیر کرے یہانتک کہ مر جاے تو پروردگار بروز قیامت اس شخص کو یہودی یا نصرانی

کی حالت سے اٹھائیگا اور بعض حدیثیں اس مضمون کی بحث حج میں بیان ہوئی ہیں

خاتمہ

واضح ہو کہ دریافت کرنا مسائل حلال و حرام کا اور معرفت واجبات و محرمات اول فرائض سے ہے اور عمدہ عبادت یہ ہے کہ معصیت سے پرہیز کرے اور فرائض خدا کو بجا لاوے اور کل معصیت قبیح و بد ہیں اور عقوبت ہر گناہ کی شدید ہے کسی گناہ کو کم نہ سمجھے خواہ صغیرہ ہو خواہ کبیرہ اور جس معصیت کو حقیر جان کے کرے گا عقوبت اسکی زیادہ ہو جائیگی اگرچہ صغیرہ ہو اور جس صغیرہ پر اصرار کرے وہ کبیرہ ہو جاتا ہے پس چاہیے کہ معاصی سے احتراز کرے اور حقوق ناس سے ہمیشہ با حذر رہے اور توبہ و استغفار میں اون شرائط کے ساتھ کہ جو بحث توبہ میں بیان ہو چکے ہیں مشغول رہے اسواسطے کہ حدیث میں وارد ہے لا صغیرة مع الاصرار ولا کبیرة مع الاستغفار حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ صغیرہ بسبب اصرار صغیرہ نہیں رہتا اور کبیرہ بسبب استغفار بخشدیا جاتا ہے شکر خدا کہ جلد اول کتاب تحفۂ احمدیہ ختم ہوئی مومنین کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیں اور پابند ان احکام کے ہیں اور

مولف و بانی کو دعاے خیر سے یاد کریں

والحمد للہ رب العلمین والصلوة علی محمد

وآلہ الطیبین الطاہرین

ماہ رجب سنہ ۱۳۱۲ ہجری

تمت

بتاریخ پانزدہم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۲ ہجری مطابق ۱۳ مارچ ۱۸۹۵ء
روز چہارشنبہ بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج مطبوع مطبع اثنا عشری

سید عابد علی رضوی